بہ یمنِ صنائعِ مکین و مکان بفضلِ خالقِ زمین و زمان

کرزن نامہ

مؤلفہ

خان بہادر شمس العلماء محمد ذکاء اللہ آنریری فیلو الہ آباد یونیورسٹی

سابق پروفیسر ورنیکولر سائنس اینڈ لٹریچر سنٹرل کالج الہ آباد

اس کتاب میں لارڈ کرزن گورنر جنرل وائسرائے ہند کے ہفت سالہ عہد حکومت کی مفصل تاریخ لکھی ہے اور نیز اُن اعتراضات کے جواب بھی لکھدیئے ہیں جو آجکل انڈیا میں ایجی ٹیٹر عموماً گورنمنٹ پر خصوصاً لارڈ کرزن کے عہد حکومت پر کر رہے ہیں

باہتمام مشتاق حسین مالک مطبع سنہ ۱۹۰۷ء

مشتاق پریس واقع دہلی میں سنہ ۱۳۲۵ھ طبع مزین مقبول جہان ہوا سنہ ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

میری اس تاریخ کا موضوع یہ ہے کہ لارڈ کرزن کے انتظامات کا ہندوستان مین بالاجمال
بیان ہو۔ اور زمانہ حال مین جو گورنمنٹ انڈیا کے اصل اصول اور معاملات ہون انکی توضیح ہو۔
لارڈ کرزن اپنی اسپیچون مین گورنمنٹ کی پولیسی کو نہایت توضیح سے بیان کیا کرتے تھے اس لئے پبلک کو
حاکمون کے مقاصد اور کامون سے جیسی آگاہی ہوتی تھی ایسی پہلے کبھی نہین ہوئی تھی اسی لئے پبلک کو
انکے کامونپر اعتراضات کرنیکا جیسا موقع ملا ایسا کسی اور گورنر جنرل کے کامونپر نہین ملا۔
لارڈ کرزن کو اپنے کامون پر اعتراضون کے سننے کا اور اُن کے جواب دینے کا شوق تھا۔ ان کے
اسپیچ آئینہ کی طرح دکھاتے ہین کہ برٹش گورنمنٹ کی پولیسی سرحدون اور غیر ملکون کے باب مین اور ملٹری معاملات مین
تعلیم مین۔ پولس مین۔ قحط مین ٹیکسون مین۔ کرنسی مین۔ ریل کی سڑکون اور آبپاشی کے کامونمین ہندوستانی
ریاستون کے باب مین کیا تھی۔
مین نے اپنی تاریخ کے سب مضامین اخذ کیئے ہین لارڈ کرزن کی اسپیچون سے جنکو مسٹر طامس سر ریلی
کے سی۔ ایس۔ آئی نے مرتب کیا ہے اور ان اخبارون اور رسالون اور کتابون کے مضامین سے
جو لارڈ کرزن کے خلاف لکھے گئے ہین اسی طرح ان کے عہد کی جیسی صحیح تاریخ مرتب ہوسکتی تھی ویسی
کسی اور طرحسے نہین ہوسکتی تھی۔ مین نے اس تاریخ کا نام کرزن نامہ اس لئے رکھا ہے کہ اس مین انکے
عہد حکومت کا بیان ہے اسکے ساتھ مین نے برٹش گورنمنٹ انڈیا کے اصل اصول کی تاریخ لکھی ہے کہ جسسے
طلبہ کو معلوم ہو کہ گورنمنٹ کیا ہے اور اسپر جو اعتراضات ہوتے ہین وہ بیان کئے ہین اور اس کے جو جواب
دیئے گئے ہین وہ لکھے ہین۔ انکے سبب سے جو لوگون کے ذہنون مین مغالطے پیدا ہوئے ہین اُن کے
دور کرنے مین کوشش کی ہے۔ اس تاریخ کے پڑھنے سے طلبہ پر زمانہ حال کی گورنمنٹ انڈیا کے حالات
اصل اصول آئینہ کی طرح ظاہر ہو جائینگے اور ان کے ذہن ان خطاؤن سے بچینگے جنمین وہ اکثر
مبتلا ہوتے ہین انکو معلوم ہو جائیگا کہ لارڈ کرزن نے کن کن معاملات ہند مین کوششین کین اور وہ کسقدر

اپنی کوششون مین کامیاب ہوئے اور آخر کو اُن کے کامون کا اثر ہندوستانیون کے دلون پر کیا ہوا اور جو صلہ نیک گورنر جنرلون کو ملا کرتا ہے وہ انکو کیا ملا -

انگلنڈ مین لارڈ کرزن کا گورنر جنرل اور وائسرائے ہند مقرر ہونا اور ایٹن کالج کے

پُرانے طلبا کا انکو ایڈرس دینا اور انکا جواب

اگست ۱۸۹۸ء مین بجائے لارڈ ایلجن گورنر جنرل وائسرائے ہند انڈیا کے مسٹر جارج کرزن جو فورین اوفس کے سکرٹری آف سٹیٹ تھے مقرر ہوئے اور گزٹ مین انکا تقرر اور آئرلینڈ کی امارت کے سبب سے انکا خطاب لارڈ مشتہر ہوا -

جب یہ تقرر مشتہر ہوا تو ایٹن کالج کے پُرانے طلبہ نے لارڈ کرزن کو ڈنر دیا جسکے صدر انجمن ارل روز بری تھے اس مین لارڈ کرزن نے جو سپیچ دیا اس مین سے چند فقرون کا ماحصل نقل کیا جاتا ہے - اُنہون نے یہ ارشاد کیا کہ ایٹن (ایٹن شہر انگلنڈ کا پُرانا مشہور کالج ہے لارڈ کرزن اسکے طالب علم تھے) سر جیمز سٹیفن انڈیا سے آئے اور اُنہون نے لڑکون سے جنمین مین بھی تھا یہ فرمایا کہ ایشیا مین رومیہ کبرے سے بڑی آباد نہایت حیرت انگیز زیادہ فیض رسان ایک سلطنت ہی جسکی فرمان دہی کے لئے ہماری قوم کے آدمی منتخب ہو کر وہان جاتے ہین شاید تم لڑکون مین سے جو میری باتین سُن رہے ہین بعض فرمانروا ہو کر وہان جائین - اس بات کے سُننے سے اور اس سے زیادہ ۱۸۸۷ء سے جسمین مین نے پہلے پہل ہندوستان کی سیر و سیاحت کی انڈیا کے احترام کا خیال میرے دل مین بڑہتا گیا یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ ملکہ معظمہ کی کسی رعیت کو خواہ اُسکی لیاقت ادنے ہو یا اعلے جو اعلے عزت حاصل ہو سکتی ہے یہہ ہے کہ وہ اپنے قوائے عقلی کو جو اُسمین ہون ہندوستان کی خدمت مین وقف کردے -

اس سے آگے بڑہکر اُنہون نے یہ ارشاد کیا کہ انڈیا کے ساتھ جو ہمارے تعلقات کی تاریخ گذشتہ سو برسون اور اس کے بعد ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ہے اُس مین ہم اپنے فرض حکمرانی کی ہمیشہ بہتر ین ترقی کر رہے ہین ایک صدی ہوئی کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ مین انڈیا تہا جسمین تجارت کے لئے سرمایہ لگایا جاتا تھا اسکے بہی خواہ ایجنٹون کا کام یہی تہا کہ جہان تک ممکن ہو انگلستان مین کمپنی کے حصہ دارون کی جیبون کو دولت سے پر کرین

جتنا نفع زیادہ ہوُا اتنا ہی بہتر ہے۔ ان تجارتی کاروبار مین بہت سے انگریزون نے اتنی دولت زیادہ جمع کرلی جو حرص نے بھی کبھی اپنے خوابون مین نہ دیکھی ہوگی۔ یہ دولت ایسی تھی جسکی نمائش گنواری تھی اور اکثر اسکا ماخذ ناپاک تھا انگلستان کی آپس مین حجت وتکرار کرنے والی پارٹیان وگ اور ٹوری اپنی تنگدلی اور اپنی غرض پروری سے ہندوستان کے لیے انگریزون کو اعلے اور ادنے عہدے دیتی تھین وہ اپنے نفع ونقصان کو پیش نظر رکھتی تھین انڈیا کی بہبودی کی کچھ پروا نہین کرتی تھین۔ عہدون کا ملنا انکی عنایت پر منحصر تھا۔ مین یہ نہین کہتا ہون کہ ہندوستان وگ وٹوری کے فرقون کی گندہ رسائیون اور ناپاک آلائشون سے پاک صاف کردیا گیا ہے۔ مین یہ بھی نہین کہتا اس سلطنت عظیم مین ہمارا نظم ونسق وانتظام عیبون اور نقصون سے بالکل مبرا ہوگیا ہے مگر ہان یہ کہتا ہون کہ ہمارا انتظام اپنے عین مقصود کو سمجھ گیا ہے جسکے اثر کی بنا پر اسکی عمارت مستحکم اور مرتفع ہوتی جاتی ہے۔ مین یہ کہتا ہون کہ اب اپنی جلب منفعت کی نسبت سے زیادہ تر انڈیا کی بہبودی وبہتری کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ہم انڈیا مین محکومون کے فوائد کے لیے حکمرانی کرنے مین سعی بلیغ کرتے ہین۔ انڈیا مین ہم اس نیت سے جاتے ہین کہ اپنے فرائض کے ادا کرنے مین جد وجہد کرین اور اپنی جلب منفعت پر نظر نہ رکھین اور کم از کم ایسی خدمت کرین کہ جس ملک کو بزور شمشیر حاصل کیا ہے اُسکو بزور عدل ہاتھ مین رکھین اُنہون نے یہ بھی ارشاد کیا کہ میری راے مین جو وائسراے انڈیا کو جاے اُسکو یہ فرائض پیش نظر رکھنے چاہئین کہ ہندوستان مین راس کماری سے ہمالہ پہاڑ تک کل قومون مین اور ہر ادنے اعلے مین ملکہ معظمہ قیصر ہند کا وہ احترام ہے کہ کسی اور زندہ فرمانروا کا نہین ہے ان کا نام ہی ہند کی توحید اور قوت کی سند ہے۔ ان کے نام کے ساتھ یہ اوصاف وابستہ ہین کہ انکی حکومت کا عدل اور انصاف ایسا مستحکم مستقیم ہے جسین کبھی کجی آہی نہین سکتی۔ انکی سلطنت پر کبھی کوئی دھبہ لگا نہین جیسی اسکی قوت ہی اُسی کے مناسب رحم ہے۔ بس ایسے شہنشاہ کی جسکی یہ صفات ہین نیابت کے فرض کا حق ادا کرنا اول فرض ہے دوم وائسراے اس بات کو خوب ذہن نشین رکھے کہ ہندوستان کے باشندے نہ ہمارے ہم نسل ہین نہ ہمارے ہم مذہب ہین اور نہ ہم اور وہ ہم اقلیم ہین انکی رضامندی اور اطاعت اسطرح حاصل ہوسکتی ہے کہ ہم انکی تالیف قلوب کرین ان کے تعصبات وشبہات کا پاس ولحاظ وادب کرین۔ سوم وائسراے اس بات کے تسلیم کرنے کو اپنا فرض سمجھین کہ گو لارڈ ڈفرن اور لارڈ کیننگ کے زمانہ کی نسبت ہندوستانی

تہذیب و شائستگی کا دائرہ فراخ ہوگیا ہے لیکن پھر بھی اسکی حرفت و صنعت و تعلیم کے لئے وسائل اور سامان اچھی طرح بہم نہیں پہنچے ہیں بہ تدریج اسکی ترقی کی رفتار کو بالاستقلال تکمیل کی حد تک وسعت دینی چاہیئے اور آخر فرض یہ ہے کہ اس وسیع عظیم الشان سلطنت کو اندرونی انقلابوں اور بیرونی حملوں سے مصئون و مامون و محفوظ رکھنا چاہیئے اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ مین مشرق کے سیاحوں کے روبرو کہتا ہوں کہ میرے نزدیک مشرق وہ یونی ورسٹی ہے کہ جسکی ڈگری (سند) کسی طالب العلم کو ملنی میسر نہیں ہوتی وہ ایسا سمندر ہے جو طلبہ و زاہدوں و عابدوں سے بھرا رہتا ہے مگر کوئی بچاری اپنے معبود کو نہیں دیکھتا وہ ایسا سفر ہے کہ جسکی منزل مسافر کو نظر کے سامنے دکھائی دیتی ہے مگر کبھی اس تک رسائی نہیں ہوتی ۔

لندن مین روائل سوسائیٹیوں کے کلب کیطرف سے ڈنر

۷۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو کلب کی طرف سے لارڈ کرزن کو ڈنر دیا۔ تین برس ہوئے کہ انکو ایک تمغہ طلائی علم جغرافیہ کی تحقیقاتوں کے صلہ مین اس کلب مین ملا تھا اس ڈنر مین جو انہوں نے سپیچ دیا اُسکا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ۔

انہوں نے فرمایا کہ مین ہندوستان مین جانے سے خوش ہوں اور اسکا سبب یہ ہے کہ ہندوستان فقط علم جغرافیہ ہی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ وہ معاملات سیاسیہ اور فرمانروائی کا مرجع اور مآب ہے میرے نزدیک ایشیائی سلطنتوں مین وہ سب سے زیادہ وسیع و رفیع الشان ہے ۔ انڈیا مین ہماری قوم وہ کام کر رہی ہے کہ جسکے کرنیکا خیال بھی پیشتر کسی قوم نے نہیں کیا ہماری سلطنت کا رکن اعظم انڈیا ہے وہ ہی ہماری شاہنشاہی کی عظمت یا ذلت کا معیار ہے ۔ اسکے ان تعلقات کو دیکھو کہ ہمکو پہلے پہل مصر مین جانے کی ہوس کیوں دامنگیر ہوئی ؟ اسلیے کہ ہندوستان اور انگلستان کی راہ کے درمیان مصر واقع ہے قسطنطنیہ اور سلطنت ترکی کے باب مین ہمکو اپنی قدیمی تاریخی پولیسی اختیار کرنے کی وجہ کیا ہے ؟ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ اگر سلطنت قسطنطنیہ پر مخالف قبضہ کریگا تو ہماری مشرقی سلطنت معرض خوف و خطر مین رہا کریگی ۔ ہم ایران مین مصارف کثیر خرچ کرکے اپنا عملہ وہان کیوں رکھتے ہین اور خلیج فارس کی اعلے درجہ کی نگرانی کیوں کرتے ہین ؟ ۔ اس وجہ سے کہ ہندوستان کی اثنا راہ مین ایران کا قدم ہے اور خلیج فارس کا پانی بحر ہند کے پانی سے ملتا ہے اور ہند کے سواحل

بحری کا رستہ کھولتا ہے۔ کس لئے ہمنے کیپ مین اپنی بستیان بسائی ہین اسکی اصل کیا ہے؟
اسکی اصل یہی ہے کہ ہم ہندوستان مین پہلے اسی رستہ سے جاتے تھے۔ افغانستان کو کیون وظیفہ دیتے ہین؟
اور اس خطرناک ملک مین دو تین مرتبہ فوج کشی کر چکے ہین؟ اسکا سبب یہ ہے کہ ہندوستان کے
قلعہ کا افغانستان دمس ہے (کابل کلید ہند مشہور ہے) جبین ہم کسی دشمن کی استقامت کو پسند
نہین کرتے۔ ہم کو پامیر سے جو اکھل کھرا ویران ملک ہے کیون دلبستگی ہے؟ اسلئے کہ وہ ہندوستان کے
سرحدی رستو نپر محیط ہے۔ ہم سیام کے اصل حصہ کے کیون کفیل اور ضامن اور اسکے روشنضمیر فرمانروا ؤن
کی پولیسی کے ساتھ کیون اتنی سرگرمی سے وابستگی رکھتے ہین؟ اسلئے کہ یہ ملک سرحدی ریاست ہے
جو ہندوستان کی انگریزی عملداری سے ملی ہوئی ہے اور سرحد انڈیا کو ایک رقیب یوروپین کی
عملداری سے جدا کرتی ہے۔ بالا ہانگسٹی اور سری چون اور یونن کا چرچا کیون اسقدر ہم کرتے ہین؟
اسوجہ سے کہ وہ بالا برہما کے صوبون سے ملا ہوا ہے یعنی خود انڈیا سے یہ میرے بیانات اس
امر کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہین کہ آج سے دو سو برس پہلے جو معدودے چند الوالعزم بلند بخت
والا ہمت تاجرون نے سمندر مین اپنے بخت و نصیبہ کا اتفاقیہ پتھر پھینکا تھا اسکی موجون نے
اپنے دائرے ہمیشہ بڑہتے ہوئے پیدا کئے یہانتک کہ اب وہ ایشیا کی سرحدون پر محیط ہو گئے اور
کل ایشیا کی تقدیر پر اپنا اثر کرنے لگے مین ان لوگون مین سے ایک ہون جو یہ خیال کرتے ہین کہ شرق
کی طرف سلطنت کی رفتار بڑھتی جائیگی اور گھٹنے کی نہین اور جسکے سبب سے مین یقین کرتا ہون کہ ہماری
حتی المقدور جد و جہد زیادہ ہوتی جائیگی کم نہ ہوگی اور پارلیمنٹ کو ایشیا کا علم تقریباً اتنا ہی حاصل کرنا پڑیگا
جتنا اب یوروپ کا حاصل کرنا پڑتا ہے اور ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ایشیائی ہمدردی اور اسکا علم
صرف چند آدمیون کی تفریح طبع کا شغل نہ ہوگا بلکہ کل قوم کی دلبستگی اسکے ساتھ ہوگی۔
یہ بھی فرمایا کہ مین نے جو سفر اور مطالعے کئے اور تصنیفات کین انکا عین مقصود یہ انڈیا اور اُس کے گرد کے
ممالک تھے میری بڑی خوشی انڈیا کی سرحدون مین گشت کرنے سے یہ تھی کہ مین دیکھون کہ ہم کسطرح پادشاہی
کامونکو وہان انجام دیتے ہین۔ مین نے دیکھا کہ سرحدی اقوام مین یہ خاص صفات انکی ذات کے ساتھ مخصوص
ہین کہ وہ اپنے وطن کی محبت مین شجاعت و دلاوری دکھاتے ہین وہ اپنے خونون مین آزادی کی محبت
ایسی رکھتے ہین جیسی کہ ہم۔ ہمکو اکثر مجبوراً اُن سے لڑنا پڑا ہے۔ ہم بخوشی کبھی ان سے نہین لڑے۔ ہماری تو

خوشی ہمیشہ یہ رہتی ہے کہ تلوار میان مین رہے - ان فرقون کو شل اپنے سمجھہ کر آشتی مدارا رکھنی چاہیئے - گو وہ بہت سے خیالات ہمارے خیالات سے مخالف رکھتے ہین مگر ہم مین اور انمین انسانیت مشترک ہے جسکے سبب سے انسانون مین اجتماع ہوتا ہے - اس سرحد کے افسر وہی کامیاب ہوتے ہین جو اس انسانیت کے رشتہ اتحاد کو مضبوط دوتا کرتے ہین -

ہند کے ہمسایہ کی قومین بے مکر - مہمان نواز - ظریف - لطیفہ سنج ہوتی ہین رقص و سرود سے شغل رکھتی ہین - مین نے مہتر چترال (نظام الملک جسکو اسکے بھائی نے ۱۸۹۴ء مین مار ڈالا) کی دعوت مین اور امیر عبد الرحمان خان کے ساتھہ گفتگوؤن مین ایسی ہی ظرافت و لطافت پائی جیسے کہ ہم اپنے مین پاتے ہین +

مین نے اپنے سرحدی سفرون مین برٹش افسرون کی کارگزاری اور ذمہ داریون کو دیکھا جس سے مجھے حیرت ہوئی - مین جوان ہون اسلئے بالطبع اپنی خود غرضی کے سبب سے جوانون کی نسبت میری یہ راے ہے کہ جو پیران کہن سال اپنے ملک کی خدمات بزرگ بجا لائے ہین جنہون نے جوانون کی ہمت افزائی کی ہے اور انکی خدمات کو اپنے کام مین لائے ہین - ان جوانون مین سرحد پر مین نے وہی ذہانت و دانائی و متانت و استقامت روی پائی جو اُن کے بزرگون مین تھی - یہ امر حق ہے کہ بڑے بوڑھے کونسلون مین اور بزرگ خدمتون پر مامور ہون مگر تہذیب کے گرد جوانون کی جسمانی اور دماغی قوتین و زندہ دلی چسپان رہنی ضرور ہے -

سرحد پر ہندوستانی سپاہ بھی بڑی شجاعت و دلیری کے کام کرتی ہے جسکو یہان کوئی نہین سمجھتا وہ انگریزونکی وفاداری مین جان نثاری اسی طرح کرتی ہے جیسے یہان کی سرخ کرتی کی سپاہ جسوقت یہ کہا جاتا ہے کہ ہم ہندوستان پر بزور شمشیر قابض ہوئے ہین تو اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس زور شمشیر مین ہندوستانیونکی تلوار کا زور دو تہائی ہے اور اصل مین ہم سرحدونکی محافظت اور اپنی معرکہ آرائی ہندوستانیون ہی کے ذریعہ سے کرتے ہین - سائنس کی ترقی نے اور سٹیم کی قوت نے آمد و رفت کو ایسا سہل کر دیا ہے کہ انگلنڈ سے انڈیا روز بروز قریب آتا جاتا ہے جسمین یہ بڑا فائدہ ہے کہ ہم ہند کے حالات سے زیادہ واقف ہوتے جاتے ہین اور یہہ واقفیت جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنی ہی ہم غلط فہمیان کم کرتے ہین اور مغالطون اور فاش خطاؤن اور جرمون مین کم پڑتے ہین مگر

اسکو دوسرے پہلو سے دیکھو تو یہ نقصان بھی ہوا ہے کہ پہلے زمانہ مین جو انگریز یہان سے جاتا تھا وہ خواہ وائسرائے ہو یا گورنر یا کوئی اور ماتحت منتظم تو وہ اپنی زندگی بھر کے لئے جاتا تھا جانے ہی مین ایک بڑا عرصہ لگتا تھا۔ جب ۱۷۴۲ء مین کلائو انڈیا کو گیا ہے تو جانے مین ایک سال کا عرصہ لگا۔ جب ۱۷۵۰ء مین وارن ہیسٹنگز گیا تو آٹھ نو مہینے سفر مین لگے اور جب ۱۷۸۵ء مین وہ واپس آیا تو چار مہینے مین رستہ ختم ہوا تو یہ ایک مستثنیٰ مثال سمجھی جاتی تھی کہ بہت جلد سفر ختم ہوا۔ مراسلات کے جانے اور اُن کے جوابون کے آنے مین بحساب اوسط ڈیڑھ سال کا عرصہ لگتا تھا۔ اسکا نتیجہ یہ تھا کہ جو انگریز یہان آتا تھا وہ زندگی بھر یہان رہتا تھا اور جو صاحب اسکے مناسب حال ہوتے تھے وہ اسکو ملتے تھے۔ شاید وہ اپنی ملازمت کے زمانہ مین ایک دفعہ تعطیل منانے اپنے گھر جاتا ہوگا۔ اس نظام مین یہ فائدہ تھا کہ حاکم محکوم مین رشتہ ارتباط بڑا مضبوط ہو جاتا تھا۔ ملک کے اندرونی حالات حاکمونکو خوب معلوم ہو جاتے تھے۔ اب ان دنون مین انگلنڈ کا سفر پندرہ روز مین ختم ہوتا ہے اور ایک افسر ہندوستان مین تین مہینے کی رخصت لیکر چھ ہفتے انگلنڈ مین اپنے گھر رہ سکتا ہے۔ ہر روز صبح کو اسکے پاس یوروپ کی خبرین تار برقی پر آجاتی ہین اگرچہ اس سے اسکی عقل پر اثر ہوتا ہے لیکن ایک بیچینی کا بھی اثر اسپر ہوتا ہے وہ ہندوستان کی طرف توجہ نہین کرتا گھر کو تاکتا رہتا ہے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ایشیائی اغراض مین یوروپ کی اغراض کو مستغرق نہین کرتا بلکہ وہ چند روز اپنے تئین جلا وطن سمجھکر اپنے گھر جانے کا شوق رکھتا ہے۔ اس موجودہ نظام کا یہ میلان ہونا ناگزیر ہے لیکن اسکے خطرناک پہلو کا بھی سمجھنا اچھا ہے۔ وائسرائے کی مدت ملازمت کا مقرر ہونا ایسا رواج ہو گیا ہے جس مین کچھ تغیر نہین ہوتا کہ وہ پانچ برس تک ہندوستان کے ساحلون کو نہین چھوڑ سکتا اس مدت مین وہ زرین قفس کی تیلیون کے اندر مقید رہتا ہے مگر مین اس قید رہنے سے بڑا خوش ہون اب سوال یہ ہے کہ وائسرائے کے واسطے مدت پنجسالہ کافی ہے کہ وہ اسمین ان گران قدر معاملات کو جو اسکے سامنے پیش ہوتے ہین یا اس آبادی پر جو اسکی خبر گیری کے لئے سپرد کی گئی ہے کوئی اپنا پائدار اثر قائم کر سکتا ہے؟ یہ ایسا سوال ہے جسکا جواب اسوقت مین ایسی اچھی طرح نہین دے سکتا جیسا کہ پانچ برس بعد دے سکون گا۔ یہ وائسرائے کی زندگی کے پانچ سال نہایت جوابدہی و ذمہ واری اور کثرت کار کے ہوتے ہین۔ لیکن جب وہ اس عہدہ کو اختیار کرتا ہے تو اس کے دل مین خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس مین بہت سے کام ایسے ہین جنکا انجام دینا

اسکے مقدور سے باہر ہے اور شاید اسکی غایت درجہ کی تمناؤن سے بھی پرے ہین - لیکن مین یقین کرتا ہون کہ وہ بڑے بہرہ سے یقین کرتا ہے کہ اسکے اہل وطن ان اپنے ملازمون پر جو سمندر پار ہین - خاطرداری مہربانی اور تحمل سے انکی داد دیتے ہین ٭

لارڈ کرزن کا ہندوستان مین آنا

ہم نے پہلے لکھا ہی کہ لارڈ کرزن جو فورین اوفس کے سکرٹری آف سٹیٹ تھے وہ لارڈ ایلجن کی بجائے گورنر جنرل و وایسرائے گور ہند مقرر ہوئے اور دسمبر ۱۸۹۸ء کو انگلنڈ سے روانہ ہوئے اور ۳۰ دسمبر ۱۸۹۸ء جمعہ کے دن صبح کو بمبئی مین رونق افروز ہوئے اور جہاز سے اُترتے ہی بمبئی کورپوریشن کے اڈریس کے جواب مین جو کچھ ارشاد فرمایا اُسمین سے چند فقرون کا ماحصل لکھا جاتا ہے کہ مین اس ملک کو اپنے ملک کے بعد عزیز رکھتا ہون - مجھے اسکے حالات سُنی سنائی باتون سے اور کتابون کے مطالعہ سے نہین معلوم ہوئے بلکہ میری اپنی ذاتی واقفیت سے - مین اس شہر مین پانچوین دفعہ آیا ہون مین نے اپنے دلمین سوچ لیا ہے کہ مین نے اپنے ممتاز سابقین گورنر جنرلون اور وائسرائے کے طریقہ پر عمل کرکے اپنے جلیل القدر قیصر سان شہنشاہ کے خلاف شان کوئی کام نہین کرونگا مین خیال کرتا ہون کہ ہر وائسرائے جو جہاز سے یہان اُترتا ہی بے شبہ اسکو یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ یہان کسی ادنیٰ خدمت کے لئے نہین آیا وہ اپنے دلمین ارادہ کرتا ہے کہ مین عدل پروری و عالی ظرفی و ہمدردی و دور اندیشی کو اپنے انتظام کا اصل اصول قرار دونگا مین بھی یہی کام کرونگا اور میزانِ عدل کے پلڑے برابر رکھون گا مگر ہندوستان مین اُن پلڑون کا تلا رکھنا ایسا نازک کام ہے کہ جسکے لئے مضبوط انگلیون اور فولادی رگ و پے کی ضرورت ہے - میرے کامون کا حال جب کھلے گا کہ مین یہان سے چلا جاؤن گا - جب سپاہی اپنے بدن پر ہتھیار سجاتا ہے تو وہ خوشی کا وقت نہین ہوتا بلکہ جب فتح پانے کے بعد ہتھیار اُتارتا ہے تو مسرت و شادمانی کا وقت آتا ہے یہی حال میرا ہے -

ہندوستان کا حال لارڈ کرزن کی تشریف آوری کے وقت

وائسرائے کے آنے کے وقت ہندوستان کا افق بادلون سے بالکل پاک صاف نہ تھا شمالی جنوبی سرحد پر تیرہ کی لشکرکشی کی یاد سرحدی قومون کے دلون مین تازہ تھین انگریزی سرحد سے باہر چترال مین

لنڈی کوتل مین - وزیرستان مین انگریزی لشکرون کی چھاونیان پڑی ہوئی تھین - ابھی سرحدی اضلاع کا فیصلہ منظور ہوکر نہین آیا تھا۔ ۱۸۹۶ء کے قحط کے اثرون سے خلقت نے بہ تدریج سنبھلنا شروع کیا تھا کہ فصلون کی رپورٹون سے معلوم ہوتا تھا کہ خشک سالی پھر آنیکو ہے جسکے سبب سے گورنمنٹ کو اپنے خزانون سے بہت جلد قحط کو ٹیکس دینا پڑیگا۔ ۱۸۹۶ء سے قدیمی دشمن جانستان طاعون بمبئی مین موجود ہے - ہفتہ وار جو اموات کی تعداد کے نقشے بنتے ہین ان کے دیکھنے سے آدمیون کے ہوش اڑتے تھے بدنون مین سناٹے آتے تھے -

بمبئی مین جب لارڈ کرزن تشریف لائے ہین تو یہہ پہلی دفعہ نہ تھی کہ معاملات ہند اُن کے ذہن رسا کی سامنے پیش ہوئے ہون ÷

لارڈ کرزن کا علم ہندوستان کا

وہ ۱۸۸۶ء مین پارلیمنٹ کے ممبر مقرر ہوئے وہ ۱۸۹۱ء و ۹۲ مین انڈیا کے انڈر سکرٹری کے عہدہ کے کامون کو بھی سر انجام دیتے تھے اور انگلنڈ کی پولیسی جو شرق مین تھی اسکا مطالعہ بہت غور سے کیا کرے تھے - انہون نے تین کتابین تصنیف کی تھین ۱۸۸۹ء مین رشیا ان سنٹرل انڈیا (وسط ایشیا مین روس) اور ۱۸۹۲ء مین پرشیا اور پرشیا کا عقدہ (ایران اور عقدہ ایران) ۱۸۹۴ء مین پروبلیم فار ایسٹ (غایت شرق کا مسئلہ) انہون نے خود ان مقامات مین جاکر بڑی تدقیق سے تحقیق کی اور اپنے گھر آنکر کتابین تصنیف کین اور انکو منطبع کرایا انکی نسبت اس بات کا بھی لکھنا ضرور ہے گو یہان کے آدمی اسکو کمتر سمجھینگے کہ وہ پہلے کامن ہوس کے ممبر مقرر ہوئے تھے پھر وائسرائے مقرر ہوئے یہ پہلی دفعہ تھی کہ انکو ایک عام پسند چیمبرس کی خدمات بجالانے نے اس منصب جلیل القدر پر پہنچایا اس چیمبرس کی خدمتگذاری کے سبب سے وہ ہندوستان مین اپنی عادات اس گروہ کی سی لائے تھے کہ اس مین جو شخص یہ چاہے کہ میرا رسوخ و رعب داب پیدا ہو تو معاملہ فہمی مین اپنے علمی علم کو ثابت کرے اُن کے کل عہد حکومت مین انکی وضع وروش ایسی تھی جیسی کہ پارلمنٹری منسٹر کی ہوتی ہے کہ وہ اپنی تدابیر و تجاویز کو بہ توجیہ بیان کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اور لوگ انکی تائید کرین اور انکو پسند کرین اور جب اسکی پولیسی پر اعتراضون کے حملے ہون تو انکا مقابلہ بڑے زور سے کرے - اسکے ساتھ ہی لارڈ کرزن نے ان لوگون کے خیالات کو تسلیم نہین کیا جو یہ چاہتے تھے کہ

حالات موجودہ مین انڈیا مین یو بیول گورنمنٹ ہووہ جانتے تھے کہ آیندہ مدت دراز تک گورنمنٹ انڈیا ان عہدہ دارون کے ہاتھ مین رہنی چاہیئے جنکو انگلنڈ کی گورنمنٹ مقرر کرکے ہندوستان مین بھیجے مگر یہہ انہون نے قطعی فیصلہ کرلیا تھا کہ یہہ عہدہ دار جد کار اور اپنی خدمات کے لیئے سب طرح لایق اور آزمودہ کار ہون اور ہندوستانیون کے مونس اور ہمدرد و غمخوار ہون ۔

گورنمنٹ انڈیا کا مختصر بیان

لارڈ کرزن نے کلکتہ مین جاکر ۶- جنوری ۱۸۹۹ء کو اپنے عہدہ کا کام لے لیا۔

گورنمنٹ کی کونسٹی ٹیوشن یعنی گورنمنٹ کی صورت حال جو قائم ہے اکثر لوگ مطلق نہین جانتے اس لیئے مین اسکو بیان کرتا ہون کہ لارڈ کرزن جسوقت ہندوستان مین تشریف لائے تو گورنمنٹ انڈیا کی کیا صورت تھی اور انہون نے اسکی کیا صورت بنائی - وائس رائے قایم مقام نائب شاہ انگلنڈ اور گورنر جنرل منتظم ہند ہوتا ہے وہ کام اپنی کونسل کی صلاح و مشورہ سے کرتا ہے - ضرورت کی صورت مین وہ اپنی کونسل کی رائون کے خلاف کام کرنے کا اختیار رکھتا ہے لیکن آخر بتیس ۳۲ سال مین یہ ایک دفعہ واقعہ واقع ہوا ہے کہ گورنر جنرل نے اپنی کونسل کی رایون کو نہین مانا اور فقط اپنی راے سے کام کیا اگر گورنمنٹ اپنے کامون مین کامیاب ہوتی ہے تو گورنر جنرل وائس راے کی ستایش ہوتی ہے اور اگر گورنمنٹ اپنے کامون مین ناکام ہوتی ہے تو اس کے ذمے الزام لگایا جاتا ہے - گو گورنر جنرل کی راے قطعی بڑا وزن رکھتی ہے مگر اسکو صلاح و مشورہ کے بغیر کام کرنا نہین چاہیئے - جہان تک ہو سکے اس صلاح و مشورہ کو بڑھانا چاہیئے - گورنر جنرل کی استادی فقط یہی نہین ہے کہ وہ اپنی تدابیر کو کام مین لائے بلکہ اسکی کمال ہنرمندی و بزرگی یہ ہے کہ وہ مخالف رایون کو اپنی راے کے ساتھ متفق کرکے عملی کام جاری کرے - لارڈ کرزن کی بڑی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنی کونسل کو اپنی راے کے ساتھ متفق کرلیا کرتے تھے - یہان کے بعض تعلیم یافتہ آدمیون کا یہ خیال ہے کہ وائسرائے نے اپنی کونسل کی رائون کو گھٹا گھٹا کر صفر بنالیا تھا مگر یہ خیال غلط ہے گورنر جنرل کی کونسل مین جو ممبر تھے وہ بالکل اس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم راے دینے مین آزاد تھے کوئی دباؤ ممبر لارڈ کرزن کا نہ تھا منتظم و نسق ملکی کے روزمرہ کامون مین گورنر جنرل کی معاون اسکی اکزیکیٹو کارپرداز کونسل ہوتی ہے

جب لارڈ کرزن آئے ہین تو گورنمنٹ کے سات ڈپارٹمنٹ (سررشتے) کونسل کے پانچ ممبرون کے حوالے تھے
جنکو ملکہ معظمہ نے بصلاح و مشورہ سیکریٹری آف سٹیٹ مقرر کیا تھا - لارڈ کرزن نے پہلے اس سے کہ
انڈیا سے تشریف لیجائین سٹیٹ سکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری سے ایک نئے ڈپارٹمنٹ کامرس
اور انڈسٹری کے لئے ایک اور چھٹا ممبر معمولی ممبر مقرر کرالیا تھا جسکے سبب سے کام کی تقسیم مناسب
طور سے موزون ہو گئی تھی (اقوام کے درمیان مصنوعی اشیا اور قدرتی پیداوارون کے باہم سب ادلہ
کرنیکو کامرس کہتے ہین اور کسی پیشہ مین حرفہ یا عادتاً معروف ہونے کو انڈسٹری کہتے ہین) کمانڈر انچیف کو
کونسل کا معمولی ممبر سکرٹری آف سٹیٹ مقرر کرتا ہے اسوقت لوک ہارٹ صاحب کمانڈر انچیف کونسل کے
معمولی ممبر تھے اس اگزیکیوٹو کونسل کے سوا دوسری کونسل لیجسلیٹو کونسل ہے جسکے ممبر اگزیکیوٹو
کونسل کے سارے ممبر ہوتے ہین اور ان کے سوا کم انکم دس اور زیادہ سے زیادہ سولہ ممبر ہوتے ہین
انمین کم از کم نصف ایسے ممبر مقرر ہونے چاہئین کہ وہ بادشاہی ملازم نہ سویلین ہون نہ ملیٹری - جب
پوری کونسل کا اجلاس ہوتا ہے تو اسمین ممبران موجودہ انہی قسم کے ہوتے ہین -

(۱) چند اشراف جو اپنے مرتبہ یا ذاتی قابلیت و وجاہت کے سبب لائق فائق ہوتے ہین انکو کونسل کی
ممبری پر وائسرائے مقرر کرتا ہے وہ ہندوستانیونکی خاص جماعتون کی نیابت قایم کرکے انکی اغراض
کو بتلاتے ہین (۲) وہ عہدہ دار ممبر ہوتے ہین جنکی سفارش پروونسون کے اعلے حاکم کرتے ہین -
(۳) وہ اکثر ہندوستانی اشراف جنکو پروونشل گورنمنٹ کے کونسل کے ممبر جو عہدہ دار نہ ہون
منتخب کرتے ہین (۴) ایک ممبر وہ ہوتا ہے جسکو کلکتہ کا چیمبر آف کامرس انتخاب کرتا ہے اسطرح سے
جو لیجسلیٹو کونسل مرتب ہوتی ہے اسکی نسبت لارڈ کرزن نے اپنی بعض سپیچون مین فرمایا ہے کہ وہ
ان قوانین کے مسودوں پر اپنی آزادانہ راے ظاہر کرنے کے لئے نہایت کافی ہین - کونسل مین خاصکر
ہندوستانی ممبر گورنمنٹ کے عیب و صواب نہایت آزادی سے بتلاتے ہین کچھ تامل نہین کرتے
کونسل مین غیر آدمیون کے آنے کی اجازت ہوتی ہے اور کونسل کی کارروائیون کی پوری پوری رپورٹین
پریس مین بھیجی جاتی ہین - یہ اونرابل ممبر ایک لمبی میز کے گرد بیٹھتے ہین اور جو ممبر بولتے ہین وہ اپنی
جگہہ سے نہین اٹھتے ہین - جب وہ ممبر جسکے ذمے بل کا پیش کرنا ہوتا ہے بل کی ساری صورت بیان
کر چکتا ہے تو پریسیڈنٹ ان ممبرون کو جو کچھ کہنا چاہتے ہین اجازت دیتا ہے کہ اس ترتیب سے

تقریر کرین کہ اول جونیر ممبر پھر اور ممبر بہ ترتیب مراتب - ہر ممبر جب اسکی باری آتی ہے تقریر کرتا ہے -
جس ممبر کے ذمے اسکی جوابدہی ہوتی ہے وہ اور ممبرون کے اعتراضون کے جواب دینے کا مجاز ہوتا ہو
اور کوئی امر عظیم پیش ہوتا ہے تو وائسرائے مباحثہ کو قلمبند کرتا ہے -

لوکل گورنمنٹین

اگر انڈیا کو پانچ برابر حصونمین تقسیم کرین تو ان مین سے تین حصے برٹش گورنمنٹ کے حصے مین آئین گے
جنپر گورنر جنرل اور اسکے ماتحت عہدہ دار حکمرانی کرتے ہین - پھر ان تین حصون کو بارہ حصون مین تقسیم
کرکے ہر ایک حصہ کا نام پرووِنس رکھا ہے اور اسمین لوکل گورنمنٹ مقرر کی ہے دو پرووِنس بمبئی اور مدراس کے
اعلے حاکم گورنر اور پانچ پرووِنس کے اعلے حاکم لفٹنٹ گورنر ہین - پہلے یہ چار پرووِنس تھے اب لارڈ کرزن نے
شرقی بنگال اور آسام کا ایک نیا پرووِنس بنایا ہے - پانچ پرووِنس کے اعلے حاکم چیف کمشنر کہلاتے ہین
ان لوکل گورنمنٹون اور سنٹرل گورنمنٹ (سب سے اعلے گورنمنٹ) کے باہمی عمدہ تعلقات پر انگریزی
انتظام کا موثر و کارگر ہونا منحصر ہے - عام پولیسی کا نقشہ تو گورنمنٹ انڈیا کھینچا کرتی ہے لیکن ہر لوکل گورنمنٹ
اپنی قلمرو کی حدود مین اپنی آزادی کا استحقاق رکھتی ہے اور اس سے متمتع ہوتی ہے - گو لوکل گورنمنٹ کو
آزادی ہے مگر وہ سنٹرل گورنمنٹ کے ساتھ متفق ہوکر کام کرتی ہے اور اس سے صلاح و مشورہ کرتی ہے
لارڈ کرزن نے ان پرووِنس کی گورنمنٹون کی نسبت کہا ہے کہ وہ واٹر ٹائٹ کمپارٹمنٹ ہین یعنے ایسے
کمرے ہین کہ جنمین نہ اندر کا پانی باہر جائے نہ باہر کا پانی اندر آئے - ہر گورنمنٹ اپنے نظام کے موافق کام
کرتی ہے اور اپنے ہمسایہ کے انتظامونپر کم توجہ کرتی ہے - وائسرائے کا یہ کام ہے کہ ان گورنمنٹونکے
انتظامون کے نتائج کا باہم مقابلہ کرے اور ان مین آپسمین مبادلۂ خیالات کرائے -

گورنمنٹ انڈیا کو یہ بڑا کام کرنا باقی رہا کہ وہ لوکل گورنمنٹون کو اپنی عام پولیسی سے اطلاع دے اور یکسان
انتظام کرائے - یہ کام جب گورنمنٹ انڈیا سے اچھی طرح موثر و کارگر ہو سکتا تھا کہ اسکے معاون بڑے
ماہر اور آزمودہ کار ہون اگرچہ انڈین سول سروس کے ممبرون مین عام لیاقت ایسی ہوتی ہے کہ وہ دنیا
مین ہر ملازمت کے کام کو بجا لا سکتے ہین - لیکن وہ انڈیا مین جوان نوعمر کے آتے ہین انکو کمتر موقع ایسا
ملتا ہے اپنے تئین سپیشلسٹ یعنی کسی خاص کام مین مہارت تامہ حاصل کر سکین انکو سائنٹفک

اور انتظامی تدابیر مین بالتفصیل آگاہی نہین ہوتی یہ لیاقت تو انگلنڈ مین کسی اعلےٰ درجہ کے منتظم
اوفس مین کام کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اسلیئے لارڈ کرزن نے انگلنڈ مین وائٹ ہال کو ایک
فہرست بھیجی کہ اس کے موافق خاص تعلیم یافتہ افسرون کو ہندوستان مین بھیجدین جنکے فرائض
یہ ہونگے کہ وہ خاص کامون مین مشیر بن کر صلاح و مشورہ دینگے۔ ساینس یعنی معدنیات کے چیف انسپکٹر
جنرل کو یہ کام بتلانا ہوگا کہ کانون کے عملون مین کہان کہان نقص ہین اور وہ کسطرح دور ہوکر
انگلنڈ کا ہمپایہ یہان کی معدنیات کو بنا سکتا ہے۔ تعلیم کا ڈائرکٹر جنرل یہان کے تعلیم کے
ڈائرکٹرون پر فوقیت نہین رکھیگا مگر اسکا فرض یہ ہوگا کہ وہ تحقیق کرکے گورنر جنرل کو مطلع کرے کہ
کس طور سے تعلیم کے طریقے عمدہ طور پر یکسان منتظم ہوسکتے ہین اور ان کے نتایج کا مقابلہ نہایت
صحت کے ساتھ کیونکر ہوسکتا ہے۔ ریلوے پر پہلے گورنمنٹ کا ایک ڈپارٹمنٹ تسلط رکھتا تھا
لارڈ کرزن نے اسکو ایک بورڈ کے سپرد کیا جسکے تین ممبر ماہر و آزمودہ کار مقرر کیئے جنمین سے
ایک ممبر ولایت سے بلایا نظم و نسق سلطنت کی اور فروع مین بھی اسی طرحکا انتظام کیا گیا تھا۔ اسمین
شک نہین کہ لارڈ کرزن نے جو تبدیلیان کین تھین وہ ان فائدون پر مستحکم اضافہ کرتی تھین جو ہندوستانیون کو
انگریزون کی فرمانروائی سے حاصل ہوئے تھے زراعت۔ تجارت۔ صنعت۔ مجرمون کی خبر۔ تندرستی خلایق
تعمیر عمارات۔ قدیمی عمارات کی تحقیقات مین نفع رسان تبدیلیان ہوئین۔ ان تبدیلیون سے ہندوستانیونکو
ہمیشہ نفع پہنچتا رہیگا۔ لارڈ کرزن نے یہ تبدیلیان فقط اپنی قلم کے ایک ڈوبے سے نہین پیدا کین بلکہ انہین
اپنی ذاتی قابلیتین اور لیاقتین اور دماغی قوتین خرچ کین اور ان کے وسائل اور طریقون کے حاصل کرنے
مین بڑا فکر و تردد کیا۔

کونگریس

گورنمنٹ جو اصلاحون کے کرنے کے نیئے قوانین جاری کرتی ہے اُنسے بعض آدمی نفرت رکھتے ہین۔
بہت سے قوانین نہایت نافع و سودمند جسوقت جاری ہوتے ہین وہ اُنکو بُرا و مضرتناک جانتے
ہین اور مدبران ملکی اور گورنمنٹ کو وحشیانہ دشنام دیتے ہین جنہون نے انکو جاری کیا ہے مگر
پھر ایک مدت کے بعد تعریف و تحسین کا تحفہ کہنے لگتے ہین۔ لارڈ کرزن نے جو اصلاحین کین اُنکو بُرا کہنے
والی کونگریس تھی۔ اسلیئے مین کونگریس کا حال اس ادب کے ساتھ کرتا ہون جسکی وہ مستحق ہے۔ جب لارڈ کرزن

آئے ہی آئے تھے تو انکی نسبت کانگریس کا یہ خیال تھا کہ ایک فصیح گورنر جنرل آیا ہے جو ہماری تمناؤن کو پورا کریگا مگر جب انکے کامون کو دیکھا تو وہ یہ سمجھے کہ اسکے سامنے ہماری دال نہین گلنے کی اسلیئے ان کے مصلح قوانین کی عیب نمائی و بدگوئی کرنے لگے۔ گورنر جنرل نے کونگریس پر بہت کم توجہ کی اور اوسکو اپنی سپیچون مین قابل ذکر بھی نہ جانا۔ اس مین شک نہین کہ کونگریس بڑی ذہانت و متانت و صداقت سے ہندوؤن کے اس گروہ کی رائون کو بیان کرتی ہے جو گورنمنٹ کے پولٹکل حقوق عطا کرنے کو ہندوستانی علو ہمت اور گورنمنٹ کے فرض کا مقصد اعظم سمجھتا ہے۔ جب ہندو طالب علم انگلش تاریخ پڑھتا ہے اور برٹش ایمپائر کے اور حصون کا حال جانتا ہے تو بالکل بالطبع پوچھتا ہے کہ کیا سیلف گورنمنٹ (اپنے اوپر آپ حکومت کرنا) کا اصول اسکے اپنے ملک مین نفع کے ساتھ بکار آمد نہین ہو سکتا۔ اس بات کی خاص مشکلات کو ایک آزمودہ کار معاملہ فہم منتظم واقف ہے کہ بے شک ہم جنس و ہم ذات قوم جسکو سیلف گورنمنٹ کہتی ہے اسکا سبق انگلش تاریخ پڑھاتی ہے۔ اگر ایک متوسط درجہ کے انگلش مین کو خواہ وہ پییر (صاحب امارت) ہو خواہ پرفیشنل مین (بزرگ پیشہ) خواہ صناع ہو اس بات کے ماننے مین کچھ خدشہ نہین ہے کہ وہ اپنے ملک پر حکمرانی کے خاص طریقہ کے معتقدات عامہ کو تسلیم کرتا ہے اب اس کے خلاف انڈیا ہے کہ ابتدا مین کوئی ملک اسکی برابر ایسا نہ ہوگا جس مین مختلف جنس کے آدمی رہتے ہون یہان مختلف رنگ کے تمدن و معاشرت کے نظام ہین جنپر گورنر جنرل کو حکمرانی کرنی پڑتی ہے۔ کونگریس مین بڑے بنگالی اور مرہٹے ہین جو باتین وہ کہتے ہین سننے کے قابل ہوتی ہین مگر وہ ایک قلیل فرقہ منجملہ بیشمار فرقون کے ہے ان کے سوا بہت سے فرقے جو گورنمنٹ کی پولٹکل کارپردازی مین بلند پایہ ہین جیسے مسلمان اشراف جنپر سر سید احمد خان کے کہنے کا اثر ہے۔ قدیمی ہندو مسلمانون خاندانونکے امیر و شریف جو اپنی پرانی باتو نپر فدا ہین۔ ہندو منتظمین جنہون نے اپنی ہندوستانی خوشحال ریاستون کو معمول کیا ہے تعلیم یافتہ اشرافون کا بڑا گروہ جو اس کونگریس کے ایجی ٹیشن کے سایہ سے دور بھاگتا ہی مگر انڈسٹریل اور سوشیل کامون مین دل و جان سے ہمہ تن ساعی ہے ان لوگون کے دلون مین کونگریس کا احساس رنگ برنگ کا ہے کوئی اس سے بے پروائی تفریح طبع کے لئے کرتا ہے کوئی اسکو ناپسند نفرت کے ساتھ کرتا ہے۔ وائسرائے جو بافعل کونگریس کے ساتھ براہ راست مراسلت نہین کرتا اسکی کئی دلیلین ہین اول کونگریس قبل از وقت سفیہانہ کوشش کرتی ہے کہ جو پولٹکل ائیڈیا (خیالات) انگلنڈ مین ہین ان کو

انکو اپنے گھرون مین پالین دوم کونگریس کے ممبر جو یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم تیس کروڑ آدمیون کے ریپریزنٹیٹو
(قائمقام یا نائب) ہین اس مین ارڈ کی سفیدی کی برابر سچ نہین ہے - آبادی کے ننانوی فیصدی
آدمی تو یہ جانتے بھی نہین کہ کونگریس ہستی رکھتی ہے - ایک تیسری دلیل جو شاید سر ہنری کوٹن پریسیڈنٹ
کونگریس کے ذہن مین نہ تھی کہ کونگریس کے رزولیوشنون کے مجموعہ کو وائسرائے کے روبرو پیش کرنے کی درخواست
کی یہ ہے کہ کونگریس نے اس بات کو خواہ غلط یا صحیح پسند کیا ہے کہ وہ بھی انگلنڈ کے ایک پولٹیکل پارٹی
(روگ یا ٹوری) کے ساتھ متحد ہو جائے لیکن انگلنڈ کا مدبرانہ اصول اعظم یہ ہے کہ ہندوستان کے معاملات
کے ساتھ وہ برتاؤ کبھی نہین کیا جائے جو کامنس ہوس مین پارٹی معاملات کے ساتھ ہوتا ہے -
وائسرائے کی ذاتی پولیسی اپنی خواہ کچھ ہی ہو وہ اصول مسلمہ مذکور سے انحراف کرکے ایک ایسی نظیر نہین
قائم کرسکتا جو اسکے آیندہ جانشینون کو دق کرے - کونگریس کی بڑی نیک خدمت یہ ہے کہ وہ ان
خاص واقعات پر گورنمنٹ کو توجہ دلاتی رہتی ہے جو اسکے دل سے کبھی فراموش نہین ہونے چاہئین -
ہندوستان مین کروڑون آدمی صابر محنتی جفاکش قانون کے تابع ہین جو اپنی زمین سے پوری
غذا نہین پاتے اول انکے حال کی خبرگیری کرنی چاہئے انکے واسطے سامان آسائش اور آرام پیدا
کرنا چاہئے انہین اپنی مدد کرنے کی اور اپنی محافظت کرنے کی قوت پیدا کرنی چاہئے -
تعلیم یافتہ گروہ کو جو انگریزی تعلیم انگریزون نے دی ہے اس نے انکی الوالعزمی و عالی ہمتی مین
ہیجان پیدا کیا اور بعض صورتون مین ان کے دلون مین ناراضی اور ناخوشی پیدا کی ہے - انگریزونکا
انتظام ملکی ایسا ہے کہ ہندوستانیون کے لئے اعلے عہدون پر مقرر ہونے کا احاطہ تنگ ہوگیا ہے
حقیقت مین اس گروہ کی بمقابلہ کل آبادی کے کچھ حقیقت نہین - صفر سے کچھ ہی انکی تعداد زیادہ
ہوگی اگر اسکو کل آبادی مین سے تفریق کرو تو حاصل تفریق اور مفروق منہ مین فرق بہت ہی کم ہوگا -
علے العموم مسلمان اس کونگریس مین شریک نہین تھوڑے مسلمان ایسے ہونگے جو کونگریس مین صدق
دل سے شریک ہونگے ورنہ بعض مسلمان روپیہ کے لالچ سے بعض انگریزون اور مسلمانون سے گزند رسیدہ
ہونے سے کونگریس مین شریک ہوتے ہین - انگریزون نے کسی مسلمان کو نوکری سے موقوف کیا یا کوئی مسلمان
اپنی کسی نالائق حرکت سے قوم مین ذلیل ہوگیا وہ کونگریس مین جاکر شامل ہوگیا - دیندار دانشمند مسلمان
خوب سمجھتا ہے کہ اگر کونگریس اپنے مقاصد مین کامیاب ہو تو مسلمان ہندوؤن سے پہلے کی نسبت اور

زیادہ پیچھے ہوجایئن گے۔ ان کے ساتھ شریک ہونا اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارنی ہے اور اپنا تنزل ہندوؤن کی نسبت آپ پیدا کرنا ہے۔ بعض شوخ طبع مسلمان کونگریس کی ان حرکتون کا بڑا استہزا کرتے ہین کہ اسکے ممبرون نے مہاراج سرندورناتھ بانرجی کو راجہ بنایا ہے اور اس کے سر پر پھولون کا تاج برہمنون نے رکھکر ایک ہولی کا سانگ بنایا ہے مگر یہ استہزا بیجا ہے۔ مسلمانون کو دیکہنا چاہئے کہ راجہ صاحب مین کیا لیاقت تھی کہ ہزارون آدمی اپنی خوشی سے انکی پرجا بن گئے اور وہ بغیر توپ بندوق چلائے راج گدی پر بیٹھ گئے۔

جب سے کہ برٹش گورنمنٹ انڈیا مین شروع ہوئی ہے کوئی اسکی پولیسی ایسی نہین ہوئی کہ اس مین اعلے درجہ کے مدبران ملکی کا اختلاف رائے نہ ہوا ہو مگر یہ سب مدبران ملکی انگریز ہوتے تھے خواہ وہ ہندوستان مین ہون یا انگلستان مین پولیٹکل معاملات مین ہندوستانیون کو کچھ دخل نہ تھا لیکن اب آخر چوتھائی صدی سے ہندوستان مین انگریزی زبان کی ترقی ہونے سے دس بیس بنگالی مرہٹے مدراسی پارسی بڑے اولوالعزم عالی حوصلہ روشن ضمیر عالی دماغ بلند خیال عالم فاضل جاہ طلب ایسے پیدا ہوئے ہین جو اس ملک کے باعث فخر ہین کہ انہون نے مدبران ملکی کی صف مین قدم رکھا ہے اور اپنے ملک کی گورنمنٹ مین شراکت پیدا کرنیکے مدعی ہوئے ہین اور اعلے عہدون کے کامون کے سرانجام دینے کی لیاقت کو ثابت کرکے ان عہدون پر اور زیادہ مامور ہونے کی خواہش کرتے ہین۔ گورنمنٹ کے انتظامات و قوانین پر رائے زن ہوتے ہین اور انکی عیب نمائی و خطاجوئی کرنے مین اور کونسل کے اجلاس مین گورنر جنرل سے دوبدو گفتگو کرتے ہین اور یہ چاہتے ہین کہ جیسی انگلنڈ اور کولونیز کی گورنمنٹ کی صورت ہے یہان بھی پیدا ہوجائے بندے ماترم کا غل مچاتے ہین جس کے معنی سوا ـــــ اپنی پرستاری اغراض کے کچھ اور نہین ہین۔ غرض وہ حقوق طلب کرتے ہین جنکے وہ مستحق و لایق نہین ہین۔

جو گورنمنٹ کی صورت ہے وہ اس ملک کے لیئے بہتر ہے اس پر مباحثہ مین جداگانہ لکھونگا کہ کونگریس والے جو مہذب ملکون کی گورنمنٹ کی کاپی بک لیکر ٹیڑھی قلم سے نقل اُتارنی چاہتے ہین اس سے کچھ اہل ملک کو نفع نہین پہنچیگا۔

قحط زدہ اضلاع میں لارڈ کرزن کا دورہ

ابتداء زمانہ سے ہندوستان مین قحط پڑتے رہتے ہین جب سب سے بڑا بادلون کا پھیلانے والا بادلون کو یہان نہین بھیجتا تو خشک سالی ہوتی ہے جس سے زیادہ کوئی اور ہولناک مصیبت ہندوستان مین نہین آتی۔ ہزارون جانین تلف ہوتی ہین دیہات ویران ہوجاتے ہین یہان زیادہ تر آدمی اہل زراعت ہین انکی زندگی کا مدار قدرت کے ان زورون پر ہے جنپر گورنمنٹ کوئی اپنا تسلط نہین پیدا کرسکتی۔ اگر بارش نہ ہو تو کسی ضلع مین فصل کا نقصان ۵۰ فیصدی ہوتا ہے کسی ضلع مین کچھ خاک نہین پیدا ہوسکتا۔ ہندوستان کے عہد سلطنت مین سنٹرل یا لوکل حکومت قحط کے باب مین کچھ نہین کرسکتی تھی راہون پر آمد و رفت ایسی آہستہ ہوتی تھی کہ ناممکن تھا کہ نہایت دانشمند اور طاقتور شہنشاہ اپنے صدر مقامون سے مصیبت زدہ اضلاع کی امداد کرسکے یا خود اُن مصیبت زدون کا حال بچشم خود دیکھ سکے۔ اب ریل کی سڑکون اور سب طرح کے راستون کی درستی نے آمد و رفت کو بہت آسان کردیا ہے جہان قحط پڑے وہان غلہ رسانی آسانی سے ہوسکتی ہے قحط کا جدا ہی نظام بن گیا ہے اسکے قواعد و قانون مدون ہوگئے ہین لارڈ کرزن کا سب سے زیادہ عمدہ کام جو پہلے کسی راجہ مہاراجہ شاہ و شہنشاہ گورنر جنرل وائسرائے نے نہین کیا وہ انکا دورہ تھا جو انہون نے اپنے پہلے ہی سال کی حکومت مین مسلمانون کی قدیمی دار السلطنت دہلی سے شروع کیا اور ہندوؤن کے مقدس شہر بنارس پر ختم کیا جن مقامون مین طاعون اور قحط کا زور تھا وہان اُنہون نے رعایا کو بچشم خود دیکھا کہ وہ طاعون اور قحط کے سبب سے کس مصیبت و ہلاکت مین مبتلا ہو رہی ہے۔

اس دورہ مین مختلف شہرون مین ایڈریسین پیش ہوئین جنکا جواب اُنہون نے ایک نئی طرح سے دیا یہ بات جو کوئی وقعت نہین رکھتی کہ رعایا کی طرف سے گورنر جنرل کے روبرو ایڈریسین پیش ہون جن مین اصلاح کی یا اپنے حقوق ملنے کی درخواستین ہون۔ انکے جواب بھی پہلے گورنر جنرلون کے پہلے چھپائے موجود ہوتے ہین صرف اُن جوابون مین یہ اسلوب ضرور ہوتا تھا کہ اصلاح کی درخواستون کا جواب گول مول ہوتا تھا کوئی صاف بات سمجھ مین نہین آتی تھی۔ مگر لارڈ کرزن نے ان ایڈریسونکے

جواب کا ایک نیا طریقہ یہ ایجاد کیا کہ اصلاحون کی درخواستون کے معمولی جواب جو پہلے گورنر جنرل دیتے آئے تھے وہی دئے مگر حقوق طلبی کے جوابات بڑے بیباکانہ دئے جو ڈیپوٹیشن اپنے حقوق مانگنے کے لئے درخواستین لاتا اُسکو صاف صاف کہدیتے کہ ہم چاہتے ہین کہ تم اپنی ہر مشکل مین گورنمنٹ سے استعانت چاہنے مین دہائی ست دیا کرو اپنی مدد آپ کیا کرو۔ اگرچہ یہ جواب الحق مُر لوگون کو معلوم ہوتا تھا لیکن اسکا نتیجہ آخر کو نیک ہوتا تھا اور وہ اس صاف گوئی مین کسی قوم کی طرفداری نہین کرتے تھے۔ ہندو مسلمان انگلو انڈین ویوروشین کو صاف جواب ایک ہی طرح کا دیتے تھے

ایڈریسون کے جوابون سے لارڈ کرزن کی صفات ذاتی کا ظاہر ہونا

اسطرح کا دورہ پہلے کسی گورنر جنرل نے نہین کیا۔ اس دورہ سے اور ایڈریسون کی فصیح و بلیغ پُر تاثیر دل پذیر جوابون سے اُن کے یہ اوصاف ظاہر ہوتے ہین جو اُنکی ذات ہی سے مخصوص تھے۔

(۱) وہ اپنی نیک دلی سے یہ چاہتے تھے کہ تیس کرور رعایا کی امانت جو مجھے سپرد ہوئی ہے اسکے ہر فرقہ سے مین خود اپنی ذات سے علم حاصل کرون اور ان مین جو طاعون اور قحط کے دکھ دردون مین مبتلا ہو رہے ہین انکا درمان کرون اور انتظام کی ہر فرع پر خود آگاہی حاصل کرون۔

(۲) ہر والی ملک سے مجھے ذاتی واقفیت ہو۔

(۳) جس مقام پر وہ تشریف فرما ہوئے وہان اُنہون نے ثابت کیا کہ وہ رعایا کی صلاح و فلاح و بہبودی و آسودگی سے خاص دلچسپی رکھتے ہین۔

(۴) اُنہون نے اپنی سپیچ میں یہ بھی فرمایا کہ مین والیانِ ملک کو اپنی حکمرانی مین شریک کرنا چاہتا ہون۔

(۵) وہ اپنے دورہ مین رؤسا اور والیان ملک سے ایسی ملنساری اور مہربانی سے ملے کہ اُن کے دلون مین اپنی جگہہ پیدا کرلی اور ریاستون کے معاملات ملکی پر نیک اثر پیدا کیا۔

لارڈ کرزن کے عہد مین طاعون و قحط

۱۸۵۷ء مین لارڈ کیننگ کے عہد مین ہنگامۂ بغاوت ہند برپا ہوا جس مین لاکھون آدمیونکی جانین تلف ہوئین ہزارون گھر بے خانمان ہوئے سیکڑون خاندان ایسے بے نام و نشان ہوئے کہ انکا نہ کوئی نام لیوا نہ کوئی پانی

دیوار رہا۔ مگر یہ طوفان سال ڈیڑھ سال کے اندر فرو ہوا اور پھر امن و امان قائم ہوا۔ لارڈ کیننگ کے سر پر
از سر نو کشور ہند کی فتح کا سہرا بندھا جنھون نے اپنے گورون اور گورکھون و پنجابیون کے سپاہیون سے
جابجا بیدا نہاے جنگ مین باغیون کو شکست دیکر انکو پامال کیا اور بغاوت کا ایسا استیصال کیا کہ پھر
اسکا عود کرنا محال ہو گیا۔ لارڈ ویلزلی اور لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ مین بھی بڑی بڑی لڑائیون مین فتح
نمایان حاصل ہوئین گو ان مین بھی بہت جانین تلف ہوئین مگر ان سب لڑائیون مین آدمی سے آدمی لڑتے
تھے مگر لارڈ کرزن کے عہد مین متواتر ایسی لڑائیان لڑنی پڑین کہ جن مین جانب مقابل مین آدمی
دشمن جان نہ تھے بلکہ دونون زمین و آسمان جان ستان تھے جنمین سے ایک نے نیچے اپنے اندر سے وبا کو
نکالکر سارے ملک مین پھیلا دیا تھا کہ بے شمار آدمیون کو دبوچ کر ناگہان انکی جانین نکال لے اور پر سے
آسمان نے قحط کی بلا نازل کی کہ بستیون کو ویران کرے اور قبرستان کو آباد کرے۔ لارڈ کرزن ان
قدرتی دشمنون سے لڑنے کو تیار ہوے انکو جو دشواریان اور مشکلین پیش آئین نہ وہ لارڈ کیننگ کو
نہ لارڈ ویلزلی اور ڈلہوزی کو پیش آئی تھین انکے جانب مقابل مین آدمی تھے جنکا مغلوب کرنا
چندان مشکل نہ تھا ان مین فتحیابی کی رست ساتھ تھی یہان لارڈ کرزن کے مقابلہ مین قدرتی دشمن جان
تھے اور ناکامی کی حسرت انکے ہمراہ تھی وہ بڑی مستعدی اور دلاوری سے بنفس نفیس سپہ سالار بنے اور
خود میدان کارزار مین گئے اپنے سول اور ملیٹری افسرون اور ہندوستانی رئیسون اور دولتمندونکا
لشکر آراستہ کیا۔ غرض ایسی حالت مین جو انسان کام کر سکتا ہے وہ کیا اسکا نتیجہ جو ہوا وہ نیچے بہ تفصیل
بیان ہوتا ہے ؀

وبا

۱۱۔ نومبر کو پونا مین پانچ چھ سو آدمیون نے جو طاعون کے والنٹیر یعنی بطیب خاطر کام کرنے والے تھے
لارڈ کرزن کو ایڈریس دیا جسکا جواب انہون نے دیا اس مین وہ فقرے منتخب کرکے لکھے جاتے ہین۔
جنسے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرزن کے اس باب مین کیا خیالات تھے۔
انہون نے فرمایا کہ پارسال پونا موت کے پنجہ مین گرفتار رہا دس ہزار آدمی مر گئے جنمین ہندوستانی
اور انگریز دونو داخل تھے اور بڑا افسوس ہے کہ ایک لایق مسلمان رئیس جعفر یوسف کا انتقال طاعونی
اسپتال کے اثر سے ہوا جو انکی فیاضی سے بنا تھا آپ کی بہادر جماعت کو شاباش ہے جو نہایت بُری

وقت مین طاعون سے لڑتی رہی اور ذرا ان سے ہراسان نہین ہوئی - آپ کو فتح حاصل ہوئی جسکی مین مبارکباد دیتا ہون آپ کے سپہ سالار گورنر بمبئی تھے بس جیسا سپہ سالار بہادر تھا ایسے ہی اُس کے سپاہی بہادر تھے اگر آپ لوگون کی یہ کوشش نہین ہوتی تو پونا کا دگرگون حال اس سے بدتر ہونا جواب ہے - جب کسی گنجان آباد شہر مین وبا آتی ہے تو کوئی سرکاری عملہ خواہ کیسا ہی کامل جید ہو اس مصیبت مین کام جبتک نہین کرسکتا کہ اسکو خارجی امداد نہ پہنچتی رہے - ایسے وقت مین صرف آزمودہ کار سرکاری افسرون کی محنت نہین درکار ہوتی بلکہ باشندون کی معاونت بھی مطلوب ہوتی ہے - ملیٹری و سول افسرون نے اور نرسون نے آپ کی مدد کی ہے نرسین اپنی بنی نوع کی تکلیفات کے کم کرنے مین ہمیشہ مستعد رہتی ہین -

کوئی شخص نہین کہہ سکتا - کہ طاعون کی حالت آیندہ کیا ہوگی - بالفعل ہمکو یہ کرنا چاہیئے کہ طاعونی مریض کو جلد دریافت کرکے اسکے اپنے مقام سے پاس کے اسپتال مین پہنچانا چاہیئے اور ایسا سامان کرنا چاہئے کہ اسکو خالص ہوا پہنچے - ہمارے نزدیک طاعون کے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ٹیکا لگانے کا ہے جن لوگون نے ٹیکا نہین لگوایا اُن مین ستر اسّی فیصدی مرجاتے ہین اور جو ٹیکا لگواتے ہین اُنمین ستر اسّی فیصدی بچ جاتے ہین اگرچہ ٹیکا حکمی علاج نہین مگر بہترین ہے - ٹیکے نے ہزارون لاکھون جانین بچادین - چھاونی مین دیکھو کہ اس ٹیکے کا کیا اچھا اثر تمہاری آنکھون کے سامنے ہے -

ہماری راے اسکے برخلاف ہے کہ لوگون کے زبردستی ٹیکا لگایا جائے کسی قوم مین زبردستی کسی ایسی بات کا جاری کرنا دشوار ہے کہ جاری کرنیوالے اسکو یقینی مفید جانتے ہین اور جنمین جاری کرتے ہین وہ اسکو یقینی مضر سمجھتے ہین - لیکن ایک سیر عمل کے لئے من بھر عقل چاہئے اس ضرب المثل کے موافق ٹیکے کا عمل کرنا چاہئے - ہمکو طاعون کی مصیبتون کا حال جو اپنی آنکھون کے دیکھنے سے معلوم ہوا وہ اخبارون اور سرکاری ریورٹون کے پڑھنے سے ہرگز نہین معلوم ہوتا تھا - اور شہرون کی طرح اس شہر پونا مین بھی کالے بادلون مین سفید لکیرین نظر آتی ہین کہ اب سب باہم اتفاق کرکے بیماری کی مصیبت کو رفع کرتے ہین - ہم نے جو علم طاعون کے باب مین حاصل کیا ہے اگرچہ وہ خفیف ہے لیکن وہ ضرورت کے وقت مین بہت بکار آمد ہوگا -

عوام الناس کا یہ اعتقاد ہے کہ ہماری شامت اعمال سے ساری بلائین ہمارے سر پر آتی ہین انکا کوئی

علاج سوائے اسکے نہین ہے کہ ہم اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر دعائین مانگین کہ تو ان آئی ہوئی بلاؤنکو ٹال لیکن محققین حقیقت آگاہ یہ کہتے ہین کہ ہندوستان مین کئی نسلون سے غلاظت پر غلاظت کے اور نجاست کے انبار پر انبار لگ رہے تھے جسکا لازمی نتیجہ وبا کا پیدا ہونا تھا چنانچہ ۱۸۹۶ء مین بمبئی واضلاع مغربی مین لارڈ ایلجن کے عہد مین قبل از عہد لارڈ کرزن بیوبینک پلیگ یعنی طاعون دانہ پیدا ہوئی گورنمنٹ نے اسکی تحقیقات کے لئے کمیشن اس غرض سے مقرر کیا کہ وہ اس طاعون کا اصل سبب دریافت کرے اسکا علاج بتلائے اور اسکے دور کرنے کی تدابیر پر آگاہ کرے۔ اس کمیشن نے بعد از تحقیقات یہ علاج تجویز کئے۔

(۱) ڈس انفیکشن یعنی بعض چیزون کی لپائی مکانون پر کرنی جسکے سبب وبا کا اثر نہ ہو۔

(۲) سیگری گیشن۔ یعنی اپنے مکانون سے جدا جا کر رہنا۔

(۳) ان آکیولیشن یعنی ٹیکہ لگانا۔

ان تینون علاجون سے جو طاعون کے دور ہونے کی امید تھی وہ پوری نہین ہوئی۔ گورنمنٹ نے انسداد طاعون کے لئے جو تدابیر کین وہ درشت اور غیر موثر اور رعایا کے حق مین مضر تھین۔ ان سے رعایا کے دل مین وہ ہول پیدا ہوئے کہ وبا سے بھی نہین ہوئے۔ ان تدابیر کے عمل مین لانے کے لئے سول افسرون کو ملیٹری امداد کی ضرورت پڑی رعایا نے اپنی تکالیف کی گورنمنٹ سے فریادین کین مگر انکی شنوائی نہین ہوئی تو پھر رعایا جابجا برسر فساد ہوئی۔ پونا کے بازارون مین دو انگریزی افسرون کو قتل کر ڈالا بمبئی مین برسر بازار بڑا فساد ہوا۔ کوئی فساد فرو نہوا جب تک اس مین جانین نہ ضائع ہوئین اور قاتلون کو پھانسیان نہ دی گئین۔ دو بڑے رئیس نظربند ہوئے۔ جن اخبار نویسون نے اس معاملہ کو چھاپنے مین زبان درازی کی جیل خانہ نے انکی زبان بندی کی۔

غرض طاعون کے دور کرنے مین گورنمنٹ کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور وبا بڑھتی چلی گئی۔ بہت تھوڑے مقام ایسے تھے کہ جہان وبا قدم رکھتی تھی اور پھر اُس سے وہ باہر نکلتی تھی اس کے سبب سے جو اموات ہوئین انکی تفصیل ذیل مین لکھی ہے۔

سنہ	تعداد موت	سنہ	تعداد موت
۱۸۹۶	۱۷۰۰	۱۸۹۷	۵۶۰۰۰

سنہ	تعداد موت	سنہ	تعداد موت
۱۸۹۸	۱۱۸۰۰۰	۱۹۰۱	۲۷۴۰۰۰
۱۸۹۹	۱۳۵۰۰۰	۱۹۰۲	۵۷۷۰۰۰
۱۹۰۰	۹۳۰۰۰	۱۹۰۳	۲۵۰۰۰۰
		میزان کل	۱۷۰۴۷۰۰

اوائل مئی تک

روز سیکڑون اور ہفتون مین ہزارون موتین ہوتی تھین۔

لارڈ کرزن سنہ ۱۸۹۹ء مین ہندوستان مین آئے اُنہون نے ہندوستان کے ساتھ بڑی ہمدردی یہ کی کہ اس بلا کے دور کرنے مین جو کام قدرت بشری کے اختیار مین تھا انہون نے کیا خود بنفس نفیس طاعون زدہ اضلاع کو دیکھا اور انکی کل عہد حکومت مین وبا پھیلی رہی وہ خود ہندوستان سے چلے گئے مگر وبا یہان سے نہ ٹلی۔ اُنہون نے اس رزولیشن کی ترمیم کی جسکے سبب رعایا کی وہ وحشت دور ہوئی جو اسکو اس شبہہ کے سبب سے پیدا ہوئی تہی کہ گورنمنٹ کو رعایا کی جان و مال و عزت کی کچھ پروا نہین ہے لارڈ کرزن نے ہر پروونس کی گورنمنٹ کو اختیار دیا کہ وہ وبا کے دور کرنے کے لئے جو تدابیر مناسب جانے عمل مین لائے اور رعایا کی عادات اور مراسم کا پاس و لحاظ رکھے اور رعایا پر کوئی جبر نہ کرے۔ رعایا خود اپنے سے اس وبا کے دور کرنے کی تدابیر کرے۔ یہان رعایا تو پہلے سے تقدیر پرست تھی اسنے اپنا اثر گورنمنٹ پر بہی کیا۔ اب وبا سے گورنمنٹ اور رعایا دونون ایسے بے پروا ہین کہ وبا بہی منجملہ اور مہلک امراض کے ایک مرض سمجھا جاتا ہے شہنشاہ جہانگیر کے وقت مین جب یہ وبا آئی ہتی تو اُسنے سب اطباء شاہی کو جمع کر کے پوچھا تھا کہ اسکا علاج کیا ہے تو اُنہون نے عرض کیا تھا کہ ہم کو اسکا کوئی علاج نہین آتا خدا ہی اسکا علاج جانتا ہے۔ اب بہی آخر کار یہی ہوا کہ گورنمنٹ اور رعایا دونون نے وبا کو خدا کی مرضی پر چہوڑ دیا ہے۔ بعض آدمی اپنے تجربہ دماغ سے رفع طاعون کے لئے یہ علاج بتلاتے ہین جنکا عمل مین آنا دشوار ہے۔

(۱) خون آلود رقبے اکہیڑ کر پہینک دئے جائین۔

(۲) تنگ گلی کوچے فراخ کئے جائین۔

(۳) شہر کے جو حصے مسمار کئے جائین اُنکی جگہہ نئی وسعت پیدا کر دی جائے۔

(۴) حفظ صحت کے اُصول کے موافق نئے مکان بنائے جائین۔

(۵) جن شہرون میں پانی کا نکاس بغیر بدررو نہین ہے وہان بدررو مین بنائی جائین۔

(۶) صاف پانی کا انتظام کیا جائے۔

(۷) غلاظت و میلے بدرون کے رکھنے کا اور فنا کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(۸) ایسا انتظام کیا جائے کہ عوام الناس اپنے بچون کی حفظان صحت کی تعلیم کرنے لگین۔

لارڈ کرزن پر انکے مخالفین یہ اعتراض کرتے ہین کہ جب ساری ملک مین یہ ہولناک وبا پھیل رہی تھی تو انہون نے دہلی مین قیصر ہند کی تاج پوشی کا دربار کیا یہی اعتراض لارڈ لارنس کے آگرہ کے دربار پر اور لارڈ لٹن کے دربار قیصری دہلی پر کیا گیا تھا کہ پہلے دربار کے وقت ملک اڑیسہ مین اور دوسرے دربار کی وقت مدراس مین لاکھون آدمی قحط سے مر رہے تھے۔ یہ اعتراض شاہانہ جشنون اور درباروں پر سفیہانہ ہوتے ہین۔ ان کے جواب خود لارڈ کرزن نے اپنی اسپیچون میں دیے ہین جنکا بیان آیندہ کیا جائے گا پہلے بادشاہون اور راجاؤن اور مہاراجون کے جشنون کے قحط اور وبا مانع نہین ہوئے وہ اپنے اوقات معینہ پر ہوتے تھے۔

قحط

لارڈ کرزن کے عہد مین دوسری بلائے آسمانی قحط تھا۔ کل ہندوستان مین کبھی قحط نہین پڑتا ایک حصہ مین پڑتا ہے دوسرے حصہ مین نہین پڑتا اسلئے گرانی غلہ سے جیسا ایک حصہ پامال ہوتا ہی دوسرا اُس سے نہال ہوتا ہے۔ یون نقص جبر برابر ہوتا ہے۔ پہلے سالون مین بہت سے قحط پڑے تھے مگر وہ کم و بیش رقبون مین محدود تھے ۷۶-۱۸۷۷ء مین بمبئی و مدراس کے بڑے بڑے رقبون مین قحط نے پاؤن پھیلائے تھے مگر لارڈ ایلجن کے عہد مین ۱۸۹۹ء شمالی ہند و بنگال و ممالک متوسط مدراس و بمبئی مین ایسا بڑا قحط پڑا کہ نہ کسی آدمی کو یاد ہے نہ کسی تاریخ مین لکھا ہے کہ ایسے وسیع حصہ مین قحط پڑا ہو سنہ ۱۹۰۰ء مین پھر قحط پڑا اور لارڈ کرزن کے عہد مین چار سال رہا۔ پہلے قحطون سے لڑنے کے لئے گورنمنٹ ایسی با سامان تیار نہ تھی جیسی کہ پچھلے قحط کے ساتھ لڑنے کے لئے میدان کارزار مین آئی پچھلے قحط کے بعد قحط کا ایک کمیشن مقرر ہوا جسنے سارے ہندوستان مین قحط زدہ مقامات مین دورہ کیا اور بڑی تدقیق کے ساتھ تحقیق کر کے قحط کی رپورٹ ایسی تیار کی جسمین کوئی بات فروگذاشت

نہین ہوئی۔ اس مین سارے تجربات ومشاہدات تحریر ہوئے غرض قحط کے ساتھ رزم آرائی کے لئے ایک ملیٹری سائنس بن گیا۔ ملک مین جب کبھی قحط پڑیگا تو گورنمنٹ اُس سے لڑنے کے لئے طیار موجود ہوگی۔ قحط کے سارے تجربات ومشاہدات کی رپورٹین ایسی موجود ہین کہ اُس کے آنے کے آثار پہلے سے معلوم ہوجائینگے اور قحط کی ہر ضرورت کے لئے ایسی تدابیر موجود ہین جو پہلے سے اختیار کی جائینگی کنگال مزدورون کے لئے کام پہلے سے تجویز ہوجائینگے کہ وہ اپنر کام کرینگے۔ ان کامون مین مزدوری اناج کے بھاو کے تناسب سے ملیگی کہ اُن کا پیٹ بھر جائے گا۔ ان کے لئے کام کرنے کے اوزار موجود ہونگے۔ مزدورون کی نگرانی کے واسطے افسر مقرر ہونگے۔ غرض سارے سامان قحط کے مصائب گھٹانے کے لئے جو انسان اپنی پیش بینی سے تیار کرسکتا ہے موجود ہونگے۔ لارڈ کرزن نے اقرار کیا تھا کہ گورنمنٹ کے ہر ڈپارٹمنٹ کو سندان پر رکھکر مین امتحان کرونگا سو انھون نے اس قحط کے باب مین اپنے وعدہ کو ایفا کیا۔ اُنھون نے گزشتہ زمانہ کی ناکامیابیون کے تجربات سے آیندہ کے لئے کامیابی کا دروازہ کہولدیا۔ اب آیندہ وہ غلطیان نہین ہونے کی جو پہلے ہوچکی تھین۔ لارڈ کرزن کا یہ احسان ہمیشہ مانا جاویگا۔

لارڈ کرزن کے عہد مین وبا سے زیادہ آدمیون کو قحط نے ہلاک کیا ۱۹۰۱ع کی مردم شماری مین مسٹر رسل نے بیان کیا کہ ممالک متوسط مین ۸۳۲۰۰۰ آدمیون کی آبادی کی کمی زیادہ تر قحط کے سبب سے واقع ہوئی اور اسی سنہ کی مردم شماری احاطہ بمبئی کی رپورٹ مین مسٹر تھوین نے لکھا ہے کہ جن خطون مین قحط اور وبا نے اپنا آزادانہ پورا اثر کیا ہے تیس لاکھ آدمیون کی آبادی کم ہوئی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وبا سے ۲۶۸۸۹۰ آدمی مرے ہین یعنی کچھ زائد پندرہوین حصہ سے آدمی وبا سے مرے ہین بھوک کے مرنے سے آدمی زیادہ زندگی سے سیر ہوئے ہین

بعض گورنمنٹ کے اعلے درجہ کے ملازمین جو ہندوستان مین اعلے عہدون پر مدتون تک سرافراز رہے تھے اور انھون نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ ہندوستان کے انتظامات مین صرف کیا تھا گو وہ اب اپنی خدمات سے مستعفی ہوکر اپنے وطن انگلستان کو چلے گئے تھے مگر ہندوستانیون کی صلاح اور فلاح اور بہبودی وآسودگی کے لئے جو کام کرسکتے تھے وہ کرتے تھے۔ جب ہندوستان مین یہ مہلک قحط پڑ رہا تھا تو اُنھون نے لندن مین آپس مین ملکر صلاح ومشورہ کرکے ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۹ع کو

اپنی عرضداشت سکرٹری اوف اسٹیٹ ہند کی خدمت مین پیش کی جسمین لکھا۔

(۱) ہندوستان مین بڑا ہولناک مہلک قحط پڑ رہا ہے اس کے باب مین ہم یہ عرض کرتے ہین کہ ہم عرضی دینے والون نے اپنی عمر کے بہت سے برس ہندوستان مین بسر کئے ہین اور اب بھی ہندوستانیون کی بہبودی اور آسودگی کے ساتھ بڑی دلچسپی رکھتے ہین اس لیئے ہم حضور کی کونسل کے روبرو اپنی رایون کو ظاہر کرتے ہین اور امید رکھتے ہین کہ زمین کی جمع سرکاری یا زرمالگزاری مین محصول اراضی کا بندوبست انصاف وعدل پر یعنی صحیح طور پر یون کیا جائے کہ کاشتکاران اراضی کو کافی غایت منفعت ایسی حاصل ہو کہ وہ آیندہ قحطون کی تکالیف کا (جو انکو مارے ڈالتے ہین) اچھی طرح خاطرخواہ مقابلہ کرسکین۔

(۲) ہم خوب واقف ہین کہ امساک باران قحط کا اول سبب ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہین کہ برسون سے گورنمنٹ نہرون کی آبپاشی کو ایسے سرچشمون سے جاری کرکے وسعت دینے پر توجہ کر رہی ہے کہ جنمین ناکامی بالکل نہین ہوتی یا ہوتی ہے تو بہت کمتر۔ جسکے سبب سے بہت قطعات اراضی قحط کی آفات سے بچ جاتی ہین لیکن اسپر بھی ملک کے زیادہ تر حصون مین کاشت کی سرسبزی و شادابی بارش پر موقوف ہے۔ بجز و بارانی زمینون پر بارش کے نہونے سے فصلین بالکل خراب ہو جاتی ہین ہندوستان کے بڑے حصے کے کاشتکارون کو یہ تمنا رہتی ہے کہ انکی حالت ایسی بنا دی جائے کہ برے موسمون کی طغیانی مین جو گاہے گاہے آتی ہے انکی مشکلون کا بیڑا پار ہو جائے۔

(۳) ہمارے خیال مین ان کاشتکارون کی ایسی حالت کا بنانا بہت ضروری ہے کہ گورنمنٹ جو انکی زمین کے پیداوار کا حصہ لیتی ہے وہ ہر پروونس (صوبہ) مین ٹھیک ٹھیک متعین ہو اور محدود ہو ہم لارڈ سیلسبری کے اُن خیالات کے ساتھ متفق ہین جو اُنھون نے اپنی تحریری یادداشت مین ۲۶ اپریل ۱۸۷۵ع کو اُسوقت لکھے تھے کہ وہ سیکریٹری اسٹیٹ آف انڈیا تھے" کہ جہانتک ممکن ہو سرکاری خزانہ سے متعلق انتظام مین ایسی تبدیلی ہو کہ کل قوم پر جو روپیہ سرکاری واجب الادا ہو اُس میں سب سے کم متناسب حصہ کاشتکار ادا کرین۔ فی نفسہ یہ کوئی اکونومی (اقتصادی) پولیسی نہین ہے کہ دہاتیون سے جو ٹٹ پونجیے ہوتے ہین زرمالگزاری کی رقم کثیر حاصل کی جائے اور شہری و قصباتی آدمی اس سے بری رکھے جائین جو اکثر سرمایہ دار ہوتے ہین اور فضول خرچی اور عیاشی مین دولت اڑاتے ہین۔ ایسی صورت مین ملک کی حالت کو اور بھی زیادہ نقصان اور ضرر پہنچتا ہے کہ ملک سے باہر محاصل ملکی چلا جاتا ہو اور اسکا

مساوی لہ کوئی معاوضہ بھی نہ ملتا ہو"۔

(۵) ہم طول طویل تفصیل سے حضور کا دماغ نہیں پریشان کرتے بلکہ ہم نیک صلاح و مشورہ دیتے ہیں کہ جن ملکون مین بندوبست استمراری نہیں ہوا ہے ان مین یہ پانچ قاعدے عملاً سب جگہہ یکسان قرار دئے جائین تقریباً برابر۔

(۱) بندوبست سی سالہ کا قاعدہ۔ جب کسی صوبہ مین یا اُسکے کسی حصہ مین بندوبست سی سالہ کیا جائے تو اس مین کوئی تبدیلی اور ترمیم جب تک نہو کہ اُسکی میعاد ختم نہ ہو۔

(۲) نصف لگان کا قاعدہ۔ جہان محصول اراضی یعنی زرمالگزاری زمینداروں سے لیا جاتا ہے وہان سہارنپور کے بندوبست مین جو قاعدہ ۱۸۵۵ء مین قرار پایا تھا علے العموم اختیار کیا جائے کہ زمیندارون سے زرمالگزاری کا مطالبہ نصف لگان سے جو وہ کاشتکارون سے لیتے ہین زیادہ نہ کیا جاوے۔

(۳) نصف پیداوار کا قاعدہ۔ جہان کاشتکار جمع سرکار یعنی محصول اراضی بلاواسطہ گورنمنٹ کو دیتے ہین جیسے کہ مدراس اور بمبئی کے اکثر حصون مین تو وہان یہ قاعدہ ہونا چاہئے کہ نقد پیداوار سے کشادہ دلی کے ساتھ پیداوار کا خرچ منہا دیکر جو بچے اُسکا نصف نقد جمع سرکار قرار پائے جسکا مطالبہ سرکار کی طرف سے کیا جائے اور وہ کُل پیداوار کے پانچوین حصہ سے زائد نہ ہو اور وہان بھی یہی قاعدہ جاری کیا جائے کہ جہان نظری طور پر یہ مان لیا ہے کہ کُل پیداوار کا ثلث تقریباً برابر نصف نقد جمع کے ہوتا ہے۔

(۴) افزائش جمع سرکاری کا قاعدہ۔ ہندوستان کے جن حصون مین گورنمنٹ کو کاشتکار محصول اراضی بلاواسطہ ادا کرتے ہین وہان جمع سرکاری مین سوائے ان صورتون کے اضافہ نہ کیا جائے (ا) گورنمنٹ کے خرچ سے زمین کی آبپاشی کے کامون مین ترقی ہوئی ہو (ب) پیداوار کا نرخ اُس اوسط سے بڑھ گیا ہو جو قبل سی سالہ کے اوسط پر مبنی تھا۔

(۵) ابواب یا رقوم سوائی کا قاعدہ۔ ہماری آخری عرض یہ ہے کہ ہر پروونس (صوبہ) مین لوکل سیس یعنی (ابواب یا رقوم سوائی) کی ایک حد مقرر ہو کہ وہ اُس سے زیادہ زرمالگزاری پر نہ بڑھایا جاوے ہمارے نزدیک بنگال مین ۶ ۱/۴ فیصدی زرمالگزاری شرح ابواب مقرر ہے وہ مناسب ہے کسی صورت مین وہ دس فیصدی سے زائد نہونی چاہئے۔

لارڈ کرزن کے پاس جب یہ عرضداشت آئی تو انھون نے اسکو لوکل گورنمنٹون کے پاس بھیجا کہ

کہ وہ کما حقہ تحقیقات کرکے رپورٹین بھیجین جب ہر گورنمنٹ سے جوابی رپورٹین آگئین تو گورنر جنرل مع
کونسل نے ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو رزولیوشن پاس کیا جسمین عرضداشت کی ہر اظہار رائے کا
جواب لکھا جو نیچے تحریر ہوتا ہے۔

(۱) بندوبست استمراری۔ پہلے زمانہ مین مدبران ملکی کا ایک زمرہ تھا جسکے قائم مقام
زمانہ حال مین گورنمنٹ کے خردہ گیر بنتے ہین اور کل ہندوستان مین بندوبست استمراری کی وسعت
دینے کے حامی ہوتے ہین۔ گورنمنٹ انڈیا دیدہ و دانستہ اس حمایت پر اپنی تصدیق کے دستخط
نہین کرسکتی کہ کاشتکارون کے فوائد و اغراض کے لئے زراعتی ملکیت کا عام نمونہ بندوبست
استمراری بنایا جائے جسکی تائید کسی مہذب ملک کا تجربہ نہین کرتا۔

(۲) بندوبست کی میعاد۔ بندوبست اراضی میعادون مین جو تفریق ہے اسکے دلائل ظاہر ہین
اور ان سے سب واقف ہین کہ جہان زمین کی پوری زراعت ہوتی ہے۔ لگانات ملائم ہین۔
زراعتی پیداوار کے کوئی سخت تنزل کی جوکھون نہین ہے وہان گورنمنٹ کے زر مالگزاری کے
مطالبہ کے لئے ایسا بندوبست کرنا سزاوار ہے کہ تیس سال کے اندر اسکی اصلاح از سر نو کیجائی
یعنی ہر نسل کے زمانہ مین ایک دفعہ۔ اور جہان یہ حالات اس کے مخالف ہین کہ زمین بہت سی
ویران غیر مزروعہ پڑی ہے۔ لگانات خفیف ہین زراعت کی حالت متزلزل رہتی ہے۔ یا جہان
سڑکین بنائی جاتی ہین۔ ریلین۔ نہرین جاری ہوتی ہین۔ آبادی بڑھتی ہے۔ نرخون مین
افزائش ہوتی ہے جنسے کہ آمدنی کے چشمے بروے کار ظاہر ہوتے ہین۔ وہان اس مدت دراز
تیس سالہ تک نئے بندوبست کا ملتوی کرنا دونون رعایا اور سرکاری ٹیکس دینے والے کے
حقوق مین مضر اور انصاف سے بعید ہین۔ رعایا سخت افزائش کی کشش کی متحمل نہین ہوتی اور
سرکاری محصول گزار اپنی افزائش آمدنی سے جسکا وہ جائز مستحق ہے چند مدت کے لئے محروم
ہوتا ہے۔ فی الحال ان خیالات پر نظر کرکے پنجاب و ممالک متوسط کی میعاد بندوبست کا تیس
سال سے کم کرنا عین عدل و انصاف پہ مبنی تھا اگر گورنمنٹ کو زمانہ گزرنے پر اس بندوبست کی
میعاد کی کمی کے مناسب ہونیکا زور گھٹا ہوا معلوم ہوگا تو وہ مناسب موقع پر اس معاملہ
عظیم پر توجہ کریگی۔

(۳) نصف لگان کا قاعدہ - کہین پچاس فیصدی کا قاعدہ ایسا مستقل نہین تصور کیا گیا کہ وہ بدلا نہ جا سکے - اُن زمینداری اضلاع مین جہان بندوبست سرسری ہوتا ہے تقریباً نصف لگان کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے - اس کی طرف گورنمنٹ کا میلان زیادہ ہوتا جاتا ہے اور خاص حالتون مین پچاس فیصدی سے بھی کم لیا جاتا ہے - گورنمنٹ انڈیا کو یہ ضرور نہین معلوم ہوتا کہ اس باب مین کوئی نئے قاعدے جاری کرے جسکی عام پولیسی صاف ظاہر ہے - بعض مستثنیٰ صورتون کے سوائے مقامی حالات کے موافق یہ عمل عموماً یکسان جاری ہے -

(۴) نصف پیداوار کا قاعدہ - عرضداشت کرنے والون نے جو کل پیداوار کے اندازہ کی سفارش کی ہے اگر وہ انتظاماً عمل مین لایا جائے تو سب جگہ جمع سرکاری بڑہانی پڑیگی -

(۵) افزائش کا قاعدہ - نرخون کی افزائش مین گورنمنٹ کو اس حق سے محروم کرنا جو وہ اپنے حصہ لینے کا رکھتی ہے باستثناء اس نرخ کے جو نرخون کی عام فہرست سے مستنبط ہوتا ہے بالکل باطل ہے کہ خاص آدمیون کو وہ افزائش دیجائے جسکو اُنہون نے خود نہین پیدا کیا بلکہ کچھ گورنمنٹ نے اپنے روپیہ سے پبلک ورکس سے (جیسے ریلین اور سڑکین بنائی جاتی ہین) پیدا کیا ہے اور کچھ تہذیب کے پیمانے کے بڑہنے نے نرخون کی گرانی پیدا کی ہے -

(۶) ابواب یا رقوم سوائی - اس باب مین اس شبہہ کے کرنے کے کئی وجہ ہین کہ زمیندار پر جو ابواب کا بار پڑتا ہے اُن کو وہ کاشتکارون کے سر پر ڈالتا ہے - بالفعل رعایا کی جو پست حالت ہے اس مین ناممکن ہے کہ اس تشدد کی اصلاح کی جائے - یہ بہتر ہوگا کہ وہ ابواب ہی نہین لگائے جائین جنسے کہ قانون کے خلاف کاشتکارون پر زمیندار زیادتی اور سختی کرتے ہین - گورنمنٹ انڈیا بہت خوشی سے ایسی راہین نکالے گی کہ جس سے رعایا کی یہ تکلیف دور ہو -

عرضداشت لکھنے والے تو لارڈ کرزن کے ان جوابون کو سنکر خاموش ہو رہے مگر بابو رمیش دت جو اس ملک مین گورنمنٹ انڈیا پر اعتراضات کرنے مین بڑی شہرت رکھتے ہین اور گورنمنٹ کے عیب گیرون کے گروہ کے لیڈر بن رہے ہین اُنہون نے اعتراضون کی بوچھاڑ لگا دی اول تو انھون نے عرضداشت پر یہ اعتراض کئے کہ عرضداشت کرنے والون نے نئے قاعدے اور اصول نہین پیش کئے - انھون نے اُن اصول کو قبول کر لیا جو پہلے مدبران و منتظمان ملکی نے قائم کئے تھے اُنھون نے ان ہی قواعد کی جو انڈیا مین

تسلیم کئے جاتے تھے قائم رکھنے کا اظہار کیا - انہون نے بندوبست استمراری کی توسیع کی درخواست نہین کی -
بابو صاحب نے لارڈ کرزن کی تحقیقات کے طریقہ پر بھی یہ اعتراض کیا کہ لوکل گورنمنٹون کے پاس عرضداشت
تحقیقات کے لئے بھیجی جو بالطبع ان نظامون کی حامی تھین جنپر وہ عامل تھین رعایا اور عام پسند ایسوسی ایشنون سے
استصواب راے نہین کیا کہ اصل حقیقت حال پر اطلاع ہوتی (یعنے ہم سے نہین پوچھا کہ رعایا کو یہ بندوبست
اراضی کیسا پیش آرہا ہے)

لارڈ کرزن نے جو عرضداشت کے اظہارات کے جوابات لکھے انکے غلط ثابت کرنے مین بھی بابو صاحب نے ان دلائل کو پیش کیا جو پہلے انگریزی مدبران ملکی پیش کر چکے تھے اور وہ گورنر جنرل مع کونسل کے اجلاسون مین کثرت راے سے مردود ٹھہر چکے تھے گورنمنٹ کے عیب جویون اور خورده گیرون کی یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے دعوون کے ثبوت مین ان ہی دلائل کو کام مین لایا کرتے ہین جو کثرت راے سے مردود ہو چکے ہین - مثلاً بندوبست استمراری کے تمام ہندوستان مین جاری کرنے کے لئے وہی دلائل قدیمی بابو صاحب نے پیش کئے جو لارڈ کورنوالس و سر طامس منرو اور لارڈ ولزلی وغیرہ نے کبھی کسی زمانہ مین پیش کی تھین کوئی دلیل اپنی فکر و غور سے نہین ایجاد کی - پہلی ہی باتون کے صرف الفاظ اس طرح بدلے کہ دلائل ابلہ فریب بن گئین -

لوکل گورنمنٹون کی کل رپورٹون کا اسپر اتفاق تھا کہ عرضداشت مین جن رایون کا اظہار تھا وہ پہلے ہی سے ہر گورنمنٹ کے پیش نظر تھین ——— اور محصولات اراضی کی تشخیص قحط کا کوئی سبب نہین ہے بنگال کا بندوبست استمراری کوئی وجہ قحط سے بچنے کی بالاضافت نہین ہے گورنمنٹ کا میلان محصول گھٹانے کا ہے بڑھانے کا نہین - اُنہون نے آیندہ بندوبست اراضی کے لئے فیاضانہ اصول بھی مقرر کیئے جن کا ذکر آیندہ کیا جائے گا -

قحط کے باب مین لارڈ کرزن کی تقریر درد آمیز

لیجس لیٹیو کونسل مین ۲۰ - اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ریواز صاحب نے ایک تفصیلی نقشہ پیش کیا جس مین اُن قحط زدہ اضلاع کو بالتفصیل بیان کیا جنہین غالباً قحط کی مصیبت آنے والی تھی اور اس نقشہ کے ساتھ قحط کی بلاؤن کے روکنے کی تدابیر بتائی تھین جسکو لارڈ کرزن نے دیکھکر نہایت درد آمیز تقریر فرمائی جسکا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے -

ہمکو اس نقشہ کے معائنہ سے بڑا ملال ہوا کہ ہماری فرمانروائی کا پہلا ہی سال تھا جس مین پہلی بلا طاعون کی برابر نازل رہی اور اُسپر دوسری بلا قحط کی اپنی آنکھین اس سخت مصیبت زدہ ملک کو اور اُسکی صابر بے زبان آبادی کو دکھا رہی ہے (ایک نشد دو شد) جو گورنمنٹ کے کامون کی ذمہ وار ہین وہ سب سے اول ہر صبح کو موسمی رپورٹ کو پڑھتے ہین اور افسوس کرتے ہین اور ہر روز نیلے آسمان کو اور بے ابر آفتاب کو دیکھ دیکھ یہ حسرت کرتے ہین کہ کاش ایک ابر کا ٹکڑا کہین نظر آجائے ہماری بدنصیبی مین تسکین بخش دو باتین ہین ایک یہ کہ پہلے سے قحط کے آنے کی خبر ہوگئی ہے جسکے سبب سے ہم قحط سے لڑنے کے لئے تدابیر جنگ کر سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ۱۸۹۶ و ۹۷ء کی نسبت کم رقبہ مین قحط پڑا ہے اب بھی خدا اپنے فضل و کرم سے مینھ برساوے تو فصل خریف مین ہنوز یہ قابلیت ہے کہ وہ پھر از سر نو سرسبز ہو جائے۔

ایک صدی کے تحریری شہادات سے اور پچیس برس کے تجربہ سے جس مین تین مرتبہ سخت قحط پڑا ہے جو کچھ علم ہوا ہے اُسکے موافق حال کے کمیشن قحط نے جن باتون کا مشورہ دیا ہے یا جنپر متنبہ کیا ہے وہ باتین لازمی طور پر ہماری کارروائی کی بنیاد ہونگی وہی باتین میدان جنگ مین ہماری جیبی بیاض ہونگی جسکو ساتھ لیکر ہمارے محکمہ امن کے سپاہی جاینگے اور اپنی خدا ترسی سے اس کارزار مین جسمین خونریزی نہین ہے لڑینگے۔

ہماری کارروائی ان باتون پر مبنی ہوگی کہ بڑے بڑے دیہات اور شہرون مین محتاج خانے کھولین اور ان مین بھوکے لاوارثون اور کوچہ گردون کو جمع کر کے پرورش کرین۔ بوڑھون اور بیواؤن اور یتیمون کو ہفتہ وار یا دو ہفتہ کے بعد مفت روپیہ تقسیم کرین تاکہ اُنکی امداد ہو۔ لاکھون کنگلون کو جو کام کے قابل ہون سڑکون کے بنانے مین۔ تالابون کے کھودنے مین۔ ریلوے جو آیندہ بننے والی ہین اُن کے پشتون کے تیار کرنے مین کام پر لگائین اور خاص اُن افسرون کو اس کام کی نگرانی کے لئے مقرر کرین جنکو اپنی تعلیم سے خواہ تجربہ سے قحط کا تجربہ ہوا ہو اور بطور حفظ ماتقدم کے کاشتکارون کو تقاوی دینے کا خیال رکھین تاکہ کاشتکار بارش سے پہلے تخم ریزی کر سکے تخفیف لگان اور تخفیف مالگزاری اراضی کو بھی ملحوظ خاطر رکھین اور لوکل فنڈونکو ان مصیبت زدون کی پرورش مین خرچ کرین اور بڑے بڑے شہرون مین چندہ جمع کرین تاکہ اُن کے ہموطنون کو قوت لایموت میسر ہو۔ دیسی ریاستون کے لئے کوئی بات ایسی نہین کرنی چاہئے کہ رئیسون

اور اُنکے مشیران دربار کی جوابدہی اور ذمہ واری اور مستعدی کم ہو جائے نگران کو افسر مستعار دین اور
خزانہ سے اُنکو روپیہ قرض دین اور ہم خود شمالی اور وسط ہند مین دورہ کرین تاکہ قحط کی مصیبتون اور آفتون کا
تجربہ حاصل ہو کہ جسکے سبب سے ہم مین یہ قابلیت پیدا ہو کہ آیندہ موقع پر زیادہ امداد کرسکین اور اہل ہند کی
رنج وراحت مین زیادہ شریک ہوسکین۔

لارڈ کرزن نے ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو بجٹ کی بحث مین قحط کے باب مین فرمایا کہ قحط نے فائی ننشل حسابات
مین خلل ڈالے۔ گزٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم پچاس لاکھ قحط زدون کو رلیف دیتے ہین (رلیف ایک
انگریزی لفظ ہے جسکے معنی آرام دینے کے ہین قحط زدون کو کام لیکر یا بغیر کام کے جو کھانے پینے رہنے سہنے
وکپڑے وغیرہ کی آسایش دی جاتی ہے اُسکو رلیف کہتے ہین) یہ بات کبھی پہلے کسی قحط کی تاریخ مین سننے
مین نہین آئی کہ راے پور کے ضلع مین کل آبادی کے ۴۰ فیصدی آدمیون کو بمبئی کے چار ضلعون مین
۲۰ و ۳۰ فیصدی کے درمیان اور برار کے چار ضلعون مین اور اجمیر کی کاٹھیاواڑ کی قسمت کے چار
ضلعون مین ۲۰ فیصدی آبادی کو رلیف دیا جاتا ہے۔ اس قحط پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہ کچھ بارش کے
نہ ہونے سے نہین ہوا بلکہ جمع سرکاری کی سختی سے اُسکی مفصل کیفیت اوپر لکھی ہے۔

انڈیا مین گیہون کی فصل بحساب اوسط ۶۰۰۰۰۰۰ ٹن (ٹن ۲۷ من کا ہوتا ہے) قیمتی ۲۴۰۰۰۰۰۰ پونڈ
کی ہوتی ہے اب پروونسون سے جو نقشے آئے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ فصل ۳۰۰۰۰۰۰ ٹن ہوئی
اگر قحط کے سبب سے اسکی قیمت گران لگائی جائے تو بھی نقصان ۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ سے ایک کرور
پونڈ تک ہوا ہے۔ روئی کی فصل بحساب اوسط ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہوتی ہے اس سال مین ۷۰ لاکھ
پونڈ کا نقصان اس مین ہوا ہے۔

سال گذشتہ مین ۸۰۳ ۱/۴ لاکھ روپیہ اور سال آیندہ مین ۵۰۰ ۱/۴ لاکھ روپیہ رلیف مین خرچ ہوا
ہے اور جمع سرکاری مین پارسال ۶۳۲ لاکھ اور سال آیندہ مین ۱۲۱ لاکھ روپے کے نقصانات ہوئے
اور اسکے سوا اور نقصان ہوئے ہین۔ یہ کل نقصانات مل ملاکر ۱۲ ۳/۴ کرور روپیہ کے ہوئے۔ ہندوستانی
ریاستون کو سال گذشتہ مین ۸۴ لاکھ روپیہ اور سال آیندہ چھتر لاکھ روپیہ قرض دیا گیا اور زمینداروں کو تقاوی
ان دو سالون مین ۷۳ ۳/۴ لاکھ روپیہ دیئے گئے۔

قحط کے باب اسکے خاص علاج اور اسکے روکنے کی تدبیرین لوگ بتلایا کرتے ہین اس باب مین ایک بات

کہتا ہون کہ جو لوگ مزدورون کو کام مین لگاتے ہین وہ اکثر یہ شکایت کیا کرتے ہین کہ ہماری معادن فیکٹریون ملون کے کامون کے لئے مزدورون کا کال رہتا ہے اور اسے چند سو میل کے فاصلہ پر ہزارون مزدور طاقتور بھوکے مرتے ہین جو فقط گورنمنٹ کے رلیف دینے سے زندہ رہتے ہین بس گورنمنٹ ان آدمیونکو وہان سے جہان انکی ضرورت نہین وہان بھیجدے جہان انکی ضرورت ہے اور اسطرح اپنی گرہ کا روپیہ بھی بچالے - یہ بات کہنے مین تو بہت صحیح معلوم دیتی ہے مگر عمل مین نہایت مشکل ہے - گفتن آسان کردن مشکل - اول یہ کہ آدمی خاص کر ہندوستانی کوئی اینٹون یا بجری یا پتھرون کا چھکڑا نو ہے نہین کہ جہان سے چاہا بھرا جہان چاہا ڈال دیا سوا اسکے قحط کے زمانہ مین گورنمنٹ کے افسرون کو لوگونکے یہان سے اور مقامون مین انتقال مکان کرانے مین ایسی سعی ہوتی ہے کہ وہ انتقال مقامی کا ایک محکمہ سرکاری بن جاتا ہے - اس کام کے واسطے مقدم امر یہ ہے کہ اول بڑی موشگافی کے ساتھ تحقیق ہونی چاہیئے کہ محنت کی حالتین اور کیفیتین کیا ہین انتقال مکانی کا انتظام کیا ہے بعد انتقال مکانی کے حفظ صحت کیا ہے اور علے ہذا القیاس - اگر ہم ان آدمیون کے بڑے گروہون کو حرکت دین اور اس کے تجربہ مین ناکامیاب ہون تو اسکی جوابدہی ہمارے ذمے ہونی چاہیئے - ہم کو ان آدمیون کو وہان پہنچانا چاہیئے جہان سے وہ گئے تھے - غالباً بہت سے آدمی راستہ مین مر جائینگے - مین زور سے کہتا ہون کہ اس مین سرمایہ کا خرچ ہے اُسکو آپ اپنی مدد کرنی چاہیئے گورنمنٹ کے ذمے اسکی جوابدہی نہین ڈالنی چاہیئے گورنمنٹ کا کام اس کام مین مدد کرنا ہے تو مین خوشی سے اپنے حتی المقدور امداد کرنیکو آمادہ ہون لیکن مین زیادہ یہ چاہتا ہون کہ مزدورون کے کام مین لگانے والے اپنی مدد آپ کرین - اگر ان مین سے مین ایک ہوتا تو مین اپنے گماشتون کو ادھر اُدھر بھیجتا کہ وہ ان آدمیون کو منتخب کر کے مناسب پروونسون اور مقامات مین بھیجدین -

۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو شملہ مین لیجس لیٹو کونسل کے اجلاس مین لارڈ کرزن نے ارشاد فرمایا کہ بارہ مہینے قحط کے کامون مین گورنمنٹ ہمہ تن مصروف رہی - اس قحط کے برابر کوئی قحط انڈیا مین نہین پڑا اب وہ ختم ہونے کو ہے اس لیئے تین سال گزشتہ کے نتائج کو جمع کر کے مختصر بیان کرتا ہون تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ ۱۸۹۹ اور ۱۹۰۰ کے قحط عظیم کے کیا معنے تھے اور ہم نے اُس کے مقابلہ کرنے مین کیا کیا تدابیر و کوششین کین اور اسنے اپنی نشانی کیا چھوڑی اور ملک کی تاریخ مین وہ کیا اپنی نشانیان چھوڑیگا اور اُس کے

چہرہ کے مطالعہ سے ہم کیا سمجھینگے۔
جولائی ۱۸۹۹ء سے ہم نے پہلے سے جان لیا تھا کہ قحط آگیا۔ اس مہینے مین ساٹھ لاکھ آدمی رلیف پاتے
تھے اور اب بھی بیس لاکھ آدمی رلیف پارہے ہین شاید آیندہ مہینے مین رلیف موقوف ہو۔
قحط کا اثر چار لاکھ مربع میل مین چھ کروڑ آدمیون پر تھا جنمین سے ڈہائی کروڑ برٹش رعایا مین سے تھے باقی سب
ہندوستانی ریاستون کی رعایا اسطرح انڈیا کی کل آبادی کی چوتھائی قحط کے پنجے مین گرفتار ہوئی تھی قحط کے
سبب سے نقصان ہوا اسکو صحیح صحیح ہندسون مین بیان کرنا دشوار ہے مگر سرسری تخمینہ کے موافق یہ بیان
ہوسکتا ہے کہ انڈیا اور برما کا پیداوار بحساب اوسط ۳۵۰ کرور اور ۴۰۰ کرور کے درمیان ہوتا ہے۔
صحیح تخمینون سے معلوم ہوتا ہے کہ تہائی نہین تو چوتھائی کا ضرور نقصان ہوا۔ پیداوار کی معمولی نسبت کے
حساب سے پچہتر کرور روپیہ کا نقصان ہوا۔ اسکے سوا لاکھون مویشی ہلون کے چلانے والے بیل دودہ
دینے والی گائین اور بھینسین چارہ دانہ گھاس کے میسر نہ ہونے سے موت کے تازیانون کے نیچے
آئے۔ انڈیا مین قحط تو بہت پڑے تھے مگر انمین سے کسی قحط کے نقصانون کے بتلانے کے لئے
یہ بڑے بڑے اعداد کام مین نہین آئے۔
۱۸۹۸ء مین قحط کا کمیشن مقرر ہوا تھا اسنے پہلے قحط کے تجربے اور نہایت قیمتی قابل قدر سبق اس کے
بڑی احتیاط سے جمع کئے تھے جسکا بڑا اثر حال کی قحط کی پولیسی تھا کمیشن نے اس ضرورت پر بڑا زور
لگایا تھا کہ رلیف لوگون کو پہلے اس سے دینا چاہئے کہ وہ درماندہ و افتادہ ہوجائین اور یہ رلیف
مفت بغیر کام کے زیادہ دینا چاہئے خاصکر پکے کھانے کی صورت مین اسنے اصلی باشندون اور
اور جنگلی قومون کے لئے سفارشین کین تھین کہ انکو چھوٹے دیہات کے رلیف ورک کی بجائے بڑے
کام دینے چاہئین۔ یہ اور کمیشن کی تدابیر اس قحط مین بھی کام مین لائی گئین۔
کمیشن کی سفارشین بڑی فیاضانہ رلیف کے لئے اور رلیف کی ترقی کے واسطے تھین جنمین بے قاعدہ
فضول خرچی کے خطرے ظاہر ہین قطع نظر زیادہ خرچ کے یہ قومی بدنصیبی ہے کہ اس مین سے اپنی عزت کا
پاس اور اپنے اوپر اعتماد جاتا رہے۔ کمیشن اس خیال سے خالی نہ تھا اور اول قحط مین اس بات کو وہ
سمجھتے تھے کہ ہم کو اس کام مین کامیابی نہین ہوئی کہ زیادہ آدمیون کو موت کے ہاتھ سے اور
مصیبت سے بچاتے اسکا علاج اسنے یہ سوچا کہ روپیہ بہت زیادہ خرچ کرنا چاہئے اور مقامات او

جماعتون پر خیال کرنا چاہئے اسنے کہا کہ اگر قحط سے لڑنے کی پولیسی اچھی ہے تو اس سے اسطرح لڑنا چاہئے کہ وہ موثر و کارگر ہو یہ ممکن ہے کہ انکی خاص ہدایتین اور سفارشین زیادہ فیاضی کرنے مین غلط ہون مثلاً شرح مزدوری کے مقرر کرنے کی حال کے قحط کے شروع مین سب پروونسون مین اسکا امتحان ہوا لیکن وہ جلدی سے لوکل گورنمنٹون کی آزادانہ منظوری سے گھٹائی گئی اس قحط مین بعض آدمی کہتے ہین کہ مفت رلیف خیرات کے طور پر زیادہ دیا گیا ہے جو آیندہ قحط مین دق کریگا۔

ہم نے اس قحط مین ایسی فیاضی کی ہے کہ جو پہلے کبھی نہین ہوئی تھی پہلے ۵۴ لاکھ آبادی مین ۱۰ فیصدی کو رلیف دیا گیا تھا اب حال کے قحط مین دو کروڑ پچاس لاکھ آبادی مین ۸ا فیصدی کو رلیف دیا گیا۔

اب مین یہ بیان کرتا ہون کہ قحط کے کامون کے لئے برٹش اضلاع اور ہندوستانی ریاستون مین سپاہ مین سے ۴۸ اسٹاف کور کے افسر اور ۱۷ ہندوستانی افسر اور ۱۰ برٹش نن کمشنڈ افسر اور پرائیوٹ اور ۲۲۸ ہندوستانی نن کمشنڈ افسر اور پرائیوٹ دئے گئے جنہون نے بہت دنون تک قحط کا کام برٹش اضلاع اور ہندوستانی ریاستون مین کیا۔ سول اور ملٹیری افسر کل ۱۳۷ قحط کے کام مین لگائے گئے تھے جنمین ۳۵ اسسٹنٹ سرجن اور ۱۸۱ ہوسپٹل اسسٹنٹ اور ۴۴ سول انجنیر اور ۱۰ روائل انجنیر اور ۲۴ پبلک ورکس کے ماتحت افسر تھے ان کے سوا اور بہت سے افسر بھیجے گئے۔

قحط مین رلیف مین ۸۵۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور ۱۵۰ لاکھ روپے کے خرچ کا اور تخمینہ کیا گیا ہے غرض کل دس کرور روپیہ خرچ ہوا۔ حال کے قحط مین ۳ ½ کرور روپیہ ہندوستانی ریاستونکو قرض دیا گیا۔ ۱۸۹۶ء کے قحط مین اصلی باشندون کی قومون کی امداد نہین ہوسکتی تھی وہ اپنی جنگلون مین فنا ہوگئے اس سال مین جنگلون کے اندر انکی امداد کی گئی۔ اس سال مین پکا کھانا بہت زیادہ تقسیم ہوا۔

قحط سے کتنے آدمی مرے اسکی تعداد کا تحقیقاً بتلانا ناممکن ہے۔ جو معمولی اموات ہوتی ہین اُنسی زیادہ سات لاکھ پچاس ہزار اموات ہوئی ہین جسین سے ہیضہ اور چیچک سے دو لاکھ ۳۰ ہزار موتین ہوئی ہین۔

ولایت سے قحط کا چندہ ۹۷-۱۸۹۶ء کے قحط مین ۱۷۰ لاکھ روپیہ آیا تھا جس مین ۱۰ لاکھ حال کے

قحط کے شروع مین باقی تھا اور حال کے قحط کا چندہ ۱۴۰ لاکھ روپیہ آیا اور ہندوستانیون نے ۳۲ لاکھ روپیہ چندہ دیا۔ شہر گلاسگو نے ۸ ½ لاکھ روپیہ دیا۔ لورپول نے ۴ ½ لاکھ روپیہ ہین کیشیر کے ۱۰ لاکھ پر اضافہ کیا آسٹریلیشیا نے آٹھ لاکھ روپیہ۔ سٹریٹ سٹیلمنٹس اور سیلون۔ ہونگ کونگ نے بھی بڑی فیاضی سے اور چینی افسرون نے بھی چندہ دیا۔ جرمنی اور امریکہ نے اس چندہ مین اپنی فیاضی دکھائی قحط کی سنٹرل کمیٹی نے ۱۳۷ لاکھ روپیہ اسطرح تقسیم کیا کہ ۱۱۱ لاکھ مویشی اور بیج اور کاشتکارون کی گذر اوقات کے لئے اور ہندوستانی ریاستون مین ان ہی کامون کے لئے ۵ لاکھ روپیہ صرف راجپوتانہ کی ریاستون کو ۲۲ لاکھ روپیہ دیا گیا۔ اگر انگلش ولایت سے روپیہ نہین بھیجتے تو ہندوستانیون کا رشتہ حیات منقطع ہو جاتا تھا۔ ہندوستانیون کے لئے سمندر پار سے روپیہ نہین آتا تھا بلکہ آب حیات آتا تھا۔

بعض انگریزی افسر اور ہندوستانیون نے قحط کے کامون مین بڑی جانفشانی بالایطاق کی اور بعض نے جان دینے مین دریغ نہین کیا۔ اس کام مین مشنریون نے بھی بڑی سعی کی۔ قحط زدہ رعایا بہت جلد بحال ہو جائیگی اگر موسمون کی سختی نہ ہوئی اور کاشتکارون مین طاقت آگئی پھر گورنمنٹ نے اول رعایا کو مصیبت سے نکالا اور پھر انکو جمع سرکاری کی معافی اور التوا اور تقاوی سے تقویت دی۔ انسداد قحط کے کامون پر بھی توجہ کی۔ یہ فیاضی کے کام ایسے کئے ہین کہ یادگار روزگار رہین گے۔ رعایاء ہند ان کامون کو کبھی فراموش نہین کریگی۔

لارڈ کرزن کی اصلاحین انتظامات ملکی مین

لارڈ کرزن کے سپیچون سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ اُنہون نے اول سنہ ۱۸۹۹ء مین ان اہم اصلاحات اعظم کے کرنیکا ارادہ کیا اور اُنکو ختم کیا۔

(۱) سرحدی پولیسی اور پراونس (۲) قواعد رخصت کی اصلاح (۳) اصلاح سیکرٹری ایٹ (۴) کرنسی کی اصلاح (۵) ریلوے کی اصلاح اور ریلوے بورڈ کا پیدا کرنا (۶) نہرون کی آبپاشی کی اصلاح (۷) کاشتکارون کے قرض گھٹانے کی اصلاح (۸) شرح محصول تار برقی کا گھٹانا (۹) آثار قدیمہ کا قائم رکھنا (۱۰) یونی ورسٹی کا مسودہ عام تعلیم کا (۱۱) پولس کی اصلاح (۱۲)

ہندوستانی ریاستون اور چیفس کی پولیسی - ان صلاحون کی نسبت انہون نے فرمایا کہ مین نے انکو پورا کردیا - ان کے سوا یہ دوسری بارہ اصلاحین جاری ہوگئی ہین -

(۱) کامرس اور انڈسٹری کا ڈپارٹمنٹ بنانا (۲) انڈسٹری اور کامرس کے بروئے کار ظاہر کرنے کی تدابیر (۳) زمین کی آمدنی کی پولیسی (۴) ٹیکسون کا گھٹانا (۵) پروونسون کے بندوبست استمراری کی پولیسی کے نئے قانون بنانا (۶) زراعتی بنک (۷) زراعتی محکمہ اور انسٹی ٹیوٹ (۸) تاریخی عمارات اور مقامات کی یادگار بنانا (۹) شاہی لائبریری کی بنیاد رکھنی (۱۰) چیفس کالجون کی اصلاح اور ایمپیریل کیڈٹ کورپس کا پیدا کرنا (۱۱) ایکٹس معدنیات (۱۲) قحط کا نہاکوڈ اور کلکتہ کے دخان کا روکنا انہون نے کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ میرے ایک باقی سال مین یہ بارہ[۱۲] اصلاحین بھی پوری ہوجائین گی - جب مین تکمیل اور پورا ہونے کا ذکر کرتا ہون تو اس سے میری مراد یہ نہین ہوتی کہ انتظام کا کام ختم ہوگیا - تیسری بارہ اصلاحین -

(۱) تقسیم بنگال کا انتظام (۲) آب کاری کی اصلاح (۳) ایمپیریل کسٹمس کا پیدا کرنا (۴) سروے ڈپارٹمنٹ کی اصلاح اور انڈیا کا نیا ٹوپوگریفی کا سروے (۵) ایمپیریل سروس کی تحریک کو وسیع کرنا (۶) قانون شکار (۷) ٹکنیکل تعلیم کی سکیم - (۸) پولی ٹکل ڈپارٹمنٹ کے ضوابط و قواعد (۹) کلکتہ کی ترقی کی سکیم (۱۰) یوروپین برٹش سروس پولیسی (۱۱) فری پلینٹنگ کی پولیسی (بے محصول کے درختون کا لگانے کی پولیسی) (۱۲) دریاؤن مین جہاز رانی کی امداد -

لارڈ کرزن نے ان امور اہم کی اصلاح کے لئے بڑے بڑے تجربہ کار و دانشمند عہدہ دارون اور غیر عہدہ دارون کو اپنا صلاح کار اور معاون اور شریک کار کیا - کمیشن مقرر کئے جنھون نے کل انڈیا مین جا بجا دورہ کیا اور معزز شاہدون سے شہادتین لیکر ہر طرح سے اصل واقعات اور حالات پر علم حاصل کیا - پھر رپورٹین لکھین جنکو لارڈ کرزن نے ہر لوکل گورنمنٹ کے پاس استصواب راے کیلئے بھیجا - جو معاملات ان مین لکھے گئے تھے اُنکے مخالف و موافق دلائل کو صبر و تحمل سے سُنا - اہل ہند کے فیلنگس پر اسی طرح پر علم حاصل کیا تھا - غرض سارا کام حزم و احتیاط سے کیا - مشکل تھا کہ وہ ان امور اعظم کو فیصل کرتے اور سب کو خوش رکھتے - انہون نے اپنی نیک نیتی سے وہ کام کئے جنکو وہ سمجھتے تھے کہ آخر کار وہ ملک اور اہل ملک کے حق مین مفید اور بکار آمد ہونگے - علم پسندی کی وہ پروا نہین کرتے تھے

عام پسند ہونے کے لئے ایک ضعف لازمی ہوتا ہے جسکو ان کی ہمت وجرأت خوداعتمادی پ
تھی۔ یہان ایک زمرہ تعلیم یافتہ آدمیون کا ہے جسکے دماغ مین یہ خبط سمایا ہوا ہے کہ کل انڈیا سے ہماری
ہی ذات شریف مراد ہے ہم ہی سارے باشندگان ہند سے برتر اور اعلےٰ ہین گو انکی برتری کو کوئی
سوا انکے نہ مانتا ہو۔ گو کبھی اُنھون نے بندوق نہ چھوڑی ہو اور اُسکی آواز سے انکا دل دہلتا ہو مگر اپنے
تئین میدان کارزار مین بڑا جوانمرد سمجھتے ہین اور سلطنت کے باب مین صلاح ومشورہ دیتے ہین وہ اپنے
آگے سارے ملک کی اور حکام کی حقیقت نہین سمجھتے اہل ملک انکو نہین جانتے کہ وہ کس باغ کے بتھوے
ہین۔ لارڈ کرزن انکی اس حالت سے خوب واقف تھے اسلیئے وہ انکو منھ نہین لگاتے تھے اور فقط
بکواسی انکو جانتے تھے اس لئے انہون نے غصہ مین آنکر انکی مخالفت پر کمر باندھی اور انکے ساتھ بعض انگریز عہدہ دار
بھی شریک ہو گئے جو خاص سببون سے لارڈ کرزن سے ناراض تھے ان سب نے ملکر لارڈ کرزن کے ہرکلم
کی برائیون کی واویلا مچائی۔ کل انتظام کی خاک اڑائی۔ جمہور کو لارڈ کرزن کے انتظامات سے کوئی شکایت
نہین ہے فقط تعلیم یافتہ لوگون کا ایک خاص زمرہ انکا شاکی اور ہاجی ہے۔ اب مین بارہ امور
اعظم مذکورۂ بالا کا بیان لکھتا ہون۔

نئے شمالی مغربی سرحدی صوبہ کا مقرر ہونا

یہ ایک ضرب المثل چلی آتی ہے کہ سب سے اچھا بادشاہ وہی ہوتا ہے جو اپنی سرحد کو ایسا مستحکم و استوار
رکھے کہ دشمن کو اسپر پیش دستی کرنیکا حوصلہ نہ ہو ایسے ہی گورنر جنرل ہند وہی بڑا عظیم الشان ہے جو
سرحد ہند کو محفوظ و مامون رکھے گورنر جنرل کے فرائض اعظم مین سے یہ ایک ہے کہ سرحد کو محفوظ و
مامون رکھے۔ اب ہند مین اندرونی انتظام تو ایسا ہو گیا ہے کہ پہلی بدعملیان اور طوائف الملوکیان اور
بادشاہون اور راجاؤن کی آوارہ سپاہون کی لوٹ مار کرنا ہم بالکل بھول گئے۔ ایک ریاست کو
دوسری ریاست کے ہاتھ سے بچانے کی ضرورت نہین پڑتی جہان پہلے انتظام کے لیئے ایک پلٹن
کی ضرورت ہوتی تھی اب وہان چھ پولیس کے سپاہی کام چلا دیتے ہین۔ اب سرحد کا سوال یہ ہے کہ
لارڈ کرزن نے خود فرمایا ہے کہ ہندوستان کی بری سرحد ۰۰۷۵ میل ہے اس مین سینکڑون مختلف
قومین رہتی ہین جنہین اکثر قزاقی کا پیشہ موروثی رکھتے ہین اور مذہب کے تعصب کا جنون انکے سر پر سوار

رہنا ہے انکی طرف سے گورنمنٹ کو ہمیشہ ایسے اندیشے ولگے رہتے ہین جو تکالیف پہنچاتے ہین اور ستاتے ہین۔ یہ ارشاد صحیح ہے کوئی سال خالی نہین جاتا کہ کسی نہ کسی قوم کی سرکوبی کے لئے چھوٹی بڑی مہم نہ کرنی پڑتی ہو چنانچہ لارڈ کرزن کے عہد سے پہلے چترال کی مہم ہوئی۔ پشاور سے سو میل کے فاصلہ پر کافرستان کے کوہستان مین چترال ہے۔ وہان برٹش رزیڈنٹ تھوڑی سپاہ کے ساتھ چند روزہ مقاصد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ انگلنڈ مین لارڈ روزبری کی لبرل گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ انگریزی سپاہ کا بعد فتح ایسے مقام پر جو بعید فاصلہ پڑا لگ رکھنا بیفائدہ ہے وہ وہان سے واپس بلائی جائے لیکن انگلنڈ مین ۱۸۹۵ء مین کنسرویٹو گورنمنٹ ہوگئی۔ جسنے حکم دیا کہ چترال سے فوج واپس نہ بلائی جائے۔ لارڈ لینس ڈون کے سرحدی انتظام کی وجہ سے سرحدی قومین ایسی برافروختہ خاطر ہوئین کہ سرحد پر لڑائی شروع ہوگئی ۱۸۹۷ء مین گورون اور گورکھون کی سپاہ نے درگائی کے فتح کرنے مین کارہائے نمایان کئے۔ سکھون نے دشمنون سے مقابلہ کرکے نام پیدا کیا۔ قلعون اور دہات کو فتح کیا۔ ملک کو ویران کیا۔ پھر اس وحشی ملک سے سپاہ واپس بلالی گئی۔ غرض یہ بات مانی جاتی ہے کہ ان قومون سے جو انگریزی گورنمنٹ کی لڑائیان ہوئین تھین ان مین گورنمنٹ کو فائدہ کم ہوا تھا اور ان مین اسکی کچھ کسر شان بھی ہوئی تھی۔

یہ جنگجو قومین شکاری جانورون کی طرح باربرداری کے جانور نہین بن سکتین وہ کسی زور آور قوت کی محکوم نہین ہوتین۔ گورنمنٹ انڈیا ان سے بڑے سازوسامان کے ساتھ جنگ آزما اور معرکہ آرا ہوئی مگر اسکو کبھی یہ دن نصیب نہین ہوا کہ وہ انکے ملک پر قبضہ کرتی اور انکو اپنا محکوم بناتی اگر ان قومون کے معاملات مین پولیٹکل افسر مداخلت بیجا نہ کرین اور کوئی چھیڑ چھاڑ ان سے نہ کرین اور انکو اپنی حالت مین الگ تھلگ رہنے دین تو وہ گورنمنٹ پر حملہ آوری مین پیش دستی نہین کرتین وہ گورنمنٹ کی قوت اور قدرت سے خوب آگاہ ہوگئی ہین۔ لارڈ کرزن نے اول موقع پاکر ان اغلاط کو مسدود کردیا جو ہمیشہ شمالی مغربی سرحد پر گورنمنٹ کیا کرتی تھی۔ اور ان قومون کے ساتھ مصالحت کی پولیسی اختیار کی جسکا نتیجہ یہ تھا کہ نارتھ ویسٹ فرنیٹر پروونس (شمالی مغربی سرحد کا صوبہ) ایک نیا صوبہ اور اس مین چیف کمشنر مقرر کیا جو بلا توسط گورنر جنرل کا ماتحت ہوا۔ گورنمنٹ پنجاب کا توسط جاتا رہا۔

سرحد کی حکمرانی جو سپریم گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ کے درمیان تقسیم تھی موقوف ہوئی اور فرنیٹر پولیسی کا

اختیار حاکم گورنمنٹ انڈیا کے ہاتھ مین آیا آیندہ اس انتظام کی نسبت نہین کہا جاتا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا
پنجاب کے بعض اضلاع جدا ہوکر اس سرحدی صوبہ مین داخل ہوئے جنکے باشندون کو یہ امر ناگوار ہوا
کہ قدیمی اضلاع کے آئین و قوانین سے باہر نکلکر نئے سرسری قوانین کے ماتحت ہونا پڑا۔
چیف کورٹ پنجاب کے وکلا بیرسٹرون نے اس تقسیم کے خلاف بہت آرٹکل اس سبب سے لکھے
کہ اس سے مقدمات سرحدی اپیلون کی کمی ہوتی تھی جس سے کہ انکی آمدنی مین کمی ہوتی تھی۔
پنجاب گورنمنٹ کی یہ آرزو تھی کہ اسنے جنگ تیراہ کے بعد سرحد پر امن و امان قائم کردیا۔ اس جنگ کے
برخلاف اکثر بڑے بڑے تجربہ کار ہوشیار گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر تھے مگر وہ انگلنڈ کی کن سروے
ٹو کے ہاتھ سے بیدست و پا تھے۔ انہون نے اس جنگ کے خلاف یہ رائے تحریر کی تھی "اگر ہماری سارے
اسٹے بلشمنٹ (سررشتے و کارخانے) ہماری حال کی سرحد کے اندر رہین اور اسکے ساتھ ہی یہ عاقبت
اندیشی کیجائے کہ سرحدی اقوام جنگ کے لئے برافروختہ نہ کی جائین اور سول اور ملیٹری افسر جو آگے بڑھنے کا
اشتیاق رکھنے مین اعتدال کو کارفرما ہوا کرین تو یہ ظاہر ہے کہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کسی بڑی دشواری پیش آنے
کی پیش اندیشی نہین کرسکتا"۔
لارڈ کرزن نے سپاہ کو جو سرحد سے پرے تھی واپس بلالیا مگر پنجاب کے لفٹنٹ گورنر کے تجربہ و علم کا جو
بہت بڑا دروازہ تھا بند کردیا۔ لارڈ کرزن اپنے تئین خود سمجھتے تھے کہ میری برابر سرحدی معاملات کا
سمجھنے والا اور جاننے والا نہین وہ پنجاب کے حاکمون کو سمجھتے تھے کہ وہ فورین اوفس کے تعلیم و تربیت یافتہ
نہین ہین انکو جو اپنی تجربہ کاری کا گھمنڈ ہے وہ ناروا ہے۔ انہون نے کہا کہ اب مین اسکو بالکل
صاف کئے دیتا ہون اور اپنے جانشینونکو اس حیرانی اور پریشانی سے جو اس باب مین پنجاب گورنمنٹ
کی مداخلت سے ہوتی ہے نکالے دیتا ہون۔ انہون نے انڈیا اوفس سے جو اس جدید سرحدی صوبہ کے
بنانے کے باب مین خط و کتابت کی اس مین جھوٹے موہنہ سے بھی ایک بات لفٹنٹ گورنر پنجاب سے
نہین پوچھی اور کوئی صلاح و مشورہ نہین لیا۔ لفٹنٹ گورنر میک ورتھ ینگ صاحب نے اسکے برخلاف
اپنی رائے کا اظہار کیا اسکے بعد اس کام سے جو خاص انہی کا تھا۔ انکو اور آیندہ انکے جانشینونکو لارڈ کرزن نے
خارج کردیا۔ اسکا نتیجہ یہ تھا کہ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر اور کل کمشنران پنجاب ناراض ہوئے اور خبرین
اڑنے لگین کہ وہ سب مستعفی ہونگے مگر لفٹنٹ گورنر اور مین شاہ صاحب کمشنر دہلی کے سوائے

کوئی اور مستثنی نہین ہوا۔

تیس برس سے سرحدی صوبے کے جدا قائم کرنے کے باب مین مباحثے ہوتے تھے اور داخل دفتر ہو جاتے تھے۔ یہ کام لارڈ کرزن ہی کا تھا کہ اُنہون نے ایک سرحدی صوبہ جدا مقرر کرایا۔ لارڈ کرزن کے مداح اس صوبہ کے جدا کرنے کی بڑی تعریف کرتے ہین کہ انہون نے اس صوبہ مین ایسے افسر مقرر کئے جو ان قومون کی زبانون اور عادات سے خوب واقف تھے بجائے اسکے کہ وہ ان قومون کے دلونمین اپنے قلعون کے بنانے اور چوکیون کے مقرر کرنے سے دہشت پیدا کرین اب انکو وہ ملیشیا بنا دیا جو یوروپین افسرون کے ماتحت قواعد سیکھتا ہے (ملیشیا وہ آدمی ہین جو بھرتی کئے جائین اور قواعد سپاہ سکھائی جائے اور ضرورت کے وقت وہ اپنے ملک کی محافظت کے لئے اُسی کے اندر لڑین) یہ قومین اپنی جنگ جوئی کو چھوڑ کر بہ تدریج تہذیب کی طرف مائل ہوتی جاتی ہین۔ لارڈ کرزن کی اس تدبیر سے ان قومونکی قوت جو انگریزون کی مخاصمت مین کام آتی تھی اب موالنست مین کام آئیگی وہ قومین بھی سرحد کی ایک محافظت کی لین بنگئی ہین جو پہلے دہشت ناک تھین۔ مگر جو لارڈ کرزن کے مخالف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ ان چار سال کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ جدید کے ہونے سے ان قومون کی عادات مین کچھ فرق نہین آیا۔ جب موقع لگتا ہے وہی انگریزون کے علاقون مین لوٹ مار اور چوری کرتے ہین اور انگریزون کو قتل کر ڈالتے ہین۔ دو دفعہ اینر فوج کشی کی ضرورت بھی پڑی ہے انکے جرائم کی تعداد مین کچھ کمی نہین۔

سرحد کی ایسی مستقل پولیسی کہ جس سے ہندوستان کی محافظت ہو

ہمیشہ سے یہ مسئلہ کہ سرحد کی پولیسی ایسی اختیار کی جائے کہ ہندوستان بیرونی حملون سے اور خارجی اخلاقی اثرون سے محفوظ رہے معرکۃ الآرا رہا ہے۔ اسپر مدبران ملکی مباحثہ کرتے رہے ہین بعض نے اس مطلب کے لئے تمام سرحد کے پرے سیاحت کرکے بڑی بڑی کتابین اور اعلے درجہ کے مضامین تصنیف کئے ہین۔ ان مین آرائے کا اختلاف ہمیشہ رہا ہے۔ جس زمانہ مین کہ گورنمنٹ کی یہ پولیسی تھی کہ ہندوستان کی سرحد نیچرل (قدرتی) جو دریاے سندہ اور ہمالیہ پہاڑ ہین تو اسوقت بعض مدبران ملکی روسیون کے وہان آنے کو ناممکن سمجھتے تھے جہان وہ ملکون کو فتح کرتے ہوئے آگے بڑھ آئے ہین ایسی ہی پھر اس نیچرل سرحد کی جگہ سائنٹفک سرحد مقرر ہوئی تو روسیون کی پیشقدمی اس سے

بھی رکتی ہوئی نہین معلوم ہوتی اسلیئے بعض مدبران ملکی آگے بڑہنے کی پولیسی کی صلاح دیتے ہین۔ آیندہ کا
حال تو خدا جانتا ہے معلوم نہین کہ کیا پیش آئے مگر ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کرزن نے اپنی
ہفت سالہ عہد حکومت مین جو پولیسی اختیار کی اس سے بہتر کوئی اور پولیسی نہین ہوسکتی تھی اسکے
سبب سے پہلے کی نسبت سرحد زیادہ مستحکم واستوار ومحفوظ وماموں ہوگئی۔ اسکا بیان نیچے لکھتے ہین
ہندوستان کے تین طرف بحری سرحد ہے جسپر کوئی سلطنت جبتک حملہ اور نہین ہوسکتی کہ انگریزی
بحری قوت دنیا مین سب سلطنتون کی بحری قوتون پر فوقیت و برتری رکھتی ہے۔ ہان ہندوستان
کی بری سرحد پر صرف چین اور روس کی سلطنتین ایسی ہین کہ وہ گورنمنٹ ہند کو ڈرا و دھمکا سکتی
ہین۔ چین تو مدت سے افیون کے نشہ مین ہینکیں لے رہا ہے اس کو اپنی حالتون کا سنبھالنا مشکل
ہے دوسری سلطنتون پر کیا حملہ کرے گا۔
ہان روس ہے جو پہلے تین دفعہ افغانستان سے انگریزون کو لڑوا چکا ہے جنمین کرڈرون روپیہ
اور ہزارون جانین ضائع ہوئین اور گوہر مقصود ہاتھ نہین آیا۔ ایشیا مین روس قدم بڑہاتا چلا آتا ہی
وسط ایشیا مین وہ سائینٹفک چالین چلتا ہی ریلین بناتا ہے اُسکے باشندون کو ملازم بناکر دست
آزدراز کرتا ہے اب اُس کے روکنے کے لیئے مدبران ملکی پولیسی تباتے ہین کہ ایک پولیسی یہ ہے کہ
وسط ایشیا مین برٹش گورنمنٹ پیش قدمی کرکے روسیون کی سرحد سے اپنا ڈانڈا میڈ ملادے۔
دوسری پولیسی یہ ہے کہ وسط ایشیا مین روس کی قلمرو اور ہندوستان کی سرحدون کے درمیان
خود مختار آزاد ریاستون کو حائل رکھے۔ ہر ایک پولیسی کا مدبران ملکی مین سے ایک ایک زمرہ حامی ہی۔
اول پولیسی کے خلاف دلائل یہ ہین کہ گو ہندوستان کی سرحد پر ہمالیہ پہاڑ کی بڑی اونچی اور
مستحکم دیوار ہے جسمین چند درے ایسے ہین کہ جن مین سے دشمن ہندوستان کی طرف آسکتا ہے
مگر اس دیوار کے باہر کی طرف تو بڑی پختہ اور گچ کی بنی ہوئی ہے مگر اندر کی طرف بڑی کچی اور بُھس بھری ہے
یعنی ہندوستانی رعایا جو پہلے ہی سے جنگجو اور جوانمرد نہ تھی اور اب اُسکو انگریزی گورنمنٹ نے اور بھی زیادہ
نامرد اور بزدل بنادیا ہے۔ ہتھیار اس سے لیلیے ہین اور اندرونی امن و عافیت نے اسکو اور بھی آرام طلب اور
عافیت جو بنادیا ہے۔ غرض ہندوستان مین ہندوستانیون کی اندرونی قوت کچھ نہین ہے کہ وہ
بیرونی حملہ آور دشمنون کا مقابلہ کرسکے۔ یہ ایک بڑی خامی اس ملک مین ہے۔ سوا اسکے اسکے اندر ایک قوم

نہین بلکہ مختلف قومین رہتی ہین جن مین اپنی گورنمنٹ کے ساتھ وفادار ہونے کی عادت نہین - بقول ل صاحب کے جو ہندوستان کے کائل مورخ ہین - اگر ہندو اپنی گورنمنٹ کے ساتھ وفادار ہوتے تو مسلمانونکی سلطنت قائم ہوتی اگر مسلمان اپنی گورنمنٹ کے خیر خواہ ہوتے تو انگریزونکی سلطنت نہ قائم ہوتی پس انگریز یہانکی رعایا سے وفاداری کی امید نہین کرسکتے انہون نے اپنے ساتھ کیا کیا ہی جو ہمارے ساتھ کرینگے اس ملک کی عادت مین غیر قومون کے ساتھ وفاداری کرنا داخل ہے جو اصل مین اپنے ملک کے ساتھ دغا کرنا ہے ؎ تو خویشتن چہ کردی کہ باکنی نظیر بخدا کہ واجب آمدز تو احتراز کردن + اگر ایک قوم انگریزون کے ساتھ وفادار ہوگی تو اس قوم کی وفاداری سبب سے دوسری قوم انگریزون کے ساتھ بے وفائی کریگی مشکل ہے کہ یہ قومین انگریزون کے ساتھ گھل ملکر شیر و شکر ہو جائین - وہ انگریزون سے رنگ روپ مین اوضاع و اطوار مین مذہب خیالات مین بان اور آب و ہوا مین مختلف ہین اگر تھوڑی دیر کے لئے وہ مل بھی جائین تو انکا ملاپ ایسا ہوگا جیسا کہ بوتل میں پانی اور تیل کہ وہ ہلانے جلانے سے ملجاتے ہین اور تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد تیل اوپر اور پانی نیچے ہوکر جدا ہو جاتے ہین - ان مختلف اقوام مین کثرت سے آدمی ایسے ہین جو پچاس سال سے یہ یقین رکھتے ہین کہ ہندوستان مین جتنی اجنبی قومون نے حکمرانی کی ہے ان مین سب سے بہتر انگریزون کی فرمانروائی ہی جسکی سرپرستی سے ملک نہال اور رعایا خوش حال ہورہی ہے اور جیسی اس سلطنت مین ہرطرح کی ملکی ترقی ہوئی ہے ایسی زمانہ گزشتہ مین نہین ہوئی - لیکن رعایا مین ایسے گروہ بھی موجود ہین جو انگریزی سلطنت سب طرح سے برا جانتے ہین وہ اس حکومت سے بیزار ہین اور اسکے ساتھ وفادار نہین اب انگریز اس سبب سے بے کھٹکے حکمرانی کرتے ہین کہ ہندوستان کی سرحد پر کوئی قوی مہیب دشمن نہین ہے - انگریز خود پیشقدمی کرکے اپنی سلطنت کی سرحد کا ڈانڈا اہینڈا روس گورنمنٹ کی سرحد سے ملادین گے تو اپنے سر پر خود ایک آفت بلا لینگے - روسی ان سرحدون کے ملجانے سے ہندوستانیون کو دم دلاسے دیکر اپنے طرفدار ہندوستان مین پیدا کرلین گے - روسیون کی سازشون مین ہندوستانی شریک ہو جائین گے گو اس اپنی حماقت اور کوتاہ نظری سے وہ برباد ہی کیون نہ ہو جائین بالفعل انگریزون کو جو اپنی حکمرانی کا لطف آرہا ہے اسکا بڑا سبب یہ ہے کہ انکی قلمرو کے متصل کوئی حریف قوی دشمن نہین ہے - انکی حکومت امن و عافیت کے ساتھ بے خلش ہورہی ہے اگر روسی اس کی حد کے متصل ہو جائین تو وہ ہندوستان مین بغاوت اور فسادون کی پود جما کر اپنی آبیاری سے وہ نشو و نما دین کہ انگریزون کو ہر روز ترود و فکر رعایا کے

منحرف وباغی ہونے کی پیدا ہوجائینگی - اور بہت سی مشکلات اُنکو ہندوستانیون ہی کے سبب سے
پیدا ہوجائینگی - لطف حکمرانی جاتا رہیگا -

لارڈ کرزن اس باب مین اپنی کتاب (رشیا ان سنٹرل ایشیا روسی وسط ایشیا مین) تحریر کرتے ہین
"بہر حال بے تعلق ملک کی پولیسی کو عملی صورت مین لانے کیلئے انگلینڈ کو خود اپنی مستقل مزاجی کے
اُصول کو ملحوظ خاطر رکھکر اُن صاحبون اور حکام کی پیروی نہین کرنی چاہیے جو پیشقدمی کی پولیسی کی
راے دیتے ہین یا افغانون کے غرور اور ایران وچین کی بُزدلی سے تنگ آگئے ہین جسکے ذریعہ سے
یہ بے طرفدار ملک کے کسی حصہ پر کسی نہ کسی حیلہ سے قبضہ کرنا چاہین گے - لہذا بعوض اسکے کہ افغانستان کے
معاملات مین دخل دیکر اسکو ہمیشہ دق کیا جائے یا یہ کہ جبراً اپنا اثر بڑہائے جانے کے پہلو نکالے جائین
ہم افغانستان کے حکمران اور اُسکے باشندون مین اپنے اعتماد کی روح پھونک کر اُنکی دوستی حاصل
کر سکتے ہین اگر ہم انکو یہ باور کرانے کی فکر کرین کہ کوئی غیر طاقت افغانستان پر حملہ آور ہو تو ہم اُس کے
بچانے کے لئے تیار ہونگے اور دوسری حالت مین اُسکو بالکل علیحدہ رکھکر اُس پولیسی کو پیش نظر رکھا جائیگا
جو لارڈ لارنس کے زمانہ مین اہمال بزرگانہ کے نام سے موسوم تھی -

لارڈ کرزن نے جیسی اپنی پولیسی تصنیف مین بیان کی ہے اُسپر اپنی گورنر جنرلی کی حکومت مین
عمل کیا اگر آگے بڑہنے کی پولیسی اختیار کیجائے کہ روس کی سلطنت کی سرحد سے ہندوستان کی
سرحد کا ڈانڈا مینڈ ملجائے تو اس سے یہ تین خرابیان پیدا ہونگی - اول ہندوستان سے بہت دور
جاکر اُس سے لڑنا پڑیگا جس مین باربرداری اور رسد کی دشواریان پیش آئینگی - دوم جن ملکون کو فتح
کرکے ہندوستان کی سرحد بڑہائی جائیگی - وہان کے باشندے انگریزون کے دشمن ہوجائین گے -
گو انکی اپنی گورنمنٹ انگریزی گورنمنٹ سے بدرجہا بدتر ہو مگر اسکو وہ اپنی قومی گورنمنٹ سمجھتے ہین ان مین
یہ عقل ہی خدا نے نہین دی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کی خوبیون کو سمجھین - غرض وہ انگریزون سے اپنی
سلطنت کے برباد کرنے کے انتقام لینے کے لئے کھڑے ہونگے اور انگریزون کے دشمنون کے معاون و
مددگار ہوجائین گے - سوم ہندوستانیون مین روسیون کی سازشون کا بازار گرم ہوجائیگا - غرض
اس آگے بڑہنے کی پولیسی کی مشکلات عظیم گورنمنٹ کو مشوش اور پریشان کرینگے اسی لئے لارڈ کرزن نے
روسی اور انگریزی سرحدون کے مابین آزاد اور خودمختار ملکون کے حائل رہنے کی پولیسی کو اختیار کیا اور امیر کابل اور

اور اس کے بیٹے کے ساتھ رشتہ اتحاد اور وداد کو دوتا گیا کابل مشن بھیجا جسکا بیان اپنی جگہہ پر کیا جائیگا یہ انتظام شمالی مغربی سرحد پر کیا۔

بجٹ سپیچ سرحد کے باب مین

ہم ۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ و ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۴ کے بجٹ سپیچون مین سے لارڈ کرزن کی تقریرون کو جو سرحد کے باب مین اُنہون نے کی ہین نقل کرتے ہین جس سے کل مفصل حال معلوم ہوگا کہ سرحد کے باب مین لارڈ کرزن نے کیا کیا انتظامات کئے انہون نے فرمایا کہ سرحدی نئے صوبہ کا زمانہ شروع ہوا ہے مجھے پوری امید ہے کہ اسکا میلان یہ ہوگا کہ سرحد کے باب مین جو پولیسی ہے اسکے ساتھ متحد ہوکر برابر جاری رہیگا۔ یہ امر یقینی ہے کہ اسکے سبب سے حکمرانی کے کاروبار سرعت کے ساتھ منفصل ہونے لگے ہین اسکا ثبوت وزیرستان کی وارداتین زمانہ حال کی ہین۔ یہ ہماری خوش اقبالی ہے کہ چترال و دیر و خیبر و سمانا و قرم مین تین سال سے امن و امان وخیر و عافیت ہے۔ چترال کی سپاہ کی تبدیلی جو موسم خزان مین ہوا کرتی ہے وہ بغیر ایک گولی چھوڑے ہو جاتی ہے۔ اب مین پشاور جاتا ہون جہان سب چیزون کو اپنی آنکھون سے دیکھون گا اور وہان سرحد کے خوانان اور جرگون سے ملاقات کرونگا۔ سرحد کے آگے کے مقامات مین بہ تدریج مگر یقینی یہ عمل ہوگا کہ بجائے قواعددان سپاہ کے ملیشیا وہین کے جرگون کی رکھی جائیگی (ملیشیا کے معنے پہلے بیان ہو چکے ہین) دو برس سے زیادہ ہوئے ہین کہ انگریزی سپاہ چترال سے بالکل واپس چلی آئی ہے۔ سمانا رائیفلس کو سمانا کی چوکیان عنقریب سپرد کردی جائینگین۔ قرم سے سپاہ عنقریب بلالی جائیگی جہان قرم رائفلس موثر و کارگر ہونے مین اعلےٰ درجہ پر پہنچ گئی ہے۔ خوشحال گڈھہ۔ کوہاٹ کی ریل کی سڑک ابھی کوہاٹ مین داخل ہوئی ہے اور ٹھل کی طرف وہ آگے بڑہ رہی ہے۔ کوہاٹ کے درہ کی سڑک کھل گئی ہے اور ہمیشہ کام مین آتی ہے۔ سرحد کے اس حصہ مین یقینی ہم اچھے کام نبلائین گے کہ کئے جائین جسقدر امن امان متصل رہیگا اُسیقدر سلامتی وعافیت حاصل ہوگی۔ آخر سال مین امیر کابل عبدالرحمن خان جو عجیب صاحب کمال تھا مر گیا اُسکا بیٹا اُسکا جانشین ہوگیا اور ان فسادون مین سے جنکو لوگ بہت مدت پہلے سے کہہ رہے تھے کہ اٹھینگے کوئی فساد نہین اٹھا۔ کابل سے جو خبرین آخر آئی ہین اُن سے

معلوم ہوتا ہے کہ وہان کوئی اضطراب نہین ہے - ہم بڑے شوق سے یہ بھروسہ رکھتے ہین کہ حال کا امیر اپنے منصب کو مستحکم رکھیگا اور اپنے ملک مین وہ اعلے درجہ کی اصلاحین کریگا جنکا آغاز اسکے باپ نے کیا ہے اسکے ساتھ برٹش گورنمنٹ کا بڑا اتحاد ہی اور ہمکو امید ہے کہ جتنا زمانہ گذرتا جائیگا اتنی ہی سچی دوستی بڑہتی جائیگی جب دونون طرف کے مفاد واغراض متحد ہین تو وہان قدرتی پیوند اتحاد موجود ہے -

آگے سرحد کے نیچے سارے پارسال مین محسود وزیری کے لئے سپاہ کی قلعہ بندی مین بیٹھے رہے - پٹھانون کے جرگون مین سب سے زیادہ سرکش وفتنہ انگیز جرگہ محسود وزیری کا ہے انہون نے برٹش ملک پر اور برٹش کی محروسہ رعایا پر حملہ یہانتک کیا کہ جسکے سبب سے انپر جرمانہ کی باقیات کا مجموعہ خوفناک ہوگیا ہم نے اس قرضہ کے اُتارنے کے لئے انکو مہلت دی اور ایک نیا نظام جرگون کے لئے امداد زر کا پیش کیا کہ وہ روپیہ لیکر آپس مین تقسیم کرلین مگر اُنہون نے ان شرائط کے قبول کرنے سے انکار کیا تو پھر سپاہ کی قلعہ بندی انکے لئے کی گئی جسمین تشدد وسختی جتنی ممکن تھی سیکڑون میل کے چکر مین ایسے ملک مین کی گئی کہ جسمین بہت مشکلات تھین مین دیکھتا ہون کہ سپاہ کی قلعہ بندی کی پولیسی حد کے نکتہ چینون کے سینون مین ایسی متناقض حرکتین پیدا کرتی ہین جیسے لارڈ لارنس اور لارڈ لٹن کی سرحدی پولیسی پر - وہ لوگ جو کسی مہم کی زبردست باقاعدہ نظامون کو ترجیح دیتے ہین وہ سپاہ کی قلعہ بندی پر تبرا بھیجتے ہین اور بہت اچھی طرح ثابت کرتے ہین کہ اسمین کیا ناکامیابی ہوئی یا دہوکہ ہوا وہ لوگ جو زمانہ گذشتہ کی مہمات کا تجربہ کئے ہوئے ہین جنہین نتیجہ نکالنے کے لئے غیر متناسب ہولناک خرچ کرنا پڑا وہ اس کارروائی پر بھروسہ نہین کرتے اور سپاہ کی قلعہ بندی کو بڑے استحکام کے ساتھ پسند کرتے ہین مین ان دو باتون مین سے ایک پسند کرتا ہون کہ یا تو دشمن یا سرکش جرگہ سے لڑائی ہو اسمین تمیز کے ساتھ پولیسی زیادہ بہ نسبت اخلاق کے اختیار کی جائے ان دونون سی مین سپاہ کی قلعہ بندی کو دو سببون سے ترجیح دیتا ہون - اول یہ کہ اسمین خرچ بہت کم ہوتا ہے دوم اسمین جانون کا نقصان تھوڑا ہوتا ہے اور سخت مصیبتین نہین اٹھانی پڑتین لیکن جب سپاہ کے قلعہ بندی کے طریقہ مین ہماری چوکیون پر اور رسد رسانی کے سپاہیون اور آدمیون پر دشمن

وحشیانہ حملہ کرتا ہے اور اکثر آنے جانے والون گروہون کی قطع برید کرتا ہے اور رفلین چرا کر لیجاتا ہی تو مین سست بیٹھا رہنا پسند نہین کرتا اور یہ نہین چاہتا کہ ایسے کامونکی سزا نہ دون اسی واسطے پارسال کے آخر مین ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ سپاہ کی قلعہ بندی کو برقرار رکھکر اسنے باہر حملے کرنے شروع کرین یا ایسے آدمیون سے انتقام لین جنہون نے یہ اشتعال پیدا کیا ہے۔ اس انتقام لینے مین بڑی بہادری کی گئی اور ان سپاہیون نے جو سرحدی لین سے باہر گئے مصائب کو صبر کے ساتھ اٹھایا کسی وقت مین ۵۵۰۰ سپاہیون سے زیادہ لڑائی مین مصروف نہین ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے حصون مین منقسم ہوتے تھے جو جرگون کے وادیون و گھاٹیون کی خبر لیتے تھے اور جو نقصان پہنچا سکتے تھے وہ پہنچاتے تھے اور بالآخر انہون نے ثابت کیا کہ محسود ملک کا دل بھی زخم پذیر ہے اس طرح کام کرنے سے جرگہ نے ہمارے آگے سر جھکا دیا۔ جرمانہ ادا کر دیا رفلین جو وہ لیگئے تھے وہ واپس کردین سپاہ کی قلعہ بندی مین سے جن مویشی کے گلون اور چوپایون کو پکڑ کر لیگئے تھے اُن کے واپس کرنیکی ضمانت دی قانون کے خلاف در زونکو نکال دینے کے بھی کفیل ہوئے اور آیندہ کے لئے جرگہ کے جرائم کی ذمہ واری کا اصول بے عذر قبول کیا ان شرائط پر سپاہ کی قلعہ بندی اٹھالی گئی اور امن امان کی صورت پھر ہو گئی۔ مین نے فی الحال بیان کیا ہے کہ پراتی وضع کے قسمونکی مہمات مین اور سپاہ کی قلعہ بندی مین کیا خرچ ہوتا ہے اسپر مین یہ زیادہ کرتا ہون کہ پہلی مہم مین ایک لاکھ روپیہ روز سے کم نہین خرچ ہوتا تھا میرے رفیق نے بجٹ مین سولہ لاکھ روپیہ درج کئے ہین جسمین سے زیادہ تر روپیہ سپاہ کی نقل و حرکت مین خرچ ہوا ہے۔ مین زیادہ اس باب مین حسن کفایت چاہتا ہون اگر کوئی شخص یہ دلیل کرنے کو آمادہ ہو کہ لاکھ روپیہ جرمانہ جو مقرر ہوا تھا اس کی تحصیل کیلئے یہ بڑا خرچ ہے تو مین کہونگا کہ جرگہ نے بہ نسبت جرمانہ کے بہت زیادہ نقصان اٹھایا ہے انکو پندرہ مہینہ تک وظیفہ نہین ملا جس سے انکو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا رفلونکے حوالہ کرنے مین ½ لاکھ روپیہ کا اور جو اسباب انکا غارت ہوا اور اُنکے جانور جو ہماری سپاہ نے اُن سے چھینے اس سبب سے ½ ۲ لاکھ روپیہ کا غرض کل نقصان جرگہ کا پانچ لاکھ روپیہ کا ہوا۔ اسواسطے اگر گورنمنٹ انڈیا دس لاکھ روپیہ نقد یا اس سے بھی زیادہ خرچ کرے تو مین پوچھتا ہون کہ یہ خرچ ایسی جا مین امن امان بحال کرنے کے لئے جو نہایت مشکل اور اذیت رسان ہماری سرحد پر کیا ہی کم ہے؟ گیا ہے

وزیرستان کا معاملہ میرے نہین کر سکتا کہ یہ امن امان قائم رہیگا یا نہین۔ وزیرستان کا معاملہ میر
مین پہلے سے اس کہنے کی جرات نہین کر سکتا کہ یہ امن امان قائم رہیگا یا نہین۔ وزیرستان کا معاملہ میر
پیدا کیا ہوا نہین ہے۔ اسکو مین اپنی بہترین قابلیت اور لیاقت کے حوالہ کرونگا اور اس مقام مین انتظام
امن و عافیت کو وسعت دونگا جو شمال مغربی سرحد کے نہایت مشکل و پیچدار و فتنہ انگیز مقامات
مین سے ایک ہی کہ کبھی گورنمنٹ انڈیا کے روبرو پیش ہوئے ہین مین اسسے زیادہ بہتر کسی چیز کو
نہین جانتا کہ ان جرگون کے ساتھ مصالحت ہی اور جہانتک ممکن ہے انکو تنہا چھوڑ دیا جائے
اگر وہ ان تجویزون کے قبول کرنے سے انکار کرین اور اپنی فتنہ انگیزی اور غارتگری و بدنظمی کی پولیسی پر
اصرار کرین تو مین انکی الکدکوب خوب کرونگا جب یہ وارداتین وقوع مین آرہی ہون تو وزیرستان
مین پولیسی سرحدی ملیشیا کی باور ہوا لیکن جنوبی وزیری ملیشیا مین بہت سے نیک کردار محسود ایسے داخل
تھے جو اس لڑائی مین بھی مستقل وفادار رہے جو انکے ملک کے آدمیون سے ہوئی انہون نے ایک موقع سے
زیادہ موقعوں پر اپنا نہایت اعتبار دکھایا اب امن امان بحال ہوا تو ملیشیا کو بہت اچھے بھاگ نصیب
ہونگے اور یہ بات قابل لحاظ ہے کہ حال کے شکست یافتہ جرگہ کی بڑی بڑی درخواستون مین سے
ایک یہ ہے کہ انکے آدمیونکو آیندہ زیادہ موقع سپاہ مین بھرتی ہونیکا برٹش کی خدمت کرنے کے لیئے
دیا جائے ؞

۳۰۔ مارچ سنہ ۱۹۰۴ع کا بجٹ سپیچ

مین نے ابھی کہا ہے کہ مین سرحد کی پولیسی کی بابت کچھ کہونگا مین خیال کرتا ہون کہ چھ متواتر
اجلاسون مین مین نے صرف دو دفعہ اس مضمون پر گفتگو کی ہے مشکل سے لوگ اس ملک مین جانتے
ہین کہ فورین ڈپارٹمنٹ براہ راست والئسرائے کے چارج مین ہے جو سب سے زیادہ سخت محنت
کرنیکا کام ہے۔ وہ چپکے چپکے اپنے راستہ پر چلا جاتا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ مجھ ہی پر ایک طوفان
نکتہ چینی و خردہ گیری کا جب برپا ہوتا ہے کہ ماورا الحد جنگ نمودار ہوتی ہے اگر مختصر سی فوج کشیان
تھوڑی تھوڑی محسود وزیری کے لیئے سپاہ کی قلعہ بندی کی نہین ہوئین تو مین اپنے تئین مبارکباد
دیتا کہ پچھلے پانچ سال مین کل سرحد پر ایک مہم بھی نہین ہوئی۔ آخر چوتھائی صدی مین پہلی دفعہ یہ
دعوی کیا گیا ہے کہ چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین جو بارہ سو میل مین سرحد پر ہوئی ہین صرف ہمارے ۴۲
آدمی مارے گئے ہین اور سرسٹھ آدمیونکی جان محسود کے لئے قلعہ بندی مین ضائع ہوئی ہے۔ مین

صرف جانون یا فقط روپیہ کے خرچ سے نتائج کے اندازہ کرنے سے راضی نہین بلکہ حسن کفایت سے جو سپاہون کے واپس بلا لینے سے اور لڑائیون کے نہ ہونے سے نتائج پیدا ہوئے ہین وہ بہت بڑے ہین۔ مین اس دیکھنے کو ترجیح دیتا ہون کہ جرگون مین اسکی موافقت کی روح کیسی پہونکی گئی ہے اور کس طرح کی اُن مین رضامندی اور خوشنودی پیدا ہوئی ہے اور کل سرحد پر کو نسے تعلقات نشو و نما پا رہے ہین۔

۱۹۰۱ء مین جنگ تیرہ کی روشن چنگاریان بجھنے کو ہو رہی تھین ابھی تک جرگون سے نئی مصالحت نہین ہوئی تھی۔ سرحد سے باہر چترال و کندی کوتل اور ٹوچی مین بڑے بڑے انگریزی لشکر پڑے تھے اور تجویزین ہو رہی تھین کہ بڑی قیمتی حصار بندی کی جائے اور غالباً یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم پھر ایسے بڑے دائرے مین جکڑ جائینگے جو پہلے ہمکو دم دے چکا ہے مین اور میرے مشیر آئندہ لڑائیون کے لڑنے کے روکنے کی تدابیر مین ایسے مصروف نہین ہوئے جیسے امن و صلح کی ضروری حالتون کے پیدا کرنے مین ہماری پولیسی ان اصولون مین مجتمع تھی کہ برٹش سپاہون کو سرحد کے آگے کے مقامات سے واپس بلالین۔ ان قومون کی ملک کی محافظت ان قومون ہی کے سپاہون کے سپرد کردین۔ برٹش فوجین برٹش ملک مین جمع رکھین اور انکی پشت و پناہ ان جرگون کی سپاہ کو بنائین اور اور عقب مین آمد و رفت کی راہون کی ترقی کرین اس پولیسی کی کامیابی کی ضروری شرط یہ تھی کہ سرحد پر ایک نیا انتظام کرین جو خاص اس کام کے لئے باسامان ہو اور جوابدہی اور ذمہ واری اسکے لئے اسی طرز کی ہو جیسی کہ قدیمی لوکل گورنمنٹ کی ہوتی ہے۔ شاید وہ لوگ جو گورنمنٹ انڈیا پر لعنت ملامت بالفعل اس بات پر کر رہے ہین کہ وہ ایک نیا پروونس بنانے والی ہے اپنی آنکھین ان وارداتون پر ڈالین جو تین برس پہلے وقوع مین آئی ہین (اس مین اشارہ تقسیم بنگال کی طرف ہے) بعض مقامات مین نئے سرحدی پروونس کے پیدا کرنے کے سبب سے ہمپر کچھ کم حملے نہین ہوئے لیکن اب کون پچھلے زمانہ کو دیکھیگا یا سرحدی معاملات مین اس باب مین مناقشہ کریگا کہ وہ بے انتہا بڑی پھرتی و جھٹ پٹ اور آسانی سے انجام پاتے ہین اور بہ نسبت سابق کے نظام کے بہترین نتائج پیدا ہوتے ہین!

اب مجھے اپنے معزز مشیرون سے درخواست کرنے دو کہ وہ میرے ساتھ ایک مختصر دورہ شمالی مغربی سرحد پر گلگت سے بلوچستان تک کرین تا کہ وہ دیکھ لین کہ ہم ہر حالت مین کسطرح کامیاب

ہوئے ہین۔ ہمنے تمام اپنی آئینی سپاہ گلجت سے واپس بلالی وہان ماتحت چوکیون مین کشمیر کی امپیریل سروس سپاہ متعین کردی۔ اب مغرب کی طرف چترال کو چلئے تو مستوج مین آئین گے جہان چترالی غیر آئینی سپاہ کا صدر مقام ہے جنکو ہم قواعد اس لئے سکھا رہے ہین کہ وہ ان مقامات کو حملون سے بچائین جو انکے بہت سے قابل حفاظت جگھون مین انکے تنگ اور غیر ہموار گھاٹیون مین واقع ہین خود چترال ایسا مقام ہے جس سے میری خاطر جمعی ہے پہلے اس سے کہ مین انڈیا مین آؤن مین سب سے مقدم لڑنے والون مین تھا جو اس مقام کو چاہتے تھے کہ اپنی پولیٹکل اور سپہ آرائی کی حد مین رکھین ہم نے انگلنڈ مین بازی اسلئے جیت لی کہ اتفاق سے اس نازک وقت مین لارڈ روز بری کی گورنمنٹ معطل ہوگئی تھی لیکن جب مین انڈیا مین آیا تو مجھے یاد ہے کہ مجھے اطلاع دیگئی کہ چترال خوف کا مقام ہے۔ چترال اور دیر کے درمیان آمدورفت کی راہ بڑی جوکھون کی تنگ ہے اور اگر یہ راہ بتدریج بالکل مٹ جائے تو کسی کی حالت بدتر نہ ہوجائیگی۔ اسکے برعکس میری رائے تھی کہ یہ راہ سلامت رہنی چاہیئے وہ ہماری سرحد کی محافظت کے واسطے ضرور ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بنانے مین کامیابی ہوگی گو وہ جوکھون سے خالی نہ ہوگی اس وقت سے پانچ دفعہ اس راہ سے دیر کے نیچے سپاہ مین بدلی کے لئے آئین گئین جس مین ایک گولی چھوڑنے کی ضرورت نہین پڑی۔ یہ مقام ہماری سرحد پر ایسے جرگون سے بھرا ہوا ہے جو اپنے مذہب مین دیوانے ہین۔

چترال کے غایت جنوبی سرے پر دروشن مین ہماری فوج کی چھاونی ہے اس مین سے ایک تہائی فوج کم کردی گئی ہے جو چوکیان خالی ہوئین انمین باہر کی چوکیون مین چترالی آدمیون کی سپاہ بھرتی کرکے متعین کردی ہے۔ انڈیا مین نوجوان مہتر چترال مجھ سے تین دفعہ ملنے آیا ہے اگر کوئی یہ تجویز پیش کرے کہ چترال سے برٹش اپنا ترک تعلق کرے تو مین خوب جانتا ہون کہ سب سے اول مہتر چترال اس کے برخلاف اپنی رائے ظاہر کریگا۔ ہم نے گلجت اور چترال کے درمیان تار لگا دیا ہے۔ اب جنوب کی طرف چلیئے تو ۱۸۹۹ء مین سوات اور دیر مین ہمارے لشکر مین ۵۰۳۳ سپاہی تھے مین نے ۱۹۰۲ء مین اپنے گھر اپنی فوج روانے کولم کو واپس بلالیا۔ اب وہ چکدرہ مین رہتا ہے جہان دریاء سوات پر پل باندھ دیا ہے وہان دیر چترال سٹرک شروع ہوتی ہے۔ مالکنڈ اور درگاہی مین فوج آدھی گھٹادی گئی ہے اور بیرونی چوکیون مین دیر و سوات کے آدمیون کی سپاہ بھرتی کرکے متعین کردی ہے مجھ سے انڈیا مین

ویر کے اور لنواگائی کے رئیس ملاقات کرنے آئے وہ اور جدھر کے سردار نیرہ سے لیکر سوات تک دہلی کے دربار مین ہمارے مہمان تھے ہم نے مالکنڈہ کی حصار بندی کی اور ایک تنگ پیمانے کی لین نوشہرہ اور درگائی کے درمیان پشاور کی ریلوے پر بنادی ہے اور اس کے لئے نوشہرہ مین دریار کابل کا پل بنادیا ہے بس ان حصون مین اگر اتفاقیہ مذہب کے جوش رکھنے والی قومین حملہ آور ہون تو اس کے روکنے کے لئے ہم بے انتہا مستحکم مقامات رکھتے ہین یہان ہمیشہ بے امنی کے عناصر موجود رہتے ہین اور غالباً کسی دن پھر ہمکو وہ ستائینگے لیکن کچھ دیر کے لئے شگون نیک ہین اور تجارت جسکا حیرت انگیز ظہور ہوا ہے بڑی صلح کن اور امن پرداز ہے۔ اب مین خیبر کی طرف آتا ہون جہان ۱۸۹۹ء مین ہمارا لشکر ۳۷۰۰ سپاہیون کا مقیم تھا مدت ہوئی کہ یہ لشکر وہان سے واپس بلالیا گیا ہے۔ خیبر رائفل درہ آفریدی اور اُس کے آس پاس کے آدمیون کو بھرتی کرکے وہان متعین کردی ہے جسکی تعداد بعد لشکر کشی کے گھٹ کر ۸۰۰ سپاہیونکی ہوگئی تھی اب اُس کی نئی ترمیم یہ ہوئی ہے کہ دو پلٹنین انگریزی افسرون کے ماتحت بنادی گئی ہین انکے سبب سے ہم درۂ خیبر پر اور اسکے متعلق چوکیون پر اور حصارون پر قبضہ رکھتے ہین اب ہم نے انکو دوبارہ پانچ لاکھ روپیہ مین بنالیا ہے جسکے واسطے پندرہ لاکھ روپے کا ۱۸۹۸ء مین تخمینہ ہوا تھا ہمارے اور جرگون اور اُنکے محنتیون کے درمیان یہ عہد و پیمان بھی ہوگیا ہے۔ کہ دو ریل کی سڑکین بنادی جائین ایک ریل کی سڑک پشاور سے لنڈی کوتل تک ملا غیری کے ملک مین ہوتی ہوئی جسپر پچھلے پندرہ برسون سے بیفائدہ زور ڈالا جارہا تھا اور دوسری بڑی پٹڑی کی سڑک پشاور سے جمرود تک۔

ہم نے جرگون کے ساتھ عہد و پیمان کرکے کوہاٹ کے درہ سے ہوتی ہوئی سڑک پشاور سے کوہاٹ تک کھول لی ہے اور کوہاٹ انڈین ریلوے کا خوشحال گڑھ مین ڈہائی فٹ کی پٹڑی کے نظام سے مل گیا ہے۔ جب ہم خوشحال گڑھ مین دریار سندھ کا پل بنالینگے تو وہ بڑی پٹڑی کی ریل بنالی جائیگی۔ ہم نے جنوب کی ایک سپاہ سمانا رائفل کی بنائی ہے جس مین ۵۰۰ بڑے طاقتور سپاہی ہین جنھون نے سمانا کے نیچے تمام چوکیون کی چوکسی کو اپنے ذمے لیا ہے جہان پانچ برس پہلے آئینی سپاہ رہتی تہی۔ ہماری سپاہ جو ۱۷۰۰ سو یہان رہتی تھی وہ کم کردی گئی ہے ۶۰۰ آدمی وہان رہتے ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ بہت مدت نہ گذریگی کہ یہ سپاہ بھی وہان سے واپس بلالی جائیگی۔ وادی قرم کے

دہانہ پر ہم نے کوہاٹ سے تھل تک ریل کی سڑک بنالی ہے یہان سے آئینی سپاہین بالکل
واپس بلالی گئین ہین اور وہان قرم ملیشیا کی دو پلٹنین متعین کردی گئی ہین اور انکے افسر انگریز
ہین انہین چودہ سو طاقتور سپاہی ہین ان مین انتظام کی طرز وہی ہے جو خیبر کی رائفلس
کی ہے - فتنہ انگیز کوہستانی اضلاع مین جو قرم کے سرے اور وزیرستان کے درمیان
ہین انکے تمام سرحدی فسادون کو امیر کے ساتھ دوستانہ فیصلہ کرلیا ہے اب ہم وزیرستان کی
طرف آتے ہین - یہان ہم نے دوسری دفعہ کوشش کرکے خونریز سرکشون کا آشیانہ ویران
کردیا جنہون نے بنون کے درہ پاس بڑا فساد اٹھایا تھا ہم جرگون کے ساتھ عہد وپیمان
کرتے تھے کہ تھل اور ٹوچی کے درمیان جو فساد انگیز گوشے ہین انکو کھول لینگے اور ہم نے فرصت
مین اپنی مصالحت کی پولیسی سے اور وزیری ملک مین اپنے بڑے غور وخوض سے سرحدی
جھگڑون کا فیصلہ کرلیا - مدتون تک ہمارے معاملہ مین التوا محسود کی ستمردی سے ہوا اور تجربہ
ملیشیا بھی وہان داخل ہوا مگر بہت آہستہ آہستہ بڑے زور شور سے سپاہ کی قلعہ بندی
بھی برابر کی گئی اور ایک محسود وادی مین حملون کے مقابلہ مین تیز اور غیر متوقع تعزیری سلسلہ جاری
رہا جیسے کہ محسود کے ہوش وحواس درست ہوئے تو پھر معاملات مین ایسی ہمواری پیدا ہوئی کہ
شمالی وزیرستان مین ملیشیا مقرر ہوا جو ٹوچی کی لین پر قبضہ رکھتا ہے اور اس مین بارہ سو
سپاہی ہین اور جنوبی وزیرستان ملیشیا مین جو گوبل کی لین پر قابض ہے ۱۴۵۰
سپاہی ہین ۱۸۹۹ء مین ان دونون وادیون مین چار ہزار انگریزی سپاہ موجود تھی
دوسرے جاڑے کے آنے سے پیشتر کل یہ لشکر واپس بلالیا - کچھ برسون تک وزیرستان کا
ایک حصہ سرحد کا ایسا رہیگا جسکی نگہبانی بڑی احتیاط سے کرنی پڑیگی لیکن ان جرگون کو
جو یہ اعتماد ہے کہ وہ اپنے ملک کی محافظت اپنے ہتھیارون ہی سے کرینگے اور اچھے عہدے
حاصل کرینگے اور باقاعدہ تنخواہ پائینگے اور آمدورفت کی راہون کی امن امان سے استفادہ
حاصل کرین گے اور انکو علم ہوگا کہ ہم مصالحت زیادہ تر بہ نسبت محاربت کے انکے ساتھ چاہتے
ہین یہ سب باتین ایسی ہین کہ انکو راست جانب پر لائینگین جن لشکرون کو ہمنے واپس بلالیا
ہے انکا موازنہ ہم نے کوہاٹ اور بنون مین کمک کرنے والون کولمون سے کردیا ہے خیبر سے

ایک مین ۴۲۰۰ سپاہی اور دوسرے مین ۲۷۰۰ سپاہی ہین اسی طرح ڈیرہ اسماعیل خان مین لشکر
۳۰۰۰ سپاہیون کا ہے جو گول کو سہارا دیتا ہے اس طرح کل سرحد کے پھیلاؤ کی حالت جسکا ذکر مین نے
کیا ہے ۱۸۹۹ء کی نسبت بالکل بدل گئی ہے اگر ہم برٹش سپاہ کے لحاظ سے دیکھین تو برٹش انڈیا
کی انتظامی سرحد کے پار پہلے ۱۰۲۰۰ سپاہ تھی اب ۵۰۰۰ رہی لیکن لشکر جو ہماری سرحد کے اندر حفاظت
کرتا ہے وہ پہلے ۲۲۰۰۰ تھا اب ۲۴۰۰۰ ہزار ہے ریل کی سڑکون کے سبب سے وہ اور زیادہ
مستحکم ہوگیا ہے جسکا وجود پہلے نہ تھا۔ جرگون کی جانب مین تین درجے کے انتظام کئے گئے ہین۔
ایک لویز (سپاہین) ہین جنمین ۱۰۰۰ طاقتور سپاہون سے کچھ زائد ہین دوسرا سرحدی جنگی پولس ہے،
جس مین ۳۰۰۰ سپاہیون سے کچھ زائد سپاہی ہین سوم سرحدی ملیشیا ہے جسمین ۵۸۰۰ سپاہی
ہین اگرچہ اس تجربہ کی حالت کو دودھ پیتا بچہ نہین کہہ سکتے مگر پھر بھی وہ حالت طفلی مین ہے اس کی
قبل از وقت تعریف نہین کی جاتی۔ سرحد کے واسطے پانچ سال بھی ایک مدت دراز ہے اسکا ایک
سال کا فائدہ اور رستا مونکے دو سال کے نفع کی برابر ہے انڈیا کا وہ حصہ جو اس سے اتنے فاصلہ دراز پر ہے
کہ اس مین جو کچھ حال گزر رہا ہے وہ بہت دلچسپ نہین معلوم ہوتا مگر مین آج اس مجمع کثیر سامعین کو مطلع
کر رہا ہون کہ کل ملک کی حراست و حفاظت کس طرح ہو رہی ہے۔
مجھے زیادہ فرصت نہین ہے کہ جنوبی اور مغربی جانب مین بلوچستان مین گذر کر ایران کی سرحد کا بیان
کرون لیکن مین ایک فقرہ مین سارا مطلب ادا کر دیتا ہون کہ ہمنے اپنے مقام کے استحکام دینے مین بہت کچھ
کام کیا ہے ہم نے نشکی پر خان قلات سے استمراری ٹھیکہ لیکر قبضہ کر لیا ہے ہم کوئٹہ سے نشکی کی ریل
سڑک بنا رہے ہین وہ دوسرے سال مین ختم ہو جائیگی (سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ ریل کھل گئی) ہم نے نشکی سیستان
کی تجارت کی سڑک کو بنا کر عام پسند کیا ہے اور سیستان مین ہمنے اپنے افسرون کی جڑ جما دی ہے وہ ایران کی
شرقی سرحدون پر ہمارے اغراض مفاد کی نگہبانی کے لئے اور معاندانہ ارادون کے روکنے کے لئے
کافی ہین لشکرون مین بھی ہم اپنے مقام کو مستحکم کر رہے ہین شاید سرحد کی سلامتی کی تدبیر کی شادمانی کا تخمینہ
اسطرح ہو سکتا ہے کہ پانچ سال گذشتہ مین اور مقامات کے لئے سپاہ خدمتگذاری کے واسطے موجود تھی
جنوبی افریقہ مین چین مین سمالی لینڈ مین وہ گئی ایک زمانہ مین ان شاہانہ فوج کشیون مین انڈیا کی سپاہ
کچھ سروکار نہین رکھتی تھی جنمین اب اسنے اپنے ۳۱۰۰۰ سپاہی بھیجے پس اسواسطے یہان کی سلامتی و عافیت

جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی اس مین اور مقامون مین استعانت کرنے کی قوت زیادہ ہوگی۔
اسکے بعد پشاور اور کوئٹہ کے درباروں کا حال بھی پڑھو وہ بھی سرحد سے متعلق ہین اب ہم تبت مشن کا
حال لکھتے ہین وہ بھی ایک سرحدی معاملہ ہے

تبت مشن

لارڈ کرزن نے اپنے سپیچون مین تبت مشن کی نسبت دلائل کو بالتفصیل نہین بیان کیا اس لئے
بعض اوقات مشن تبت پر یہ اعتراض ہوا کہ لارڈ کرزن زبردستی اورون پر ناحق حملہ آور جنگ جو وائسرائے
ہین۔ واقعات کا مختصر بیان کیا جاتا ہے جسکو منصف نکتہ چین پڑھکر اپنی رائے قائم کرسکتا ہے۔
۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ لاسہ نے ریاست سکم پر حملہ کیا جو برٹش گورنمنٹ کی حراست مین تھی اور شکست پائی
اور اسے صلح کی جسمین طرفین کے اتفاق سے سرحد مقرر ہوگئی اور خاص تجارتون کے لئے برٹش رعایا کے
واسطے آسانیان قرار پائین۔ تجارت جو اسطرح قائم ہوئی وہ ایسی بڑی نہین تھی کہ سرہنری کوٹن کو
کافی معلوم ہوتی لیکن اس مین چار کے ہندوستانی سوداگرون کو فائدہ ہوتا تھا۔ اگر اس صلح کے
عہد و پیمان کا اچھی طرح برتاؤ ہوتا تو صلح کے نتایج بروے کار ظاہر ہوتے لیکن انکا برتاؤ اچھی طرح
نہین ہوا۔ تبت کے فرمانرواؤن نے صلح نامہ کی شرائط کی پابندی پر شروع ہی سے خیال
نہین کیا۔ یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ انگریزون کے ساتھ تجارت کے انکار کرنے مین اور اپنے ملک کے
علیحدہ رکھنے مین اپنی سلامتی سمجھتے تھے۔ لیکن حقیقت مین تبت ایسا ملک نہین ہے کہ وہ سب سے علیحدہ
رہ سکے۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ڈلائی لاما کا میلان خاطر یہ تھا کہ وہ وسط ایشیا کے معاملات ملکی مین
حصہ لے۔ اسکی پولیسی کی اغراض مشہور تھین وہ یہ چاہتا تھا کہ چین کی شہنشاہی کو ایسا گھٹائے کہ اسکا
نام و نشان باقی نہین رہے اور انڈیا سے آمد و رفت بالکل نہ رکھے اور روسیون سے اخلاص پیدا کرے
جسکو وہ سمجھتا تھا کہ ایشیا مین کوئی اس سے زیادہ زبردست سلطنت نہین ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین زار روس کے پاس
اسنے اپنی خاص سفارت بھیجی۔ روسیون کے دول خارجیہ کے وزیر نے مدلل بیان کیا کہ یہ سفارت
کوئی پولٹکل معنی نہین رکھتی تھی اور اس بات کو برٹش وزیر دول خارجیہ نے تسلیم کرلیا۔
لارڈ کرزن اور انکی گورنمنٹ اس باب مین بالکل متفق الرائے تھی کہ اہل تبت جو متواتر ان معاہدون کو توڑتے
ہین جنمین برٹش رعایا کی بڑی غرض شامل ہے خاموش نہ رہنا چاہئے۔ وائسرائے نے اخلاق و تپاک کی ساتھ

اہل تبت کو خطوط بھیجے کہ وہ اُنکی شکایتون پر خیال کرین مگر اہل تبت نے ان خطون کو کھولکر دیکھا بھی نہین
انکو بند کا بند واپس کر دیا۔ سنہ ۱۹۰۲ء مین، لارڈ کرزن نے **پاٹنگ** مین کانفرنس مقرر کی جسمین اہل چین کے
وکلا کو بلایا۔ چینی وکلا نے یہ ہوشیاری کی کہ کونفرنس مین دیر کرائے مگر اس دیر کرانے کی معذرت
کی اور انہون نے اقرار کیا کہ وائسرائے کی مرضی جس جگہہ ہمارے بھیجنے کے لیے ہوگی ہم وہان جانے پر راضی
ہین۔ اگر لارڈ کرزن مشن کے لئے پاٹنگ کو یا برٹش انڈیا مین کسی اور مقام کو مقرر کرتے تو پھر وہی سنہ ۱۹۰۲ء کا
مضحکہ وہی لوگ اڑاتے جو پہلے اڑا چکے تھے اسوقت اس بات کو جتلا نا ضرور تھا کہ انڈین گورنمنٹ
یہ چاہتی تھی کہ شریفانہ سوال کا جواب اہل تبت شریفانہ دین۔ لارڈ کرزن نے مقام گھمباجوگ کا
مقام مشن کیلئے مقرر کیا جو تبت کی سرحد سے نکلتے ہی اس ضلع مین واقع ہے جسمین سرحد مقرر کرنے پر
بالاتفاق اقرار ہوا تھا اور اس اقرار کو اہل تبت ایک دفعہ سے زیادہ توڑ چکے تھے مشن کے لیے اس مقام کا
انتخاب چینیون کی منظوری سے ہوا تھا گورنمنٹ انڈیا چینیون کی شہنشاہی تبت مین مانکر اُن کے
سیانجی گری اور وسطے سے اپنے سارے کام تبت کی نسبت کرتے تھے اسکو ڈلائی لامانے بھی منظور کرلیا تھا
گھمباجوگ مین انگریزی مشن پہنچا اس مقام پر عہد و پیمان کی تاریخ مین شکستگی ہوئی۔ ڈلائی لامانے
صلح کرنیسے انکار کیا۔ انگریزون نے اسکو ہر ایک موقع دیا کہ وہ مشن کی پیشقدمی کو اول گھمباجوگ مین
اور پھر گائی ینٹسی مین ٹھیرائے وہ اسکو اسطرح ٹھیرا سکتا تھا کہ اپنی گورنمنٹ کے جائز قول و قرار کی
ضمانت دیتا لیکن اسکو یقین تھا کہ میرا شہر ایسا مقدس ہے کہ کوئی غیر اس مین دخل نہین ہوسکتا اس
یقین کے موافق اسنے کام کرکے اپنے تئین غارت کیا۔

جب فروری سنہ ۱۹۰۴ء مین انڈیا سے لارڈ کرزن ولایت مین آرام لینے کے واسطے گئے تو کرنیل ینگ
ہسبنڈ کا مقام گائی ینٹسی مین تھا انہون نے لاسہ مین جانے کو ضروری جانا اس جوشیلے کام کے اختیار
کرنے مین کوئی اعلی تعریف نہ تھی اور کوئی بات قابل افسوس بھی اس بات کے سوا کوئی اور نہ تھی کہ اہل تبت
کی جانین ہوٹ سپرنگس (گرم چشمون) مین مفت ضائع ہوئین یہ خطا لاسہ کے حاکم زاہد منش کی ضدوہٹ
کے سبب سے سرزد ہوئی کہ اسنے اپنی وہ سپاہ انگریزی لشکر کے روکنے کے لیے بھیجی جو قواعد سے ناآشنا تھی۔

—— اس مشن کے زیادہ بیان کی ضرورت نہین ہے یہ کہنا کافی ہے کہ تبت مین مشن کے جانے نے
اثر اپنا کیا۔ اسنے اس خیال کو دور کر دیا کہ بدھ مذہب والونکی زاہدانہ یا راہبانہ گورنمنٹ ایشیا کے عام قانون سے

اپنے تئین علیحدہ مستثنیٰ رکھ سکتی ہے جب ڈلائی لاما کی مسند خالی ہوئی تو اسکا جانشین ٹاشی لاما ہوا وہ انڈیا مین آیا اور پرنس ویلز کی ملاقات سے مشرف ہوا۔ اب امید ہے کہ بہ تدریج انگریزی رعیت کا اپنے ہم سایہ اہل تبت کے ساتھ دوستانہ آمد و رفت کا ظہور ہوگا۔

کل سرحدی انتظامات کا خلاصہ

لارڈ سیلسبری کے وزارت انگلنڈ کے ایک ممبر لارڈ کرزن بھی تھے انہون نے کامنس ہوس مین رخصت کے وقت سرحدی پولیسی کے بابت اسپیچ مین فرمایا کہ ہندوستان مین حالات کے بدلنے سے اور آمد و رفت کی راہون کی ترقی سے لارڈ لارنس کی پولیسی ماسٹرلی ان اکٹووٹی کی (اہمال بزرگانہ) بالکل معدوم ہوگئی ہے اسپر انہون نے خوب جرح و قدح کی اور کہا کہ یہ ممکن نہین کہ گورنمنٹ بالکل اپنی انتظامی حد مین ہاتھ پاؤن نہ ہلائے بے حرکت بیٹھے رہے اور ہندوستان سے پرے فتنہ انگیز زمین کے واقعات کی جوابدہی سے انکار کرے اب فورورڈ (آگے بڑھنے کی) پولیسی مین صلح اور امن کی بڑی امید نہ تھی بلکہ دوستانہ تعلقات کے نشو و نما دینے مین تھی اور ایسی تدابیر سے احتراز کرنے مین تھی کہ جو ان قومون کے لئے اس شبہ کا عذر نہ ہو کہ انگریز انپر ناحق زبردستی حملہ آور ہوتے ہین اقوام کے ممالک مین پولس کے لئے دانشمندانہ تدابیر یہ تھین کہ جہانتک ممکن ہو وان ہی کے ملک کے متعلق سپاہی پولس مین بھرتی کئے جائین اور انکے افسر ہوشیار انگریز مقرر ہون۔ حقیقت مین یہ اصول تھے جنپر لارڈ کرزن نے انڈیا مین آنکر عمل کرنا شروع کیا۔ کل سرحد کی النگ پر چترال سے سیستان تک آہینی سپاہ کو واپس بلالیا اور انکی جگہہ وہین کی قوم کی ملیشیا (سپاہ جو ضرورت کے وقت کام آئے) مقرر کین۔ اگرچہ اس پولیسی مین ایک جوکھون کا عنصر ہے لیکن اس مین صلح و امن اور انتظام کی عمدہ کفالت ہے بشرطیکہ سرحد کی مشکلات مین بالاستقلال زیرکانہ کام کئے جائین۔

لارڈ کرزن کی ہفت سالہ عہد حکومت مین سرحد پر صلح اور امن رہا چھوٹی لڑائیان بھی نہیں ہوئین نہ کوئی لشکرکشی ہوئی نہ کوئی فوجی مہم ہوئی اور بڑی سرکش سینہ زور قوم محسودی وزیری کے لئے قلعہ بندی ہوئی۔

سرحدی معاملات کے موثر بنانے مین لارڈ کرزن نے پنجاب سے ملک کے ایک حصہ کا جدا کرنا تجویز کیا

اس تجویز کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک نیا شمالی مغربی پروونس بنا اُسوقت پنجاب مین بعض بڑے ممتاز و سرفراز افسر تھے جو اپنی خدمات بجالاتے تھے جنھون نے اس تبدیلی کا انتقام لیا جس مین ان کے سرحدی کام کا برتوڑتا تھا لیکن وائسرائے کی دلیل غالب ہی اب اس نئے پروونس پر پانچ سال گذر گئے ایک زمانہ مین جو اسپر اعتراض بڑے زور سے دبانے والے ہوتے تھے وہ اب سننے مین بھی نہین آتے۔ اگر لارڈ کرزن نی پنجاب سے اسکی آبادی کے ایک حصہ کو جدا کر دیا لیکن اس نقصان کا جبر اس طرح سے کر دیا گیا بپاشی کی پولیسی سے کئی لاکھ صابر باشندون کی آبادی اندرونی ممالک مین بڑہادی اور سرحدی سرکش آبادی نکال دی اس نئے پروونس مین اندرونی امن وامان قائم ہو گیا اور انتظام کی ہر فرع مین بڑی ترقی ہوئی۔

انڈیا کے وائسراؤن مین لارڈ کرزن بڑے فصیح بیان وپرگو ہین اُنہون نے جو کوئٹہ اور پشاور کے درباروں مین سپیچین دی ہین وہ بڑی توجہ سے پڑہنی چاہئین۔ ہم انکا درباروں مین ذکر کرینگے خان اور سردار جوان درباروں مین حاضر ہوئے انکے دلونپر ان سپیچون کے سننے کا بڑا اثر ہوا۔ عمر پر دانائی کا اعتبار کیا جاتا ہے مگر لارڈ کرزن کے اعلے درجہ کے عہدہ مین کوئی حسین چیز ایسی تھی کہ انکو سفید ریشون مین اعلے مقام حاصل ہوا اور اس جوان کی دوستانہ نصائح اور شفقانہ صلاحون کا بوڑھے حاضرین پر اثر ہوا۔

لارڈ کرزن کے ارشادات جو لندن مین شمالی مغربی سرحد اور تبت مشن کے باب مین کئے

۲۰ جولائی ۱۹۰۴ء کو لارڈ کرزن کو انگلنڈ مین جب وہ اول اپنے عہدہ کی مدت ختم کر کے گئے تھے گلڈہال مین فریڈم آف دی سٹی لندن کا منصب پیش ہوا تو اپنے ایڈریس کے جواب مین شمالی مغربی سرحد اور تبت مشن کی نسبت جو ارشاد کیا وہ نقل کیا جاتا ہے۔

انڈیا کی طوفان خیز سرحد مین جو شمال ومغرب وافغانستان کی طرف رخ کئے ہوئے ہے متواتر چھ سال تک امن امان رہا مین اسکی وجہ یہ خیال کرتا ہون کہ ہم نے سڑی بسی پرانی گفتگوؤن کو چھوڑ دیا اور انڈیا مین وہ پولیسی اختیار کی جس مین دونو آگے بڑہنا اور پیچھے ہٹنا شامل تھے۔ آگے بڑہنا تو اس لحاظ سے کہ صلحنامہ کے موافق جو ہماری سرحد ہے اسپر ہم اپنا قبضہ رکھتے ہین اور اپنے عہد وپیمان مین نہ کمی کرتے نہ بے دیانتی اور پیچھے ہٹنا اس اعتبار سے کہ ہم اپنی سرحد کے پھیلانے کی یا یورش کرنے کی پولیسی نہین

اختیار کرتے بلکہ اس پولیسی پر اعتماد کرتے ہین جو باہم مل جلکر بالاشتراک کام کرنے کی اور مصالحت کی زیادہ تر
بہ نسبت پرخاش جوئی یا قومون کے تابع بنانے کی ہے۔مین آیندہ کے لئے کوئی پیشین گوئی نہین کرتا
اور مین کیا کوئی شخص جس نے تاریخ ہند کا ایک صفحہ بھی پڑھا ہوگا وہ سرحد کے باب مین
پیشین گوئی نہین کرسکتا بے شک ہمکو وہان پھر تکلیف اُٹھانی پڑیگی ۔ان قومون کے خون مین
فساد انگیزی اور مذہبی تعصب جوش زن رہتے ہین مگر ہمنے وہ امن پیدا کیا ہے کہ جسے اب آخر
تیس سال مین اتنے عرصہ تک مسرت حاصل ہوئی ہے کہ پہلے نہین حاصل ہوئی تھی مجھے یقین ہے کہ
آہستہ آہستہ مگر یقینی ہم سرحد پر مقامی امن اور رضامندی کی بنیاد جما رہے ہین مجھے تحقیق نہین
کہ بعض پبلک معاملہ فہم اسوقت اس سوال کو شامل نہین کرینگے کہ آپ تبت مین کیا کر رہے ہین اور اسکے
ساتھ کس طرحسے اپنے اس بیان کی مطابقت کرسکینگے کہ ہماری پولیسی امن امان و مصالحت کی ہے ؟
میرے لارڈ مے یر گورنمنٹ کے ایجنٹ اپنے دل کی باتون کو بتا نہین سکتے اور میرے ہونٹ عہدو
پیمان نے سی رکھے ہین جسکے سمجھنے والون مین تم سب سے اول ہو۔مگر اس کے ساتھ مین اس لحاظ سے
کہ فی الحال گورنمنٹ انڈیا کا سر ہون شاید یہ کہہ سکتا ہون کہ ہم انڈیا مین جنگ و پرخاش سے
پرہیز کرتے ہین اور مہمات یورش سے گریز لیکن ہم نے ذرا تامل یا شبہ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی پولیسی کی
بجا آوری مین نہین کیا۔ہمکو یہ محسوس ہوا کہ اب ہم اپنے اغراض اور اعزاز کا ماوجب لحاظ کرکے سرحد کے
اس حصہ پر اس پولیسی سے راضی نہین رہ سکتے کہ تبت کی گورنمنٹ بغیر ہمارے کسی اشتعال دینے کے
ہماری تحقیر کرے ہم نے اسکی ایسی صبر سے برداشت کی ہے جسکی نظیر نہین آپ یاد رکھین کہ اٹھارہ
برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ انہون نے اول برٹش ملک پر زیادتی کرکے ناحق حملہ کیا پھر اس سے زیادہ
ہم کس طرحسے اس مدارات سے راضی نہین رہ سکتے تھے کہ اسوقت نوجوان بدعقل راجہ نے جو اپنی
رعیت کے لئے شیطان تھا ہمارے ساتھ مراسلت سے بالکل انکار کیا اور بادشاہ کے قائم مقام کے خطوط
کے لینے سے انکار کیا اور ایک اور سلطنت عظیم سے جو اس کے دروازون کے پاس نہ تھی بلکہ دور دراز
فاصلہ پر تھی خط و کتابت شروع کی اور اپنی حمایت کرنے کے لئے اسکی خوشامد کی ۔انڈیا کو میرے بھیجنے
کے جو مقاصد تھے انہین ایک یہ بھی تھا کہ مین سرحد ہند کو محفوظ و مامون کرون سو مین نے اسکو کیا۔مین
اس لئے انڈیا نہین بھیجا گیا تھا کہ ہمارے دروازون سے آگے بڑھ کر ایک معاندانہ خوف کھڑا ہو اور

اس کے روکنے لیئے جو مین بہتر کام کرسکتا تھا وہ مین نے کیا۔ میرے وطن مین ایسے آدمی علم کے پوری
مین کہ ہمکو یقین دلاتے ہین کہ یہ ساری بالکل بے اصل خوف دھوکے کی ٹٹی تھین۔ ہم آزاررسان اہل
تبت کو اپنی شان وشوکت اور فہم وفراست کا دوسرا رخ دکھا سکتے تھے لیکن یہ خوف دھوکے کی ٹٹی نہ تھا
بلکہ وہ اصلی تھا شاید سرحدی ریاستین اس باب مین کچھ جانتی تھین اگر یہ ہوا ہے جو پہلے نہین ہوا تھا کہ سرحدی
ریاستین نیپال وسکم وبھوٹان کی جنکے باشندے کثرت سے اہل تبت کے ہم نسل وہم مذہب ہین ہماری کام مین معاون
ہوئین اور گورنمنٹ تبت کی حماقت اور شورہ پشتی پر افسوس کرنے لگین تو ہمکو اول ہی نظر مین دلیل سے ثابت ہوتی ہے کہ ہمارے خیالات مین غلطی
نہ تھی۔ کوئی مجھ سے زیادہ اس بات پر افسوس کرنے والا نہین ہے کہ بے گناہ آدمیون سے لڑائی
ہو اور وہ بہادر آدمی قتل ہون جنکے پاس کام کے ہتھیار نہ ہون۔ بہتیون نے دل سے اس کا انتظار کیا کہ لڑائی
نہ ہو مگر اس سے کچھ فائدہ نہین ہوا۔ سرحد کا بہت تھوڑا علم اس بات کے سمجھنے کے لئے درکار ہے
کہ مہذب ادب نہین پیدا کیا کرتا ہے جتنی زیادہ تاخیر اور ڈھیل کی جائے اتنا ہی زیادہ سخت محاسبہ مین
گرفتار ہونا پڑتا ہے مجھے امید ہے کہ ان کامون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم بعض تدابیر کش ضمیر بنانے کی اس
شامت زدہ فقیرانہ ملک مین داخل کرسکینگے بغیر اسکے کہ ہم اپنی جوابدہیون پر کوئی اضافہ کرین ملک بڑھانے
کی خواہش گورنمنٹ انڈیا کو ذرا سی بھی نہین ہے اور اس سے ہم پولیٹکل بے چینی اور سازشون کا
انسداد اس سرحد پر کرسکینگے اور مجھے یقین ہے کہ بتدریج یہ امر ہمارے اختیار مین ہوگا کہ موافقت کے تعلقات
ہمارے اور بے آزار رسان اہل تبت کے مابین پیدا ہو جائین

قواعد رخصت وسکرٹری ایٹ کی اصلاحین

اوپر پہلی اصلاح سرحدی پولیسی اور نئے پروونس کے بیان کی اب دو اصلاحین دوسری اور تیسری قواعد
رخصت اور سکرٹری ایٹ کے بیان کی جاتی ہین۔ گورنمنٹ کے جتنے انتظامات ہین انکے لیئے جدا
جدا صیغے اور کارخانے ہین جنکو انگریزی مین ڈپارٹمنٹ کہتے ہین۔ لارڈ کرزن نے ہر ڈپارٹمنٹ کی خوبیون
اور خرابیون کی خوب چھان بین کرکے انکو پاک صاف کیا پرانے برے قواعد کو خارج کیا اور انکی بجائے
اچھے نئے قواعد داخل کیئے ان دونون اصلاحون کے باب مین جو کچھ بجٹ سوم ۱۹۰۵ء کے سپیچ مین ارشاد
کیا اسکی نقل کرتا ہون اور اسکو ان دو اصلاحون کے باب مین کافی سمجھتا ہون

زمانہ حال کے سالون مین انڈیا کے انتظام مین جو نہایت نازک اور دھوکہ دینی والی اور خوفناک برائیون نے
نشوونما پایا ہے انمین سے ایک یہ تھی جسکو مین نے بحیثیت سکرٹری آف سٹیٹ دور کیا کہ افسرون کی تبدیلیان
بکثرت ہوتی تھین کچھ قواعد رخصت کے سبب سے کچھ ترقیون کے مقامی نظامات کی وجہ سے کچھ خاص
آدمیون کے آرام کی ترجیح کی نظر سے جو پبلک سروس کی ضرورتین پیدا کرتی تھین نیک انتظام جبتک نہین
ہوسکتا کہ اسکو ثبات و قرار نہ ہو علاقہ کا انتظام جب تک نہین ہوسکتا کہ مقامی علم نہ ہو عام پسند انتظام جبتک
نہین ہوسکتا جسمین ذاتی دلچسپی نہ ہو جب ہر ملک کی گورنمنٹ مین ان باتون پر لحاظ انکا کیا جاتا ہے تو
انڈیا جیسے ملک مین انپر بدرجہ اولے پاس اور انکا استعمال ہونا چاہیے اسلیے کہ اس مین آدمیون کے
ہجوم پر تھوڑے سے آدمیون کو حکومت کرنی پڑتی ہے جو ان سے اصل نسل مین غیر ہین۔ اگر افسر پہلے
اس سے کہ وہ اپنے ضلع سے واقف ہون اسکے محاورات سے ماہر ہون اسکے باشندون کو انپر اعتبار
اور بھروسہ حاصل ہو ادھر اُدھر تبدیل ہوتے رہین تو انکی ساری ذاتی قابلیتین اور تربیتین اکارت ہو جاتی ہین
اسکا حال ایسا ہے کہ کرکٹ الیون کا کپتان فیلڈ کو بے تمیزی سے قائم کرے اور ایک آدمی کو ایک مقام سے
پہلے اس سے کہ وہ اس کے کام سے واقف ہو دوسرے مقام پر تبدیل کر دے۔ انڈیا مین یہ امر بڑا خوفناک
تھا مین جہان دورہ مین جاتا وہان اسکی تحقیقات کرتا مین نے دیکھا کہ ملک کے بعض حصون مین یہ
تبدیلیان بکثرت ہوتی تھین۔ مین نے بڑے شوق سے اس امر پر توجہ کی اور قواعد رخصت کی اصلاح
کر کے مرتب کیا ان مین کوئی حقوق ملازمت تلف نہین کیا اور یہ نہین کیا کہ اگر کوئی افسر تھوڑے دنون کو
لیے رخصت لے جسمین کچھ زیادہ عرصہ نہ لگے تو ایسی حالت مین تبدیلیون کا تار لگایا جائے ایک مقام سے
بہت دنون تک افسرونکا نہ تبدیل ہونا خرابی کو بہت گھٹاتا ہے۔ پھر یہ ایک اور خرابی تھی کہ ہر پریسیڈنسی
اور ہر ڈویژن اپنے آزادانہ قواعد رکھتا تھا یہ نظام برا تھا اسلیے رخصت کے قواعد عامہ جاری کیے گئے جو
سب جگہہ یکسان عمل مین آئین آیندہ کے لیے ضلع کے عہدون کے لیے شرائط مقرر کر دی گئین۔ کوئی
منتظم جو اپنے دل مین یہ احساس کرتا ہے کہ مین نے اس ملک مین کچھ ایسے کام کیے ہین کہ جنسے حاکم اور محکوم
کے درمیان رشتہ ارتباط پیدا ہوا اور وہ ہمدردی و غمخواری پیدا ہوئی ہے جو باہم ایک دوسرے کی شناسائی
سے پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین سمجھیگا کہ مین اپنے کام مین بالکل ناکام نہین رہا۔
اس برائی کے سر پر یہ اور طرہ چڑھا ہوا تھا کہ اس ملک کے انتظام مین بے حد تحریرات نے وہ نشوونما

پایا تھا کہ اس کے سبب سے افسر اور اسکے کام کے یا کام کے بڑی ضروری حصہ کے درمیان طلاق ہوگئی تھی اور علمی اور چھاپون کے کاغذات کے پہاڑون کے نیچے تمام ذاتی لیاقتین اور کسی کام کے پہلے پہل ابتدا کرنے کی قابلیتین پژمردہ دبی پڑی تھین الگزی کیوٹو حکومت کا جور نہین ہے بلکہ وہ قلم کا جور ہے - مین یہ نہین کہتا کہ اس نظام کے خط و خال کوئی حسانت نہین رکھتے تھے اگر اس نظام کی داد نہ دی جاتی تو وہ ہندوستان مین نہ اتنا نشو و نما پاتا نہ اتنی وسعت مین پھیلتا - ایسے وسیع ملک مین جسمین کارپردازون اور عہدہ دارون کی بے چین زندگانی پران و دوان ہو اور اسمین رسوم عادات رواج حکایات روایات و افعال پر نہایت مختلف طرح کے ہون اور قدیمی دستورون کی بزرگی پر سچ مانی جاتی ہو وہان پر ضرور ہے کہ لکھے ہوئے رکورڈ صرف انتظامات ہی کے نہین بلکہ ہر ڈپارٹمنٹ کے موجود ہون صرف اس ترکیب سے جو کوئی افسر نئے ضلع مین آئیگا تو وہ جان جائیگا کہ یہان میرے آنے سے پہلے کیا ہو رہا تھا اور اسی طرح سے مختلف سکرٹیریٹ پس ہمیشہ بدلنے والے افسر مقدمات مین کارروائی کر سکتے ہین اگر لکھے ہوئے رکورڈ موجود نہ ہون تو وہ بالکل لاعلمی کی حالت مین رہین گے - اس نظام کے یہ بہترین و ضروری رخ ہین - اس باب مین جو ارباب الرائے گفتگو کرنے کی قابلیت رکھتے ہین اُنکی رائین اس بات پر متفق ہین کہ انجن ایسا زور آور اور قوی ہوگیا ہے کہ اسکا ڈرائیور (چلانے والا) لایق ہونا چاہیئے اور جو اس نظام کے کارکن ہون وہ اسکے غلام نہ ہونے چاہئین - جب مین یہان آیا ہون تو مین نے یہ پایا کہ تحریرات بے حد ہین - ایک بات کی تحریر بار بار نامناسب ہوتی ہے تو کارروائیون مین وہ تاخیرین ہوتی ہین جو آسانی سے دور ہو سکتی ہین مین یہ نہین خیال کرتا کہ ان باتون کا الزام کسی خاص شخص پر رکھا جاسکتا ہے مین کہتا ہون کہ وہ چوری چوری پوشیدہ بڑھ گئی ہین اور ہر ایک کو اپنی قربانی بننے پر آدھی آگاہی ہوئی ہے - منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے یہ تین ضروری مرحلے طے کئے اول مرحلہ یہ کہ مختلف ڈپارٹمنٹون مین جو نظام ہے اُسکا مطالعہ مین نے بغور کیا اور یہ تحقیق کیا کہ کب اور کیونکر اور کس لئے یہ نظام بڑھ گیا ہے تو مجھے دریافت ہوا کہ آخر پچیس سال مین یہ نظام پیدا ہوا ہے اور وہ مراسلات کی آمد و رفت کے وسایل کے بروے کار ظاہر ہونیکا اور خاصکر ٹیلیگراف کا ہی ہمعصر و معاصر ہے یا اس مطلب کو ان الفاظ مین بیان کرو کہ وہ زمانہ حال کی سنٹرلیزیشن سے پیدا ہوا ہے دوسرا مرحلہ مین نے یہ طے کیا کہ یہان کے نظام کا انگلنڈ کے اعلے دفترون کے نظام کے ساتھ مقابلہ کرکے سبق سیکھے یہ مرحلہ یہ تھا کہ ان تمام افسرون اور عہدہ دارون سے جنکے ذمے کامون کی جوابدہی تھی

صلاح ومشورہ پوچھا اور یہ تحقیق کیا کہ وہ قلم تراش کے استعمال کو کہان بتاتے ہین کہ جو قطع و برید نہین سو ثمرو کارگر
ہو - ان مرحلون کے طے کرنے کے بعد سکرٹری آف گورنمنٹ انڈیا کے لئے کام کرنے کے
قواعد جدید بنائے گئے جنکے موافق کارروائی مین نہایت سادگی او آسانی تھی تحریری کام کم تھا اور اکثر
زبانی صلاح مشورہ زیادہ تھا اعلے کامون مین مراسلات تھے تمام لوکل گورنمنٹون پاس یہ قواعد بھیجے گئے
جنہون نے انکو مناسب ترمیمون کے ساتھ قبول کیا - اب ڈیڑھ سال سے گورنمنٹ انڈیا کے
ڈپارٹمنٹون مین انکی تعمیل ہو رہی ہے - مین اور میرے معزز شرکا انکی دلچسپ بیانہ خبر گیری کے ساتھ
نگرانی اور نگہداشت کرتے ہین سکرٹری اور انڈر سکرٹری یہ جانتے ہین کہ ہم پر ان کے ہاتھون سے
نہایت خیر خواہانہ معاونت ہوئی ہے اور مین یہ اعتراف کرتا ہون کہ ان کے ہاتھون سے میری
معاونت بالاشتراک ہوئی ہے - ابھی زمانہ حال مین مدت دراز کے امتحانون کے بعد مین نے اس
بڑی مضرت ناک برائی پر حملہ کیا ہے جو طول طویل رپورٹون کے رواج سے پیدا ہوتا ہے اسکی بیخ کنی
ہم کر رہے ہین یہ کہنا مبالغہ نہین ہے کہ انڈیا مین جو طول طویل رپورٹون کے لکھے جانے کا رواج
ہو گیا ہے وہ دنیا مین نہایت کامل اور نہایت مفسد و مضر تھا - نہایت کامل تو اس لحاظ سے رپورٹین
ہوتی تھین کہ انہین واقعیتین اور اعداد اور اس کے اعمال وسیع و بالترتیب لکھے جاتے تھے اور نہایت مضر و
مفسد اس اعتبار سے وہ تھین کہ اس مین وقت بغیر کسی تاسف کے رائگان جاتا تھا کاغذ پر لکھنے اور
چھاپنے مین نہین بلکہ آزادانہ خیال یا ججمنٹ کے گلا گھوٹ کر مغلوب کرنے ہین اس باب مین گورنمنٹ نے
اپنے خیالات کو رزولیوشنون مین گزٹ مین شائع کردیا اور اب تمام لوکل گورنمنٹون سے اپنر توجہ کرنے
کے لئے مخاطب ہو رہی ہے یہ بات کچھ مفید نہین ہے کہ کسی خاص بات مین تعمیم پارسائی کے ساتھ
اور تکمیل کے دار العلم کے مشورہ کے ساتھ کی جائے - اس قسم کے رزولیوشن کا اپیل احسانمندی کے ساتھ
جیسے فوراً مانے جاتے ہین ایسی جلدی سے فراموش کردیے جاتے ہین - گورنمنٹ انڈیا مین جو کسی جگہ سے
کوئی رپورٹ آتی تھی اسکا مفصل امتحان کیا گیا اور انکو سالون کی ایک مدت مقررہ سے متعلق کردیا اور
اوران کے مضامین کو اور انکے طول کو مختصر کردیا - باقی کی نسبت ہم نے مقررہ عام احکام جاری کردیے
اوران مین بیان کردیا کہ رپورٹین اسطرح تالیف کی جائین اور انکے طول کی مقدار اتنی ہو اسطرف لوکل گورنمنٹونکو
متوجہ کیا ہے کہ جو رپورٹین ان ہی تک آتی ہین اور ہم تک نہین آتین ان مین بھی اس طریقہ کا برتاؤ ہو

اس طرح سے ہم درختون کے جنگل کو چھدرا کر رہے ہین کہ ہمنے یہ حکم عام نہین دیا کہ اُس مین جو لکڑی
فضول ہو اسکی مقدار گھٹاؤ بلکہ اس مین ہر درخت کو چھانٹو اسکی قلمین تراشو کہ جتنے وہ بڑھے یا بالکل کاٹ
ڈالو اس مین اس کام کے کرنے کے لئے ہم نے لکڑہارے کلھاڑیان دیکر بھیجدئے ہین۔ مگر یہ مین سوال
کرتا ہون کہ اس کام سے کیا بات پیدا ہوگی؟ کیا یہ اصلاح کے لئے جو گرم کوشی ہے وہ جلد مردہ ہو جائیگی
اور اسکی جگہ معمولی بے پروائی لے لیگی؟ مین کہتا ہون کہ انگلنڈ مین اس اصلاح پر بحث کرنے کے لئے ایک
مجمع برجمع ہوا تھا اس مین انڈیا کے بڑے بڑے افسر صاحبِ حکومت آزمودہ کار بھی موجود تھے
سب نے مہربانی سے ہماری ان اصلاحون کو کہا کہ سب عمدہ ہین مگر انمین سے بہت آدمیون نے اس کہنے پر
اضافہ کیا کہ یہ اصلاحین زود زوال ہین۔ ایک جنٹل مین نے یہ بھی کہا کہ انڈیا مین کوئی مستقل اصلاح
کبھی پیدا نہین ہو سکتی ہمکو دیکھنا اور انتظار کرنا چاہئے ان مایوسانہ اور یاس کے مشورون سے مین کسی طرح سے
مایوس نہین ہوتا۔ مین نے گورنمنٹ رزولیوشن مین بیان کیا کہ اگر کوئی نیک یا بدعمل اچھی طرح جاری ہو جائے
تو کوئی دلیل نہین ہے کہ ان مین سے جتنی مدت بدعمل جاری رہے اتنی مدت تک نیک عمل نہ جاری رہے
مین خیال کرتا ہون کہ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ جب اس کام کا چلنا شروع ہو تو مین اپنے ساتھ بالاشتراک
کام کرنے کے لئے ہر افسر سے گورنر سے لیکر ڈپٹی کلکٹر تک رجوع کرون۔ یہ سچ ہے کہ وائسرائے دوال
چھلاوے ہوتے ہین انکی ذات صفات کی وجہ سے جو کام ہوتے ہین وہ سریع الزوال ہوتے ہین اور
انکی مدت ملازمت جلد ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ کام وہ ہے جسمین کسی خاص شخص کی کوئی شعبدہ بازی یا توہم
نہین ہے بلکہ اس مین تو انڈیا کی برٹش حکومت کا احترام ہے اور اس مین ہر مقامی منتظم کے لئے اس کی
مطلب براری مین زیادہ آسانی ہے۔ بس چاہئے کہ یہ کام میرے بعد بھی جاری رہے"

لارڈ کرزن کی رائے یہ بھی تھی کہ انگلنڈ کے قواعد رخصت مین جو یہ ایک قاعدہ ہے منسوخ ہونا چاہئے
کہ وائسرائے اور کمانڈر انچیف اور بمبئی اور مدراس کے گورنرون کو اپنے عہد ملازمت مین انڈیا سے کہین اور
جانے کے لئے رخصت نہین ملتی مگر یہ رائے شاہ انگلنڈ نے منظور نہین کی۔

اوپر کی اصلاحونکا خلاصہ

رخصت اور تبادلہ کے قواعد جدیدہ سے حکام کو بہت آرام ملتا ہے اور رپورٹون کی اور تحریرات کی کمی سے

انکی تکالیف مین بہت تخفیف ہوگئی ہے مگر جو افسر ایسے تھے کہ اپنے اصلی کامون مین غافل تھے مگر رپورٹون کے
لکھنے مین کامل تھے تحریر مین اپنا زور قلم وہ دکھاتے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے حال پر مہربان کر کے ترقی اپنی
کرا لیتے تھے انکو یہ تبدیلی نامبارک معلوم ہوتی ہو کہ رپورٹون کی جگہہ دستی لکھے جانے لگے جن سے ان کے نفع کے
موقعے جاتے رہے۔ لارڈ کرزن کے دشمن ان اصلاحون پر اعتراض کرتے ہین جسکے سبب سے
لارڈ کرزن نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ خدا دوستون کے ہاتھ سے بچائے مین دشمنون کے سبب سے
خدا کا شکر ادا کرتا ہون۔ اب چوتھی اصلاح کرنسی کی آگے بیان ہوتی ہے۔

لارڈ کرزن کی اصلاح کرنسی (چلتے ہوئے سکّون) کی باب مین

کرنسی ایک انگریزی لفظ ہے جسکے معنی یہ ہین کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین کسی چیز کا منتقل ہو جانا
چونکہ سکّے ہمیشہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین جاتے ہین اسلئے اسکے معنی چلتے ہوئے سکّے یا رائج الوقت
سکون کے لئے جاتے ہین یہ کرنسی کی اصلاح جو ہوئی ہے اُس سے متعلق یہ باتین ہین (۱) اکسچینج یعنی ایک
ملک کے سکون کا دوسرے ملک کے سکون سے بدلا جانا اُسکو مبادلہ کہتے ہین (۲) انڈیا کی ٹکسالون مین
روپیہ کا ڈھلنا بند ہونا (۳) انڈیا مین ایک سونے کے خاص سکّہ کا رواج پانا (۴) سونے کا زر رو
یعنی سونے کا ذخیرہ امانت رکھنا جبتک لوگ ان باتون کو نہین سمجھینگے وہ یہ نہین جانینگے کہ لارڈ کرزن نے
کیا اصلاح کی اور اُسپر کیا اعتراضات ہوئے اور کیا اُنکے جوابات دیئے گئے اسلئے اول ہم اُن باتون کا بیان لکھتے ہین

اکسچینج یعنی مبادلہ ایک ملک کا دوسرے ملک کے سکّون سے

اس مبادلہ کا یہ قاعدہ ہے کہ ایک ملک کے سکّے دوسرے ملک کے سکون سے اُنکی دھات کی
اصلی قیمت کے موافق بدلے جاتے ہین جو دوسرے ملک مین ہوتی ہے اس کی توضیح انڈیا اور انگلنڈ کے
سکون کے مبادلہ کی مثال سے کرتے ہین۔ انڈیا مین روپیہ کا سکہ چلتا ہے وہ چاندی کا ہوتا ہے۔
اسپر گورنمنٹ کا سکہ لگا ہوتا ہے جسکے سبب سے اعتبار ہوتا ہے وہ سودے سُلف خرید بیوپار مین بے تکلف
چلتا ہے اور اسی سے ساری قیمتون کا اندازہ ہوتا ہے اسکا وزن ۱۸۰ گرین کا ہوتا ہے یعنی ایک تولے
جسمین خالص چاندی گیارہ حصے یعنی ۱۶۳ یا ۱۶۵ گرین ہوتی ہے اور ایک بارہوین حصہ کھوٹ کی

آمیزش ہوتی ہے۔ ٹکسال مین جو شخص ۱۶۳ اگرین خالص چاندی لیجائے اور ٹکسال کی گھڑوائی کی
اجرت دو روپیہ سینکڑہ کی شرح سے دے اسکو ٹکسال روپیہ ڈہال کر دیدیگی۔ روپیہ کے بھاؤمین
چاندی کے نرخ کے گھٹنے اور بڑہنے سے کچھ اثر نہین ہوتا۔ گورنمنٹ اسکی آزادانہ خرید و فروخت مین
دست اندازی نہین کرتی۔ انگلنڈ مین کل چلتے ہوئے سکون کی اصل سورن ہے۔ سورن ایک
سونے کا سکہ ہے جسکا وزن ۱۲۳،۲۲۴ اگرین سونا ایک خاص معار کا ہوتا ہے اسپر شاہی سکہ
لگا ہوتا ہے جس سے دنیا مین اسکا اعتبار رہتا ہے وہ ہیچ بیوپار مین بے تکلف چلتا ہے۔ اسکا پرانا نام
پونڈ ہے ٹکسال مین جو شخص ۱۲۳،۲۷۴ اگرین سونا لیجائے اور ٹکسال کی ڈہلوائی کی اجرت مین تین ہاف پنس دے
تو اسکو ٹکسال سورن ڈہالکر دیدیگی۔ اسکے بھاؤ مین سونے کے نرخ کے گھٹنے بڑہنے کو دخل نہین اسکی بے قید
خرید و فروخت مین گورنمنٹ دست اندازی نہین کرتی سب چیزون کی قیمت کا اندازہ سورن سے ایسا
ہی ہوتا ہے جیسا کہ طولون کا فٹون سے اور سیالات کا گیلن سے۔

پس جو اُصول ہم نے بیان کیا ہی اسکے موافق ہمارے روپیہ کا مبادلہ انگلنڈ مین سونے کی اُس
مقدار سے ہوگا جسکی قیمت وہان ۱۶۳ اگرین خالص چاندی کی قیمت کے برابر ہوگی اس حساب سے
انڈیا اور انگلنڈ کے سیم و زر کے سکون مین مبادلہ ہوگا یعنی ہمارا روپیہ ۱۶۳ خالص کھری چاندی کا
سورن کے مبادلہ مین اس قیمت پر لگایا جائیگا جو انگلستان مین ۱۶۳ اگرین چاندی کی قیمت ہوگی
کسی زمانہ مین انگلنڈ مین ۱۶۳ اگرین چاندی کی یعنی ہمارے روپیہ کی قیمت تقریباً دو شلنگ تہی لیکن اب
انگلنڈ مین چاندی کا بھاؤ اس سبب سے کم ہوگیا ہی کہ جرمنی اور یوروپ کے مغربی ممالک مین چاندی کی
سکہ کا رواج موقوف ہوگیا ہے اور دنیا مین چاندی کی جدید کانین بہت نکل آئی ہین اسی طرح چاندی
کے خرچ مین کمی اور پیداوار مین بیشی ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ چاندی کا نرخ گھٹ گیا اور اس سبب سے ۱۶۳ اگرین
چاندی کی یعنی ہمارے روپیہ کی انگلنڈ مین قیمت کم ہوگئی پس یون سیم و زر کے سکون کی شرح مبادلہ
مین کمی آگئی اب ہمارا روپیہ انگلنڈ مین دو شلنگ سے نہین بدلا جاتا۔ اس بیان سے طلبا سمجھ سکتے ہین کہ ہمارے
روپیہ کی قیمت انگلنڈ مین وہ ہوگی جو ۱۶۳ اگرین چاندی کی قیمت سونے مین وہان ہوگی۔

بابو رومیش چندر دت اپنی تاریخ عہد ملکہ معظمہ مین تحریر کرتے ہین کہ انگلنڈ مین ۱۸۷۳ء سے متواتر چاندی کا
نرخ گھٹنا شروع ہوا یہ بات ایسی تھی کہ جس سے گورنمنٹ انڈیا کو فکر پیدا ہوا۔ اس نرخ کے کم ہونے سے

ہندوستانیون کا کچھ نقصان نہ تھا اسی سے اس ملک کے پیداوار کی قیمت جسکا تخمینہ روپیون مین ہوتا تھا روپیہ کی قیمت کے گھٹنے سے بڑہی - اور انڈیا کی برآمد مال کی تجارت مین زیادہ تر نفع بہ نسبت نقصان کے چاندی کی قیمت کے گھٹنے سے ہوا - اسکے ساتھ مالگزاری اراضی کے روپے بھی روپیہ کی کمی قیمت کے سبب سے بڑھے - بندوبست کے افسر نے زر مالگزاری اراضی کو زیادہ اس سبب سے طلب کیا کہ اُسنے دیکھا کہ چاول اور گیہون جنکی قیمت روپیون مین تخمینہ کی گئی تھی وہ زیادہ قیمت پر بکتے ہین - لوکل سیز یعنی مقامی ابواب یا رقم ہاسوا جو لگان یا زر مالگزاری پر لگائے جاتے ہین وہ زر لگان اور مالگزاری کے بڑھنے سے زیادہ لگائے گئے - جب تاجرون اور سوداگرون کی آمدنیون مین روپیون کی تعداد بڑہی تو اپر انکم ٹیکس زیادہ تشخیص ہوا - روپیہ کی کمی کے سبب سے افسرون نے اپنی تنخواہون کے اضافہ کرنے کی درخواست کی آخر کو یورپین افسرون کو اسکا معاوضہ ملا جو قابل اعتراض اور حسد انگیز اس سبب سے تھا کہ ہندوستانیونکو باوجودیکہ اُنکی تنخواہ کم تھی مناسب اضافہ تنخواہ مین نہین ہوا - انڈیا مین فائنینشل انتظام اور روپیہ کے معاملات مین جہانتک چاندی کے کمی نرخ کو باعتبار سونے کے تعلق تھا اُسنے گورنمنٹ کے لئے کوئی دشواری اور دقت نہین پیدا کی لیکن گورنمنٹ انڈیا کو سالانہ ہوم چارجز کے لئے انگلنڈ کو بڑی بڑی رقمین سونے کے سکے کے حساب سے ادا کرنی پڑتی تھین اس لئے جب چاندی کی قیمت گھٹ گئی تو بہت سی چاندی دینی پڑی اسکو گورنمنٹ انڈیا نے یہ خیال کیا کہ انڈیا پر ایک اور ٹیکس زائد ہوا انہون نے ہوم چارجز کو گھٹایا نہین بلکہ اس لئے یہ پیش کیا کہ روپیہ کی مصنوعی قیمت بڑہائی جائے جسکے معنی یہ تہے کہ انڈیا پر اصلی اور کلی ٹیکس لگایا جائے

ہم نے اوپر لفظ ہوم چارجز کا لکھا ہے اس سے مراد اُس زر سے ہے جو سونے کے سکون مین انڈیا سے انگلنڈ کو ان مدات کی بابت بھیجا جاتا ہے (۱) سکرٹری آف سٹیٹ کے ڈپارٹمنٹ کا خرچ بھیجا جاتا ہے (۲) انڈیا کو انگلنڈ کا بہت روپیہ قرض دینا ہے اُسکے سود کا انگلنڈ کو ادا کرنا پڑتا ہے (۳) انگریز جو ہندوستان مین ملازمت کرکے انگلنڈ پنشن لیکر چلے جاتے ہین اُنکی پنشن کا روپیہ بھیجا جاتا ہے (۴) پبلک ورکس کے مصالحہ کی قیمت کا روپیہ دینا ہوتا ہے (۵) ملیٹری سٹور اور سپاہ کے اسلحہ واسباب حرب کی قیمت کا روپیہ بھیجا جاتا ہے سوا اسکے انگریز جو اپنی تنخواہ کی بچت کا روپیہ انگلنڈ بھیجتے ہین یا روپیہ جو ہندوستان کے کسی کام مین نفع کے لئے لگاتے ہین پھر اسکو ایک مشت انگلنڈ مین منتقل کراتے ہین

انڈیا کی ٹکسالون مین روپیہ کا ڈہلنا

سنہ ۱۸۷۱-۱ء مین روپیہ کی قیمت ۲۳ ⅛ پنس تھی اور سنہ ۱۸۷۹ء مین ۱۹ ¾ پنس ہوگئی یعنی شرح مبادلہ آٹھ سال مین ۳ ⅜ پنس کم ہوگئی تو سنہ ۱۸۷۶ء مین کلکتہ چیمبرس آف کامرس نے گورنمنٹ انڈیا سے بڑے زور شور سے درخواست کی "کہ وہ ہندوستان کی ٹکسالون مین روپیہ کا ڈہلنا بند کردے تاکہ اس سے روپیہ کی قیمت مین کمی ہونا بند ہو جائے" لیکن گورنمنٹ انڈیا نے اسکو جواب دیا کہ حالات موجودہ کا یہ اقتضا نہین کہ انڈیا کرنسی (چلتے ہوئے سکون) کے باب مین دست اندازی کیجائے۔ نومبر سنہ ۱۸۷۸ء مین لارڈ لٹن نے جب جنگ افغانستان کی شام ہونے کو تھی سکرٹری آف سٹیٹ کو لکھا کہ وہ روپیہ کی قیمت کو اس طرح بڑہائے کہ انڈیا مین سکہ کے مسکوک ہونے کو محدود کردے۔ اور اسکے ساتھ کرنسی کے بل کا مسودہ بھی بھیجدیا اور لکھا کہ زر مسکوک کے قانون کی ترمیم کیجائے اس مسئلہ کو لارڈ گرین بروک سکرٹری آف سٹیٹ انڈیا نے سر سٹیف فورڈ نورتھ کوٹ چانسلر آف اکسی چکر پاس بھیجدیا۔ آخرکار وہ ایک کمیٹی کے سپرد ہوا جسکے ممبرون کے نام یہ تھے۔ لوئس میلٹ مسٹر اسٹین ہوپ ممبر پارلیمنٹ۔ سر طامس سیک کومب۔ مسٹر فریزر۔ مسٹر ولبی۔ مسٹر گرفن۔ مسٹر ارتھر بال فور ممبر پارلیمنٹ۔ ان حضرات نے ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء کو رپورٹ بھیجی جس مین لکھا "مسئلہ کی سب اقتضاات کا ہم نے امتحان کیا ہم بالاتفاق یہ راے رکہتے ہین کہ اسکو منظوری کے حکم کے لئے ہر مجسٹی کی گورنمنٹ سے سفارش نہین کرینگے"۔

بعدازین ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۸۷۹ء کو ٹریزری کے لارڈز نے لارڈ لٹن کی درخواستون کا جواب بالتفصیل بہت قابلیت سے ساری باتون پر حاوی دیا۔ اسکے چند فقرون کا نقل کرنا ضرور ہے۔

اب تک یہ نہین ثابت ہوا کہ سیم و زر کے مابین جو تعلق تبدیل ہوا ہے وہ سونے کی در بڑہنے سے ایسا ہی ہوا ہے جیسا کہ چاندی کی در گھٹنے سے یا دونون سببون کے جمع ہونے سے"

لارڈز کو معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انڈیا نے جو بالفعل اپنی درخواست پیش کی ہے اسپر بھی وہی نکتہ چینی ہوتی ہے جو اُن گورنمنٹون پر جو اپنے چلتے ہوئے سکون کی در گھٹاتی ہین علی العموم ایسی گورنمنٹون کا مقصود یہ ہوتا ہی کہ وہ اس مقدار زر کو کم کرین جو اُن کو اپنے قرضخواہون کو دینی پڑتی ہین۔ صورت حال مین لارڈز دونون مقدمات کے درمیان کوئی فرق نہین پاتے (اسپر بابو رمیش چندر نے یہ حاشیہ اپنی

طرف سے لگایا ہے کہ گورنمنٹ انڈیا کا اصل مقصود یہ ہے کہ اس مقدار زر کو بڑھائے جو ٹیکس دینے والون سے وہ لیتی ہے)

اگر اسکے بخلاف یہ صورت ہو کہ ہندوستان مین جو روپیہ کی قیمت کم ہوئی ہے اسکی قیمت ہندوستان ہی مین اس تجویز کے موافق جو گورنمنٹ انڈیا نے پیش کی ہے زیادہ کی جائے تو اس تجویز کی تعمیل پر ظاہر اعتراض یہ ہوگا کہ وہ ہر یک معاہدہ کی ہر معینہ زر واجب الادا کی مقدارون کو بدل دیگی۔

اگر مبادلہ کی حالت جو بالفعل موجود ہے وہ چاندی کی قیمت کے گھٹنے کے سبب سے مانی جائے اور گورنمنٹ کی تجویز کامیاب ہو تو وہ ان تکالیف سے سبکدوش کریگی۔

(۱) انگلنڈ کو روپیہ بھیجنے مین جو مبادلہ کے سبب نقصان ہوتا ہے اُسکے پورا کرنیکے واسطے گورنمنٹ انڈیا کو جو برائے نام ٹیکس لگانے کے درست کرنے مین تکالیف اٹھانی پڑتی ہین انسے سبکدوشی ہوگی

(۲) سول کے ملازم اور اور انگلش مین جو کوئی خدمت یا کاروبار انڈیا مین کر رہے ہین اور وہ انگلنڈ مین اپنا روپیہ بھیجتے ہین وہ بھی نقصان سے بچین گے۔

(۳) انگلش مین جنہون نے انڈیا مین روپیہ جمع کیا ہے یا کسی بنج بیوپار مین روپیہ لگایا ہے اور وہ اپنے روپیہ کو انگلنڈ مین منتقل کرنا چاہتے ہین انکو بھی نقصان سے سبکدوشی ہوگی۔

لیکن ان سبکدوشیون کا اثر فی الحقیقت جہان تک وہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اسطرح ہوگا کہ انڈیا مین جو سرکاری معاہدے چاندی پر کئے گئے ہین اپر اضافہ ہوگا۔ جب انڈین گورنمنٹ کی درخواست کا یہ جواب ملا تو بعد ازان عرصہ کے لئے کرنسی کا سوال دب گیا اور پھر پیش نہین ہوا اور آیندہ چھ سالون مین جن مین لارڈ لٹن کے عہد کے آخر دو سال اور لارڈ رپن کا کل عہد حکومت داخل تھا روپیہ کی قیمت بھی بہت ہی کم گھٹی ۱۸۷۸-۷۹ مین ۱۹ پنس تھی اور ۱۸۸۴-۸۵ مین ۱۹ ۵/۱۶ پنس تھی۔ لیکن ۱۸۸۶ع کے شروع مین چاندی کی قیمت کم ہوگئی تو لارڈ ڈفرن نے جو اسوقت وائسرائے تھے یہ ڈرانے والا تار سکرٹری آف سٹیٹ کو بھیجا کہ سرحد پر ریلون کے بنانے کے لئے اور اُس کی محافظت کے واسطے اور ملٹری خرچون کی افزائش کے واسطے جو قرض لئے جاتے ہین اُن کے سود ادا کرنے کے فنانشل انتظامات اسی فرض پر مبنی ہوتے ہین کہ روپیہ کی قیمت ۱۸ پنس سے کم نہ ہوگی اب چاندی کے بھاؤ گھٹنے سے اور امریکہ یونائیٹڈ سٹیٹس کی پولیسی تحقیق نہ معلوم ہونے سے بڑے بڑے

اندیشے اور تردد دامنگیر ہین اسلیئے ہم بالتجا التماس کرتے ہین کہ ہیجسٹی ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ اس معاملہ پر بہت جلد توجہ فرمائے۔ تجربہ یقیناً یہ ثابت کرتا ہے کہ التوا کے ہونے سے نظم ونسق کے معاملات کے فیصلون مین بڑی دشواریان پیش آتی ہین۔

اس تار کے بھیجنے کے بعد لارڈ ڈفرن اور انکی کونسل کے ممبرون نے چھٹی بھیجی جس مین بیان کیا کہ روپیہ کی قیمت کا کم ہونا امریکہ کے بلینڈ ایکٹ کے منسوخی یا ترمیم کے خیال پر مبنی تھا یہ عین وقت ہے کہ کرنسی کا کل مسئلہ پھر پیش کیا جاوے اور ایسی کوشش ہونی چاہیے کہ جس سے روپیہ اور سونے کا ایک مستقل تعلق پیدا ہو یعنی اُنکے درمیان مبادلہ مستقل ہو۔

یہ تار اور چھٹی دونون ٹریزری مین لارڈ رینڈولف چرچل سکرٹری آف سٹیٹ انڈیا نے بھیجدیئے ٹریزری نے گورنمنٹ انڈیا کی درخواست کو پھر نامنظور کیا ۱۸۷۸ء کے انٹرنیشنل کانفرنس کے ممبرون کی رائے کا استناد پر لکھا کہ سونے چاندی کی قیمتون کے درمیان کسی نسبت معینہ کا مقرر ہونا ہرگز عمل مین نہین آسکتا اور یہ بھی بیان کیا کہ گورنمنٹ انڈیا نے جو درخواستین پیش کی ہین انکی منشاء کے موافق انڈیا مین ہندوستان کے ٹیکس دینے والون کے نقصان سے انگلش افسرون کو فائدہ پہنچیگا جیساکہ چھ برس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ سر سٹیفورڈ نورتھ کوٹ نے بیان کیا تھا۔

صاحب ممدوح نے سونے مین چاندی کی مصنوعی قیمت بڑہانے کی ہر کوشش کے نتائج کے تار کا کو اپنے حکم سے بھیجا تھا پس اسی تار کا رسے سال حال مین انکار کرنے کی ترغیب کے لئے گورنمنٹ انڈیا کے مراسلہ مین کوئی دلیل نہین بیان کی گئی۔

جبکہ یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ تجاویز پیش شدہ سے گورنمنٹ کے یوروپین افسرون کو بعض فوائد حاصل ہونگے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ انڈیا کے ٹیکس دینے والون پر کیسا مضر اثر پیدا کرینگی جو وقت سے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ چاندی کی قیمت کی کمی نے ہندوستان کی تجارت کی نکاسی (اکسپورٹ) کی بڑی تحریک تحریص پیدا کی ہے (جس سے ہندوستان کی تجارتی دولت اور انڈسٹری مین بہت افزائش ہوتی ہے) تو وہ اس تنبیہ کو زور دیتا ہے کہ ان چیزون کی حالتون کے برخلاف اوادہا ہندوست اندازی نہ کیجائے جنہون نے ہندوستانیون کو نقصان کی نسبت فائدہ زیادہ پہنچایا تھا۔ یہ ناممکن ہے کہ اس مسئلہ پر بخیال انڈیا کے اکسچکر (خزانہ عامرہ) یا انگلو انڈین عہدہ دارون پر لحاظ کیا جائے اور وہ اس بات سے

خالی ہو کہ اس کے موافق جمہور کی آبادی اور تجارت پر چاندی کی قیمت کے کم ہونے کا عام اثر نہ دیکھا جائے" ٹریزری سے اس جواب کے آنیکے بعد گورنمنٹ انڈیا نے کچھ برسون تک اس باب مین کوئی کام نہین کیا لیکن روپیہ قیمت مین بہت جلد گھٹ گیا سنہ ۱۸۸۵ء روپیہ کی قیمت ۲ر۱۸ پنس تھی اور ۴-۱۸۹۳ء مین ۵ر۱۴ پنس ہو گئی۔

روپے کی قیمت کے متواتر کم ہونے نے برٹش گورنمنٹ کو یہ ترغیب دی کہ وہ اپنی اس پولیسی کو چھوڑے جو بہت سے ہندوستانی ٹیکس دینے والون اور ہندوستانی انڈسٹری کے حق مین انصافاً اختیار کر رکھی تھی سنہ ۱۸۹۲ء کی انٹرنیشنل کونفرنس نے کوئی تغیر اس باب مین نہین پیدا کیا۔ یہ خیال کیا گیا کہ غالباً" یونائیٹڈ سٹیٹس نے اپنے ایکٹ مین سے ان فقرون کو منسوخ کر دیا کہ وہ سالانہ ۴ء۵ ملین اونس چاندی خریدا کریگی اسواسطے انڈین کرنسی کا معاملہ ایک کمیٹی کے حوالہ ہوا جسکے پریسیڈنٹ لارڈ ہرشل جو اس وقت لارڈ چینسلر تھے مقرر ہوئے۔ لارڈ ہرشل کی کمیٹی نے مئی سنہ ۱۸۹۳ء مین رپورٹ بھیجی کہ انڈیا مین ٹکسالین بند کی جائین ہر روپیہ کی شرح مبادلہ ۱۶ پنس مقرر کیجائے اور گورنمنٹ واجب الادا روپیہ کے ادا کرنے مین برٹش سورن کو قبول کرے۔

اس رپورٹ کے موافق جون سنہ ۱۸۹۳ء مین اس مضمون کا ایکٹ پاس ہو گیا پھر آئندہ سالون مین روپیہ کی قیمت بڑھنی شروع ہوئی ۹۵-۱۸۹۴ء مین ار۱۳ پنس تھی۔ ۹۹-۱۸۹۸ء مین ۱۶ پنس ہو گئی۔ جب روپیہ کی قیمت تقریباً وہی ہو گئی جو ہرشل کمیٹی نے قرار دی تھی تو گورنمنٹ انڈیا نے لارڈ جارج ہملٹن سکرٹری آف سٹیٹ سے استفسار کیا کہ ایسی تدابیر کی جائین کہ روپیہ کی یہ مستقل قیمت مقرر ہو جائے۔ لارڈ جارج ہملٹن نے سنہ ۹۸ء مین ایک کمیٹی مقرر کی اور اسکا چیر مین سر ہنری فولر کو مقرر کیا۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ نہ تھا کہ وہ روپیہ کی قیمت بڑہانے کی پولیسی پر مباحثہ کرے کہ وہ ۱۶ پنس مقرر ہو یہ پولیسی تو ابھی مقبول ہو کر عمل مین آ چکی تھی۔ سر ہنری فولر خود سنہ ۱۸۹۴ء مین سکرٹری آف سٹیٹ انڈیا تھے اور جب سنہ ۱۸۹۳ء مین انڈیا ٹکسالین بند ہوئین اور روپیہ کی قیمت بڑھنی شروع ہوئی تو وہ اس پولیسی مین کیون چون و چرا کرتے اور انکی کمیٹی کو یہ ہدایتین نہین کہ وہ اس پولیسی پر مباحثہ کرے بلکہ یہ رپورٹ کرے کہ گورنمنٹ انڈیا کا جو مقصود مدنظر ہے وہ اچھی طرح ان تدابیر سے جو ظاہر کی گئی ہین حاصل ہوگا۔ سر ہنری فولر کی کمیٹی نے بہت سی شہادتین اس باب مین لین کہ ہندوستانیون کی اغراض کے لئے اسکی ضرورت کیا ہے کہ روپیہ کی مستقل

قیمت ۱۶ پنس قرار دی جائے۔ بعد ان شہادتون کے ۱۸۹۹ء مین سرہنری فولر اور انکی کمیٹی نے رپورٹ بھیجی انہون نے سفارش کی کہ برٹش سورن انڈیا مین ایک مروج سکہ قرار پائے اور اس کی قیمت مین ہر روپیہ ا شلنگ چار پنس کا محسوب کیا جائے اور یہ بھی سفارش کی کہ گورنمنٹ انڈیا روپیونکے بدلہ مین سونا بشرح مذکورہ دینا نہ اختیار کرے بلکہ وہ سونے کا ایک رزرو رکھے کہ وہ غیر ملکون کو زر بھیجنے کے لئے موجود اس حالت مین رہے کہ شرح مبادلہ کا تنزل اسکی امداد کو ضروری بنائے ۱۸۹۹ء مین ایکٹ پاس ہوا کہ برٹش انڈیا مین سورن رائج الوقت سکہ قرار پائے۔ انڈیا کے خزانہ اور کرنسی رزرو مین سونا آنا شروع ہوا اپریل ۱۸۹۹ء مین دو ملین سٹرلنگ کا سونا جمع تھا اور مارچ ۱۹۰۰ء مین سات ملین کا سونا جمع ہو گیا۔

سرہنری فولر کی کمیٹی نے جو ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء مین شہادتین لین وہ ایک بڑی ضخیم کتاب چھ سو صفحون کی ہے اعلےٰ درجہ کی ممتاز اور بڑی آزمودہ کار انگلو انڈین کمیٹی نے اپنی رائین بڑے زور سے ظاہر کین مگر کمیٹی مین یہ اظہار نہین دیا کہ ہوم چارجز جنے تمام مشکلات مین ڈال رکھا ہی کم کیئے جائین۔ انہون نے اس بات کو قبول کر لیا تھا کہ ان چارجز سے قطعی کسی طرح گریز نہین ہو سکتی وہ اس تدبیر کی مضبوطی سے برخلاف تھی کہ انڈیا مین ٹیکسین زیادہ کی جائین۔ اسلئے انہون نے منظور کر لیا کہ روپیہ کی قیمت بڑہائی جائے سر انٹونی میک ڈونل کی شہادت اس رائے کو بہت صفائی سے ظاہر کرتی ہے۔ فقرات ذیل ان کی شہادت مین سے انکے خیالات کو بیان کرتے ہین۔

سر انٹونی میک ڈونل کی شہادت

سوال۔ اب فرض کرو کہ ٹکسالین پھر کھولدی جائین اور روپیہ کی شرح مبادلہ ایک شلنگ ہو جائے تو تمہارے ریونیو پر اسکا بالکل اثر کیا ہو گا؟

جواب۔ البتہ اسکا اثر ہمپر اسطرح ہو گا اور زیادہ ریونیو بڑہانا ہو گا تاکہ ہوم چارجز ادا کئے جائین

سوال۔ کیا اس سے تمہاری مراد یہ ہی کہ ٹیکسین بڑہائی جائین۔

جواب۔ ہان۔

سوال۔ تم اپنی رائے ہمکو بتاؤ کہ ٹیکسون کے بڑہانے مین کوشش کرنے کا اکونے مک (اقتصادی) کیا اثر ہوگا؟ (اکونے مک کے معنی یہ ہین کہ حسن کفایت کے ساتھ روپیہ کا خرچ)

جواب۔ مین مانتا ہون کہ اگر روپیہ ایک شلنگ کا ہوگیا اور تم نے یہ چاہا کہ دوسرے مین تو دس یا بارہ کروڑ روپیہ کے قریب ٹیکسین زیادہ کرنی ہونگی۔ مین یہ کہتا ہون کہ یہ ناممکن ہے کہ یہ کام بغیر اسکے ہوسکے کہ ایسی پولیٹکل ناراضی نہ پیدا ہو کہ جس سے غایت درجہ کا خوف پیدا ہو۔ اس سے دوسری طرح کی سرروبرٹ گفن کی شہادت تھی جو برٹش اکونومسٹ (اہل اقتصاد) کی رائے کو بیان کرتی تھی کہ وہ انڈیا مین مصنوعی کرنسی پر لعنت بھیجتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ ملک کی بھلائی کبھی کسی کرنسی سے نہین ہوسکتی جب تک وہ خود بخود نہ چلے۔

انہون نے ہوم چارجز کے مشکلات کے جواب کے ساتھ خوب کشتی لڑی اور بہادرانہ کہا کہ ان چارجز کو گھٹانا چاہئے۔

سرروبرٹ گفن کی شہادت

یہ سوال فائی نینس کا ہے جسکی نسبت مین آخر بات یہ بیان کرتا ہون جو اس اظہار کے لئے دلیل ہے کہ ان تمام حالات پر نظر ثانی کی جائے جو انڈیا کے خرچون کے مسئلہ کے متعلق ہین۔ جو بیانات مین نے دیکھے ہین وہ اس بات پر مقصور ہین کہ انڈیا پر زیادہ ٹیکسین لگائی جائین یا نہ لگائی جائین لیکن فائی نینس کے سوالات کی دوسری جانب کو بھی دیکھنا چاہئے۔ یہ صورت بھی ہوسکتی ہے اور مجھے خوف ہے کہ وہی انڈیا کے ذمے ایک بڑی مقدار خرچون کی ناجائز طور پر لگا رکھی ہے جو زیادہ تر برٹش ایمپائر کو اپنے ذمے لگانی چاہئے۔ انڈیا مین جو سپاہ رکھی جاتی ہے وہ محض ہندوستانیون ہی کے فائدہ کے لئے نہین رکھی جاتی بلکہ کل برٹش ایمپائر (سلطنت) کے عام فائدہ کے واسطے تو یہ ممکن ہے کہ انڈیا کے گھاٹے کا انتظام زیادہ آسانی سے قابو مین آسکتا ہے بہ نسبت اسکے کہ بیان کیا جاتا ہے اور اسکے سبب سے فرضی ضرورت اسکی نہین رہتی کہ انڈیا مین روپیہ کو بدلین۔ شاید یہ میرا کہنا پولیٹکس کارروائی پر مورچہ بندی ہوگی کہ ہم سب جانتے ہین کہ کچھ وقت سے ایک روائل کمیشن (بادشاہی کمیٹی) اجلاس کر رہا ہے جسکے چیرمین لارڈ ولبی ہین جو اس سوال کو حل کر رہے ہین کہ ملیٹری وغیرہ خرچون مین سے کسکو انڈیا کی ذمے ڈالنا چاہئے۔ مین پسند کرتا ہون کہ اس معاملہ مین جو بات میرے دل پر منقش ہوئی ہے اسکو

بڑی مضبوطی کے ساتھ ظاہر کرون کہ اس معاملہ مین انصاف کے ساتھ برتاؤ نہین کیا جاتا بعض اوقات علی العموم ان چیزون کو محسوب کرنا چاہیئے جن سے ہندوستان مین یورپین سپاہ کے موجود رہنے سے کل ایمپائر کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ سپاہ فقط ہندوستانیون کے فائدہ کے لئے نہین ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ تین چار ملین سٹرلنگ (یعنی چار کرور روپیہ) کے درمیان انڈیا کے مستقل خرچون مین سے کم ہونا ضرور چاہیئے۔ یہی بڑی بنیاد ہے یعنی گھاٹے کا کوئی ثبوت نہین ہے جسکے سبب سے انڈیا مین روپیہ کی حالت بدلنے پر مین معترض ہون بیشک اس قسم کی تبدیلی سے تمام اعتراضات باقی رہتی ہین۔ دو ہندوستانیون کی بھی شہادت لی گئی ایک گواہ مروان جی رستم جی تھے جو بمبئی کے اکسچینج بروکر قائم مقام تھے دوسرے گواہ بابو رویش چندر تھے جو بنگال کے قائم مقام تھے۔ یہ دولون گواہ روپیہ کی قیمت بڑھا کر ۱۶ پنس مقرر کرنے کے برخلاف تھے۔ مسٹر رستم جی نے یہ سفارش کی کہ روپیہ کی قیمت ۱۵ پنس مقرر کیجائے جو ۱۸۹۳ء مین ٹکسالون کے بند ہونے سے پہلے تقریباً تھی۔ بابو صاحب نے سفارش کی کہ روپیہ کی کوئی قیمت مصنوعی بالکل نہین مقرر کی جائے ان دولون ہندوستانی گواہونکی شہادت سے کچھ مضمون استنباط کر کے لکھتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ انکی رائین کیا تھین۔

مسٹر مروان جی رستم جی کی شہادت

سوال۔ تم کسواسطے روپیہ کی قیمت ا شلنگ دو پنس مقرر کرنے کے بہ نسبت ایک شلنگ ۴ پنس مقرر کرنے کے زیادہ حامی ہو۔

جواب مین اس اصول پر اس کی حمایت کرتا ہون کہ آپ ایک سونے کا سکہ جاری کرنے کو ہین مین آپکے دلنشین کرتا ہون کہ سونے کا سکہ جاری کرنا بہت لحاظ سے قرین مصلحت ہے۔ اول آپ خیال کرین انڈسٹری (کلون کی محنت کی مزدوری) پر جو بڑی بکار آمد بات ہے اور پھر ہندوستان کی اور تجارتو نپر جن مین انڈیا چین سے مقابلہ کرتا ہے۔

سوال۔ تمہاری بڑی دلیل یہ ہے کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ ایک شلنگ دو پنس کی شرح انڈیا کی تجارت کے لیئے بہتر ہوگی۔

جواب۔ مین انڈین ملز اور ٹریڈر پر جو چین کے مقابلہ مین جاری ہین خیال کرتا ہون۔

سوال۔ تم یخیال کرتے ہو کہ ایک شلنگ ۲ پنس کی شرح چین کے ساتھ مقابلہ کو کم کردیگی اگر چین اصل مین

ریل وغیرہ بنائین؟

جواب۔ مین کہتا ہون کہ ہم سوت کو بہ نسبت حال کے زیادہ ارزان بیچ سکینگے؟

سوال ہمیشہ یا صرف ایک خاص وقت مین؟

جواب۔ ایک شلنگ ۴ پنس کے روپیہ کی نسبت ہم ہمیشہ زیادہ سستا بیچ سکینگے۔

بابو رومیش چندر دت کی شہادت

سوال۔ گورنمنٹ نے جو روپیہ کی قیمت کم ہونے کے روکنے کے لئے تجاویز پیش کین ہین

انسے روپیہ کی قیمت بڑہجائیگی؟

جواب۔ ہان مین خیال کرتا ہون کہ اگر میری یاد صحیح ہو کہ روپیہ کی قیمت ۱۸۹۳ء مین ایک شلنگ دو پنس تھی اور اب تقریباً ایک شلنگ ۴ پنس ہے بس اس طرح سے آخر پانچ سالون مین روپیہ کی قیمت ۲ پنس بمقابلہ سونے کے بڑہگئی ہے۔ جب روپیہ کی قیمت جو ۱۸۷۱ء سے ۱۸۹۳ء تک کم ہوئی اس کی نسبت مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجیئے کہ انڈین گورنمنٹ اور پروونشل گورنمنٹ مین روپیہ کی کمی قیمت کے سبب سے ریونیوز قدرتی افزائش پاتے ہین زمین کا ریونیو اور ریونیو اسطرح بڑھ گئے کہ سب طرف روپیون مین قیمت بڑہگئی کھانے کے اناجون کی قیمت بڑہگئی جسکی وجہ سے گورنمنٹ کی تجدید بندوبست اراضی مین جمع کی زیادہ تشخیص کی گئی کہ گورنمنٹ سب سے بزرگتر زمیندار ہی وہ مستحق ہی کہ جب زمین کی پیداوار کی قیمت بڑھی تو اس مین سے اپنا زیادہ حصہ لے اور یہی حال انکم ٹیکس کا ہی جو آمدنیان روپیون مین زیادہ ہوئین تو انکم ٹیکس اُنسے زیادہ لیا پس جبکہ روپیہ کی قیمت مین ۱۸۷۱ء سے ۱۸۹۳ء تک کمی ہوئی تو براہ راست قدرتی طور پر گورنمنٹ کے ریونیو مین جسکا تخمینہ روپیون مین کیا گیا تھا بیشی ہوئی۔

سوال۔ تمہارا اول اعتراض روپیہ کی مصنوعی قیمت بڑہانے پر یہ ہی کہ عملاً اسکے معنی یہ ہین کہ ٹیکس لگانے مین عام بیشی کی جائے؟

جواب۔ ہان قدرتی افزائش سے بھی اوپر وہ اور زیادہ ہے۔

سوال۔ تم کہتے ہو کہ اس تجویز پر میرا ایک اور سخت اعتراض ہی اسکو بیان کرو؟

جواب - انڈیا مین لاکھون کاشتکار اور مزدور ایسے ہین جو روپیہ قرض دینے والون اور مہاجنون کے قرضدار ہین اور قرض کا حساب اُنکا زیادہ تر روپیون مین بہ نسبت اناج کے رہتا ہے - جب روپیہ کی مصنوعی قیمت زیادہ کیجائیگی یا روپیہ کی قیمت زیادہ مستقل مقرر کیجائے گی جیسی کہ وہ بالفعل زیادہ ہوئی ہے تو اس سے انڈیا کے کاشتکارون اور مزدورون کی قرضداری زیادہ ہوگی اور قرض دینے والون اور مہاجنون کو اُنہین زیادہ روپیہ دینا پڑیگا - اس تجویز سے تونگر دولتمند جماعتون کو زیادہ فائدہ پہنچے گا جو مفلس غریبون کے روپے سے کمائی کہاتے ہین - چکی کے پاٹ کا بوجھ جو قرضدار جماعتون کے گلے کے گرد پڑا رہتا ہے وہ اور زیادہ بوجھل ہو جائے گا - انڈیا کے صرافہ کے بازارون مین روپیہ کی قیمت بڑہانے کا یہ اثر ہوگا کہ وہ روپیہ قرض دینے والون دولتمندون کو فائدہ پہنچائیگا اور غریب قرضدار کاشتکارون کا ہرج اور نقصان کریگا -

سوال - اب تم کم قیمت زیورون کے ذکر پر آئے ہو ؟

جواب جب سال مین فصل اچھی ہوتی ہے تو ہندوستانی جو کچھ بچا سکتے ہین اُسکو وہ سیونگس بنکس مین جو غریب آدمیون کے لئے موجود ہین جمع نہین کرتے بلکہ وہ چاندی کے زیور اور ٹوم چھلے مین عورتون کے جمع کرتے ہین - عملاً انڈیا مین کاشتکارون اور مزدورون کی تمام جماعتین ایسی بچت کی دولت کو اس صورت مین رکھتے ہین - جن برسون مین خشک سالی ہوتی ہی تو یہ چاندی یا اسکا بڑا حصہ قحط زدہ اضلاع مین بیچڈالا جاتا ہے تاکہ اناج خوراک کے لئے ہاتھ آئے گورنمنٹ انڈیا کی تجویز پیش شدہ حقیقت مین انڈیا کے غریب آدمیون کے پس انداز کی تہائی کے قریب فرق کرتی ہے - جب روپیہ کی مصنوعی قیمت کا اضافہ ہوگا تو چاندی کے کڑے اور توڑے جنمین غریب آدمیون کی بچت لگی ہوئی ہے اصل لاگت سے کم قیمت پر فروخت ہونگے پس گورنمنٹ کے قلم کے ایک ڈوبے سے انڈیا کے غریب آدمیون کی قومی دولت گھٹ جائیگی تاکہ نہایت آسانی سے گورنمنٹ اپنے نقصان کو پورا دفع کردے -

سوال - تم کیا خیال کرتے ہو کہ یہ تجاویز کیا اپنا اثر انڈیا کی صنعت پر کرینگی ؟

جواب مین کوئی صنعت وحرفت کا کام نہین کرتا اسلیئے کوئی اپنا ذاتی علم وتجربہ نہین رکھتا لیکن جو لوگ ان مین مشغول رہتے ہین انسے مین نے استفسار کیا تو انہون نے مجھ سے کہا کہ روپیہ کی مصنوعی قیمت کا بڑہنا تجارت کو اپنی جگہہ سے ہلا دیگا اور صنعت کو نقصان پہنچائیگا مین نے بمبئی مین ان لوگون سے جو روئی کی انڈسٹری مین مصروف تھے سنا کہ وہ بڑی کم بخت حالت مین ہین خاصکر چین اور جاپان کے مقابلہ مین

وہ اسکو بواسطہ اور بے واسطہ ٹکسالون کے بند ہونے پر محمول کرتے ہین۔ برٹش تجارت اور ایشیائی
ملکون مین جنمین چاندی کے سکّے چلتے ہین اچھی حالت مین ہے پھر کسواسطے برٹش تاجر انڈیا سے سونے
اور چاندی کی قیمتون کے درمیان ایک نسبت معینہ کے خواستگار ہین جسکے لئے وہ ایشیا کے
اور ملکون سے طلبگار نہین ہوسکتے ہندوستانی اسکو نہین چاہتے اُنکو اس سے کچھ فائدہ نہین
ہوگا بلکہ ان کو روپیہ کی مصنوعی قیمت کے بڑہنے سے طرح طرح سے وہ نقصان ہوگا جسکا بیان
اوپر ہوا۔ چونکہ گورنمنٹ انڈیا قدرتی وکیل رعیت کی ہے اور انکی بہبودی کی محافظت کی کفیل تو اسکو چاہئے
کہ وہ اس تدبیر سے انکار کرے جسکو رعیت نہین چاہتی اور نہ اس سے کوئی فائدہ اوٹھا سکتی ہے۔

سوال۔ تم کہتے ہو کہ گورنمنٹ انڈیا کی تجویز پیش شدہ قدرتی نہین ہے یعنی کہ انگلنڈ کو جو انڈیا کی دولت کا
اخراج سالانہ تنخواہ پنشن وغیرہ کی صورت مین بڑہتا جاتا ہے اسکی وہ دوا نہین ہے؟

جواب۔ تمام وظیفے و تنخواہین انگلنڈ مین سونے مین دئے جاتے ہین بجائے اسکے یہ سونے کی واجب الادا
رقمین گھٹائی جاوین جو طبعی اور مناسب دوا ہی۔ گورنمنٹ غیر طبعی و خطرناک و بے آس دوا مین اختیار
کرتی ہے۔

فرض کرو کہ ایک ہندوستانی زمیندار جو اپنی جائداد سے لگانات روپیون مین پاتا ہے اُسکو
اپنے ایجنٹ کو سونے مین تنخواہ دینی پڑتی ہے تو عدل اور انصاف کیا یہ کہے گا کہ وہ اپنی لگانون کو
سونے مین اس لئے حاصل کرے کہ اسکو لندن مین اپنے ایجنٹ کو سونے مین تنخواہ دینی پڑتی ہے۔
اسکی فراست وزیری کا سیدہا طریقہ یہ ہی کہ وہ اپنے لنڈن کے خرچ کو جتنا کم کرسکے کم کرے۔

قانون کرنسی پر ڈگبی صاحب کی اعتراضات

گورنمنٹ انڈیا نے اس نئے قانون کرنسی کے جاری کرنے مین بڑی خطا کی اور ٹکسالون کے بند
کرنے سے اور روپیہ کی مصنوعی قیمت مقرر کرنے سے گورنمنٹ نے انڈیا کے ہر نوع کے آدمیون کو
نقصان پہنچایا اگر گورنمنٹ نے اس پولیسی کے جاری رکھنے پر اصرار کیا تو غالباً انڈیا پر آخر کار وہ مصیبت
پڑیگی جو کبھی پہلے نہین پڑی تھی وہ ملک سے دولت کو خوب اخراج کریگی اور جس تباہی کو اُسنے
شروع کیا ہے اُسکو پورا کریگی اس باب مین جیسی اخلاقی غلطی کی گئی ہے ایسی ہی فائینینشل خطا ہوئی ہے

وہ یہ ہی کہ بالفعل جو لوگون کے پاس چاندی کے ذخیرے اور گنجینے تھے اُنکا بڑا حصہ خالی ہوگیا اور روزمرہ کے معاملات مین زیادہ قباحتین پیدا ہوئین۔ اتفاقی غلطی جو ہوگئی ہے وہ تقریباً لاعلاج ہے اور ہمیشہ رہیگی قانون بنانے مین گورنمنٹ انڈیا کا منشا یہ تھا کہ چونکہ وہ ایسے ملک کی قرضدار ہے جسمین سونے کے سکہ کا رواج ہے تو وہ اپنے اس روپیہ کی تعداد کو جو قیمت مین کم ہوگیا تھا گھٹلائے جو اسکو ہر سال واجب الادا بیش بہا سونے کے سکہ کے ادا کرنے مین دینا پڑتا تھا یہ انکا ایک ظاہری فرض تھا بشرطیکہ کوئی اس سے بڑا فرض بیچ مین حائل نہ ہو۔

گورنمنٹ سے سہو ہوا یا لاعلمی ہوئی۔ سہو ہونا تو ناممکن ہی واقعیت یہ ہی کہ رعایا کیساتھ جو اس کے اور تعلقات ہین اُن مین ایسے فرائض ہین جو بالاتر ان فرائض سے ہین جو مقروض ہو کے سونے کے سکہ کے چلانے والے ملک سے ہون۔ ڈگبی صاحب اس باب مین کہ کیا کیا گیا اور اس کے نتائج کیا ہوئے اور آیندہ کیا ہونگے اپنے بیان پر مسٹر سیسل بالفورنیبن کے اس بیان کو ترجیح دیتے ہین جو انہون نے اپنی کتاب سائنس آف تہذیب مین لکھا ہے؛؛

انگلنڈ کو جو انڈیا سالانہ روپیہ ادا کرتا ہے وہ ۱۸۷۰-۷۴ء مین تقریباً ۱۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ تھا وہ بڑھکر ۱۸۹۵ء مین تقریباً ۱۷۵۰۰۰۰۰ پونڈ ہوگیا یعنی تقریباً ۶۰ فیصدی بڑھگیا۔

۱۸۷۰-۷۴ مین روپیہ کی شرح مبادلہ ایک شلنگ ۱۱ پنس تھی اس لئے گورنمنٹ انڈیا کو ۱۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کے ادا کرنے کے لئے ۱۱۵۰۰۰۰۰۰ روپے سرسری طور پر اپنی آمدنی مین سے منہا کرنے پڑتے تھے اور اسی شرح مبادلہ کے موافق ۱۸۹۵-۹۶ء مین ۱۸۳۰۰۰۰۰۰ روپے منہا کرنے پڑے لیکن فی الحقیقت اسکو بجائے ۱۸۳۰۰۰۰۰۰ روپے کے ۳۰۰۰۰۰۰۰۰ روپے دینے پڑے بجائے ۶۰ فیصدی کی ۱۶۰ فیصدی اضافہ ہوگیا اسکا سبب یہ تھا کہ انگلنڈ اور انڈیا کے درمیان شرح مبادلہ ۱ شلنگ ۱۱ پنس سے گرگر ۱ شلنگ ۲ پنس ہوگئی تھی اس مضمون کو اور لفظون مین یون بیان کرتے ہین کہ شرح مبادلہ مین تنزل کے ہونے کے سبب سے گورنمنٹ انڈیا کو جو انگلنڈ کی قرضدار تھی سالانہ ۱۱۷۰۰۰۰۰۰ روپے زیادہ دینے پڑے۔ اس روپے کے حاصل کرنے کے دو طریقے تھے یا ہندوستانیون پر ٹیکسین زیادہ کی جاتین یا پبلک ورکس کے لئے جو روپیہ جدا رکھا گیا تھا اسکے خرچ مین کمی کیجاتی اس واسطے گورنمنٹ انڈیا نے ضرورتاً اور انصافاً اسپر لحاظ کیا کہ شرح مبادلہ کا تنزل سال بسال سخت نقصان

پہنچاتا ہے اور ہندوستان کے خزانہ پر ایسا اپنا بوجھ ڈالتا ہے کہ اُس سے اُٹھایا نہین جاتا اس لیئے
اسنے اپنا یہ فرض جانا کہ خواہ کوئی سے وسائل اسکو میسر ہون شرح مبادلہ کو بڑہائے گو وہ اصل مبادلہ
ایک شلنگ ۱۱ پنس کی مساوات نہ کرسکے مگر کم از کم ایک شلنگ ۴ پنس ہو پس یہ شرح مبادلہ اسلیئے
مقرر کی اور اسکو یقین تھا کہ اس طرح شرح مبادلہ کے بڑہانے سے جو روپیہ کی بچت ہوگی وہ انڈیا کے
خزانہ کی بچت مین شمار ہوگا۔ اسواسطے بالضرور وہ ہندوستانیون کو روپیہ بچیگا پس شرح مبادلہ
ایک شلنگ ۲ پنس بڑہا کر ایک شلنگ ۴ پنس مقرر کی انڈیا کو اپنے قرض کے ۱۷۵۰۰۰۰۰ پونڈ جو
انگلنڈ کو قرض دینے پڑتے تھے جسکے بدلہ مین پہلے تیس کروڑ روپے دینے پڑتے تھے ۔ اب
۲۶۲۵۰۰۰۰۰ روپے دینے پڑے اس طرح انڈیا کے خزانہ کو ۳۷۵۰۰۰۰۰ روپے کی بچت
ہوئی اور شرح مبادلہ ایک شلنگ ۴ پنس کے مستقل مقرر کرنے سے یہ بچت بھی مستقل ہوگئی جسپر
گورنمنٹ نے مبارکباد دی کہ وہ اپنے کامون مین کامیاب ہوئی پھر اس کے برخلاف جو رائین تھین
بیان کی گئین انکو اسلیئے نہین سنا اور ان واقعیتون پر خیال نہین کیا جو انکی تحریر پر بٹہ لگاتی تھین۔
گورنمنٹ نے اپنی مشکل کے سہل کرنے مین یہ دو تدبیرین کین (۱) روپیہ کی قیمت کو پنسون مین
بڑہالیا یعنی انگلنڈ اور انڈیا کے درمیان کم از کم شرح مبادلہ ۱۳ پنس کو بڑہا کر ۱۶ پنس مقرر کیا (۲)
اسی شرح کو مستقل مقرر کیا اور اسکے تغیر کی حدین نہایت تنگ مقرر کین اور اسی سے روپیہ جو انگلنڈ بھیجا
جاتا تھا اسمین ۳۷۵۰۰۰۰ روپے کی کمی ہوئی اسکو انڈیا کی سالانہ بچت خیال کیا۔ مگر گورنمنٹ نے
اسپر کچھ خیال نہین کیا کہ ان دولتمندون کا کتنا نقصان ہوا جنکے پاس چاندی کی سلین اور اینٹین اور ڈلے
تھے اور اہل زراعت و اہل تجارت کو اس سے کیا کیا نقصان پہنچے۔

جب ۱۸۹۳ء مین گورنمنٹ انڈیا نے ٹکسالون مین چاندی کے سکون کے آزادانہ ڈہلنے کو بند
کردیا تو کل چاندی جو سکون کی صورت مین نہ تھی بالکل اسکا سکوک ہونا بند کردیا۔ پس جو دولتمند چاندیکا
بنج کرتے تھے اور اُنکے پاس چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اُنکو بڑا نقصان پہنچا ٹکسالون کے بند
ہونے سے پہلے وہ اپنے ۱۶۵ گرین چاندی کا ایک روپیہ بنوا سکتے تھے۔ اس طرح اپنے تئین
نقصان سے بچا سکتے تھے مگر دفعتاً ٹکسالین بند ہوگئین اور اُنکو اتنی مہلت بھی نہین دیگئی کہ وہ اپنی چاندی
کے روپے ڈہلواتے۔ اس مہلت دینے سے گورنمنٹ کی اپنی کارروائی مین ہرج ہوتا تھا اس لیئے ان

اس لیئے ان چاندی کے بیچ کرنے والون کے سر پر دفعتہً مصیبت آئی جس سے اُن کا دوالا نکلا۔

گورنمنٹ کے اس قانون سے اہل تجارت مین روپیہ کا دوران کم ہوا جسپر ملک کی تہذیب کا مدار ہے تہذیب کے لیئے دولت ایسی ہے جیسی کہ پیچدار کلون کے واسطے تیل جو پہیون کو باسانی حرکت دیتا ہے اور اُنکے پرزون مین نقصان نہین آنے دیتا۔ تہذیب سے دولت کو اور کلون سے تیل کو جدا کیجیے تو فوراً فرکشن (رگڑ) پیدا ہوگی کہ حرکت کی مزاحمت کریگی اور آخر کار سب کلون مین خرابی پھیلائیگی ٹکسالونکے بند ہونے سے اور شرح مبادلہ کے معین ہونے سے سوداگرون اور تاجرون مین روپیہ کا دوران کم ہوا اور اس سے انکو نقصان پہنچا۔

قانون کرنسی پر مسٹر جمشیدجی اردشیر وادیا کے اعتراضات

ڈگبی صاحب نے جمشیدجی کے یہ اعتراضات اپنی کتاب پروس پرس انڈیا مین جو نقل کیے ہین اُن مین سے بعض لکھے جاتے ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے علے الاعلان ظاہر کیا ہے کہ اسنے بغیر ٹیکس لگانے کے خزانہ مین بڑی توفیر پیدا کی ہے لیکن اگر ٹیکس دینے والون سے بجائے ½ ۱۱ پنس کے ۱۶ پنس لئے جائین تو فائی نینس ممبر کس منھ سے کہتا ہے کہ وہ ٹیکس دینے والونکی جیب سے زیادہ روپیہ نہین نکالتا۔

فرض کرو کہ آج لورپول مین روئی کا بھاؤ ۴ پنس فی پونڈ ہے پس اگر گورنمنٹ کی ٹکسالون کے کھلے ہونے کی صورت مین ایک شخص کو انگلنڈ کے اکس چکر (لین دین و قرض کا محکمہ) مین ایک روپیہ ادا کرنا ہو اور روپیہ کی قیمت ۱۶ پنس ہو تو چار پونڈ روئی بجائے ۳ پونڈ کے دینی پڑیگی یعنی اسکو اپنا پیداوار زیادہ دینا پڑیگا۔ اسپر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ رعیت زیادہ ٹیکس نہین دیتی۔ اس مین شک نہین کہ کرنسی کے قانون نے امپورٹ (درآمد مال) کی قیمت کو ارزان کردیا ہے لیکن دنیا مین کوئی مہذب ملک ایسا نہین ہے کہ برآمد مال کو جو ملک کا سرمایہ اور محنت ہوتا ہے نقصان پہنچا کر درآمد مال کو نفع پہنچائے۔

قانون کرنسی پر دادابھائی نوروجی کے اعتراضات

دادابھائی نیروجی پارسی برسون سے انگلستان مین تاجرانہ بود و باش رکھتے ہین اور کمیشن ایجنٹ بھی ہین اور ہر قسم کے اکسپورٹ اور امپورٹ کے کامون کا خوب تجربہ رکھتے ہین اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہچکے ہین اور بڑے عالم اور مدبر ملکی بھی ہین اُنہون نے اہل ہند کو گورنمنٹ انڈیا پر نکتہ چینی کے بہت سے گُر سکھائے ہین۔ اُنہون نے اپنی کتاب پورٹی آف انڈیا اور نامور اخبارون مین انڈیا کرنسی کمیٹی ۱۸۹۸ء کے باب مین بڑے زور کے مضامین لکھے ہین اُن مین سے چند فقرے نقل کئے جاتے ہین۔ زمانہ و تجربے نے ثابت کر دیا کہ انکے اعتراضات اس قانون پر فقط خیالی تھے جو نقصانات اس قانون کے اُنہون نے بیان کئے انکا ظہور کچھ نہین ہوا۔ وہ اب قابل ذکر بھی نہین رہے۔

(۱) شرح مبادلہ کا گھٹنا بڑھنا فی نفسہ (بشرطیکہ اور حالات بدستور رہین) قومونکی باہمی تجارت کے اندر کوئی بات نہین ہے وہ اپنی ضرورتون کے موافق اپنے تئین آپ ٹھیک اور درست کرلیتا ہے۔

(۲) ٹکسالون کے بند کرنے سے یا سونے کے سکے کے داخل کرنے سے انڈیا کے ٹیکس دینے والون کو ہوم چارجز مین یعنی اس رقم مین جو انڈیا انگلینڈ کو ادا کرتا ہے کوڑی کی بچت نہین ہوگی نہ ہوسکتی ہے اسکی وجہ ظاہر ہے۔ فرض کرو کہ ہوم چارجز کے لئے دو کروڑ پونڈ انگلستان کو انڈیا ادا کرتا ہے اب ہندوستان کی ٹیکس دہندون کو اپنا پیداوار جس مین ایک چھٹانک بھی کمی نہوگی انگلستان کو اتنا بھیجنا پڑیگا جو دو کروڑ پونڈ کو انگلستان مین خرید لیا جائے ہندوستان مین سیم و زر مین خواہ کسی کا سکہ چلے انگلنڈ دو کروڑ پونڈ سونے کا لیگا یا وہ ہندوستان کا پیداوار اتنا لیگا کہ وہ انگلنڈ مین دو کروڑ پونڈ کو بکے پس انڈیا کے ٹیکس دینے والونکو کوئی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے تو اسطرح کہ انگلستان مین انکا اسباب تجارت جا کر زیادہ قیمت کو فروخت ہو ان کو اس سے کوئی فائدہ نہین حاصل ہوسکتا کہ انڈیا مین کرنسی کے قوانین فریب آمیز وضع کئے جائین۔

(۳) گورنمنٹ انڈیا نے بھی اپنے مراسلہ مورخہ ۹۔ نومبر ۱۸۷۸ء مین اس بات کو تسلیم کرکے یہ الفاظ بیان کئی ہین "کہ اب یہ ظاہر ہے کہ جبتک ہوم چارجز کی مقدار نہ بدلیگی اس اسباب تجارت کی مقدار بھی نہین بدلیگی جو ان چارجز کو ادا کرتی ہے۔ مگر ہان اس وجہ سے اسباب تجارت کی مقدار بدل سکتی ہے کہ وہ جس اجنبی ملک مین جائے اس مین اسکی قیمت بدل جائے"

(۴) ٹکسالون کا بند کرنا اور اسکے ساتھ سچے روپیہ کو جسکی سچی قیمت سونے مین ۱۱ پنس ہے جھوٹا روپیہ سولہ پنس کا

سونے کی قیمت مین بناناایک خفیہ ٹیکس ۵۰ ۲ فیصدی بڑہا کر سب ٹیکس دینے والون سے لیناہے پھر اسکے ساتھ یوروپین عہدہ دارون کی تنخواہ بڑہانا اور گورنمنٹ انڈیا جو واجب الادا روپیہ دیتی ہے اسکا بڑھانا علی العموم خوشحال قرضخواہون کو نہال کرنا اور مفلس قرضدارون کو پامال کرنا ہے۔ خاصکر یہان کی رعیت اور انگلنڈ کے قرضخواہون کی صورت مین۔

(۵) ٹکسالون کے بند کرنے مین کہ وہ گورنمنٹ کا ناجائز کام خودمختاری کا ہے اسکی ذلت بھی ہے پہلی بات یہ ہی کہ تمام ٹیکس لگانے کے ایکٹون کو منسوخ کرنا ہے جنکے موافق ٹیکس دینے والون سے صحیح اصول کے موافق معاہدے ایک سچے روپیہ کے سکے کی بنا پر ہوگئے ہین۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ صحیح اصول کیا ہے کہ جبکہ انگلستان سونے کے سکے کا رواج اور انڈیا مین چاندی کے سکے کا چلن چلتے ہین ہمنے انڈیا اور انگلنڈ کے سیم و زر کے سکون کے رواج کا حال سب سے اول لکھا ہے اُسے پڑھ لو۔

(۶) سچے روپیہ کو جسمین ۱۸۰ گرین چاندی ہوتی ہے اور اسکی قیمت سونے مین ۱۱ پنس ہے جھوٹا روپیہ بنانا جسکی قیمت ۱۶ پنس سونے مین ہو بقول مسٹر گلیڈسٹن کے کہ زبردستی کے قانون اور دلیل سے ٹیکس ادا کرنے والا مجبور کیا گیا ہے کہ روپیہ کا لفظ جھوٹا استعمال کرے جسکو وہ ایک روپیہ کہتا ہے وہ ایک روپیہ نہین ہے بلکہ ڈیڑھ روپیہ ہے اسلیئے کہ ۱۶ پنس کی چاندی ۲۶۹ گرین ہوتی ہے جو روپیہ کی چاندی کی ڈیوڑہی ہے۔

(۷) اب ٹکسالون کے بند کرنے کی کارستانی کی تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ فرض کرو کہ مین کوئی اپنا پیداوار مثلاً چاول لیکر ۱۸۰ گرین چاندی خریدنے گیا جسکی قیمت مجھے ایک من چاول دینی پڑی مین چاول دیکر اور چاندی لیکر ٹکسال مین گیا اور وہان سے ایک روپیہ ڈہلوا کر لے آیا اور مجھے جو سرکار کا ایک روپیہ دینا تھا وہ ادا کردیا۔ لیکن اب ٹکسالین بند ہوگئین ان ۱۸۰ گرین چاندی کا سکہ نہین ڈہلتا اب ۲۶۹ گرین چاندی کو ڈیڑھ من کے قریب چاول دیکر خریدون تو جھوٹا ایک روپیہ حاصل ہو جو سرکار کو ادا کردن۔ غرض سچا روپیہ ایک من چاول کے بدلہ مین حاصل ہوتا تھا اب جھوٹا روپیہ قریب ڈیڑھ من چاول کے دینے سے حاصل ہوگا۔ ٹکسالون کے بند ہونے کا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ ایک من چاول کی جگہ ڈیڑھ من چاول دینے پڑی غرض ہیروجی نے ان مضامین مین اپنی فلسفیانہ نیز اور تجربہ و مشاہدے کے بیانات مین اپنی منطقی طاقت دکھائی کہ ٹکسالون کا بند ہونا اور سونے کا سکہ داخل ہونا اور روپیہ کی قیمت کا مستقل سولہ پنس کا

مقرر ہونا ملک کو زیادہ مفلس بنائیگا اور ہندوستانیونکو نقصان پہنچائیگا اور اپنے ہم رائے بعض زبردست مدبران ملکی کی تحریرون سے استناد کیا مگر گورنمنٹ انڈیا نے انکو قبول نہین کیا اور پایہ اعتبار سے ساقط جانا اور لیجلیٹو کونسل مین ۲۶- جون ۱۸۹۳ء کو کرنسی کا بل پاس ہوگیا مسٹر میکی صاحب نے اس بل کے پاس ہونے کے وقت کہا کہ اس بل کو جو مسٹر دیوڈ باربر نے پیش کیا ہے مین اس کی سب باتون کے ساتھ اتفاق کرتا ہون اور گورنر جنرل وائسرائے کو مبارکباد دیتا ہون کہ وہ ایسی تدبیر مین کامیاب ہوئے کہ جسکا اثر صرف یہی نہین ہوگا کہ ہندوستان کے فائی نینس کے انتظامات کی حالت قابل اطمینان ہوجائیگی بلکہ ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی تجارت کے معاملات جو بیس[۲۰] برس سے ابتر اور پریشان ہورہے تھے درست ہوجائین گے اور ملک مین جو زیادہ ٹیکسون کے لگنے کے خوف وخطر نے اضطراب پیدا کیا تھا وہ فرو ہوجائیگا۔

گورنر جنرل وائسرائے پریسیڈنٹ نے فرمایا کہ مین خیال کرتا ہون کہ اس باب مین میرا بالاجمال بیان سب باتون کو بیان کردیگا کہ اگر وہی موجود حالتین رہتین جو تھین تو اُنسے ایسی صورتین پیدا ہوتین کہ جن مین کچھ کلام کرنے کی گنجائش نہوتی کہ گورنمنٹ انڈیا کے خزانہ کی درستی مین یاس ہوتی اور ہندوستان کی بیرونی تجارت کو وہ مزاحمتین پیش آتین کہ تجارت کو تباہ وبرباد کردیتین ہندوستان کے ٹیکس دینے والون کی گردن پر وہ بارگران رکھا جاتا کہ ان کو تباہ کردیتا اور وہ کسی کو پسند نہین آتا۔ رعایا کی مایحتاج زندگانی کی قیمتین گران ہوجاتین۔ کل مُلک کی استعدادون اور لیاقتون کے بروے کار ظاہر ہونے پر مہلک سخت قیدین اور روکین لگ جاتین۔ ہم بدل وجان پسند کرتے ہین کہ ہماری تدابیر سے بارآور اور بہتر نتیجہ پیدا ہوگی اور ہندوستان کی تجارت بیرونی کو ان مزاحمتون سے رہائی ہوگی جنہون نے اسکی ترقی کو معکوس کردیا تھا اور گورنمنٹ انڈیا مین یہ قابلیت پیدا ہوجائیگی کہ وہ ٹیکس دینے والون پر کوئی بوجھ زیادہ نہین ڈالیگی۔ انگلنڈ کا قرض جو اُسکے ذمہ واجب الادا ہے چکادیگی۔ اس ملک کے سرمایہ کو روان کریگی بغیر اس کے کہ کوئی عارضی ترغیب اسکو دیجائے جسکو ہم ابتک روک نہین سکتے تھے۔ آخرکار ہم کو بھروسا ہے کہ اتنا سونا جمع ہوجائے گا کہ سکہ زر کے اجرا کے مؤثر وکارگر کرنے کے ہم قابل ہوجائینگے اور اسکے سبب سے اس بڑی تبدیلی کو پورا کرین گے جسکے اندر آج ہم نے پہلا ہی قدم رکھا ہے۔ صرف زمانہ بتلائے گا کہ ہماری ساری امیدین برآئین یا ہم مایوس ہوئے۔

کرنسی کے باب مین لارڈ کرزن نے بجٹ سپیچون مین جو ارشادات کئے ہین پہلے مین بجٹ سپیچ کے معنی اور حال لکھتا ہون

بموجب انڈین کونسل اکٹ ۱۸۹۲ء سالانہ فائی نینشل سٹیٹمنٹ (سالانہ آمدنی وخرچ کے حسابات)
لیجسلیٹو کونسل (کونسل واضع قوانین) مین پیش کئے جاتے ہین. کونسل کے ہر ممبر کو اجازت ہوتی ہے
کہ وہ اسپر اپنی راے کا اظہار کرے لیکن کوئی مجاز نہین ہے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی ریزولیوشن پیش
کرے یا کونسل مین تفرقہ ڈالے. فائی نینشل ممبر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اور ممبرون کی چون وچرا کا جواب دے
اور پریسیڈنٹ اس مباحثہ کو ختم کردے. عملاً اس مباحثہ مین تمام سلطنت کے کل انتظامات کا ذکر ہوتا ہے
گورنمنٹ کریٹکس (عیب وصواب مین) اپنی درخواستین ٹکسون کی کمی اور خرچون کی بیشی کے بابمین
پیش کرتے ہین. وائسراے کو یہ خوب موقع ملتا ہے کہ وہ اپنی ان تدابیر کو سنبھالے جن کی جوابدہی اور ذمہ داری
اس کے ذمہ ہے اور آیندہ کے لئے اپنی تجویزون سے آگاہ کرے.

ہم بجٹ اسپیچون سے جو فقرات اخذ کرکے لکھین گے انسے معلوم ہوگا کہ لارڈ کرزن نے جن اصلاحون کی حمایت
کی ہے انکی قیمت کا حساب بڑی احتیاط وحزم وہوشیاری سے کیا ہے بحیثیت مجموعی انکے عہد مین فائی نینشل
حالت مین بڑی کامیابی ہوئی. جب وہ انگلستان سے انڈیا کو روانہ ہوئے ہین تو بجٹون مین جو بار بار کمیان
ہوتی تھین اور شرح مبادلہ بدلتی رہتی تھی. یہ دونون ابھی ختم ہونے پر تھے. مارچ ۱۸۹۹ء مین سر جیمس
ویسٹ لینڈ نے جو بجٹ بنایا اس مین فی الحقیقت بڑی توفیر تھی اور آیندہ پانچ سالون کے حسابات
بتلاتے ہین کہ ان مین ہر سال بحساب اوسط توفیر سالانہ تیس لاکھ پونڈ تھی ۱۸۹۹ء مین ریوینیو آمدنی ملکی
۶۸½ کروڑ روپیہ تھی وہ بڑہکر ۱۹۰۴ء مین ۸۳ کروڑ روپیہ ہوگئی. اسی عرصہ مین ۱۶ کروڑ روپیہ قرض بڑہگیا
لیکن اس قرض مین سے بیس کروڑ روپیہ ایسے کامون مین خرچ ہوا تھا جن سے کہ روپے کی آمدنی ہوئی تھی
یہ امر احتیاط وحزم سے بعید تھا کہ ٹیکسون کا کم کرنا شروع ہو جاتا. سر پر قحط کھڑا تھا. سپاہ کے
لئے سامان اسلحہ اور حرب ناقص تھا اور مدت سے سول انتظام بھی فنڈس کے نہونے کے سبب سے
پابزنجیر ہو رہا تھا اسکا ایسا چلتا کرنا ضرور تھا کہ وہ موثر وکارپرداز ہو. ۱۹۰۱ء مین مسٹر ڈکنسن نے جو
پیچیچھے سرکلٹس ہوئے قحط سالی کا خرچ اٹھایا اور اپنے عہد کے اس سال کو وائسراے کے بہارے سے

اس طرح نیک نام ونامور گیا کہ ایسی تدابیر بزرگ کین کہ جنکے سبب سے انڈیا مین سونے کا سکہ مروج ہوگیا
اور عملاً روپیہ کی قیمت مستقل مقرر ہوگئی اور پھر سرا ڈورڈ لانے کرنسی کے اصلاح کی تکمیل کی کہ سونے کے ایک
رزروفنڈس بنانے کے لئے سکہ زنی کے نفعون کو بالائے طاق رکھا جسکے سبب سے شرح مبادلہ کے
بالاستقلال ہونے کے لیئے استمراری کفالت ہوگئی - انڈیا مین اس قسم کی تدبیر کے اجرا کے لئے فقط یہی
ضرورت نہ تھی کہ صحیح اصولون کی پابندی کیجائے بلکہ بیوپاریون اور بیوپار کرنے والون گروہ کے اعتماد پر بھی حکمرانی
کی حاجت تھی - اس معاملہ مین وائسرائے کی امداد اسلئے ضرور تھی کہ وہ فائی نینس کو مدبرانہ نگاہ سے دیکھتا تھا
اور وہ گورنمنٹ کی طرف سے اس معاملہ کو ایسی زبان مین بیان کرتا تھا کہ ہر بیوپار کرنے والا اسکو سمجھتا تھا
سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ اس قابل تھی کہ اسنے ان ضلاع کی تکالیف مین تخفیف کی جن پر اب تک قحط کا اثر
چلا جاتا تھا - روے نیو (آمدنی اراضی) مین ۱۳۲۰۰۰۰ پونڈ قلم انداز کیا گیا - اس سے پہلے سال ہی بڑی
بڑی تدقیق سے یہ تحقیق ہوئی تھی کہ جس سے ان قواعد کے مستند اظہار ہوئے جنکے موافق یہ فرع
روے نیو حاصل کیجاتی تھی اس مین یہ ضرورت بیان کی گئی تھی کہ تشخیص جمع کے اور اسکی تحصیل کے طریقون
مین نرمی کیجائے - اس تحقیقات کے نتائج ایک رزولیوشن مین لکھے گئے جس مین لارڈ کرزن
کی زیرکی کے نشانات عیان ہین - افسوس ہے کہ یہ عظیم الشان رزولیوشن ان انگلش مدبران
ملکی کی نظر سے نہین گذرا جو نہایت سچے دل سے ہندوستانیون کی صلاح اور فلاح سے دلچسپی رکھتے
ہین گو ہمیشہ وہ اصلی حال سے آگاہ نہیں ہوتے - کرنسی کا حال لارڈ کرزن کے بجٹ اسپیچون سے
خوب معلوم ہوتا ہے انکا انتخاب لکھتے ہین -

لارڈ کرزن کے بجٹ سپیچ کرنسی کے باب مین

بجٹ اسپیچ مورخہ ۲۷ - مارچ سنہ ۹۹ء مین انہون نے فرمایا کہ آئندہ سال کے لئے جو بجٹ کا تخمینہ کیا گیا ہے
اس مین روپیہ کی قیمت ۱۵ ۳/۴ پنس کی لگائی ہے میری رائے مین وہ ۱۶ پنس لگانی چاہیئے اور
یہی اسکی ہمیشہ مستقل قیمت قرار دینی چاہیئے -

بجٹ اسپیچ مورخہ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین انہون نے اول فائی نینشل ممبر مسٹر ڈکنسن کی بڑی تعریف
کی جنہون نے بجٹ پیش کیا تھا اور بیان کیا کہ اب یہ مبارک زمانہ شروع ہوا ہے کہ انڈیا مین

رائج الوقت سکون مین سورن داخل ہوا اور شرح مبادلہ ۱۶ اپنس بالاستقلال ہوگئی۔

برائیون کے پیغمبر جو پیشین گوئیان کر رہے تھے اور خاصکر اس پیشین گوئی کو شد و مد سے بیان کرتے تھے کہ انڈیا مین سونا آنے کا نہین اور اگر وہ ہاتھ آیا بھی تو ہماری انگلیون کے اندر سے اتنا نکل جائیگا کہ ہم کو اپنی کارروائی کے لیے قرض لینے کی ضرورت پڑیگی لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ ہمکو سونا اتنا ہاتھ آیا ہے کہ ہم اس کہانی کے مصداق ہین۔ کہ ایک راجہ نے دعا مانگی کہ مین جس چیز کو چھوؤن تو وہ سونا ہو جائے جب دعا قبول ہوئی اور غذا اُسکے پیٹ مین جاکر سونا بنی جس مین ہضم ہونے کی قابلیت ہی نہین ہوتی تو اُسکو تکلیف بے حد ہوئی اور عقل اُس کی چکر مین آئی۔ اب ہمارے ہاتھ مین سونا اسقدر ہاتھ آیا ہے کہ ہم روپیون کے بدلہ مین سونا ایسا ہی دے سکتے ہین جیسے کہ سونے کے بدلہ مین روپیہ لے سکتے ہین یعنی ان مین آپسمین مبادلہ کامل ہوگیا ہے۔ یہ حالت وہی ہے جسپر ایک سال پہلے مضحکہ ہوتا تھا مسٹر ولکنسن نے حسابات کے وہ طریقے ایجاد کئے کہ ان مین سے وہ کولم کم ہوگیا جو شرح مبادلہ کے نقصانات کا دھوکہ دیتا تھا۔

بجٹ ہپیچ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۱ء مین فرمایا کہ کرنسی نظام مین بڑی تبدیلی ہوئی کہ جسکے سبب سے دو سال سے حسابات مین بڑی کامیابی اور آسانی ہورہی ہے۔ شرح مبادلہ کا تنزل اور غیر مستقل ہونا حسابات کے حق مین زہر اور تجارت کے لئے مضر تھا۔ اس سے جو تکالیف ہوتی تھین اب وہ سب رفع ہوگئین۔ اب روپیہ کی مستقل شرح مبادلہ ۱۶ اپنس مقرر ہونے سے کل حسابات کا یقینی فیصلہ ایسا آسانی سے ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا روپیہ کا یہ بھاؤ ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اس سے روپیہ کے دوران ہونے کی امید ہوگئی ہے جسکے ہونے سے بے خوف و خطر ہوگئے ہین جو سرای لال صاحب کی صلاح سے قائم ہوا ہے۔ سونے کا ذخیرہ اتنا جمع رہتا ہے کہ اگر دفعتاً چاندی کے سکے پر کوئی سخت بلا نازل ہو تو وہ اُسکی مدمقابل بنکر خوب مقابلہ کریگا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ آگیا ہے جس مین کرنسی کے باب مین معقول استقلال ہوگیا ہے۔

بجٹ ہپیچ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۸ء مین انہون نے فرمایا کہ جب مین انڈیا مین ۱۸۹۸ء کے آخر مین آیا ہون تو مجھ سے پہلے گورنر جنرل وائسرائے نے قحط۔ وبا۔ زلزلہ۔ جنگ سے بڑے بہادرانہ مقابلے کئے تھے۔ بجٹ مین بار بار کمیان ہوتی تھین ۱۸۹۵ء مین شرح مبادلہ نہایت گھٹ کر ایک شلنگ کسر زائد تھی

سنہ ۱۸۹۸-۹۹ع مین بیس ملین پونڈ قرض لینے کی تجویز تھی تاکہ شرح مبادلہ کی کمر تھامی جائے سنہ ۱۸۹۸-۹۹ع سے
ہوانے رخ بدلا۔ توفیرون کا وہ سلسلہ جاری ہوا جسمین خلل نہین پڑا۔ پھر بھی اکسچینج کی مقدار غیر مستقل
تھی اور کوئی اسکی کفالت نہین تھی کہ رجعت قہقری نہ ہوگی۔ سنہ ۱۸۹۹ع کے موسم گرما مین سرسبزی لا گی
کمیٹی نے رپورٹ بھیجی اور شملہ پر اسی سن کے ماہ ستمبر مین وہ قانون جاری ہوا کہ جسنے انڈیا مین سونے کا
سکہ جاری کیا اور کرنسی کے نظام کو مستقل کیا ابھی اسپر پانچ سال ہی گذرے ہین کہ پہلے دنون کی
تفکرات اور ترددات فراموش خاطر ہوگئے ہین۔ روپیہ کی مستقل شرح مبادلہ ۱۶ پنس ہے سب سے
ادنے شرح جولائی سنہ ۱۹۰۱ع مین ۱ شلنگ ۳ ۲۷/۳۲ پنس تھی اور جنوری سنہ ۱۹۰۰ع مین اعلے شرح ۱ شلنگ ۴ ۵/۳۲
پنس تھی۔ غرض نہایت تنگ حدود مین یہ شرح مبادلہ بدلتی تھی۔
یہ پہلی دفعہ نہایت مفید تبدل ہوا۔ ممبران کونسل کو یاد ہوگا کہ کمیٹی نے یہ تجویز بھی قرار دی تھی کہ سونے کا
رزرو فنڈس بنایا جائے۔ اس تجویز کو سنہ ۱۹۰۰ع مین سرای لاعمل مین لائے۔ یہ فنڈس اول مین تین ملین
پونڈ سے شروع ہوا اب اس فنڈس مین ۶½ ملین پونڈ موجود ہین جو انگلنڈ مین کونسل اور سکیورٹی (ولایت کے
پرومیسری نوٹ اور ہنڈیون) مین لگایا گیا ہے جسکا سود ۱۶۶۰۰۰ پونڈ حاصل ہوتا ہے۔

لارڈ کرزن کی پانچوین اصلاح ریل کی سڑکون کی اور نہرون کی آبپاشی کی

لارڈ کرزن نے جو بارہ اصلاحین کرنی تجویز کین تھین ان مین چار اصلاحون کا بیان اوپر ہوا۔ اب پانچوین
اصلاح ریل کی سڑکون کا بیان ہوتا ہے اسکے بعد چھٹی اصلاح نہرون کی آبپاشی کا ہوگا۔
ریل کی سڑکین اور نہرون کی آبپاشی آپس مین ایک دوسرے کے مد مقابل ہین۔ اگرچہ لارڈ کرزن نے ان
دونو پر اسطرح مباحثہ کرنا پسند نہین کیا تھا کہ ان مین کسکو فوقیت حاصل ہے مگر ہمیشہ انہون نے اپنی اسپیچون
مین ان دونو کا تذکرہ ساتھ ساتھ کیا ہے اور ان کے بیان مین کسی بات کو چھوڑا نہین جسکا ذکر نہ کیا ہو
اسلئے ہم ان اسپیچون ہی سے زیادہ تر نقل کرینگے اور ان کے تاریخی بیان بھی ابتدا سے کرینگے۔
اول بالترتیب ان کے اسپیچون سے بعض فقرے ریل کے باب مین منتخب کرکے لکھتے ہین۔

اول بجٹ اسپیچ مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۹۹ع

انہون نے فرمایا کہ مین راجہ دربھنگہ سے متفق الرائے ہون کہ ریل کی سڑکون کے فیڈر یعنی معاون شاخین

چھوٹی پٹری کی بنائی جائین۔ جب سے مین یہان آیا ہون مین نے کئی سو میل ایسی سڑکون کے بننے کا حکم دیا ہے۔ گورنمنٹ انڈیا نے اپنے ذمے ریل کی سڑکون کے بنانے کا جو کام لے رکھا ہے وہ میری خاطر خواہ نہین۔ ابھی مجھے علم ایسا نہین حاصل ہوا کہ مین اس امر کا فیصلہ کرسکون کہ ریل کی سڑکین گورنمنٹ خود بنائے یا وہ پرایویٹ بنائی جائین شملہ پر جاکر اسپر غور کرون گا۔ اس ملک مین انگلش سرمایہ لگنے سے بڑی عداوت اور مخالفت کی جاتی ہے۔ جب یہان شرح مبادلہ کا تعین مستقل ہو جائے گا تو پھر اس بات کا ہم کوئی فیصلہ کرینگے کہ گورنمنٹ ایسا کوئی طریقہ اختیار کرے کہ انڈیا مین تجارتی دنیا مین روپے کی روئین بہنے لگین جسے دیکھ کر مین بہت خوش ہون

تیسرا بجٹ اسپیچ مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء

جب مین نے بجٹ اسپیچ اول دیا تھا ۲۲۵۰۰ میل لین جاری تھی اور اب ۲۵۱۵۵ میل لین جاری ہے ریل کی سڑکون کی تاریخ مین یہ پہلی دفعہ ہے کہ اس مین توفیر نقد ہوئی ہے۔ آیندہ کے چوتھے سال مین ہم ریل کی سڑکون مین ۱۰½ کرور روپیہ خرچ کرینگے قحط کے سال مین ۸¾ کرور روپیہ اور پارسال ۹ کرور روپیہ خرچ کیا تھا۔

اب یہ جھگڑے کا سوال کھڑا ہوا ہے کہ ریل کی سڑکون کا زیادہ بنانا انڈیا کے حق مین مفید ہونے کے سبب مضر زیادہ ہوتا ہے اور جب پیداوار کی کثرت ہوتی ہے تو ریلون مین اتنا غلہ باہر چلا جاتا ہے کہ قحط مین رعیت بھوکون مرتی ہے اور اس پاس غلہ بالکل نہین ہوتا اس نسبت سے یہ بیان کیا جاتا ہے اگر ریل کی سڑکون کے بنانے کو اس سبب سے نہین ٹھیرالتے کہ اس سے برآمد مال بڑھنے سے رہجائیگا تو غلہ کی روانگی کو تو بند کرنا چاہیے۔ میرے نزدیک ان دلائل مین اول درجہ کا مغالطہ ہے اور ایک بات کا مان لینا ہے جسکی اصل کچھ نہین ہے مین اسکی توجیہہ و توضیح کرتا ہون اول یہ ماننا کہ ہمارے اناج کی برآمد یا نکاسی بڑھتی جاتی ہے اور اس زیادتی کا سبب ریل کی سڑکین ہین ایک فرض ہے جسکی اصل کچھ نہین۔ انڈیا مین ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۰ء کے درمیان کل اناج کی برآمد یا نکاسی ۲۲۵۷۰۰۰ ٹن (ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے) ہوئی اب دہ سالہ دوم مین بحساب اوسط سالانہ زیادتی ۷۰۰۰ ٹن کی ہوئی ہے۔ اگر ریل کی سڑکون کی توسیع کے متناسب نکاسی ہوتی تو دہ سالہ دوم مین تجارت غلہ کی ڈیوڑھی بہ نسبت اول دہ سالہ کے ہوتی۔ آخر سال مین جتنے غلہ کی نکاسی یا برآمد زیادہ کم ہوئی ہے

ایسی پہلے کسی سال مین نہین ہوی۔ دوسرا یہ فرض ہے کہ انڈیا مین جو کل اناج پیدا ہوتا ہے وہ نسبتاً
زیادہ برآمد یا نکاسی مین جاتا ہے۔ یہ صورت بھی نہین ہے۔ کل پیداوار کا تخمینہ ۰۰۰۰۰،۳ ٹن ہے
کچھ ہی زیادہ ۳ فیصدی سے برآمد یا نکاسی ہوتی ہے۔ اگر چاولون کو خارج کردو تو صرف دو فیصدی
نکاسی یا برآمد رہ جاتی ہے زیادہ تر گیہون کی نکاسی یا برآمد ہوتی ہے جو قحط سالی مین یہان کی رعیت کی
غذا نہین ہوتی اگر ہم ان نکاسیون کو روک دین تاکہ رعیت کو زیادہ غلہ قحط مین مل سکے تو ہمارے اس کام کے
کرنے سے برما تو بالکل تباہ ہو جائے جسکی معاش کا بڑا مدار انڈیا مین اسکی چاول کی بڑی نکاسی پر ہی
خاصکر قحط مین اور پنجاب مین جو لوگ گیہون پیدا کرتے ہین انکا بازار بھی ٹھنڈا ہو جائے گا جسکو ریل کی
سڑکون نے گرم کیا ہے۔ واقعیت یہ ہے کہ قدیمی دستور جسکو ریل کی سڑکون نے غارت کیا ہے
اور اب ہم پھر قائم کرنا چاہتے ہین وہ کیا ہے؟ وہ یہ تھا کہ معمولی سالون مین کھتیون مین غلہ
بھرا جاتا تھا کہ وہ خشک سالیون مین کام آئے۔ یہ نظام ان دنون مین عمدہ و پسندیدہ تھا کہ آمد و رفت
کے راستے ایسے آسان و درست نہ تھے کہ ان پر غلہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ آتا جاتا۔ ہر ضلع
اپنے لیئے کافی غلہ رکھتا تھا اس لیئے کہ وہ مستقل رہتا تھا کہین جا نہ سکتا تھا۔ لیکن جب ریل کی سڑکین
جاری ہوگئین تو یہ پولیسی بڑی گران قیمت ہوگئی اور بلحاظ وقت کے بے سود یہ غلہ بھرتی کرنے کا جو نظام
تھا اس مین بھی بڑی مضرتین تھین جنکو لوگ اب بظاہر بھولے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔

چاول ایسا غلہ ہے کہ وہ آسانی سے دیرپا نہین رہ سکتا اور خشک ناجون کا بھی یہی حال ہے کہ وہ
دیرپا نہین ہوتے جلدی سے بگڑ جاتے ہین دکن مین جو ۱۸۹۶ء کے قحط مین کھتیان کھولی گئین تو
بہت ہی خراب غلہ نکلا۔ جب وہ بازار مین بکا اور لوگون نے خرید کر کھایا تو بہت ہی بیماری پھیلی۔ یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بھول گئے ہین کہ کھتیان اکثر خاص شخصون کی ملک سے ہوتی ہین جس قیمت پر وہ
اپنی کھتیون کو کھول کر اناج بیچنے پر راضی ہوگا اس مین وہ اپنی جیب کو فائدہ سے بھرنا چاہے گا وہ لوگونکی
ضرورت پر نہین خیال کریگا۔ غلہ بھرتی کرنے کے نظام مین قیمتین بڑی متنزلزل حالت مین متصل کے اضلاع مین
بھی رہتی تھین۔ ایک جگہہ قحط کے بھاؤ پر غلہ بکتا تھا دوسری جگہہ زمین مین دبا ہوا وہ سڑتا تھا۔

۱۸۷۶ء مین جو مدراس کے ساحل کا حال تھا وہ سب جانتے ہین سینٹرل پروونس مین راے پور کی
حالت کو دیکھیئے کہ ۱۸۶۱ء مین ایک روپیہ کے ۴۸ سیر گیہوں اور ۱۸۶۳ء مین ۳۲ سیر ۱۸۶۸ء مین ۲۰ سیر

۱۸۶۹ء میں ۱۵ سیر ۱۸۷۶ء میں ۵۳ ۳/۴ سیر ۱۸۷۵ء میں ۱۹ ۱/۲ سیر بکتے تھے۔
اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ یہ حالتیں کاشتکار کے لئے یا کھانے والے کے لئے یا تجارت کے واسطے یا گورنمنٹ کے واسطے اچھی نہیں تو مجھے اسکے دیوانہ ہونے پر شبہ ہوگا اب اس کے برخلاف دیکھنا چاہیئے کہ ریل کی سڑکون نے کیا کیا؟ انہون نے چارون طرف غلہ کے نرخون کو برابر کردیا۔ پہلے جن اضلاع مین غلہ زیادہ ہوتا تھا اور وہ کھیتون مین بند ہوکر سڑا کرتا تھا اب ریلین اس غلہ کو اضلاع سے باہر لیجاکر بازارون مین پہنچتی ہین اور جب ان مین غلہ کی پیداوار کی کمی ہوتی ہے تو وہ ضرورت کے وقت غلہ کو ان کے دروازہ پر لاتی ہین۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خوش نصیبی سے کل انڈیا مین ایک ہی وقت مین کبھی کال نہین پڑتا۔ ہمیشہ ایسے ضلع سیر حاصل ہوتے ہین جو بھوکے اضلاع کا پیٹ بھرتے ہین۔ پہلے زمانہ مین قحط زدہ اضلاع اپنی کھیتون کے اناج کو کھاکے چھپڑ جاتے تھے اور مر جاتے تھے۔ اب غلہ کی درآمد کل آبادی کو زندہ رکھتی ہے۔ اب مین قدیمی حالتون کے موافق ضلع رائے پور کا تجربہ جانتا ہون اے حضرات مجھے اجازت دیجیے کہ زمانہ کے حال کے موافق اسکی حالت بیان کرون مسٹر فریزر (جو پیچھے سر فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال ہوئے) چیف کمشنر نے جو زمانہ حال کے قحط کا بیان کیا ہے نقل کرتا ہون "وہ لکھتے ہین کہ جو فائدے ریل کی سڑکون کی توسیع سے پروونس کو حاصل ہوئے ہین ان کے تخمینہ مین مبالغہ کرنا ناممکن ہے ضلع چھتیس گڈھ مین اگر ریل کی سڑکین نہ کھلی ہوتین تو اسکی حالت ایسی ہوتی کہ جسکے تصور سے ہول اٹھتا ہے" ابھی جو زمانہ حال مین بنگال ناگپور ریلوے جاری ہوئی ہے اسنے اڑیسہ سے نہایت سستے چاولون کا ڈھیر لگادیا جو سارے ضلع کے اندرونی مقامون مین چاول پہنچ گیا ۱۸۹۷ء مین چاول کی رسد کا کال تھا تو قیمتی چاول برما سے آتا تھا جو کھانے مین خرچ ہوتا تھا ۱۸۹۷ء کے قحط مین جب برآمد غلہ کے پہلے مہینون مین ہوتی تھی تو چھتیس گڈھ کے آدمی کہتے تھے کہ ان ریل کی سڑکون نے ہمارا ستیاناس کردیا لیکن قحط کے زمانہ مین وہ ان ریل کی سڑکون کو اپنے حق مین موت سے نجات کا اور اپنی حیات کا سبب جاننے لگے۔ ایک ہی سال مین پروونس مین ریل کی سڑکین اتنا غلہ لائین کہ تیس لاکھ آدمیون نے اسکو سال بھر تک کھایا۔ یہ جو مین نے مثال نقل کی ہے وہ بڑی ناصح اور ہادی ہے اسسے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۸۹۷ء مین چھتیس گڈھ کے آدمی جنکے پاس غلہ کے انبار خاصے تھے تو وہ ریلون کو کہتے تھے کہ اسکا خون نکالتی ہے اور نہ پیچھے قیمت کو گران کرتی ہے۔

اب اس کے برخلاف ۱۸۹۹ء مین جب انکے ہان دو تہائی فصل نہین پیدا ہوئی تو مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ایسی حالت مین انکی کھیتون کا اناج کچھ کرسکتا؟ اگر اس حالت مین ریل کی سڑکین نہ ہوتین تو ساری آبادی اسکی کھیون کی طرح مرجاتی۔ کھیتون مین اناج کی بھرتی ایک محدود رقبہ کی رسد ہوسکتی ہے۔ اس بھرتی نے کسی پروونس کو نہ کسی ضلع کو بچایا ہے نہ کبھی بچائیگی۔

ایک تیسرا مغالطہ یہ ہے کہ کہتے ہین کہ ریل کی سڑکین غلہ کی قیمت کو بہت بڑھاتی ہین۔ مین اس بیان کی اصل کو بھی جانتا ہون کہ کچھ نہین ہے۔ غلہ کی نکاسی برآمد کی تجارت نے اس نتیجہ کو نہین پیدا کیا کیونکہ مین نے اوپر ثابت کیا ہے کہ وہ بہت ہی ذرا سا ہے ریل کی سڑکین خود قیمتون کو نہین بڑھا سکتین انکا میلان یہ ہے کہ سب جگہہ قیمتون کو برابر کردین قیمت تو جب ہی بڑھتی ہے کہ رسد سے زیادہ مانگ ہو یعنی کھانے والون کی تعداد زیادہ ہو یا انکی خوراک کی مقدار زیادہ ہو۔ اس نتیجہ کی جو امید ہے ریلوے کے ذمے نہین ہے یہ انڈیا کی اکونومی کے اسبابون پر موقوف ہے جنکے ذکر کرنے کی مین ضرورت نہین سمجھتا ہون پہلے اس سے کہ اس سختی اور درشتی کو دور کرین ہم کو یہ تحقیق کرنا چاہئے کہ آیا آبادی کا مقدور خرید اسکے موافق بڑھا ہے یا نہین اسلئے مین یقینی ان اکونومیک بدعتون سے اپنے زمانہ مین ریل کی سڑکون کے بنانے کی مستقل پولیسی سے باز نہین رہ سکتا۔ نہایت بہتر ہے بے شک مین آگے قدم بڑھانا پسند کرتا ہون کہ ریلوے کو فائی نینس کو ان زنجیرون سے چھٹانا چاہتا ہون جنہین وہ جکڑے ہوئے ہین جب سے مین یہان آیا ہون مین اس مسئلہ کا امتحان کر رہا ہون اور اور آپس مین اور سکریٹری آف سیٹیٹ سے اس مباحثہ مین کوشش کر رہا ہون کہ آیا ہم وہ کام جسکی تحریک مسٹر ایسٹن نے کی ہے نہین کرسکتے یعنی ایسے وسائل کیا ہم بہم نہین پہنچا سکتے کہ ریلوے فائی نینس کو جنرل فائی نینس سے جدا کردین یا زر آفرین والی ریل کی سڑکونکو جو زیادہ روپیہ بہ نسبت سرمایہ کے سود کے ادا کرتی ہین ایسی مدمین رکھین جو غیر معین یا زر آفرین معاملات سے جدا ہون اس صورت کا کاغذ پر بنا دینا تو بہت آسان ہے لیکن اسکی عملی صورت بنانی جو عمل مین اسکے نہایت دشوار ہے۔ آخر کار ریل کی سڑکون کے بنانے کے لئے روپیہ قرض لیا جاتا ہے خواہ وہ انگلنڈ مین لیا جائے یا انڈیا مین اور اسکا بہت سا حصہ روپیہ مین تحویل ہوکر

انڈیا مین خرچ ہوتا ہے۔ اب ایک سوال تو قرض لینے کا ہے اور دوسرا سوال روپیہ کے خرچ کرنے کا ہے
یہ دونو سوال گورنمنٹ کے فائی ننشل عملون کے ماتحت ہین۔ اس سوال مین سر ای لا صاحب
مجھ سے کچھ کم دلچسپی نہین رکھتے ہین کامیابی کی امید ہے۔ مجھے اسوقت فرصت نہین ہے کہ
مین نے جو یہ قدم اٹھائے ہین انکو بیان کرون ٹریولنگ ریلوے (سفر کے لئے ریل کی سڑکین)
کمشن مقرر کیا ہے اور اسنے اچھے عمدہ کام کئے ہین اور تمام ریل کی سڑکون کی سالانہ تجویزون کا
مختصر بیان ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور گورنمنٹ نے جو انکی طرف اپنی وضع اختیار کی ہے
کہ پبلک پر ہم اعتبار پیدا کرین اور اس ملک مین ریل کی سڑکون کی استعداد کو بلحاظ تجارت کے
زیادہ تر بہ نسبت ڈپارٹمنٹ لینون کے بروے کار ظاہر کرین

چوتھا بجٹ سپیچ مورخہ ۲۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

یہ ایک بڑی بات ہمکو معلوم ہوئی کہ بہت سی سالون کی بدبختی اور نامہربان نکتہ چینی کے بعد
آخر کار ہم نے اپنی ریل کی سڑکون کا کونہ پلٹ دیا کہ ان بیشمار فائدون پر جو اسنے ہر قسم کے آدمیون کو
پہنچائے ہین اب اسنے مستقل طور پر متواتر ہر چشمہ سودمندی کا انڈیا کے ٹیکس ادا کرنے والون کے
واسطے اضافہ کر دیا ہے۔ تین سال سے مین نے اپنے عہدہ کا کام لیا ہے اس عرصہ مین انڈیا مین
۳۰۰۰ میل ریل سے کچھ زیادہ جاری ہونے کا اضافہ ہوا ہے اور اسسے اور زیادہ ۲۰۰۰ میل
ریل بن رہی ہے یا بننے کو ہو رہی ہے اور انڈیا کے نقشہ مین جو جگہہ ریل سے خالی رہ گئی
تھین اور انسے پبلک کی ضرورتون مین ایک بڑا رخنہ پڑا ہوا تھا وہ اب پُر ہوتی جاتی ہین۔

پانچوان بجٹ سپیچ مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

مین نے بارہا کہا ہے کہ مین یہ چاہتا ہون انڈیا کی ریل کی سڑکون کے انتظام مین زیادہ تر
سوداگری کے عنصر کو داخل کرون اور اس باب مین ہم نے ترقی بھی کی ہے۔ ریلوے کونفرنس
اور ٹریولنگ کمشنون نے جو ریل کے منصوبون کی تاریخین چھاپی ہین انکے موافق سارے
کامون کی ابتدا کی گئی ہے۔ مین خیال کرتا ہون جو ہماری پولیسی اور مقاصد ہین انکو پبلک اچھی طرح
جانتے ہین انڈیا مین ریل کی سڑکین ابھی اپنے مہد سے اٹھی ہین اب بار بار انکی آمدنی مین سالانہ
توفیر ہوتی ہے مین نے اپنے یہان وائسرائے ہونے سے پہلے لنڈن مین اپنی ایک سپیچ مین کہا تھا

کریل جواب ۲۱۰۰۰ میل سے کچھ زیادہ جاری ہے میرے عہد مین ۲۵۰۰۰ میل سے زائد جاری
ہو جائیگی لیکن اب ۲۶۵۰۰ میل جاری ہوگئی ہے مگر نہ اسکی آمدنی نہ اسکے سیلون کا طول میرے
دل پر نقش جماتا ہے بلکہ مین تو اس تاریخ تک اسکے انتظام اور موثر کارگر ہونے سے سروکار رکھتا
ہون۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے خاص کمشنر مسٹر روبرٹ صاحب رپورٹ عنقریب پیش کرنے کو ہین
جسمے بڑی رسا اصلاحون کی کنجی ہمارے ہاتھ مین دین گے اور ہمارے ہادی بنینگے۔ انڈیا مین ریل کی
سڑکین اور انکا انتظام ایسا ہی ہو جائیگا جیسا کہ نہایت مہذب ملکون مین ہوتا ہے =

چھٹا بجٹ سپیچ مورخہ ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

سال آئندہ مین بہت سی باتین ہین جنکو مین آگے بڑھانا چاہتا ہون ان مین سے تین ہم پلہ
و نشاوی ہین۔ ہم نے چند سالون مین اپنی ریل کی سڑکون کا انتظام ایسا کیا ہے کہ سوداگرون کے
گروہ سے اور پبلک سے وہ زیادہ قریب سے مس کرتا ہے مگر اب تک ہم اپنے مقصد کی
آخر منزل تک نہین پہنچے آخر سال مین مسٹر روبرٹ کی رپورٹ ہمارے ہاتھ مین آئی ہے
اس مین بہت سی اصلاحون کی صورتین لکھی ہین جو اپنی طرف یکسان سکریٹری آف سٹیٹ اور
گورنمنٹ انڈیا اور کمپنیون کی توجہ کو بلاتی ہین اور دونو انتظام اور فائینشل کے سوالات
عظیم پیش کرتی ہین کہ ہم انپر جلدی سے بے سوچے سمجھے کام نہین کر سکتے۔ سال کے آخر مین ہمارے
خیالات انگلنڈ مین سکرٹری آف سٹیٹ پاس بھیجے گئے ہین جنپر وہ غور کر رہے ہین وہ بالکل
ہمارے انتظام کی ازسر نو ساخت کرتے ہین اور آئندہ ہماری ریل کی سڑکون کے انتظام کو
ڈپارٹمنٹ لینون پر کم چلانا چاہتے ہین۔ ہمارے خیال مین جو مقصد ہے وہ اسطرح حاصل ہو سکتا ہے
کہ موجودہ حکومتون کو جو اختیارات دیئے گئے ہین انسے بہت زیادہ ایک نئی حکومت کو دے جائین
یہ کوئی بات نہین ہے کہ یہ کام آسانی سے یا جلدی سے کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس کا
فیصلہ چوتھی آنے والی گرمی مین ہو جائیگا اور بڑا بکار آمد منصوبہ ٹھیک وقت پر لنگر انداز ہوگا
(جنوری سنہ ۱۹۰۵ مین ایک ریلوے بورڈ نیا قائم ہوگیا)۔

ساتوان بجٹ سپیچ مورخہ ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

نیا بورڈ ریلوے پار سال سے اپنے فرائض کو بجا لاتا ہے یہ کوئی جدید خیال نہین ہے۔

ہم اس بات کا ادعا نہین کرتے کہ ہم نے کوئی نئی بات داخل کی - بہت برسون سے اسکی حمایت ہو رہی تھی لیکن اسکے چاہنے والے ہمارے نظام مین نہایت زیادہ مرونت اور ادنس کی کم مداخلت چاہتے تھے اور اس تاریخ سے کہ مین نے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کا چارج چند روزہ عارضی طور پر لیا تو مین اسکی کارکردگی پر واقف ہوا مین نے اس مین دیر کرنا جلد اصلاح کرنی چاہی - قدیمی پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پر کوئی طعن کرنی بڑی ناانصافی اور غلط فہمی ہے مین نے آخر کار نامور منبجر انجنیر وکانسٹنٹر اکیا اس نے انڈیا مین ریل کی سڑکون کا جال بچھا دیا اور اس سے جو سالانہ کمی ہوتی تھی اسکو یقینی توفیر سے بدل دیا جسکی اب نوبت ۲ ½ ملین سٹرلنگ پر پہنچی ہے اور ریلوے بورڈ کو ایک عظیم المقدار مالیت ریل کی سڑکون کی حوالہ کی ہے جسکا بڑھانا تجارتی اصول کے موافق ریلوے بورڈ پر منحصر ہے مین نے بعض اوقات حال کے انتظام پر یہ اعتراض پڑھا کہ اسکا میلان سنٹرلیزیشن پر ہے اگر یہ سچ ہو تو کم از کم تعجب خیز ہے کیونکہ اسکے ساتھ دو تدابیر ڈس سنٹرلیزیشن کی آخر پچاس سال مین کیگئی ہین یعنی مستقل فائننشل بندوبست پروونشل گورنمنٹ کے ساتھ کیا گیا ہے اور نیا ریلوے بورڈ بنا دیا گیا۔

سپیچ بمبئی چیمبر آف کامرس

ہم نے ریل کی سڑکون کے بنانے کی سکیم بنائی ہمکو یقین تھا کہ اس مین پبلک فنڈس کو خرچ کرنا بڑی عاقبت اندیشی ہے اب تک کسی وائسرائے کے عہد مین ۲۹۲۸ میل سے زیادہ ریل نہین جاری ہوئی میرے عہد مین ۶۱۱۰ میل ریل جاری ہوئی جسکے سبب سے کل ریل جو انڈیا مین جاری ہے اسکا طول ۲۸۱۵۰ میل ہوگیا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا قائم مقام ان اعداد کو بڑھائیگا کسی پہلے وائسرائے کے عہد مین ۴۷ ½ کرور سے زیادہ نہین خرچ ہوا میرے عہد مین ۶۰ کرور روپیہ خرچ ہوا جسکے سبب سے انڈیا مین ریلون کے اندر کل سرمایہ ۲۴۰ ملین سٹرلنگ خرچ ہوا۔ پہلے کبھی یہ نہین ہوا کہ ریلوی کی آمدنی مین توفیر ہوئی ہو - میرے عہد مین آخر چھ سال مین توفیرات کا مجموعہ ۴ ½ ملین سٹرلنگ ہوا انڈیا کی ریلویون مین رولنگ سٹوک کے حاصل کرنے مین بڑی دشواریان پیش آتی تھین مین نے انجنون مین ۸ فیصدی اور مسافر گاڑیون مین ۲۱ فیصدی کا اور گوڈس ویگن (اسباب کی گاڑیون) مین ۳۳ فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے ہم نے سکریٹری آف سٹیٹ کے روبرو ریلوے سے کو خرچ کی

تجویز آیندہ تین سال کے لیے پیش کی ہے جسکو آپ جانتے ہین کہ اس مین ہماری اصلاحون
مین سے بڑی اصلاح یہ سہ سالہ سکیم ہے کہ ہر سال مین پندرہ کرور روپیہ سے کم نہ خرچ کیا جائے
کل مجموعہ ۳۰ ملین سٹرلنگ خرچ ہو۔ ان نتائج اور تجویزون مین سے ذرا سی بھی مین اپنی ذات کیلئے
عزت کا مستحق نہین ہون اسلئے کہ جو کچھ مین نے کیا وہی دوسرا کرتا جو میری جگہہ ہوتا مین خیال کرتا
ہون کہ یہ سارے کام قابل اطمینان ہین اُنھون نے ثابت کردیا کہ اصلی ترقی ہوئی ہے اور آیندہ
ہوگی۔ بیشک ہماری ریل کی سڑکون کی نقد آمدنی سے چند ایسی جلدی ہوگئی جیسے کہ قرض کے سرمایہ کا
سود۔ میرے خیال مین گورمنٹ کی بڑی شاندار پونجی ہماری ریل کی سڑکون کی ایسی مالیت ہے
جیسی دنیا مین کوئی اچھی مالیت ہوتی ہے۔ ہم ان خوفون کو جو ضعیف دماغ کے سبب سے پیدا ہوا
کرتے ہین دور کرسکتے ہین کہ ریل کی سڑکون کے بڑہانے کے لیے روپیہ بے دھڑک قرض لینا جو ہند
حکومت کے لیے بڑی جوکھون کی بات ہے۔ گذشتہ موسم گرما مین ان مطالب کے لئے چار
کرور روپیہ اس ملک مین قرض لیا تھا اس سے پچگنا لوگ قرض دینے کو موجود تھے اور ہم نے
جن شرائط پر چار کرور روپیہ قرض لیا تھا اُن ہی شرائط پر پانچ کرور روپیہ اور قرض لے سکتے تھے
یہ تجربہ گورمنٹ کو آیندہ دلیرانہ پولیسی کے اختیار کرنے پر ہمت بندھوائے گا۔ ہم کو ڈرنا تو جب چاہئیے
کہ ریل کی سڑکون سے کچھ فائدہ نہ حاصل ہو اور قرض کا سود زیادہ دینا پڑے اور انڈیا مین روپیہ کا
بازار حال کی سی مرفہت نہ رکھتا ہو لیکن مین خیال کرتا ہون کہ اب بڑے اعتبار اور جرأت کی پولیسی
مطلوب ہے مین اسکو شروع کرنے مین ساعی ہوا ہون۔ ہم نے اس بڑی اصلاح انتظام کا ذکر کیا ہے کہ ریلوی
بورڈ مقرر کیا گیا ہے جو ترقی کی تاریخ کے ساتھ وابستہ ہے اور ہدایت کرنے کے لئے بڑا موثر کارگر
ہادی ہے۔ یہ دعوی کرنا کہ اسکا تقرر میرا خیال تھا یا کسی اور کا جو انڈیا مین ہے بیہودگی ہے برسون گذری
کہ مسٹر جے چیسنی صاحب کی قابل تعریف کتاب مین اس کے باب مین مین نے بہت کچھ پڑہا تھا۔
مین نے موسم گرما ۱۸۹۹ء مین پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کا کام چند مہینہ تک خود اپنے ہاتھ مین رکھا
کہ مین اس سکے کام کو سمجھون تو مین نے اس بورڈ کا مقرر کرنا پبلک ورکس کے لئے ضروری جانا تاکہ
اسکا بندوبست اچھی طرح اور جلد ہو۔ مین نے خیال کی ضرورتون کے موافق اسکی تجویز کردی۔

ریلوے ڈپارٹمنٹ مین انگلو انڈین اور یوریشینو نکی ملازمت

۲۳ - مارچ ۱۹۰۰ء کو انگلو انڈین ایسوسیشن (یعنی ان انگریزون کی جو ہندوستان مین آباد ہو گئے ہین یا انکی اولاد جو ایشیا و یوروپ کی عورت و مرد کے ازدواج سے پیدا ہوئی ہے) کا ڈپوٹیشن کلکتہ مین وائسرائے کے پاس گیا تھا تو لارڈ کرزن نے انکی ملازمت کے باب مین یہ ارشاد کیا تھا - اب مین انگلو انڈین اور یوریشین کے ملازمت ریلوے کی بابت کہتا ہون - پارسال کل انڈیا مین مین نے تمہاری ایسوسیشنون کے پریسیڈنٹون کے پاس چٹھی بھیجی تھی کہ وہ ٹریفک اور لوکوموٹو اور انجینرنگ ڈپارٹمنٹون کی ملازمت کی طرف توجہ کرین اور انسے متمتع ہون اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈیا مین ریلوے مین ۳۰۸۰۰۰ آدمی ملازم ہین جنمین صرف ۷۰۰۰ یوریشین یعنی ۲½ فیصدی ہین مجھے آج دوپہر کے بعد اس سے خوشی ہوئی کہ اس اطلاع پر تمنے توجہ کی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس بات کو تم چھوڑو گے نہین لیکن مجھے شبہ ہے کہ تم کافی واقف نہین کہ کیا باتین ممکن ہین - جن تین ڈپارٹمنٹ کا مین نے نام لیا ہے انڈیا مین ہر ہزار میل کی لین پر ۵۰ اعہدے ہین جنکی تنخواہ ماہوار ۳۰ روپیہ سے ۴۰۰ روپیہ تک ہے اور ۲۵۰۰۰ عہدے ایسے ہین کہ ان مین انگلو انڈین اور یوریشین کمپیٹیشن مین داخل ہو سکتے ہین پھر تم کسواسطے ان عہدون کے لینے کیلئے دخل نہین دیتے؟ سو اسکے برخلاف کسواسطے تم نے پارسال یوروپین کا ۳¾ فیصدی اور ہندوستانیونکا ۴½ فیصدی اضافہ ہونے دیا - تمہاری تعداد صرف ¾ فیصدی اضافہ ہوئی؟ یہ تمہاری غلطی ہی کہ تم یہ خیال کرو کہ ریلوے ڈپارٹمنٹ تم کو ان عہدون کو اگر انکی لیاقت فرصت مین حاصل کرو تو تمہارے متنا سے نہین دیگا - ریلوے ایک تجارتی کام ہے اسکو پروا کسی کی اپنی ذاتی راے کی نہین ہے مین تمہارے لئے ایک بڑا چوڑا راستہ آمدنی زر کا بتاتا ہون کہ تم اپنے دماغی اور جسمانی قوتون کو کام مین لاکر اس مین داخل ہو اور مین تمہاری دعوت اُس زیادہ منفعت کے لئے کرتا ہون جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اسکو تم نے نہین حاصل کیا۔

لارڈ کرزن کی اصلاح آبپاشی کے باب مین

دونو انگلنڈ اور انڈیا مین گورنمنٹ کے عیب جنبین کیا کرتے ہین کہ قحط کا حکمی علاج یہ ہے کہ روز بروز آبپاشی کے کام آگے بڑہائے جائین - بڑے بڑے دریاون کا پانی جو اکارت جاتا ہے وہ یک جا جمع کیا جائے اور

اور پھر تقسیم کیا جائے جس سے ملک کو خشک سالی کی آفات سے نجات ہو
لارڈ کرزن نے اس دلیل کا جواب بجٹ ۱۹۰۰ء مین دیا ہے جو آگے نقل کیا جائیگا۔
قحط و خشک سالی کے مقابلہ مین ہم ان قدرتی زورون کے سامنے آتے ہین جنپر تسلط پانے مین آدمی نہ کبھی کامیاب ہوا ہے نہ کبھی کامیاب ہوسکتا ہے - آسام مین چراپونجی ایک مقام ہے اسکے اندر چوبیس ۲۴ گھنٹون مین بیس انچ بارش ہوتی ہے وہ ایک کوہستان کے سلسلہ کے نیچے واقع ہے خلیج بنگال سے جو بخارات کا بہت بڑا دل بادل اکٹھا اٹھتا ہے وہ اسکو اوپر نہین جانے دیتا روک لیتا ہے اور مینھ کی صورت بنا کے برسا دیتا ہے - اس طوفان آب کی بہت چھوٹی سی کسر کو زراعت کے کام مین ایک لائق سے لائق انجینیر لا سکتا ہے بشرطیکہ اسکی پشت پناہ تمام مخازن گورنمنٹ ہون - چراپونجی تو پانی مین ڈوبی ہوئی ہوتی ہے اور راجپوتانہ پانی کے لئے ترسا کرتا ہے اب ہم لارڈ کرزن کے بجٹ سپیچون مین سے وہ فقرے نقل کرتے ہین جو آبپاشی کی نسبت انہون نے ارشاد کئے ہین جنسے معلوم ہوگا کہ وہ جو آبپاشی کی اصلاح چاہتے تھے اس مین کسقدر کامیابی ہوئی

بجٹ سپیچ ۲۷ مارچ ۱۸۹۹ء

انہون نے ارشاد فرمایا کہ مجھے آبپاشی کی طرف توجہ دلی ہے - ہم سب جانتے ہین کہ مدبر ملکی کی خدمت کے باب مین یہ مقولہ ہے کہ وہ جہان پہلے ایک پتا گھاس کا اگتا تھا دو پتے گھاس کے اگاتا ہے اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہین ہے کہ انڈیا مین اہل زراعت کو زراعت کے رقبے کے بڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے - آبپاشی اور ریلوے جو آپس مین ایک دوسرے کے رقیب ہین ان کے فوائد سے مین بحث نہین کرونگا کیونکہ وہ اس بحث سے کچھ رشتہ نہیں رکھتے اور نہ اس سے کچھ فائدہ ہے -
گورنمنٹ انڈیا نے انکی باہمی مخالفت مین اپنے فرائض کی موازنت نہین کی اور اسکا کرنا بھی دانائی سے بعید ہے - پچھتر لاکھ روپے سالانہ جو آبپاشی کے لئے دئے جاتے ہین اسکو بڑھانے کو مین مفید جانتا ہون - مین نے سرجے ویسٹ لینڈ صاحب کو سمجھا دیا ہے کہ وہ آیندہ سال کے تخمینہ خرچ مین آبپاشی کے لئے دس لاکھ روپیہ اور اضافہ کرین اگر مین اس سے اور زیادہ مانگونگا تو وہ دینے کو تیار ہین - لیکن آبپاشی کے کامون کا اجرا ایسا آسان نہین ہے جیسا کہ ریل کی سڑکون کا - اول جن عمدہ رقبون مین آبپاشی سے فائدہ حاصل ہوسکتا تھا وہ حاصل کیا جا رہا ہے اب اور جو نئے رقبے آبپاشی کے لئے تجویز ہونگے انسے وہ فائدہ نہین حاصل ہوگا جو پہلے رقبون سے حاصل ہو رہا ہے

اس لئے اسکی تجویز پر پہلے رقیبونکی نسبت زیادہ غور کرنی پڑتی ہے اول پیمائشون کے کرنے مین بڑی احتیاط و ہوشیاری کی ضرورت ہے ۔لیول لینا پڑتا ہے ایک سٹاف (اہل کارون کا عملہ) کی ضرورت ہوتی ہے لوگون کے موجودہ حقوق اراضی کی تحقیقات غالباً کرنی پڑتی ہے اسواسطے یہ صورت نہین کہ جیسے بعض اوقات تصور کی جاتی ہے کہ ابھی چک بنا اور وہ تالون اور نہرون کی صورت مین نقد وصول ہوگیا۔ ان وجوہ سے ہم آیندہ سالون مین آبپاشی مین دس لاکھ روپے سے زائد نہین خرچ کرسکتے اگر ہماری خزانہ کی حالت زیادہ سرسبز ہوئی تو اور زیادہ افزائش اس رقم کی کرسکتے ہین ۔

چناب کی نئی آبادی کی ایڈریس کا جواب

لائل پور صدر مقام چناب کی آب پاشی کے ضلع کا ہے اور بڑا شاداب اور سرسبز ہو رہا ہے۔ چند سال پہلے وہ ایک صحرا لق و دق تھا یہان کے باشندون نے ۳- اپریل ۱۸۹۹ء کو لارڈ کرزن کو ایڈریس دیا جسکے جواب مین انہون نے یہ ارشاد کیا۔

انڈیا مین جو نیا وائسرائے آتا ہے وہ بہت سے دل آویز سبق سیکھتا ہے اور بہت سی عجیب باتین دیکھتا ہے ان مین سب سے زیادہ مسرت ناک آبپاشی کے مہتم بالشان انتظام کی کارگزاری ہے۔ اگرچہ وہ انگلنڈ مین دھندلی نظر آتی ہے مگر اسنے انڈیا کے نقشے کے بہت سے خالی خانون کو پُر کردیا ہے اور جنگل و خارستان کو گلستان بنا دیا ہے اور لاکھون مزدورون اور پیشہ ورون کی وجہ معاش پیدا کردی ہے ۔ وہ بات جسکو ہم نہ جانتے تھے اور نہ جان سکتے تھے آج ہم کو اس ندخیز ضلع مین آنے سے اور اسکی رپورٹ کے سننے سے معلوم ہوئی۔

پنجاب آبپاشی کا گھر ہے جسمین گورنمنٹ انڈیا کے قواء عقلی اور دماغی خرچ ہوتے ہین۔ میرے ہموطنونکی نظرون کے سامنے جب یہ الفاظ گذرینگے تو بڑے دلچسپ معلوم ہونگے کہ ہم نے صرف پنجاب مین اصل نہرین اور شعبے ۴۵۰۰ میل جاری کئے اور اسکی تقسیم جو چھوٹی چھوٹی نالیون مین کی وہ ۱۰۵۰۰ میل ہے ان وسائل سے کل رقبہ جسمین آبپاشی ہوتی تھی ۱۸۶۸ء مین ۱۰۰۰۰۰۰ ایکڑ تھا اور ۱۸۷۸ء مین ۱۳۰۰۰۰۰ ایکڑ اور ۱۸۸۸ء مین ۲۳۰۰۰۰۰ ایکڑ اب اسکی ترقی ہوکر ۱۸۹۹ء مین ۵۲۰۰۰۰۰ ایکڑ ہوگیا ہے۔ اور جس رقبہ مین آبپاشی ہوتی ہے اسکی فصل کی قیمت ایک کرور پونڈ ہوتی ہے اور پنجاب کی

کل نہرون مین ساٹھ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے ہین اور ۱۸۹۸ء مین نقد آمدنی نوے لاکھ روپیہ کی ہوئی سرمایہ پر ۱۰½ فیصدی نفع ہوا گو عام طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نقشون کے ہندسون کا مطالعہ بے لطف اور خشک ہوتا ہے مگر ان نہرون کے نقشون کے ہندسون کی ترقی کے مطالعہ مین تفریح افسانہ کی سی ہوتی ہے اور وہ شاہی انتظام کا ایک ڈریا لطف آمیز دکھلاتا ہے۔

جہان آج میرے صبح اور سہ پہر خوشی کے ساتھ بسر ہوئے ہین وہان کا ذکر کرتا ہون کہ مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ چار برس پہلے یہ مقام غیر آباد شورہ زار جنگل تھا جو آج شاداب سرسبز قصبہ و زراعتی پیداوار کی منڈی ہے اب اس سرزمین مین ایک ہزار دہات جدا جدا بندوبست مین داخل ہین پہلے اسکا وجود کاغذہی پر تھا۔ مجھے اس مین شبہ ہے کہ قصص مشرق کے نوشتجات جنہین لکھا جاتا ہے کہ دہات مثل کلاہ باران ایک رات مین پیدا ہو جاتے ہین یہان سے زیادہ کوئی عجیب مسرت افزا نتیجہ دکھا سکتے ہین۔ یہان ایک رقبہ پچیس لاکھ ایکڑ کا ویران مشہور تھا ۱۸۸۹ء مین چناب کے پار بڑا بندھ بننا شروع ہوا اور ۱۸۹۲ء مین ختم ہوا اس سال کے ختم ہونے پر ۱۰۰۰۰۰ ایکڑ مین آبپاشی ہونے لگی ڈہائی کرور روپیہ اس مین خرچ ہوا ۱۸۹۸ء مین نقد آمدنی ۱۶ لاکھ روپیہ کی ہوئی جسکے سبب ۷½ سیکڑہ نفع ہوا۔ اب دس لاکھ ایکڑ تک آبپاشی کی نوبت پہنچگئی ہے یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ فصل کی پیداوار کی قیمت اتنی ہوگی جتنا سرمایہ کل نہر کی لاگت مین لگا ہے۔ مجھے اسمین بہت کم شبہ ہے کہ خرچ کے جو آخر نقشے مرتب ہونگے وہ وجند حال کی مقدار سے ہونگی اس مزروعہ زمین مین نہایت مرفہ حال کاشتکارون کی آبادی بستی ہے اور ان مین ہر کاشتکار پاس ۲۰ یا ۳۰ ایکڑ زمین ہے جسپر وہ موروثی قبضہ رکھنے کا حق رکھتا ہے اور اقطاع اراضی ہندوستانی سپاہ کے پنشن خوارون کو بطور انعام اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو دئیے گئے ہین یا اہل دول کے ہاتھ فروخت کئے گئے ہین جس ضلع مین چھ برس پہلے ایک آدمی آباد نہ تھا اب اس مین دو لاکھ آدمی بستے ہین۔ یہان پہلے آباد ہونے کے لئے آدمی نہین میسر ہوتے تھے لوگ یہان آباد ہونیسے ڈرتے تھے اب یہان آباد ہونے کے لئے ریلا چلا آتا ہے اور بے شمار درخواستین اراضی کے لینے کے لئے آتی ہین۔ سب طرف خوشحالی کی ہوا چل رہی ہے۔

بجٹ سپیچ ۲۸- مارچ سنہ ۱۹۰۰ع

ہندوستان کے باہر کے آدمی اصل حقیقت حال سے بے علم ہین انکا یہ دستور ہوگیا ہے کہ اکثر وہ یہ اظہار اپنا میرے گوش گذار کرتے ہین کہ قحطون کے انسداد کی ظاہر ترکیب یہ ہے کہ آبپاشی داخل کی جائے بعض مصنفین تو پھولے نہین سماتے کہ اس آبپاشی کے خیال کے ہم ہی موجد ہین وہ یہ نہین جانتے کہ انڈیا مین آبپاشی کا ہمیشہ چرچا رہتا ہے اور اس مین ہمیشہ جد وجہد کی جاتی ہے۔ ان کے دل مین یہ خیال ہی نہین کہ برسون سے یہان آبپاشی کا سلسلہ جاری ہے ایک کرور نوے لاکھ ایکڑ مین آبپاشی ہوتی ہے اور اس مین ۲۵ ½ کرور روپیہ خرچ ہوچکا ہے۔ لائق آدمی مجھے لکھتے ہین کہ جن دریاؤن کا پانی سمندر مین جاتا ہے وہ حقیقت مین زراعت کی دولت ہے جو ضائع ہوتی ہے گورنمنٹ کو چاہئے کہ اسکو اپنے اختیار مین لاکر کھیتیان اور باغات بنائے اب مین نے نہایت احتیاط سے تخمینہ کرایا ہے کہ اس تازہ زمین کی وسعت کیا ہے جس مین جدید آبپاشی سے اور قدیم آبپاشی کی توسیع سے زراعت ہوسکتی ہے ۶۵ لاکھ ایکڑ زمین مین آٹھ نو کرور روپیہ خرچ کرکے آبپاشی ہوسکتی ہے یہ پروڈکٹو ورکس کی مد مین لکھی گئی ہے یعنی جسمین نقد آمدنی کی امید سرمایہ کے لگانے سے ہوسکتی ہے اس سے سرمایہ پر سود حاصل ہوسکتا ہے ۳۰۰۰۰ ایکڑ زمین جو پروٹکٹو ورکس کی مد مین آئی ہے یعنی جو قحط کو روک لیتی ہے مگر روپیہ کا فائدہ نہین دیتی دس لاکھ روپیہ خرچ کرنے سے دوچند ہوجائیگی جستی قاعدہ کے موافق تھوڑا ہی سا انسداد قحط ہوتا ہے وہ دائمی بار گورنمنٹ کے خزانہ پر ہوتا ہے ان دونو پرڈکٹو اور پرٹیکٹو آبپاشیون سے کل ۴۰۰۰۰ ایکڑ زمین کا رقبہ عملی آبپاشی کے لئے ہوجائے گا البتہ اس افزائش کے سبب سے ملک مین کل غلہ کی رسد کی بہم رسانی مین افزائش ہوجائیگی اس کے سبب سی مزدوری بڑھ جائیگی اور ایام قحط مین قیمتون پر اثر ہوگا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اضلاع جنین قحط پڑنے کی قابلیت ہے امین یہ توقع نہین کہ براہ راست وہ اس کے باشندون کی ایسی امداد کرے کہ خشک سالی کے مصائب سے بچائے۔ بے شک جب جنگل کے قطعہ مین زراعت ہوتی ہے تو وہان آبادی کے بڑھنے کا ہیجان ہوتا ہے اور ایک وقت مین بہت دہنون مین خوراک جاتی ہے۔ امر واقعی یہ ہے کہ آبپاشی کے وہ کام اب بافراط جاری ہوگئے ہین جنکا کرنا آسان تھا یا جو انسداد قحط کی تدابیر مین ضروری تھے اور اب آبپاشی مین یہ امید نہین ہی کہ وہ غیر محدود وسعت پائے جو عوام کے خیال مین سمائی ہوئی ہے اس آبپاشی کے مباحثہ مین جو لوگ بہت طرفون سے یہ کہہ رہے ہین کہ آبپاشی سے ملک مین آدمیون کی خوراک کی

رسد بہم پہنچیگی اور سرمایہ جو اس مین صرف ہوگا اسپر سود خاطر خواہ حاصل ہوگا۔ مین اس باب مین
انکے ساتھ متفق الرائے ہون اور جب سے انڈیا مین آیا ہون اسپر توجہ کرتا ہون مجھ سے پہلے وائسرائے
کے عہد مین آبپاشی کے لئے پچھتر لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا تھا۔ پارسال مین نے سر جیمز ویسٹ لینڈ صاحب
سے اسپر اضافہ کرنے کو کہدیا ہے یہ سال فائی نینشل ختم ہوا ہے اس مین نوے لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا
ہے جو اضلاع قحط زدہ کی محنت مزدوری کے کام مین آیا ہی اور سال آیندہ کے لئے مین نے ایک کرور روپیہ
خرچ کرنیکا حکم دیدیا ہی۔ مجھے امید ہے کہ یہ نیکی غلط نہین ہوئی اس سے ملک کی بہبودی ہوگی اور اسکا
معاوضہ بھی اچھا ملیگا۔ جن دلائل کو مین نے بیان کیا ہے مجھے اس مین شبہ ہے کہ آبپاشی کے جاری
کرنے سے آیندہ وہ فوائد حاصل ہون گے جو گذشتہ زمانہ مین حاصل ہوئے ہین کیونکہ جو بڑی بڑی
تجویزین آبپاشی کی ہوئی تھین وہ ختم ہونے پر آگئین ہین۔ اگرچہ ہمارے کام کا دائرہ کم عظیم و وسیع بہ نسبت
زمانہ گذشتہ کے ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آیندہ مدتون تک اور یقینی میرے عہد مین ہماری پاس
فنڈس ضرورت سے زیادہ ایسے ہون گے کہ چھوٹے چھوٹے آبپاشی کے کامون مین انکو صرف کرنا پڑیگا

بجٹ سپیچ ۲۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۱ء

جب مین انڈیا مین آیا تھا تو آبپاشی کے کامون مین خرچ کرنے کے لئے پچھتر لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا تھا
مین نے اسکو بڑھا کر دو سال سے ایک کرور روپیہ سالانہ کر دیا لیکن ہمیشہ یہ ممکن نہین کہ یہ رقم بالکل خرچ مین
آجایا کرے اسواسطے کہ آبپاشی کے کامون کی مختلف طرح کی تجاویز کے لئے بڑا وقت درکار ہوتا ہے۔ آخر
سال مین اگرچہ ایک کرور روپیہ کے خرچ کرنے کی منظوری تھی مگر اس مین سے نوے لاکھ روپیہ خرچ ہوا
سال حال مین ہم نے اس سے بھی بہت آگے قدم بڑھایا ہے۔ شملہ مین اکتوبر کے مہینے مین قحط کے
باب مین مین نے سپیچ دیا تھا تو اس مین وعدہ کیا تھا کہ مین آبپاشی کی اس شاخ مین جو قحط سے متعلق ہی
تحقیقات کراؤن گا۔ مین یہ چاہتا ہون کہ یہ امر بالکل محقق ہو جائے کہ اس ملک مین جو پانی کے منبعات
یا مخازن آبی ایسے ہین کہ جنسے زراعت مین پانی کی رسد بہم پہنچ سکتی ہے وہ نا معلوم نہ رہین اور نہ ان سے
غفلت کیجائے۔ یہ ہمیشہ وہ بڑے دریا نہین ہوتے جو سمندر مین بے رکاوٹ چلے جاتے ہین۔ گو انگلنڈ
مین آدمی یہ خیال کرتے ہین کہ ہر دریا ہالبیہ مین ٹپ لگانے سے اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ سنٹرل پروونس
یا گجرات یا برار مین آبپاشی کرسکے۔ مین ہر جگہہ اپنا اصول موضوعہ نفع رسان یا زرریز تدابیر کو نہین بناتا

مین یہ تحقیق کرنا چاہتا ہون کہ ہر پروونس مین جو نہرات بہترین مناسب ہون خواہ وہ انہار ہون یا کنڈ تالاب یا کنوین ہون جنسے زراعت مین پانی جاسکے ان کی ایسی سائینس کے موافق تحقیقات اور ریاضی کے مطابق انکی بنا قائم کی جائے کہ معمولی سالون مین وہ ایک مسلسل پروگریم ہو جسکا پیرو ہونا آنے والی خشک سالیون کے لئے بیمہ ہو مین بڑا احسان مند ہونگا۔ اگر لوگ اپنی معمولی سمجھ بوجھ کو اس کام مین بجائے اسکے استعمال کرین کہ ہر ہفتہ مین دنیا کے ہر حصہ سے مجھے فخریہ یہ لکھین کہ ہم نے پہلی ہی دفعہ یہ انکشاف کیا ہے کہ اگر ہم ہمالیہ پہاڑ کو کاٹ کر نہرین جاری کردون یا ان مرتفع زمینون کی چوٹیون پر جن مین بارش نہین ہوتی کنڈ تالاب بنادون تو پھر کبھی ہندوستان مین قحط نہ پڑے توش عنان گھوڑے کے کوڑے لگانے اچھے نہین ہوتے۔ کبھی گورنمنٹ انڈیا پر اس سے زیادہ آبپاشی کی امداد کرنے کے لئے غفلت کا گہر النقش نہین جا۔ جیسا مین نے کیا کہ آبپاشی بھی منجملہ ان بارہ سوالات کے ہے جنکے حل کرنے کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہے مین نے رزولیوشن پاس کیا ہے جس مین احکام ہین کہ آیندہ جاڑے مین کمیشن تمام آبپاشی کے ان تدابیر کی تحقیقات کرے اور جو قحط زدہ رقبون مین چل سکتی ہون اور ایسی رپورٹین بھیجے کہ جو لوگ گورنمنٹ پر سخت اعتراض کرتے ہین وہ بھی قائل ہوجائین۔ مسٹر چارلو نے بغیر اس رزولیوشن پڑھنے کے یہ شکایت کی کہ بجٹ مین آبپاشی کی سکیم کامل نہین پیش ہوئی ہے مین ان سے درخواست کرتا ہون کہ وہ ہمکو تھوڑی سی مہلت دین۔ یہ فائی نینس ڈپارٹمنٹ کا کام نہین ہے کہ وہ انجنیرون کے کام کو غصب کرلے۔ جب وہ اپنی رپورٹین بھیجینگے تو ہم بھی روپیہ خرچ کرنیکو تیار بیٹھے ہین۔ ان کامون مین جن غیر معمولی خرچون کا حکم دیا جائیگا وہ فےمن انشورنس گرینٹ سے ادا کیا جائیگا یعنے قحط کے بیمہ کے عطیہ سے۔ مجھے امید ہے کہ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پروٹیکٹو پولیسی (انسداد قحط) کو سہارا دیگا۔ اگرچہ چند سال تک اسے کچھ روپیہ کا فائدہ نہین ہوگا۔

بجٹ سپیچ ۲۹ - مارچ ۱۹۰۵ء

بارہ برس گذرے کہ بجٹ کی بحث مین مین نے بیان کیا تھا کہ آبپاشی جو انڈیا مین ہمارے سامنے ہے کہان تک وسعت پاسکتی ہے جس مین مین نے آزمودہ کار ماہر شیرون سے صلاح و مشورہ لیا تھا مین نے زیادہ تر فزیکل (مادی) حدین بہ نسبت فائی نینشل حدون کی بتلائی تھین اور اس عام غلط فہمی کا جواب دیا تھا جو پھیل رہی تھی کہ انڈیا مین بڑے بڑے دریا ہین اور اس مین موسلا دھار

مینھ برستے ہین اسلیے ممکن ہے کہ پانی جو کارت جاتا ہے اُسکو قبضہ مین لاکر زراعت کے وسعت دیے ہین
اور قحط کے روکنے کے کام مین وہ استعمال کیا جائے - اسکے بعد سنہ ۱۹۰۰ کا قحط آیا تو مین نے یہ تجویز کی کہ
جو اعلے درجہ کے حکام ہکو میسّر ہو سکتے ہین انکا ایک کمیشن بنایا جائے کہ وہ ملک کے ہر حصہ مین دورہ
کرے اور ہر مقام کے حالات کا معائنہ کرے اور سٹیٹ فنڈس کے خرچ کی نسبت اس بات کو
زیادہ تر سوچے کہ قحط سے مخالفت کسطرح ہو سکتی ہے اور آبپاشی کی قابلیتین جتنی ملک مین ہون اُنسے
مطلع کرے اور بتائے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کتنی آبپاشی ہو سکتی ہے اور پرائیویٹ کی طرف سے
کتنی - سنہ ۱۹۰۱ء مین سر کولن مون کریف اس کمیشن کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے اور اپریل سنہ ۱۹۰۳ مین
دو جاڑے کے موسمون مین تحقیقات کرنے کے بعد انہون نے کمیشن کی رپورٹ پیش کی -
مجھے تعجب ہے کہ کتنے معزز ممبرون نے جنسے مین اب مخاطب ہو رہا ہون اور بہت سے بیرونی پبلک نے
انکی رپورٹ کو پڑہا ہے - مجھے اسکا اول حصہ جنمین عام خیالات کا بیان ہے قصہ سے بھی بے انتہا
زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مین خصائل انسانی کے فرضی مسائل نہین بیان کیے ہین
بلکہ قطعی وہ بیان کیے گئے ہین جو انسان کی زندگی کے نشوونما و تنزل پر اثر کرتے ہین اور ان
سائنٹفک مقدمات کے نتائج پر مبنی ہین - اس رپورٹ کے موافق ہم آہستہ مگر یقینی عمل کرتے
ہین اور تھوڑے دنون کے بعد ہمارے آخری خیالات اور احکام اسی کے مطابق روشن ہونگے -
چونکہ انڈیا مین یہ آخری دفعہ ہے کہ مین اس مضمون پر گفتگو کرونگا اس لیے مین مختصر بیان آبپاشی
کی حالت کا جو بالفعل موجود ہے بیان کرتا ہون - اس ملک مین آبپاشی کے کام دو قسم کے ہین
ایک گورنمنٹ کی آبپاشی کے یعنی جنکو گورنمنٹ بناتی ہے اور ان مین غور پرداخت کرتی رہتی ہے
دوم پرائیویٹ آبپاشی کے جنکو جماعتین یا خاص اشخاص بناتے ہین - یہ آبپاشی اکثر کنوؤن کے
ذریعہ سے ہوتی ہے یہان صرف اول قسم کی آبپاشی کا مین ذکر کرونگا تم انڈین سامعین کے روبرو
ضرورت نہین ہے کہ مین اس تفاوت کی تفصیل کرون جو رپورٹون اور بحثون مین میجر یعنے بڑے
اور مائی نر یعنے چھوٹے کامون مین اور پروڈکٹو یعنی پیدا کرنے والون اور پروٹیکٹو یعنی روکنے والے
کامون مین تبلایا گیا ہے - اب بڑے کام کیا پیدا کرنے والے ہین جن مین ملک کی آمدنی کی توفیر سے
یا قرض لیکر خرچ کیا جاتا ہے یا روکنے والے جن کے بنانے مین قحط کی گرینٹ ڈیڑھ کرور روپیہ مین سے

روپیہ خرچ کیا جاتا ہے ان پیدا کرنے والے اور روکنے والے کامون مین یہ فرق ہے کہ پیدا کرنے والے کامون مین منفعت زر حاصل ہوتی ہین گو ہمیشہ یہ ضرور نہین کہ وہ حاصل ہی ہوا کرے اور روکنے والے کامون مین ہرگز منفعت زر کی امید نہین ہوتی اس مطلب کو ان الفاظ مین ادا کرو کہ پیدا کرنے والے کام روکنے والے کام ہوتے ہین یا ہوسکتے ہین مگر روکنے والے کامون مین امید نہین ہوتی کہ وہ پیدا کرنے والے یعنی روپیہ کا فائدہ پہنچانے والے کام ہوسکین۔ چھوٹے کام ہمیشہ سالانہ ملکی آمدنی سے روپیہ خرچ کرکے بنائے جاتے ہین۔ اب مجھے یہ بیان کرنے دو کہ اس حال کے گھٹنے تک کتنا روپیہ ان سب قسم کے کامون مین خرچ ہوا ہے اور کتنی مالیت پیدا ہوئی ہے۔ گورنمنٹ انڈیا نے سب قسم کی آبپاشی مین ۶ ½ کرور روپیہ خرچ کیا ہے اور اس خرچ مین نہرین مع رجبہون اور نالیون کے .....۵ میل طول مین کھودی ہے جنسے کہ ۲۱ لاکھ ایکڑ مین آبپاشی ہوتی ہے۔ برٹش انڈیا مین تقریباً ۴۰۷ لاکھ ایکڑون مین آبپاشی ہوتی ہے جس سے .....۲۷ پونڈ سالانہ آمدنی ہوتی ہے یعنی آبپاشی مین جو سرمایہ صرف کیا گیا ہے اسپر سات فیصدی سود ملتا ہے۔ ان رقمون سے معلوم ہوتا ہے کہ بالفعل آبپاشی کے کام کتنے ہوچکے ہین۔ اب سوال یہ ہے کہ تبلاؤ ہم کیا کر رہے ہین اور کیا ہم کرنے کی قابلیت رکھتے ہین؟ جب مین انڈیا مین آیا ہون تو پہلے برس ہی مین پنجاب مین چناب کی نہر دیکھنے گیا جو چند سال پہلے بنکر تمام ہوئی تھی اُس وقت ....۱۰ ایکڑ مین اور اب ....۲ ایکڑ مین آبپاشی ہوتی ہے اُس وقت اس مین ڈیڑھ کرور روپیہ خرچ ہوا ہے اب کورس وقت مین وہ .....۲۰ لاکھ آدمیون کی پرورش کرتی تھی اب ....۱ سے زیادہ آدمیونکی اور یہ ازدحام کثیر اس وسعت مین پھیلا ہوا ہے جسمین اناج اور دانہ چارہ لہلہا رہے ہین۔ اور چند سال پہلے اس مین جنگل بیابان اجاڑ تھا جب سے ہم نے جہلم کی نہر بنا کر تمام کی ہے اس سے بالفعل .....۳ ایکڑ مین آبپاشی ہوتی ہے اور آیندہ .....۵، ایکڑ مین آبپاشی ہوگی۔ ہر جگہہ یہ زمینین ویران اور غیر آباد تھین اب انمین آدمیون کی بستیان آباد کی گئی ہین اگر پنجاب نے اپنا شستہ درجہ صدر کا کھویا ہے جسکے سبب سے وہ جھگڑالو اور جنگجو قومون سے چھوٹ گیا ہے اس نے انکی جگہہ رضامندی اور امن خواہ صلح پسند دہقانون کو حاصل کیا ہے۔

جسکے سبب سے ہرسال اسکے مخازن زیادہ ہو گئے اور اسکی عظمت بڑھیگی تمنو سنا ہوگا کہ اُنھی مقام مین اپنے ذمے کیا کام لئے ہین ۵ ½ کرور روپیہ کا ابھی حکم ہوا ہے کہ اس سے ان نہرون کا مجموعہ بنایا جائے جنکا نام اپ پر (بالائی) جہلم اور لوئر (زیرین) باری دواب ہے پہلے اس سے کہ آیندہ دس سال گذرین ۲۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین آبپاشی کا اضافہ اس رقبہ پر ہو جائیگا جسمین آبپاشی بالفعل ہوتی ہے اور اسی کے متناسب آبادی ہو جائیگی اور فائدہ سرمایہ پر جو لگایا جائیگا دس فیصدی حاصل ہوگا۔ اب آیندہ زمانہ جو متصل ہے اُسے آگے دیکھنا چاہئے اور کمیشن کی سفارشون کو ملاحظہ کرنا چاہئے۔ انہون نے سفارش کی ہے کہ ۴۴ کرور روپیہ بیس برس مین یعنی ڈیڑھ کرور روپیہ سالانہ خرچ کرنا چاہئے۔ ہم نے اس معقول تخمینہ کو منظور کر لیا اور ہمکو امید ہے کہ اس کے لئے ہم فنڈس حاصل کرینگے اس سے برٹش انڈیا مین جو بالفعل رقبہ ہے جسمین آبپاشی ہوتی ہے اسپر ۶۵ لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہو جائیگا۔ مین نے پانچ برس ہوئے کہ چالیس لاکھ ایکڑ کا اضافہ بیان کیا تھا اور اس تفاوت کی وجہ بیان کی۔

نہرون کا حال ریل کی سڑکون کا سا نہین ہے کہ جہان کمپنیون کو روپیہ ہاتھ لگا کام کرنا شروع کر دیا۔ جہان چاہا اناڑی مزدورون سے سڑک کی مٹی کے کام کرانے لگے۔ جہان لوہے یا فولاد کی چیزون کی ضرورت ہوئی یوروپ کو یا یونائیٹڈ سٹیٹس کو ٹیلیگرام مین آرڈر بھیجدیا۔ آبپاشی کے کامون کے بنانے کے لئے اول گورنمنٹ کے قرضون سے فنڈس حاصل کرنا پڑتا ہے جسکی گورنمنٹ مین بے انتہا وسعت دینے کی قابلیت نہین ہوتی اسکے واسطے ابتدائی تحقیقاتون مین و پیمایشون مین بہت سا وقت صرف کرنا پڑتا ہے ایک خاص کام کے لئے نہر مند باسلیقہ مزدورونکی تلاش کرنی پڑتی ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ جس خرچ کا مین نے اوپر ذکر کیا ہے اسکے واسطے ۲۸۰۰۰ کاریگر مزدورون و قلیون کی ضرورت ہے کہ بیس برس تک ہر سال ۲۵۰ دن کام کیا کرین کہ جنسے موجودہ کامون کی پرداخت کی جائے اور نئے کام بنائے جائین ہیٹ انڈیا مین ان سببون سے آبپاشی اور ریلون کے کامون مین فرق پیدا ہوتا ہے کہ آبپاشی کے کامون کے بننے کی وہ رفتار تیز نہین ہوتی جو ریل کی سڑکون کی اب سوال یہ ہے کہ جب ہم یہ سب کام تمام بنا چکین گے تو ہماری کیا حالت ہوگی ؟ ہم نے بہت زیادہ کام کیا ہے اور اتنا زیادہ کام کرینگے کہ کبھی پہلے کسی اور قوم نے نہین کیا لیکن ہمالیہ پہاڑ کے برفستانون کی گدازش کا اور آسمان کے کشادہ درون کا پانی پھر بھی اکارت

جائیگا کچھ کام مین نہین آئیگا اور فضول بحر عرب اور خلیج بنگال مین گریگا۔ حساب کرنے سے ثابت
ہوتا ہے کہ انڈیا مین کل اوسط بارشس ۳۵ فیصدی ہے اور بارش کا پانی جو سطح زمین کے
اوپر بہتا ہے اس مین سے ۷۰ فیصدی دریاؤن مین جاکر سمندر سے ملتا ہے۔ جو پروگریم مینے
بیان کیا ہے اسکے موافق بارش کے بہے ہوئے پانی کا ۲ پر فیصدی حصہ کام مین لاسکینگے اور
باقی سب پانی بغیر کسی کام مین آنے کے بے رکاوٹ سمندر مین جاکر ملے گا۔ اس کا سبب کیا ہے؟
اسکا جواب ہر شخص کے لئے جو ہندوستان کے جغرافیہ کا اور اسکے موسمون کا حال جانتا ہے
بہت صاف اور سیدھا سادہ یہ ہے کہ انڈیا مین ہمیشہ بڑا موسلادھار مینھ وہان نہین برستا
جہان اسکی ضرورت ہے۔ چراپونجی کا فضول پانی کل گنج قارون کے خرچ کرنے سے بھی راجپوتانہ
کی آبپاشی مین کام نہین آسکتا۔ سارے سال مینھ نہین برستا برسات کے مہینون مین وہ افراط
سے برستا ہے اس لئے اکثر اوقات دشوار اور بعض اوقات محال ہے کہ پانی کسی مخزن مین یکجا جمع کیا
جائے۔ انتظام الٰہی ہمکو بتاتا نہین کہ خشک سالی اور قحط کب آئینگے اس لئے ہم اس خشک سالی کے
لئے پانی نہین رجمع کرسکتے جسکے آنیکی خبر نہین رکھتے گو یہ فزیکل محال نہ ہو مگر یہ اکونومی خراب ہے بعض دفعہ
اس ملک مین جسمین نہرین موجود ہین الا دھند مینھ شدت سے برستا ہے۔ بعض دفعہ ایک جگہ
پانی کی افراط ہوتی ہے مگر وہان پانی اس سبب سے کام مین نہین آسکتا کہ زمین کی طبیعت ایسی ہوتی ہے
کہ اس پانی کو قبول نہین کرتی۔ کبھی یہ پانی بل کھاتا ہوا کچھار کی زمینون مین جاتا ہے جہان اس کا
جمع کرکے رکھنا ناممکن ہے۔ بعض دفعہ مخازن آبی کے یعنی ایسی جگہ جہان پانی یکجا جمع کیا جائے
بنانے کا خرچ کثیر اسکے بنانے کا مانع ہوتا ہے اگرچہ کل نہین مگر بعض دلائل ایسی ہین کہ وہ طالب العلما:
خوابون کی تعبیر کو غلط ثابت کرتی ہین اس قسم کی واقعیتون سے ہم توبہ مانگتے ہین مگر ان سے بے علم
نہین رہ سکتے وہ وقت کبھی نہین آئیگا کہ ہم جو دولت غلط خرچ کرتے ہین اور قوت کو بے فائدہ کام میں لاتے
ہین انکو انسان کے کام کا بنادین۔ جو کچھ ہم کرسکتے ہین وہ وہ ہے جو کیشن نے ہم سے کرنے کو
کہا ہے۔ ہماری مراد جو کرنے سے ہے اُسکا مین نے بیان ناقص کیا ہے۔ نیچر کے مخازن ایسے افراط
ہین کہ اسکے مقابلہ مین اندازہ کے اندر ہمارا پروگریم محدود ہے لیکن انسان کے کام کرنے کے اور اسکی
محدود قوت کے مقابلہ مین اندازہ کے اندر ہمارا پروگریم بڑے سے بڑا ہے وہ خاص آدمیونکے

بڑی گرم کوشی کا اور گورنمنٹ کی منتظم قابلیت کا کام ہے۔ ہم ایمانداری سے وہ کام اختیار کرتے ہین کہ فقط اس مین عطیات الہی ہی کو انسان کی خدمت گزاری مین کام مین نہین لاتے ہین بلکہ ہم جد وجہد کرتے ہین کہ مصائب خلقت کو مصیبت کے وقت مین کم کرین اور اسکو خلاص کرین اور لاکھون آدمیون کی جانین بچائین۔

ان اوپر کے کل بیانات کو پڑھکر لوگ انصاف کرینگے کہ لارڈ کرزن پر جو ریل کے بنانے اور آبپاشی کے کامون کے نہ بنانے کے اعتراضات ہوئے ہین وہ لاطائل اور لغو ہین۔ انہون نے مختلف سپیچون مین آبپاشی کے باب مین یہ ارشادات بھی کئے ہین کہ آبپاشی کے باب مین وہ پولیسی اختیار کی جائے کہ جس سے انڈیا کے سارے پانی کے چشمے جو بکار آمد ہو سکتے ہین نہرون ہی مین نہین جو اپنی حد غایت کو پہنچ گئی ہین بلکہ کنڈ تالابون کنوؤن اور خزانون مین اسطرح کام مین لائے جائین کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔

جو لوگ گورنمنٹ پر یہ الزام لگاتے ہین کہ وہ آبپاشی کے کامون سے بے اعتنائی کرتی ہے۔ ان کے لئے یہ جواب باصواب موجود ہے کہ قحط کے بیمہ کے عطیہ سے آیندہ سال مین ۱۳۹ لاکھ روپیہ آبپاشی کے اس کام مین خرچ کیا جائے جو ان پروڈکٹو ہی یعنی جس سے کوئی منفعت زر نہین حاصل ہوتی۔ حال کے کمیشنون نے سارے جاڑے مین انڈیا کے مختلف حصون مین جاکر آبپاشی کے باب مین شہادتین لین ہین۔ یہ کام ایسا وسیع و پیچدار ہے کہ دوسرے جاڑے کے بعد اسکی رپورٹ تیار ہوگی کہ جس سے معلوم ہوگا کہ کتنا زیادہ روپیہ آبپاشی مین خرچ ہوگا۔ آبپاشی کے کمیشنون نے دو جاڑے کے موسمون مین بڑی جد و جہد و مستعدی سے آبپاشی کی تحقیقاتین کین ہین نسلہ پر اسکی رپورٹ ہمارے ہاتھ مین آئیگی جسپر غور کرینگے کہ انڈیا کے ہر حصہ مین آبپاشی مین پانی کسطرح بکار آمد ہو سکتا ہے اور فائدہ پہنچا سکتا ہے اسکے بعد ہم ہر پرونس مین معقول تجویز کنڈ تالابون و خزانون و کنوؤن اور نہرون کے بنانے کی برسون مین نقشے بنوا کے اور خشک سالی کی ضرور توجہ کے تجربے کرکے انکے بنانے کی تیاری کرین گے۔ اسکے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہوگی بہت سے تجربے کئے جائین گے جنمین سے بعض رجسٹر مین ناکامیاب لکھے جائین گے پھر یہ کوئی نہین کہہ سکے گا کہ گورنمنٹ انڈیا زراعت اور محنت ورزی کی اس صورت سے بے علم ہے یا وہ پانی کو

اس سبب سے رائگان جانے دیتی ہے کہ اسکو کام مین لانا نہین جانتی۔
آیندہ موسم گرما کے کامون مین آبپاشی بھی ایک کام ہے۔ جب سے مین انڈیا مین آیا ہون نہرونکے بنانے کے واسطے زیادہ روپیہ مین نے عطا کیا ہے جسّے ثابت ہوتا ہے کہ مجھے اس کام پر کافی التفات ہے آیندہ سال مین ۱½ کرور روپیہ اسمین خرچ ہوگا جو کبھی پہلے کسی سال مین خرچ نہین ہوا آدی بعض دفعہ کہتے ہین کہ غیر معین رقمین اس کام مین خرچ ہوسکتی ہین بغیر اس کے کہ کوئی حرج ہو یاوہ ہو تو بہت تھوڑا سا ہو شائد وہ روپیہ کو اسطرح خرچ کر سکتے ہین کہ ہر سمت مین تجربہ بالا دہند کیا جائے اور روپیہ کے ضائع کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ کسی سائنس مین ایسی محتاط دوراندیشی کی اور پلین بنانے کی یا زیادہ تربیت یافتہ نگرانی کی ضرورت نہین ہے جیسی آبپاشی مین۔ کوئی صیغہ جو نااہل اور نامناسب ہو وہ دفعتہً لاکھون روپیہ کنڈ تالابون اور نہرون مین نہین خرچ کر سکتا۔
نہر کی آبپاشی کی حالت ریل کی سڑک کی سی نہین ہے۔ ریلوے کی پرائیویٹ دلیرانہ کام کرنے والے امداد کو موجود ہین انکے ساتھ فقط شرائط کرنی ہوتی ہین لیکن آبپاشی کی مختلف حالت ہی آخر دو سالون مین لوکل گورنمنٹون کو دو کرور روپیہ دیا گیا انہون نے سنہ ۱۹۰۲ مین ۸۵ لاکھ روپیہ اور سنہ ۱۹۰۳ مین ۱۸ لاکھ روپیہ خرچ کیا اس سے زیادہ وہ خرچ نہ کرسکین نہ ہمکو امید ہے کہ حال مین آبپاشی کی کمیشن نے جو کل انڈیا کے آبپاشی کے کام تجویز کئے ہین انکا امتحان کرسکینگے بہت خرچ کی ضرورت ہوگی جو اصلاح کے موافق ان پر ڈو کٹو ہوگا لیکن خشک سالی کی محفوظ رہنا بہ نسبت آمدنی حاصل کرنے کے ہمارا زیادہ مقصد ہوگا اور پھر ہماری قدرت مین ہوگا کہ ہم ایسی پولیسی کی ابتدا کرین کہ وہ اہل زراعت کی تمام جماعتون کے لیئے رہنما اور دور رس ہو کہ اس سے زیادہ بھلائی کرنے والا نہ کونسل مین کوئی قانون پاس ہونے کے لیئے نہ کسی ٹیکس کی معافی بجٹ مین فائی نینس ممبر پیش کرسکے۔

اب ہم چند معتبر انگریزی تاریخون سے ریل کی سڑکون کی اور آبپاشی کی تاریخ ابتدا سے لکھتے ہین جسّے معلوم ہوا کہ لارڈ کرزن کے عہد مین ان دونو کی حالت مین ایسی ترقی ہوئی کہ پہلے کبھی نہین ہوئی تھی۔ بابو رومیش چندر ونیروجی داد ابھائی نے جو ریل و نہر کی بابت لکھا ہے وہ زیادہ تر نقل کیا ہے اور انہون نے جو اعتراضات کئے اونکے جوابات لکھے ہین

تمہید

ریل اور نہر کے فوائد مین باہم ایسی رقابت ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے اوپر غالب نہین آنے دیتی
آپس مین ہمیشہ برابری اور ہمسری کا وہ دم بھرتی ہین بس نہین چلتا کہ ایک دوسرے سے آگے
بڑہجاوے - ریل کی مان آگ ہے نہر کا باپ پانی ہے جیسے ان مان باپ مین ایک کو دوسرے پر
ترجیح دینی حماقت ہے - ایسی ہی انکے بچون مین ایک کو دوسرے پر فوقیت دینی سفاہت ہے -
ہم ان دونون کا مناظرہ لکھتے ہین -

ریل اور نہر کا مناظرہ

ریل کہتی ہے کہ مین دل افروز ہون آشوب گاہ دنیا مین چراغ آسایش روشن کرتی ہون
کس آسایش و آرام سے ملکون کی سیر کراتی ہون اور دنیا کے مناظر فطرت کو دکھلا کے محظوظ لوگون
کی ارزان چیزون کو دور دور لیجا کر گران فروخت کرکے مالکون کے دامنون کو دولت سے پُر کرکے
خوش کرتی ہون - جب لوگ قحط سے بھوکے مرتے ہین تو جھٹ پٹ دور دراز فاصلون سے جا کر اُن کی
خوراک لاتی ہون اور اُنکو کھلا کر زندہ دل بناتی ہون مین جیسی دوستون کی دل افروز ہون ایسی ہی
دشمنون کی جان سوز ہون بشور بختون کے خس و خاشاک کو سوختہ کرتی ہون - ادہر کسی دشمن نے
منہ دکھایا نہین کہ اُدہر مین سپاہ اور اسباب حرب لیکر فوراً اسکا منہ جھلسنے کو پہنچی نہین -

نہر نے ریل سے کہا کہ تم یہ کام کرتی ہو مگر اس کے ساتھ تم ہندوستانیون کی جانسوزی اور خانمان
ویرانی بھی کرتی ہو کہ ہندوستانیون سے اُنکی دولت ناحق کھینچے لئے جاتی ہو اور انکو اپنی یہ دل کشی
دکھا دکھا کر جلاتی ہو اور مفلس قلاش بناتی ہو -

ریل نے یہ سُنکر نہر سے کہا کہ یہ افترا اور بہتان مجھپر کیون باندہتی ہو مین اتنی دولت ہندوستان سے
لے نہین جاتی جتنی کہ دے جاتی ہون -

نہر نے کہا کہ تم مین میری سی خوبیان کہان ہین کہ مین خشک سالی مین سرابستان آفرینش کو اپنی
آبیاری سے طراوت دیتی ہون - زراعت کے لئے امرت بنتی ہون خراب ویران زمینون کو سرسبز و
شاداب کرکے ہزارون آدمیون کو رزق پہنچاتی ہون -

ریل نے نہر سے کہا کہ تم یہ اپنی لن ترانیان مارتی ہو مگر یہ نہین کہتی کہ جب مین اپنی پانی کی قیمت

مانگتی ہون اور زمین کے مزروعہ کرنے سے سرکاری جمع کو اتنا بڑہاتی ہون کہ اُسکے سرکاری تقاضے پر اہل زراعت کہتے ہین کہ کاش تم یہ عنایت ان کے حال پر نہ کرتین۔

نہر نے کہا یہ شکایت میری بیجا ہے زمین اپنے پانی کی قیمت گران مانگتی ہون نہ سرکاری جمع سخت کرتی ہون مین تو زراعت کو نہال اور اہل زراعت کو مالامال کرتی ہون وہ نہ سمجھین تو ان کی کوتاہی فہم ہے۔ بعد اس گفتگو کے دونون نے سوچکر کہا کہ ہماری یہ بحث عبث ہے گو ہم دونون رقیب ہین مگر جیسے ایک دوسرے کے یار و یاور ہمارے مان باپ آب و آتش ہین ایسے ہی ہم انکے بچے ہین یعنی جیسے آگ اور پانی بغیر کوئی دخانی انجن نہین چل سکتا ایسی ہی ہم دونونکی باہمی اعانت کی بغیر ہندوستان کی آسودہ حالی و بہبودی کا انجن نہین چل سکتا۔ مناظرہ دونونکا اسپر ختم ہوا کہ دونو مین کوئی ایک دوسرے پر ترجیح نہین رکہتا ملک کی نفع رسانی مین دونو برابر ہین

ہندوستان ایسا ملک ہی کہ اس کے بعض حصون مین مینھ بہت برستا ہے اور بعض مین تھوڑا برسات کا حال ہمیشہ یکسان نہین کبھی شدت سے ہوتی ہے کہ پن کال کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کبھی قلت سے ہوتی ہے یا نہین ہوتی کہ خشک سالی ہوتی ہے اور قحط پڑتا ہے۔ اس سبب سے گورنمنٹ کا یہ اول فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے ہر حصہ مین اسکے حسب حال آبپاشی کرے کہ خلقت زندہ رہے۔ ہر حصہ مین آبپاشی کی ضرورتین جداگانہ ہوتی ہین دریا گنگ و دریا سندہ کے باسنون مین آبپاشی کے لئے دریاؤن سے نہرین کاٹنے کی ضرورت ہے اور جو زمینین ان دریاؤن سے دور ہون ان مین کنوؤن کے بنانے کی حاجت ہے۔ بنگال مین مینھ بہت برستا ہے کم عمق تالون اور کنڈون کے بنانے کی ضرورت ہے اور وہ پہلے زمانہ کے بہت موجود ہین اور بعض انمین سے بہت بڑے ہین۔ مدراس اور دکن مین زمین بڑی ناہموار اونچی نیچی ہے اور اس مین پہاڑیون کے سلسلے واقع ہین وہان آبپاشی کے لئے بندھ باندھ کے کنڈ اور تال بنانے چاہئین کہ پہاڑون کے ڈہلانون پر سے پانی ڈہلکر ان مین جمع ہو اور پھر اُن سے نالیان کاٹ کر زراعت مین پانی پہنچایا جاوے۔ ہر حالت مین آبپاشی کے سرمایہ مین روپے خرچ کرنے کی ضرورت ہے جسکے سبب سے زراعت مین سرسبزی ہوتی ہے اور اس مین سرمایہ لگانے والے کو اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے جو اس سرمایہ کے سود سے ہوتا ہے اس سرمایہ کا لگانا زراعت کا بیمہ کرنا ہے کہ

وہ قحط کی آفت سے محفوظ رہے مگر یہ یاد رہے کہ یہ ضرور نہین ہے کہ جسجگہہ آبپاشی کے کاموںمین سرمایہ خرچ کیا جائے تو وہ قحط سے بالکل محفوظ رہے یہ سمجھنا غلطی ہے مگر اس سرمایہ کا خرچ کرنا قحط سے بچنے کی عمدہ ترین تدبیر ہے -

جب دو تین سال تک متواتر اچھی برسات نہین ہوتی تو بارانی زمینون سے کاشتکار کو پیداوار کے ہونے سے بالکل مایوسی ہوتی ہے - مگر جہان آبپاشی ہوتی ہے وہان پیداوار کی امید ہوتی ہے - قحط زدہ زمینون اور بن قحط زدہ زمینون مین آبپاشی حد فاصل بناتی ہے جو ایک طرف خشک سالی کو اور دوسری طرف خوش حالی کو تبلاتی ہے - یہ یاد رہے کہ ریل کو تو جہان چاہو بنالو مگر نہر ہر جگہ نہین بن سکتی - نہر تو وہان بن سکتی ہے جہان انجینرنگ (نہر نکانا) کا معاون نیچرل لا یعنی قانون فطرت ہو جسمین کبھی تغیر نہین ہوتا - انجینرنگ (فن تعمیر عمارت) وہان کام کر سکتا ہے جہان زمین کا لیول یعنی ہمواری اُسکی مدد و معاون ہو یعنی صرف زر کچھ کام نہین کر سکتا جب تک قانون قدرت اُس کے ساتھ معاونت نہ کرے مرتفع زمین جس مین صرف بارش اعتدال سے ہوتی ہو اور چند برساتی ندی نالون سے پانی پہنچتا ہو اور جسکے اندر پہاڑیون کا سلسلہ حائل ہو اور قدرتی باسن بھی اُسکے اندر نہ ہو (باسن ایک انگریزی لفظ ہے جسکے معنے ملک کے اس حصہ کے ہین جسکا سارا پانی بہ کر ایک دریا مین جاتا ہو) تو وہ موسمونکی انقلابات کی آفتون سے محفوظ نہین رہ سکتی -

تاریخ آبپاشی

بڑی بڑی نہرین شمالی ہند مین مسلمان فرمانروایون نے بنائی تھین اُونکا موجد سلطان فیروز شاہ تغلق ہوا ہے جسنے دریاؤن کے پچاس بندھ باندھے تھے اور جمنا کی نہرین زراعت کی آبپاشی کے لئے بنائی تھین - اٹھارہوین صدی کی لڑائیون نے ان نہرون کو شکستہ اور مرمت طلب کر دیا جب ۱۸۰۳ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی نے شمالی انڈیا فتح کیا تو تھوڑے دنون بعد اسکے ملازمون کی توجہ اسطرف ہوئی - ۱۸۱۰ء مین لارڈ منٹو کے عہد مین کمیٹی سروے (پیمائش) مقرر ہوئی کہ وہ پرانی مشرقی و مغربی جمنا کی نہرون کے حال کی تحقیقات کرے لیکن اس مین چیف انجنیر اور سرویر جنرل کی

رایون مین اختلاف راے ہوا اور سرکو کی رپورٹ پر سنناقض طوفان اُٹھا تھا کہ نہرون کے بحال کرنے کی جو اول تدبیر سوچی گئی تھی اسپر پانی پھر گیا وارن ہیسٹنگس کی رسائی اس مسئلہ پر عمل ہوئی جب ۱۸۱۵ء مین انہون نے بالا رہند مین دورہ کیا تو اسکا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ انہون نے لکھا کہ جمنا کی پرانی مغربی نہر کے بحال کرنے کی جو تدبیر ہے اُسسے فائدہ کی بڑی امیدین ہین "مین صرف یہ کہتا ہون کہ مجھے اپنے معائنہ سے پورا یقین ہوا ہے کہ اس عمدہ کام کی بحال کرنے کی تدبیر فوراً عمل مین لانے مین ایک پولیسی اور ہوشیاری ہے اس سے قطع نظر کرکے کہ اسکا ایک خاص اثر یہ ہوگا کہ وہ زمین کو جو اب غیر مزروعہ پڑی ہے مزروعہ بنا یگی جس سے مالگزاری اراضی اور نیز ایل کمپنی کو زیادہ حاصل ہوگی اسکا پانی جو کھیتون مین دیا جائیگا اسکی قیمت سے بڑی منفعت ہوگی"

لفٹنٹ بلین صاحب نے مغربی نہر جمن کی مرمت کرنی شروع کی اور اس کے پانی کو جو پچاس برس سے دہلی مین آنا بند ہوگیا تھا پھر جاری کیا مگر اس سے زیادہ انکا کام نہین چلا ۱۸۲۳ء مین کرنیل جان کولون صاحب دہلی مین آبپاشی کے جنرل سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تو کام جلدی سے پورا ہونے پر آگیا ۱۸۳۷ء کے قحط عظیم مین اس نہر کے پانی نے ڈیڑھ کرور روپیہ کی مالیت کی فصل کو تباہ ہونے سے بچا یا۔ ۴۲۵ میل کل طول اس نہر کا تھا پھر شرقی نہر جمن کی طرف توجہ ہوئی۔ یہ نہر بھی سلمان بادشاہون کی بنائی ہوئی تھی اسکی مرمت کرکے بحال کرنے مین انگریزی انجنیرون کرنیل روبرٹ سمتھ اور کرنیل بیرڈ سمتھ نے بڑی ناموری اور شہرت پائی ۱۸۳۰ء مین روبرٹ سمتھ نے اس کام کو اسکی اپنی اصلی صورت پر بحال کیا مگر پھر بھی بہت سا کام بننا باقی رہا اور کام مین بہت سے نقص دریافت ہوئے ان غلطیون کو کپتان کاٹ لی صاحب نے صحیح کیا۔ انکی جگہ بیرڈ سمتھ صاحب مقرر ہوئے۔ انہون نے اسکی ضروری ترقیان اور اضافے کئے ۱۵۵ میل طول مین اسکو سب طرح سے درست کرایا۔ کرنیل بیرڈ سمتھ اس نہر کے نظارہ کو انڈین ریویو مین اسطرح بیان کرتے ہین" اس نہر پر ایک عجیب دلکش قدرتی نظارہ نظر آتا ہے کہ نہر کے گرد دو رویہ چوڑی سڑکین ہین جنپر درخت لگے ہوئے ہین جنکی ٹہنیان نہر کی آب روان پر جھوم جھوم کر اپنا سر جھکاتی ہین۔ نہر کے گرد سبز کھیت لہلہاتے ہین اسپر ٹھیرنے کے مکانات و بنگلے صاف و ستھرے بنے ہوئے ہین" کمپنی کی حکمرانی کے آخر سالون سے نہر گنگ کی تاریخ تعلق رکھتی ہے اس کار عظیم کو لارڈ آک لینڈ نے شروع کیا

مگر اسکے جانشین لارڈ الین برا نے اسکو ملتوی کردیا - لارڈ ہارڈنگ نے اس شامت زدگی کو دور کیا
انہون نے اسکے بننے کی شاندار تجویز کو پسند کیا اور اس کے بننے کا حکم دیدیا - شرقی وغربی نہر جمن کی
آمدنی کی افزایش نے نہر گنگ کے بننے کی تائید کی کہ کورٹ آف ڈائرکٹرز نے اس کار عظیم کی
تعمیر کے لئے ایک کرور روپیہ خرچ کرنے کو منظور کرلیا یہ کام ہنوز پورا نہ بننے پایا تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکمرانی کا
خاتمہ ہوگیا مگر اسکے عہد مین جتنا کام بن گیا تھا اسکو اپنی یادداشت مین اسنے اسطرح بیان کیا ہے کہ" کل
طول نہر گنگ اور اسکی شاخون کا جب وہ پوری بن جائینگین ۸۹۸ ½ میل طول ہوگا اور اس سے ایک
وسیع رقبہ ۵ء۴ لاکھ ایکڑ مین آبپاشی ہوگی - لفٹنٹ گورنر ممالک شمالی ومغربی اس نہر کا بیان ان الفاظ
مین کرتے ہین کہ اس نہر سے آبپاشی کا وہ نظام ہوگا کہ دنیا مین وہ اپنی توسیع مین بےنظیر ہوگا - بڑی
نہر کے حدود اور اسکے چونے وانیٹ کے بڑے بڑے کام خاصکر رڑکی اور ہردوار کے درمیانی
حصہ مین وہ عظیم الشان ہین کہ ہمکو قومی فخر و اعزاز حاصل ہوتے ہین اس مین پہلے ہی ۱۸۵۶ء تک
۱۵۰۰۰۰۰ روپیہ صرف ہوچکا ہے اور جب وہ پوری بنکر تیار ہوجائینگین تو دو کرور روپیہ سے
کچھ ہی کم اس مین صرف ہوگا - اس نہر کا پانی ابھی سے آبپاشی کے کام مین آنا شروع ہوا ہے -
کرنیل سپرڈ ڈائرکٹر کا یہ تخمینہ ہے کہ حال مین جسقدر اسکے پانی سے آبپاشی ہوتی ہے تو محصول ۱۵۰۰۰۰
اور ۲۰۰۰۰۰ روپیہ کے درمیان ہے اور جب نہر اپنی پوری آبپاشی کریگی تو اس پانی کا محصول
بہت بڑھ کر ستر لاکھ روپیہ ہوجائیگا - ۳۰ - اپریل ۱۸۵۶ء کو اصل نہر اور اسکی شاخون کے اندر ۴۴۹ ½
میل مین پانی جاری تھا +

پنجاب کو لارڈ ڈلہوزی نے ۱۸۴۹ء مین انگریزی عملداری مین داخل کیا تھا اس مین دو قسم کی نہرین
تھین ایک انہار طغیانی اور دوسری مستقل نہرین -

انہار طغیانی دریاؤن سے کاٹ کر بنائی جاتی ہین وہ جاڑے مین اسلئے پانی سے خالی ہوجاتی ہین
کہ دریاؤن مین پانی اتنا چڑھاؤ پر نہین ہوتا کہ انکو بھر سکے - جب گرمی کے موسم مین پہاڑون پر برف
پگھلتا ہے اور ان کا پانی بنکر دریا مین آتا ہے تو پھر انہار طغیانی پانی سے پُر ہوجاتی ہین اور
جاڑے کے آنے تک انہین پانی رہتا ہے - پنجاب کے جنوبی مغربی حصہ مین زمین کی سرسبزی و
شادابی ان ہی انہار طغیانی پر موقوف ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانہ مین سب دریاؤن سے

انہار طغیانی جاری تھین اب تک انکے چلنے کی جگہ کے نشان کھنڈرات مین وہان کے اندر ہی نہین پائے جاتے بلکہ شہرون اور شاہی عمارات مین ان کے سرسبز و شاداب کرنے کی علامات پائی جاتی ہین۔ جب پنجاب انگریزی عملداری مین آیا تو انہار طغیانی مین سے جو نہرین جاری تھین انکی غور پرداخت و ترقی و توسیع برٹش گورنمنٹ نے کی اور باقی کے بحال کرنے کے تخمینے اور تجویزین ہوئین لیکن ابھی تک آبپاشی کے جو فنڈس تھے انکا بڑا حصہ مستقل نہرون کے بنانے اور بڑھانے مین صرف ہو گئے اور انہار طغیانی کے لئے وہ نہین بچے۔ پنجاب مین ایسٹ انڈیا کمپنی کا بڑا کام باری دواب کی مستقل نہر بنانے کا ہے جو تقریباً ۴۵۰ میل طول مین ہے۔ ہندوستان بڑا ممنون احسان جان لارنس اور لارڈ ڈلہوزی کا ہے جنکی حسن سعی سے یہ کار عظیم پورا ہوا۔ جان لارنس ہمیشہ متواتر گورنمنٹ پر متقاضی رہتے تھے کہ سڑکون اور نہرون کے بنانے کی اشد ضرورت ہے اور اپنا ذمہ لیتے تھے کہ اُن سے محاصل ملکی مین اسقدر افزائش ہوگی کہ جو روپیہ اس مین خرچ ہوگا اس سے دس گنا زیادہ محصولون سے وصول ہو جائیگا۔ لاہور کے بورڈ نے لکھا "کہ اگر ہم یہ چاہتے ہین کہ اُن ہزارون آدمیونکی پرورش کرین جنکا بیکار ہونا تبدیلی گورنمنٹ کے لئے لازمی تھا تو انکی جلد پرورش کرنے کی کوئی تدبیر اس سے بہتر نہین ہے کہ نئی نہرین بنائی جائین اور پرانی نہرون کی مرمت کی جائے۔ لارڈ ڈلہوزی نے لکھا کہ "ہر مقام پر مین بڑے بڑے اراضی کے قطعات دیکھتا ہون کہ زراعت کی قابلیت رکھتے ہین مگر وہ ویران پڑے ہین وہ پانی کے پیاسے ہین پانی انکو پہنچا نہین کہ انکی زراعت نے دولت اگلی نہین" کورٹ ڈائرکٹرز نے بھی بطیب خاطر اس کام کے لئے منظوری دیدی کہ باری دواب کی نہر حسن کفایت کے ساتھ بنائی جاوے۔

شمالی ہند مین آبپاشی کے کام مین بڑے صاحب اختیار بیرڈ سمتھ صاحب تھے انکو یوروپ جانے کے لئے فرلو دی گئی کہ وہ اٹلی مین لمبارڈی اور پیڈمنٹ کی بڑی نہرون کے معائنہ کرین اور امریکہ مین یونائیٹیڈ سٹیٹس مین سائینٹفک تحقیقات کے لئے جائین انکے ان سفرون کا خرچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے پاس سے دیا۔ اس بیان کرنے کی ضرورت نہین کہ باری دواب کی نہر جلد تیار ہو گئی۔ مئی ۱۸۵۸ء مین وہ ۲۴۵ میل سے زیادہ کھد گئی تھی اور ۱۸۵۹ء مین اس کے پورا ہوجانے کی امید تھی اسکی کل لاگت کا تخمینہ ایک کرور روپیہ کیا گیا تھا اور آمدنی ۱۲۰۰۰۰۰ روپیہ سالانہ یعنی بارہ روپیہ سیکڑہ

سالانہ فائدہ کی بمبئی مین سوا نربدا اور تاپتی کے بڑے دریا نہین ہین جن سے چند ضلعون
مین آبپاشی ہوتی ہے۔ دکن کی بلند زمینون مین نہرون کی آبپاشی زیادہ وسعت نہین
پاسکتی۔ کنوؤن اور کنڈ تالابون وخزانون کے ذریعہ سے آبپاشی کرتے پر کمپنی کے ملازمون نے
توجہ نہین کی سندھ مین زراعت کا مدار دریا سندھ کی طغیانی پر منحصر تھا جسکا پانی قدیمی نہرون کے
جال مین جانے سے زراعت مین تقسیم ہوتا تھا کمپنی ۲۵۰۰۰ روپیہ ان نہرون کے اندر اصلاح
خرچ کرتی تھی کہ انکا کام جاری رہے ملک سندھ کو مصر سے اور دریا سندھ کو نیل سے تشبیہ دیجاتی
ہے لیکن مصر و نیل کا حال بہ نسبت ملک سندھ اور دریاے سندھ کے اچھا ہے۔ سندھ مین
کل سال مین اوسط بارش کا صرف دس انچ ہے زمین رتیلی خشک ہے جو سب قسم کی زمینون
سے بدتر ہوتی ہے دریا محدود سواحل مین نہین بہتا بلکہ وہ ایک وسیع وادی مین ڈانوا ڈول
آوارہ گردی کرتا ہے۔ مصر کو جو فائدہ نیل کی طغیانی سے ہوتا ہے وہ ملک سندھ کو دریا سندھ
کی طغیانی سے نہین ہوتا بلکہ اس سے بعض دفعہ بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ ہوتا ہے۔
بغیر آبپاشی کے ملک سندھ مین کوئی فصل نہین پیدا ہوسکتی۔
مدراس مین اب تک قدیمی کنڈ تالاب موجود ہین جو راجاؤن اور پولی گارون نے بنائے ہین۔
۱۸۰۰ع کی ابتدا مین ڈاکٹر فرین سیس بوچانن نے اپنی سیاحت مین جو انہون نے مدراس سے
مغربی ساحل کی طرف کی ہے اسمین جابجا اسکا ذکر کیا ہے۔
مدراس کے اضلاع مین بہت تھوڑے ایسے قطعات ہین کہ جنہین نہرون کے ذریعہ سے آبپاشی بڑے
پیمانہ کی ممکن ہے یہ قطعات بڑے بڑے دریاؤن کے گوداوری اور کرشنا وکاویری کے ڈلٹا ہین
(ڈلٹا ایک یونانی حرف مثلث Δ کی شکل کا ہے) بس جو قطعہ زمین دریا کے دہانون کے درمیان
واقع ہوتا ہے اُسے ڈلٹا کہتے ہین) عاقبت بین ودور اندیش آدمیون نے اونیسوین صدی کے شروع
مین خیال کیا کہ ان دریاؤن کے پانی کو آبپاشی مین ان کے ڈلٹاؤن کے اندر کام مین لانا چاہیئے
اس کام مین جنوب مین سر آرتھر کوٹن صاحب کے نام نے ایسی ہی حیات دوام پائی ہے جیسی کہ شمال
مین سر پیرڈ سمتھ صاحب اور انکے ہمراہیون نے پائی ہے۔
دریا کاویری کی ایک شاخ کول رین ہے اسکے کامون کو دوسری صدی مین قدیمی راجاؤن نے

بنایا تھا۔ جب ۱۸۰۱ء مین یہ ملک انگریزی عملداری مین آیا تو اس مین بہت سے نقصانات آگئے تھے۔ اور زمین کی آبپاشی مین کمی آگئی تھی۔ شمالی انڈیا مین انہار جن کی کامیابی نے جنوب مین کول رین کے کامون کی ترقی کی طرف توجہ دلائی ۱۸۳۶ء سے یہ کام باقاعدہ نہایت زور شور سے شروع ہوا۔ کول رین کے نیچے اوپر کے کامون کے خرچ کا تخمینہ کچھ زیادہ ۴۰۰۰۰۰ روپیہ سے تھا اسپر تنجور اور ترچناپلی اور جنوبی ارکاٹ کے حصون کی آبپاشی کے لئے ۱۰۰۰۰۰ روپیہ اور اضافہ ہوا جس زمین مین کہ کاویری اور کول رین سے آبپاشی کی جاتی ہے وہ ۶۳۰۰۰۰ ایکڑ سے بڑھکر ۷۱۶۰۰۰ ایکڑ ہوگئی اور محاصل ارضی بقدر ۴۴۰۰۰۰ روپیہ سالانہ ہمیشگی زیادہ ہوگیا۔ جس سے خرچ کے اوپر ۴۲ فیصدی فائدہ ہوا۔

ارتھر کوٹن کو کول رین کے کامون مین وہ ناموری اور شہرت حاصل ہوئی کہ گوداوری کے کامون کے واسطے وہی سب سے زیادہ لایق سمجھے گئے۔ قدیمی ہندو راجدھانی راجمندری سے نیچے چند میل پر ایک مقام مین ایک بڑا شاندار اینی کٹ چار تراش کا بنایا اور دریا مین جو دو جزیرے تھے اُن سے بھی استفادہ حاصل کیا کل خرچ کا تخمینہ ۲۶۴۰۰۰۰ روپیہ تھا ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہ خیال کیا کہ یہ سودا بڑے سود کا ہے اسے امید ہے کہ محاصل ارضی ۳۰۰۰۰۰ روپیہ زیادہ ہو جائیگی یعنی سو فیصدی (اینی کٹ تامل زبان کا لفظ ہے جسکے معنے دریا کے ایسے پشتہ یا بندھ کے ہین جس سے پانی کی روانی باقاعدہ ہو جائے۔ اب کرشنا دریا باقی رہا اس کے اوپر اینی کٹ دریا کے اوپر ۱۸۵۳ء مین شروع ہوا اصل مین اسکی لاگت کا تخمینہ ۱۵۵۰۰۰۰ روپیہ کیا گیا تھا اور محاصل ارضی کی افزائش ۶۰۰۰۰۰ روپیہ سالانہ یعنی ۳۹ فیصدی خرچ پر

۱۸۵۸ء سے پہلے جس مین ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت جاتی رہی۔ اسنے یہ بڑے بڑے کام آبپاشی کے کئے۔ ان کامون مین بہت روپیہ خرچ ہوا تھا اسلئے وہ اپنے روپیہ پر اس پانی کی معتدل شرح محصول مقرر کرکے فائدہ پانے کی مستحق تھی جو وہ زراعت کو پہنچاتی لیکن اسنے اندھیری صوبہ مدراس مین ایسے پاؤن پھیلائے کہ زر مالگزاری کو اسقدر زیادہ کردیا جتنا زیادہ کرنا ممکن تھا۔ بدنصیب کاشتکارون کو ایسا ہی مفلس رکھا جیسے وہ پہلے سے چلے آتے تھے۔ زمینداروں اور کاشتکارون کے درمیان یہ پولیسی مشکل سے دانائی یا فیاضی کی خیال کی جاتی ہے۔ یہ صاف نادانی اور تنگ دلی

معلوم ہوتی ہے کہ گورنمنٹ ایک وسیع ملک کی اپنی کاشتکار رعیت سے یہ پولیسی برتے - مہذب
گورنمنٹ کا عین مقصود یہ ہونا چاہئے کہ رعایا کا تمول بڑھے اور اس پاس سرمایہ جمع ہو -
انڈیا مین ریلوے کی تاریخ کی صفت ہی نہر کی تاریخ سے جدا ہے - نہرین جب سے بننی شروع ہوئین
اسنے گورنمنٹ کو فائدہ حاصل ہوا مگر ریلوے سے مناسب فائدہ اسکو حاصل نہین ہوا - گورنمنٹ کی
آمدنی کا مخزن نہرون کی آبپاشی ہوگئی - ریلوے نے سال بسال گورنمنٹ کو نقصان پہنچایا -
آبپاشی انہار نے فصلون کو تیار کیا - زمین کی پیداوار کو بڑھایا - خشک سالیون کے مصائب کو
گھٹایا - ریلوے کے قحط زدہ اضلاع مین خشک سالی مین غلہ کو پہنچایا مگر زمین کے پیداوار کو نہین بڑھایا
(بابو صاحب کی اس رائے کی غلطی کو آگے بتلائینگے) یہ توقع بتقضائے فطرت تھی کہ ایسی حالتون
مین کہ گورنمنٹ زراعتی ملک کی جیسے کہ انڈیا ہے زیادہ طرفدار آبپاشی کے کامون کی بہ نسبت ریلوے کے
ہوتی - لیکن انگلش مین اپنے ملک مین زیادہ تر ریل کی سڑکون سے بہ نسبت آبپاشی کے کامون
کے واقف تھے بس اس لئے انکو انڈیا کی ضرورتون کے سمجھنے مین غلط فہمی ہوئی - برٹش
صناعون نے بھی یہ خیال کیا کہ ریلوے انڈیا مین اس کے مصنوعی اسباب کے لئے بہ نسبت
نہرون کے جلد تر راہین کھول دیگی - ایسٹ انڈیا کمپنی اور شاہی انتظام دونو مطیع پارلیمنٹ کے
دباؤ کے تھے کہ انڈیا مین ریلوے کی لینین جاری کردی جائین گو ان مین محاصل ملکی کا
نقصان ہو - اسکے مقابل مین رعایا ہند کا دباؤ نہ تھا جو اگزیکیوٹو گورنمنٹ مین نہ اپنا کوئی
ووٹ دے سکتی تھی نہ کوئی نائب اپنا قائم مقام رکھتی تھی اس لئے آبپاشی کے کامون سے
بالاضافت غفلت کی گئی اور ریلوے کی سڑکون کا اضافہ اشد ضرورتون سے اور مخازن ملکی کی
حد سے تجاوز کر گیا (بابو صاحب کی اس رائے کے خلاف بھی ہم آئندہ تحریر کرینگے) لیکن زمین کی
پیداوار کو نہین بڑھایا -

۱۸۴۵ء مین دو پرائیویٹ کمپنیان ایک ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی اور دوسری گریٹ انڈین
پنن نسولا ریلوے کمپنی بنین لیکن انکو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ کی اعانت بغیر وہ اتنا فنڈس بہم
نہین پہنچا سکتین کہ جس سے انکی تجاویز کے موافق ریل کی سڑکین تیار ہون - بعد بہت سے مباحثون کی
ایسٹ انڈیا کمپنی نے منظور کیا کہ وہ ریلوے مین جو سرمایہ خرچ ہوگا اس کے سود کی گارنٹی یعنی

۵ روپیہ سیکڑہ سود سے سرمایہ پر جو خرچ کیا جائے کم ہو تو گورنمنٹ انڈیا اس کمی کو محاصل انڈیا سے پورا کر دے اور اگر اس کے خلاف ریل کی سڑکون کی آمدنی ۵ فیصدی سے زیادہ ہو تو اس زیادتی کا ایک نصف ریلوے کمپنیان لین اور دوسرا نصف گورنمنٹ انڈیا کو دین مثلاً ریلوے ٹریفک سے ۴ فیصدی کا سود سرمایہ خرچ شدہ پر حاصل ہو تو گورنمنٹ انڈیا ایک فیصدی کمپنی کو ادا کرے تاکہ ضمانت شدہ سود کی کمی پوری ہو جائے اگر اسکے برخلاف ۶ فیصدی کا فائدہ سرمایہ پر ہو تو ریلوے کمپنی ۵ فیصدی اپنے پاس رکھے اور ایک فیصدی گورنمنٹ انڈیا کو دے اور انتظام ریلوے کا کمپنی کے ہاتھ مین رہے یہ بھی اقرار ہوا کہ ریلوے کمپنیون کو اختیار رہے کہ چھ مہینے کی نوٹس (اطلاع) دیکر گورنمنٹ کو اپنا سارا کام سپرد کر دے اور اپنا سارا روپیہ جو اسنے صرف کیا ہے گورنمنٹ انڈیا سے لے لے اور گورنمنٹ کو یہ اختیار رہے کہ پچیس برس بعد اول کمپنی سے اور پچاس برس بعد دوسری کمپنی سے ریل کی لینون کو اس بھاؤ سے خریدلے جو بازار مین ان کے حصوں کا ہو اور ننانوی سال گذرنے کے بعد زمین اور سارے کام ریل کے گورنمنٹ کی ملکیت سے ہو جائین گے اور انجن اور گاڑیان گورنمنٹ قیمت دیکر خریدیگی - ایسٹ انڈیا ریلوے ۱۸۵۴ء مین ۳۷½ میل ٹریفک کے لئے اور ۱۸۵۵ء مین ۱۲۱ میل لین کلکتہ سے رانی گنج تک کھلی -

لارڈ ڈلہوزی نے انڈیا کے لئے ٹرنک ریلوے کے نظام کی سکیم بنائی — اور ایک اور نیا معاہدہ ہوا کہ یہی ریل کی لین دہلی تک بنائی جائیگی اور ۴½ روپیہ سیکڑہ سود سرمایہ پر جو اس لین مین خرچ ہو گا دیا جائیگا لیکن پہلے اس سے کہ لین آگے بڑہے غدر ہو گیا اور پھر ایسٹ انڈیا کمپنی کا راج ہی نہین رہا -

گریٹ انڈین پن سنیولا ریلوے ۱۸۵۳ء مین بمبئی سے کلیان تک لین ۳۷ میل بنکر تیار ہوئی نومبر ۱۸۵۴ء مین اسی ریلوے کمپنی نے اس لین کے بڑہانے کا معاہدہ کیا اور کم از کم سود ۴½ سیکڑہ لینا ٹہرا مگر جب حصے لینے شروع ہوئے پھر سود بڑہکر پانچ روپیہ سیکڑہ اس روپیہ پر ہو گیا جو ریل کے بنانے مین صرف ہو - ۲۰۵ میل اس لین پر اضافہ ہوا تھا کہ ۱۸۵۷ء مین غدر ہو گیا -

مدراس ریلوے - اس لین کا پہلا حصہ مدراس سے ارکاٹ تک ۶۵ میل تیار ہوا اور جولائی ۱۸۵۶ء مین جاری ہو گیا - پھر ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری مین وہ آگے نہین بڑہا - پھر نومبر ۱۸۵۸ء تک ان

تینون لینون مین سے کوئی بن آگے نہین بڑھی کہ پھر شاہی عملداری ہوگئی۔

گورنمنٹ کو سنہ ۱۸۴۹ع سے سنہ ۱۸۵۸ع تک ایسٹ انڈیا ریلوے کنپنی کو ۱۵۲۸۰۴۶ پونڈ اور گریٹ انڈین پنن سیولڈ کنپنی کو ۴۵۰۶۰۴۹ پونڈ اور مدراس ریلوے کنپنی کو ۱۲۶۰۷۳۴ پونڈ سود کے دینے پڑے پھر جب ان کنپنیون کو یہ فائدے ہوئے تو انڈیا کے ہر حصے کے لئے نئی نئی کنپنیان کھڑی ہوئین جنکے نام یہ ہین سندھ ریلوے کنپنی جس مین پنجاب داخل ہے بمبئی۔ بڑودہ اور سنٹرل انڈین ریلوے کنپنی۔ ویسٹرن بنگال ریلوے کنپنی۔ گریٹ سوتھ آف انڈیا ریلوے کنپنی۔ کلکتہ ایسٹرن ریلوے کنپنی۔ یہ سب کنپنیان پہلے اس سے نہین کہ ایسٹ انڈیا کنپنی کی حکمرانی ختم ہوئی ہو مگر انہون نے کوئی لین نہین جاری کی۔

جب ان ریلون کے بننے مین التوا ہوا تو برٹش سوداگرون اور صناعون کے پیٹ مین کھل بلی ہوئی تو کامنس ہوس نے اس التوا کے سبب دریافت کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی کمیٹی نے خاطر خواہ تحقیقات کرکے رپورٹ مین لکھا کہ اول گورنمنٹ کی نگرانی انگلنڈ مین بڑے دور دراز کے فاصلہ پر تھی دوم غدر ہوا سوم ملک مین قدرتی مشکلات بھی تھین اور اسپر کمیٹی نے یہ اضافہ کیا۔

اول گورنمنٹ نے یہ دانشمندانہ کام کیا کہ پرائیویٹ کنپنیون کو یہ کارہائے عظیم ریل کے سپرد کئے دوم جس سرمایہ کی ضرورت تھی اسپر سود کی گورنمنٹ ضامن ہوئی تاکہ عوام کو ترغیب ہو کہ وہ اپنا روپیہ اس بڑے اور نئے کام مین لگائین۔ سوم محاصل انڈیا کے بے فائدہ خرچون سے محافظت ہونے کے لئے ضرور ہے کہ گورنمنٹ ریلوے کے کامون پر اپنا تسلط رکھے۔ یہ تسلط خود حصہ دارون کے فائدون کے لئے بھی اچھا ہے۔

یہ خیال کرنا ممکن ہے کہ اگر اس کمیٹی مین ہندوستانی ہوتے یا بہت سے ہندوستانیون سے کمیٹی شہادت لیتی تو اسکی رائے پلٹ کر کچھ اور سے اور ہو جاتی انکو یہ دریافت ہوتا کہ انڈیا کے محاصل ملکی کے بیجا خرچ بچانے کے لئے ریل کی سڑکون کا بنانا گارنٹی (ضمانت) کے نظام کی موافق اختیار کیا جائے مگر باستثنٰے اس صورت کے کہ کوئی پولیٹکل ضرورت ہو اور سب لینین پرائیویٹ من چلون کے ہاتھ مین دی جائین اور نہرین انڈیا کی ضرورتون کے لئے بڑی مناسب حال ہین کیونکہ ان کے ذریعہ سے بہت ارزان روانگی ہوسکتی ہے۔

وہ خشک سالیون اور قحط کے مصائب سے بچا سکتی ہین (یہ بھی راے بابو صاحب کی پایہ اعتبار سے ساقط ہے جسکا آگے بیان ہوگا۔

ہندوستان مین ریلون کے جو کام شروع ہوئے انکے انتظام مین بہ نسبت مسافرون کے آسایش و آرام کے فضول خرچی و اسراف کو زیادہ دخل تھا۔ پرائیویٹ کمپنیان کام کرتی تھین جنکو یہ اطمینان تھا کہ ہم اپنا روپیہ خواہ دانائی سے یا نادانی سے خرچ کرینگے اسکے سود دینے کی ذمہ وار گورنمنٹ ہے وہ ہمکو بہر نہج غالباً ملیگا۔ اگر ٹریفک کی آمدنی ریل مین گارنٹی سود سے کمی ہوگی تو گورنمنٹ محاصل ملکی انڈیا کی آمدنی سے اس کمی کو پورا کردیگی۔ بیس برس کے تجربے سے معلوم ہوا کہ اس سے جو خوف تھے وہ بے خلل نہ تھے جیسی اس ملک مین ریلوے کے بنانے مین فضول خرچیان اور اسراف ہوئے ویسے کسی اور ملک مین نہین ہوئے اس کی تصدیق پارلمنٹری کمیٹی منعقدہ ۱۸۵۸ء، ۱۸۶۲ء، ۱۸۶۳ء کی تحقیقات کرتی ہے جسمین بڑے ذی وجاہت اعلےٰ درجہ کے آدمیون سے شہادت لی گئی ہے۔ ہر گواہ کو یہ سمجھو کہ وہ بڑے پایہ کا آدمی تھا۔ مارچ ۱۸۸۱ء کو ڈین ورس گورنمنٹ کے ڈائرکٹر انڈین ریلوے نے شہادت دی کہ اس گارنٹی کے انتظام کے سبب سے بہت روپیہ رائگان ہوا مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر یہ گارنٹی کا انتظام نہ ہوتا تو ہندوستان مین اس زمانہ مین کسی اور انتظام سے ریلوے نہین بن سکتی تھی۔ تھورنٹن صاحب نے اسکے برخلاف کہا کہ اس گارنٹی انتظام نے کوئی کام ایسا نہین کیا جو بغیر اسکے نہوتا اور پیچھے شہادت مین یہ بھی کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر گارنٹی نہوتی تو بھی ریلوے بنانے کے لئے انڈیا مین انگلنڈ کا سرمایہ جاتا۔

انگلنڈ مین دولت کی روز بروز افزائش ایسی ہوتی جاتی ہے کہ اس کی بڑی مقدار کے لگانے کی گنجایش انگلنڈ مین نہین رہی اس لئے وہ جنوبی امریکہ اور ملکون مین لگانے کے لئے جاتا ہے بس مین یہہ خیال کرکے نہین جانتا کہ انڈیا مین اسکے نہ لگانے کے اندر کیون اصرار ہوتا اور بغیر سود کے ضمانت کے دبا نہ جاتا۔ اگر سرمایہ خرچ کرنے والے سخت غلطیان کرتے تو وہ ان غلطیون کا خمیازہ آپ بھگتتے۔ اسلئے وہ اپنے سرمایہ کو بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے ریلوی بنانے مین کفایت شعاری اختیار کرتے لیکن جب ایک دفعہ کمپنیون کو گارنٹی دیگئی تو پھر بغیر گارنٹی کے اپنا سرمایہ لوگ نہین لگاتے۔ اگرچہ اس بات کا یقین کرنا مشکل ہے مگر وہ سچ ہے کہ معاہدے ایسے جلدی

باحتیاطی کے ساتھ کئے گئے کہ گورنمنٹ کی یا محاصل ملکی کی بڑی بڑی باتون مین محافظ نہ تھے۔
تھارنٹن صاحب نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ ان معاہدون کا لکھنے والا کوئی ذلیل آدمی تھا
اسواسطے کہ انکے کئی فقرون مین آپس مین تناقض دو تین جگہہ ہے اور ان سے بہت کم
گورنمنٹ کے اغراض کی محافظت بغیر اسکے ہو سکتی ہے کہ وہ عملاً اس مطلب کے لئے بیکار ہین۔ یہہ
ایک لازم نتیجہ اس طریقہ کا ہے جسکے موافق وہ بنائے گئے ہین کہ ریلوے کا بنا اس بات کے
سمجھنے پر شروع ہوا ہے کہ گورنمنٹ خاص ضمانت دیگی کہ ریل کی سڑکون مین خواہ کتنا
ہی روپیہ خرچ ہو گورنمنٹ عملاً ضامن ہے کہ اس کے سود کو ادا کرے۔ اس واسطے
ریلوے بنانے والون کو حسن کفایت مندی کی کوئی ترغیب نہ تھی وہ جانتے تھے کہ خواہ
کیسی فاش غلطیان کرین ہمارے اس روپیہ کے قرار یافتہ سود مین کچھ فرق
نہین آویگا جو ہم اس مین خرچ کرین گے۔
لفٹنٹ کرنیل چسنی صاحب جو چھ سال تک ریلوے کے حسابون کے ممتحن رہے تھے اور پیچھے نے
کوپرہل انجینرنگ کالج کے پریسیڈنٹ ہوئے انہون نے شہادت مین کہا کہ ریل کی سڑکین انڈیا مین
۱۸۴۸ء سے بننی شروع ہوئی ہین۔ جب اول سٹاف (عملہ) انجنیرون کا انگلنڈ سے یہان بھیجا
گیا تو ان دنون مین انگلنڈ کے انجنیرون مین اکونومی (حسن کفایت کے ساتھ خرچ کرنا) پر خیال کرنا
داخل نہ تھا۔ یہ اشراف ہندوستان مین ریل کی سڑکون کے بنانے کے لئے بھیجے گئے یہ وہ سمجھتے
تھے کہ ہمارے کامون کی چھان بین خوب نہ ہوگی اس وقت حسابون کے امتحانون کا سررشتہ
بڑا ناقص تھا یعنی آوڈٹ نہین ہوتا تھا معلوم ہی نہین ہوتا تھا کہ کتنا روپیہ خرچ ہوا جب تک
حسابات نہ چکائے جاتے تھے اس نظام کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک ریلوے مین ایسٹ انڈیا ریلوی
کے چالیس لاکھ پونڈ دو کرور پونڈ مین سے سرمایہ کے حساب مین ناجائز ٹھیرے۔ مگر اس کے
سوا چارہ نہ تھا کہ حالتین ایسی تھین کہ وہ جائز ٹھیرائے جائین۔ اسواسطے کہ معاہدہ مین تحریری
الفاظ ایسے تھے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ ناجائز ٹھیرین آخر کو اس سے بالکل یہ سمجھا گیا کہ جو کچھ خرچ ہوگا
وہ پاس کیا جائے گا۔
کرنیل چسنی سے بھی زیادہ اعلےٰ افسر نے کہا کہ اس نظام ضمانت مین ریلوے کے کامون مین روپیہ

بڑا ضائع گیا۔ عالیجناب ولیم میسی صاحب نے جو لارڈ لارنس اور لارڈ میو کے عہد مین فائی نینشل منسٹر تھے فرمایا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے بہت زیادہ اگرچہ دو چند نہین ریل کی سڑکون کے بنانے مین بے فائدہ روپیہ خرچ کیا معاہدہ کرنے والے کے لیے کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اکونومی (حسن کفایت سے خرچ) کی طرف توجہ کرتا۔ انگلنڈ سے سارا سرمایہ آتا تھا اسپر جب تک گورنمنٹ محاصل ملکی کی آمدنی سے پانچ روپیہ سیکڑہ سود دینے کی ذمہ وار تھی اسکو پروا نہ تھی کہ یہ روپیہ جو اسنے قرض دیا ہے دریاے ہگلی مین پھینکا جاتا ہے یا چونہ اینٹ مین خرچ ہوتا ہے اسکا نتیجہ یہ تھا کہ بڑی بڑی رقمین خرچ مین اڑ گئین۔

تاریخ انتظامی کی کوئی کتاب میرے پاس نہین ہے لیکن مین کہتا ہون کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے فی میل ریل بنانے مین تین لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔ میرے نزدیک جیسی اس کام مین فضول خرچیان اور اسراف ہوئے ایسے کسی اور کام مین نہین ہوئے۔

سر جان لارنس جب وہ انڈیا مین وائسرائے تھے انڈیا کی ریل کی سڑکون کے بننے کی فضول خرچیون پر سخت الفاظ مین بڑی لعنت ملامت کرتے تھے اور انہون نے لکھا کہ انڈیا مین ریلوے کمپنیون کی اصلی اعمال انتظام کی تاریخ توضیح کرتی ہے کہ وہ ایسا خراب ہے اور اس مین ایسا اسراف ہے کہ جیسے کوئی چیز ایسی ہو کہ گورنمنٹ کی کارپردازی کی سخت مخالف پیش کرسکتے ہین کہ غالباً اس نظام کا وہ نتیجہ ہے۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین پارلمنٹری کمیٹی کے سامنے لارڈ لارنس نے اپنی شہادت مین اسی لعنت ملامت کا ریل کی سڑکون کی فضول خرچی پر اعادہ کیا اور اسپر مسافرون کے ساتھ درشتی کے برتاؤ کا ذکر کیا کہ "مین خیال کرتا ہون انڈیا کی ہر جماعت مین یہ بڑی بدنامی سنی جاتی ہے کہ ریل کی سڑکون کے بنانے مین بڑی فضول خرچیان کی جاتی ہین جتنی لاگت ان مین لگنی چاہئے اس سے بہت زیادہ لگی ہے اور وہ اصل لاگت کی بھی نہین ہین"

"اہل سرمایہ کو پانچ فیصدی سود کے ملتے ہین وہ ہر بات کو منظور کر لیتے ہین اور اسکی اصل مین زیادہ پروا نہین کرتے کہ اس مین کامیابی ہو گی یا ناکامی۔ پانچ فیصدی ایسی اچھی شرح سود کی ہے کہ جسکے لینے پر وہ رضامند ہین مگر یہ نہین دیکھتے کہ کیا کام کیا جاتا ہے یہ ان وجوہ مین سے ایک ہے کہ ریل کی سڑکون مین اس سے زیادہ خرچ ہوا ہے جتنا اسمین خرچ ہونا چاہئے تھا۔

کمپنیون کے ڈائرکٹرون نے نظام کی ترقی مین ساری کوششین کین مگر پھربھی جو میرے عہد مین حال تھا اس مین تھوڑاہی سا فرق ہوا ہے کہ ہندوستانیون کی ریل پر جو بُری طرح مدارات کی جاتی ہے اور ان کے ساتھ درشتی برتی جاتی ہے مین خود یقین کرتا ہون کہ ایسی حالتون مین قوت کے بری استعمال کو روکنا بڑا مشکل ہے لیکن پھر بھی اس باب مین بہ نسبت کمپنیون کے گورنمنٹ کام زیادہ موثر اور کارگر کرسکتی ہے۔
ہندوستانی ریل کی بڑی شکایتین کرتے ہین مین نے جو انکی تحقیقاتین سرکاری اور غیر سرکاری کین تو مجھے خوب یقین ہوگیا کہ ہندوستانیون کا بیان زیادہ تر بیجا ہی بہ مضمون بڑھ گیا ہے لیکن ایک فقرہ کا نقل کرنا اس بات کے ثابت کرنے کے لئے ضرور ہے۔ جب انڈیا کی گورنمنٹ نے نئی ریل کی سڑکون کے بننے کی ذمہ واری سے انکار کردیا تو اس مین شک نہین کہ برٹش تاجرون کے دباؤ سے سکریٹری آف سٹیٹ نے اپنے اختیار سے گورنمنٹ انڈیا کی مرضی کے برخلاف نئی ریلون کے بننے کا حکم دیدیا یہ امر جنرل رچرڈ سٹریچی صاحب کی شہادت سے ظاہر ہوا ہے جنکو پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے کامون کا تجربہ مدتون کا تھا۔ فاسٹ صاحب نے انسے سوال کیا کہ ان خراب معاملات مین جو مختلف کمپنیون سے کئے گئے ہین آپ کی شہادت کا رجحان ثابت کرتا ہے کہ ہندوستانیون سے مختلف طرح سے ٹیکس لئے جاتے ہین۔ مقامی حکام انپر مقامی ٹیکس لگاتے ہین گورنر جنرل انپر ٹیکس لگاتا ہے انڈیا کی تمام گورنمنٹون کی مرضی کے برخلاف سکریٹری آف سٹیٹ اپنی تجویز عمل مین لاتا ہے اگرچہ وہ انڈیا کے باب مین کچھ نہین جانتا ہے نہ کبھی ایک گھنٹے کے لئے بھی وہ ہندوستانیون مین گیا ہے مگر بڑا بھاری بوجھ فائی نینشل (روپیہ کا) اس ملک کے باشندون کے سرپر رکھتا ہے۔

جنرل اسٹریچی نے اسکا یہ جواب دیا کہ اس مین شک نہین کہ یہ شامت زدہ نتیجہ ڈس لوئنگ گورنمنٹ کا (حکومت شخصی یا خود مختار) کا ہے جسکے طریقہ کو گورنمنٹ انڈیا نے اختیار کر رکھا ہے۔

مین اپنے نزدیک اسکا کوئی علاج بھی نہین جانتا۔

۱۸۳۲ء مین جو جنرل اسٹریچی کے دل پر اثر ہوا نہ اس بیس سال مین جو اسپر گذرے ہین برٹش

انتظامات پر کچھ اثر ہوا کہ ہندوستانیوں کا روپیہ جو اس طرح سے برباد ہو رہا تھا انسے
بھی اس باب مین مطلق العنان گورنمنٹ کچھ استصواب کرتی اگر ۱۸۷۲ء مین جب پارلمنٹری
تحقیقات ہو رہی تھی یہ کہا جاتا تو بڑی مقدار سرمایہ کی جو آخر تیس سال مین سٹیٹ یا
گارنٹی ریل کی سڑکون مین جو ملک کے بکار آمد مخازن مین سے فضول خرچ ہوا بہت کچھ کم ہوجاتا
لیکن انڈیا کے انتظام کا سنجیدہ نقصون مین یہ ایک ہے کہ وہ سختی کے ساتھ ہندوستانیون کو
اپنے انتظام سے خارج رکھتی ہے انڈیا کی گورنمنٹ کے سارے کل مین کوئی جگہ نہین ہے کہ
ہندوستانیون کو اپنے معاملہ کے لئے کوئی جگہ ملے۔
لارڈ لارنس نے ۱۹ اگست ۱۸۶۷ء مین ہندوستانیونکو ریل کی سڑکونکے بنانے کے سبب سے جتنے روپیہ کا نقصان ہوا اسکی تفصیل یہ لکھی ہے
لئے جو بن رہی ہین کمپنیان اکیاسی کرور روپیہ بہم پہنچائینگین تو گورنمنٹ بہ تفصیل ذیل انکی امداد
کریگی۔ زمین کی وا کسچینج (مبادلہ) کے نقصانات کی اور نگرانی کے خرچ کی بابت ساڑھے
سات کرور روپیہ اور نقد آمدنی کی کمی کے سبب سے گارنٹی سود کے پورا ادا کرنے کے لئے ساڑھے
چودہ کرور روپیہ اور گارنٹی سود کے ادا کرنے کے لئے جو روپیہ قرض لیا گیا اسکے سود کے ساڑھے
چار کرور روپیہ آخر کار گارنٹی سسٹم یعنی سود کی ضمانت کا نظام موقوف کیا گیا۔ انڈیا کے اخلاقی
اور مادی ترقی اور حالات کے باب مین جو کتاب کامنس ہوس کے حکم سے چھپی ہے اسمین
لکھا ہے "کہ انڈیا کی ریل کی سڑکون کے بنانے کا نظام تقریباً ختم ہونیکو ہے اور سٹیٹ
ریل کی سڑکین جو اب بن رہی ہین یا نئی تجویز ہوئی ہین اکثر ان مین سے بڑی بڑی لینون کا ضمیمہ
ہونگین انڈیا مین ۵۸۷۲ میل ریل کی سڑکین جاری ہین جنین ۹۷۰۰۰۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا ہے
یعنی بحساب اوسط فی میل ۱۶۵۳۶۰ روپیہ خرچ ہوا ہے اب زیادہ لینین کمپنیون کو نہین
حوالہ ہونگین۔ آخر کار کل ریل کی سڑکون کا بنانا گورنمنٹ کے ہاتھ مین ہوگا لینین اب کلکتہ سے
ملتان تک اور بمبئی تک اور بمبئی سے مدراس تک کھل گئی ہین۔ دوسری لین پہلی مئی ۱۸۷۱ء
کو پوری بنکر تیار ہوئی ہے اس دن سے بڑی انڈین پنن شیولا آہنی سڑک مدراس سے ملجائیگی
کل سرمایہ جسکے سود کی ضمانت دی گئی تھی آخر ۳۱ مارچ تک ۹۴۷۲۵۰۰۰۰ روپیہ تھا جس مین سے
۹۲۱۴۱۷۰۰۰۰ روپیہ خرچ ہو چکا تھا اور گورنمنٹ کا روپیہ براہ راست ۵۳۹۸۰۰۰۰ روپیہ

خرچ ہوا کل خرچ ایک ارب روپیہ سے کچھ زیادہ ہوا۔ لیکن اب ریل کی سڑکین پوری بن گئین۔ ان کے بنانے مین جو بھاری خرچ ہوتا تھا اس کے موقوف ہونے سے امید ہوتی ہے کہ فائنینشل حالت ترقی کریگی"۔

رپورٹ مذکور کے مصنف نے تو یہ پیش اندیشی کی تھی کہ آیندہ بھاری خرچ ریل کی سڑکون کی بنانے کا موقوف ہوجایگا۔ اگر اسکی پیش اندیشی پر عمل ہوتا تو انڈیا کے لئے مفید ہوتا۔ ہندوستانیون کے لئے جو پر ٹیکس لگا ہوا ہے بہتر ہوتا کہ جب ریل کی سڑکین بڑی بڑی ایک ارب روپیہ مین بن چکی تھین تو باقی چھوٹی چھوٹی لینین ۱۸۸۰ء مین پرائیویٹ کمپنیون کے حوالہ کردی جاتین ملک کو اپنے مخازن اور نقصانات پر لحاظ کرکے انتظار کرنا چاہیے تھا لیکن یہ نہین ہوا۔ گورنمنٹ انڈیا کو ایک مہلک آسانی اس مین تھی کہ انگلش ساہوکاری سے روپیہ قرض لیکر ایسی جلدی ریل کی سڑکین بنانے مین کرے کہ جو ۱۸۷۰ء سے پہلے کبھی نہین کی تھی اس صدی کے آخر ہونے سے پہلے انڈیا مین ریل کی سڑکون کے طول کی نوبت کچھ کم چھ ہزار میل سے بیس ہزار میل تک پہنچ گئی۔ (بابو صاحب کی یہ فرضی دلائل اور انکے فرضی نتیجے کچھ وقعت نہین رکھتے قحط سالی مین ریل کی سڑکین خوراک کی رسد پہنچانے مین مدد و معاون ہوتی ہین مگر فی نفسہٖ خوراک کی پیدائش مین افزائش نہین کرتین آبپاشی کا کام یہی ہے کہ وہ پیداوار کا اضافہ کرتی ہے اور خشک سالی مین فصلین تیار کرتی ہے۔ اس وجہ سے ہندو مسلمان فرمانرواؤن نے اس آبپاشی کی طرف کمال توجہ کی۔ انڈیا کے ہر حصہ مین اس کے یہ کام اب بھی کچھ باقی ہین انڈیا کے شمالی حصہ مین نہرین بنگال مین بڑے بڑے تالاب اور جنوبی حصہ مین کنڈ اور تالاب موجود ہین۔ جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قدیمی فرمانروا ہون نے کیسی اس باب مین پیش بینی اور عاقبت اندیشی کی تھی برٹش گورمنٹ نے بھی اس کام کو تامل کے بعد اختیار کیا اور اس سے جو فوائد حاصل ہوئے وہ پہلے بیان ہوئے۔ اہل انگلنڈ ریل کی سڑکون سے بہ نسبت نہرون کی آبپاشی کے زیادہ واقف ہین ان کے ملک مین اس قسم کی آبپاشی کی ضرورت نہین پڑتی جس قسم کی اس ملک مین حاجت ہوتی ہے اس لئے وہ جیسے ریل کی سڑکون کے شائق ہین ایسے ہی آبپاشی کے نہین۔ وہ انڈیا کی آبپاشی کی قدردانی نہین کرتے۔

سر ارتھر کوٹن جو کاویری اور گوداوری ندی کی نہرون کے شاندار کامون کے بانی مبانی تھے اور وہ ان چند آدمیون مین سے تھے جو انڈیا مین نہرون کی آبپاشی اور اسباب تجارت کی روانگی کی بڑی ضرورتین سمجھتے تھے۔ اُنہون نے اپنی تصنیفات کو پارلمنٹری کمیٹی کے روبرو اس مبالغہ سے بیان کیا جو کسی پرجوش آدمی کے لئے "قابل معافی ہے" انہون نے کہا کہ انڈیا مین کسی ملک کی بڑی لین نہر کی جاری ہوسکتی ہے یعنی ہر لین پر جہان آبادی زیادہ ہے نہر بن سکتی ہے اور اس اپنے بیان کی توضیح ان الفاظ مین کی"

میرا بڑا مطلب یہ ہے کہ انڈیا کو آبی مرکبون (دخانی جہازون) کی ضرورت ہے اس مین ریل کی سڑکین بالکل ناکام رہین وہ چیزون کی مقدار مطلوبہ کی قیمت معینہ پر نہین پہنچا سکتین ان مین اس ملک کا تین کرور روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور انکی غور و پرداخت کے خرچ کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے ایسی نہرون کے بنانے مین جنمین دخانی کشتیان چلین ریل کی سڑکون کے خرچ کی نسبت آٹھوان حصہ خرچ ہوگا۔ وہ چیزون کی مقدار مطلوبہ کو قیمت معینہ پر جسقدر جلد جائین گین اور خزانہ شاہی سے وہ کچھ نہین مانگینگین اور آبپاشی کے صیغہ مین شامل ہو جائینگین۔

دو بڑے اعلے درجہ کے منتظم سر چارلس ٹرویلین اور لارڈ لارنس تھے جو انڈیا مین آبپاشی ہمہ چیز ہے پانی بہ نسبت زمین کے زیادہ قیمتی ہے کہ جب زمین مین پانی کام مین آتا ہے تو اسکا پیداوار کم از کم چھ گنا ہو جاتا ہے بلکہ عموماً اس سے بھی زیادہ۔ زمینون کی وسعت عظیمہ کو وہ بار آور کرتا ہے جسمین اسکے بغیر خاک نہ پیدا ہوتا اور اگر ہوتا تو نہ پیدا ہونے ہی کے برابر ہوتا۔

بیس برس سے کچھ زیادہ دنون تک لارڈ لارنس بھی آبپاشی کے کامون مین بڑے حامی رہے انکو یقین تھا کہ ہندوستان کو ریل کی سڑکون کی نسبت آبپاشی کے کامونکی بڑی ضرورت ہے مگر اسکی طرف ایسی بے اعتنائی عام مردہ دلی تھی کہ اُنہون نے اس کے برخلاف اپنا سر نہین اُٹھایا۔ انکے عہد مین بھی آبپاشی کے کامون سے زیادہ ریل کی سڑکین بنتی رہین۔

وہ ایک بات مین خاص بڑے مستقل تھے کہ کاشتکارون کو . . . .

مجبور کرتے کہ وہ نہرون کا پانی لین اور اسکا محصول شرح مقررہ پر ادا کرین وہ انکی مرضی پر چھوڑتے تھے خواہ پانی لین یا نہ لین ان کے نزدیک کاشتکارون پر اس جبر کے کرنے سے کہ کاشتکار خواہ مخواہ پانی لین وہ نہرون کا نہ بنانا بہتر جانتے تھے آہستہ آہستہ وہ نظام موقوف ہوا جو کمپنیون کے سود کی ضمانت کا تھا تو پھر گورنمنٹ کا خرچ سال بسال ان مین زیادہ ہوتا گیا آبپاشی کے کامونکو تو گورنمنٹ نے اسکی ابتدا ہی سے اپنے ہاتھ مین رکھا تھا اس لئے اس مین واقعی خرچ معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہوا۔ سرکاری نقشون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی فنڈس سے کیا کیا خرچ ریل کی سڑکون اور آبپاشی کے کامون مین ہوئے جو آمدنی ملک سے نہین دئے گئے سٹیٹ ریل کی سڑکون مین مارچ ١٨٧٠ء تک ٧٤٣٨٦٢٠ روپیہ اور آبپاشی کے کامون مین ٢٦٩٥٤٦٥٠ روپیہ اور ١٨٨٠ء تک سٹیٹ ریل کی سڑکون مین ٢٤٦٤٤٧٠٢٠ روپیہ اور آبپاشی کے کامون مین ١١٨٥١١٩٣٠ روپیہ خرچ ہوا تھا۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ مارچ ١٨٨٠ء تک گارنٹی اور سٹیٹ ریل کی سڑکون مین ١٢٥٠٠٠٠٠٠ روپیہ خرچ ہوا اور آبپاشی کے کامون مین ١٢٠٠٠٠٠٠ روپیہ خرچ ہوا۔ اس تفاوت کو دیکھکر سر ارتھر کوٹن کے دل مین بے چینی پیدا ہوئی اور وہ غمزدہ ہوئے اور جب ١٨٧٧ء مین مدراس مین خوفناک قحط پڑا تو ان کو موقع ملا کہ برٹش پبلک کو انڈیا کی ناعاقبت اندیشی و احمقانہ پولیسی پر توجہ دلائین۔

انڈیا کے اکونومی (حسن کفایت کے ساتھ صرف زر) کے جو معاملات ہوتے ہین اُن سے انگلنڈ کے تاجرون اور صناعون کی اغراض متعلق ہوتی ہین تو انپر انگلنڈ مین پبلک کم متوجہ ہوتے ہین وہان کے پبلک کو سر ارتھر کوٹن نے ہرچند سمجھایا کہ وہ انڈیا کی آبپاشی کے کامون کی طرف متوجہ ہون لیکن اسکے سمجھانے کا کچھ اثر نہین ہوا۔ باوجودیکہ انہون نے کاویری اور گوداوری کے کامونکا عملی ثبوت دیا لیکن اگر جان برائٹ انکے حامی اور مددگار نہ ہوتے تو انکی بات کو پبلک کچھ نہ سنتے۔ جنوری ١٨٧٨ء مین مین چسٹر مین ایک بڑی میٹنگ ہوئی جس مین مسٹر برائٹ صاحب نے جو اس زمانہ مین مخزن انگلستان تھے سر ارتھر کوٹن کی اس تجویز کی تائید کی کہ تیس کرور روپیہ مین سارے ہندوستان کے اندر متعدد ایسی نہرین بنجائین کہ جن مین جہاز رانی ہوسکے مگر انگلش مین ایک ارب سو روپے سے زائد کو جو ریل کی سڑکون مین خرچ ہوچکا تھا بجا سمجھتا تھا مگر آبپاشی کا

کامون کے واسطے تیس کرور روپیہ کے خرچ ہونے کو وہ یہ جانتا تھا کہ محض بے فائدہ ہے - انگلنڈ مین متوسلین بھی انڈیا کی کل آبپاشی کے کامون کو یہ جانتے تھے کہ تاریکی مین ذو قند مارنی ہے -

سر جارج ہملٹن بنیس برس کے جوان انڈر سکریٹری انڈیا تھے انہون نے اپنے سپیچ مین اپنے افکار کا یہ اظہار کیا کہ مین یہ دیکھکر کہ آبپاشی کے سارے کامون مین سوا ر ڈیلٹاؤن کے ناکامیابی ہوئی ہے یہ خیال کرتا ہون کہ وہ شخص بڑی غلطی کرتا ہے جو گورنمنٹ پر زور ڈال کر اس آبپاشی مین خرچ کثیر کی تحریک عظیم کرتا ہے اور ان واقعات کی جو بدنام مین پیشی کرتا ہے مجھے افسوس ہے کہ سر آرتھر کوٹن کی پارلیمنٹ کے اس رکن اعظم نے حمایت اور تائید کی جس کی فصاحت بیانی پبلک پر کم تر بے اثر ہوتی ہے - ہنری فاسٹ نے اس طرفداری پر لاحول پڑھی جو اس مباحثہ مین کی جائے کہ آیا ریل کی سڑکون یا آبپاشی کے کامون مین کون زیادہ فائدہ مند اور قحط کے مکرر وقوع کا مانع ہے - پھر جان برائٹ کھڑے ہوئے اور اعلی حکومت گران کی روسے استفسار کیا "کسواسطے یہ کمیٹی نہ مقرر کیجائے جسکا ظاہر مقصد یہ ہو کہ وہ انگلنڈ مین اور اگر ضرورت ہو تو انڈیا مین ایسی شہادتین بہم پہنچائے کہ جس سے معلوم ہو کہ کیا سبب ہے کہ اتنے برسون کے قبضے کے بعد اور ملک کے اس حصہ (مدارس) پر سو برس کے قبضہ کے بعد پھر بھی اس سے آگے ہم نہین بڑھتے کہ یہان خشک سالی ہے وہان قحط ہے؟ ہم سنتے ہین کہ یہان نو کرور یا سولہ کرور روپے آبپاشی مین خرچ ہوئے ہین - انڈیا مین بھلا یہ خرچ کیا ہی؟ (اونٹ کے منھ مین زیرہ) صرف شہر مین چیسٹر مین جس سے پانچ لاکھ آدمیون کی آبادی ہے دو کرور روپے خرچ ہو چکے ہین اور پارلیمنٹ سے وہ ساڑھے تین کرور روپیہ خرچ کرنے کی اجازت چاہتی ہے کہ اس شہر اور اس کے آس پاس آبادی کے لئے صاف پانی پینے کی کافی مقدار حاصل ہو جائے - انڈیا مین تیس کرور آدمیون کی آبادی ہے جو انگلش گورنمنٹ کی مطیع ہے اور اس مین مینھ بہت برستا ہے اور بڑے بڑے دریا بہتے ہین مین یقین کرتا ہون کہ وہان با فراط وسائل آبپاشی ہین -

سر جارج کیمبل جب بنگال کی لفٹنٹ گورنری سے مستعفی ہو کر انگلنڈ مین گئے اور پارلیمنٹ کی

ممبر مقرر ہوئے تو انہون نے سرارتھر کوٹن کا استہزا کیا اور انہون نے یہ خیال کیا کہ سرارتھر کوٹن کی نسبت جو یہ کہا جاتا ہے کہ انکے دماغ مین پانی بھرا ہوا ہے وہ کسیقدر سچ ہے - لیکن جنرل سر جارج بالفور نے اس بڑے آبپاشی کرنے والے کی یکتادلی کی بڑی قدرشناسی اور مدح سرائی کی - انہون نے ہوس مین کھڑے ہوکر یہ کہا کہ مین یقین نہین کرتا کہ ایک کام بھی سرارتھر کوٹن نے ایسا کیا ہو کہ اس مین اسکو ناکامیابی ہوئی ہو وہ بڑا طباع بلا کی ذہانت رکھتا ہے اسنے بہبودی رعایا کے لئے بہت کام کئے ہین اسنے انڈیا کو بڑے فائدے اور فیض پہنچائے ہین - اسکا نام آیندہ نسلون مین اس عزت کے ساتھ یاد رکھا جائیگا کہ اسنے ملک کے لئے کارہاء عظیم کئے ہین -

پس یہ تحقیقات جسکی درخواست کی گئی تھی نامنظور نہین ہوسکتی تھی - ۲۲ جنوری ۱۸۷۸ع کو چیدہ چیدہ آدمیونکی کمیٹی مقرر ہوئی - لارڈ جارج ہملٹن اس کے چیرمین مقرر ہوئے - بارہ گواہون سے شہادت لیگئی جنمین لارڈ نورتھ بروک اور سر ولیم میور بھی تھے اس کہنے کی ضرورت نہین کہ سب سے زیادہ بزرگ گواہ سرآرتھر کوٹن تھے - انکی جو سکیم تھی اسکا امتحان کیا گیا سرارتھر کوٹن نے اپنی شہادت کی شروع مین کل صورت حال کو چند لفظون مین کمیٹی کے روبرو بیان کیا "کہ ریل کی سڑکون کا حساب اسطرح ہے - کہ

ریل کی سڑکون کے کامون کی لاگت	۱۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ
زمین کی قیمت	۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ
فی الحال قرض	۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ
میزان کل	۱۷۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ

اس روپے مین ۷۵۰۰ میل ریل بحساب اوسط ۲۳۰۰۰ پونڈ فی میل تیار ہوئی ہے اور فی الحال خزانہ کو سرمایہ کے حصہ دارون کو ۵۴ لاکھ پونڈ سود مین دینا پڑتا ہے اور زمین اور قرض پر بحساب ۴ فیصدی کے ۳۰ لاکھ پونڈ - غرض کل ۷۵ لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑتا ہے اور نقد آمدنی ۴۵ لاکھ پونڈ کی ہے اسکو منہا دیکر تیس لاکھ پونڈ سالانہ نقصان مستغرق روپیہ پر اٹھانا پڑتا ہے -

آبپاشی کے کامون مین جسمین توم بھدرا بھی داخل ہے ۱۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوا ہے۔
نہر باری دواب اور نہر گنگ اور انہار کا سود جو جمع کیا گیا ہے وہ میزان مین کاویری۔
کرشنا۔ گوداوری کے کامون کی زر وصولی سے بہت زیادہ ہے تو وصولی زر کم ازکم
ایک کرور پونڈ ہے جس مین ۵۰ لاکھ پونڈ کی توفیر ہے۔ پس جو روپیہ انہار مین مستغرق ہے
وہ ۱۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہے جسکا سود بحساب ۴ فیصدی کے ۵ لاکھ پونڈ ہے۔ جو
روپیہ کامون مین خرچ ہوتا ہے اُسکا نقد نفع دس لاکھ پونڈ ہے بس خزانہ کو سالانہ
نفع پانچ لاکھ پونڈ کا آبپاشی کے کامون سے ہوتا ہے لیکن مسٹر ارتھر کوٹن نے جو بڑی
بات کہی وہ یہ تھی کہ ریل کی سڑکین قحطون سے نہین بچا سکتین۔ مجھے اس بات کے منھ پر
لانے سے ڈر لگتا ہے کہ مدراس و میسور و حیدرآباد و بمبئی کے قحطون مین چار کرور
آدمیون پر قحط کا اثر ہوا تھا جنمین سے چالیس یا پچاس لاکھ آدمی مر گئے باوجودیکہ ریلون
مین ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہو چکا تھا اور ۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا قرض ہو گیا
تھا انہون نے بڑے زور سے یہ بتلایا کہ ریل کی سڑکون سے نہ تو آدمیون کی غذا
نہ جانورون کا دانہ چارہ پیدا ہوتا ہے نہ وہ کل ملک کی ٹریفک کو کافی ارزانی کے ساتھ
لیجاتی ہین نہ لاگت اور قرض کا سود ادا کرتی ہین نہ ملک کے پانی کا نکاس کرتی ہین
نہ آدمیون کے واسطے پانی پینے کا مہیا کرتی ہین یہ ساری باتین آبپاشی کے
کامون سے ہوسکتی ہین۔

پھر کسواسطے نہرون سے جنسے آبپاشی ہو اور جنمین دخانی کشتیان روان ہون غفلت
کی جاتی ہے؟ اگر روانگی کے لئے ارزان وسایل یہ نہرین پیدا کرتی ہین تو پھر گورنمنٹ
انڈیا انکو کیون نہین بناتی؟

مسٹر لوئڈ نے جو برمنگھم کا بینکر اور کمیٹی کا ممبر تھا پوچھا کسواسطے آدمی ارزان روانگی سے خوف
کرے؟۔ مسٹر ارتھر نے اس سوال کا جواب دیا کہ فقط اسکا سبب یہ ہے کہ اس سے ریل کی
سڑکون کا بنانا حماقت ثابت ہوتا ہے مشرقی بنگال کی ریل کی سڑک کے پہلو مین
ایک نہر کا خیال کیجے جو ۲۰۰۰۰۰ ٹن لے جاتی ہے اس مین مسافرون کا ازدحام اور اسباب کا

انبار لگا رہتا ہے بس اب ریل کی سڑک کی بالمقابل ہونے مین جان نکلتی ہے۔
اس جواب سے سر آرتھر کے سرگرم یقینیات کی توضیح ہوتی ہے لیکن جو کچھ اہنون نے کہا
وہ سچ ہے۔ انگلش مین نہ انڈیا کی ارزان روانگی کو نہ آبپاشی کے کام کو سمجھتے تھے
آبپاشی کے کامون سے جیسی کہ انڈیا مین خشک سالیون مین فصلون کا تیار ہونا اور
ان مین روانگی کا ہونا عظمت و بزرگی رکھتا ہے وہ انگلنڈ مین کہان ہے۔ جب اہنون نے
آمد و رفت کی بڑی لینون پر ریل کی سڑکون کا نظام بنا لیا تو پھر انکو ایسی نہرون کے
بنانے مین تامل ہوا جنمین دخانی کشتیان چلین اور روانگی کے وسائل مین وہ ریل کی
سڑکون کا مقابلہ کرین اور ان فائدون مین سنہائی ہو جو گارنیٹڈ کمپنیون کو حاصل ہوتے
تھے یا خود گورنمنٹ سٹیٹ ریلوے سے حاصل کرتی تھی۔ قدرت سے انڈیا کو ایسے بڑے
بڑے دریا عنایت ہوئے ہین جنمین جہازرانی ہوسکتی ہے اور وہ قدیم زمانہ مین تجارت
کی بڑی شاہ راہین تھین۔ ایک نظام نہرون کا تھا جنمین ان دریاؤن سے پانی جاتا تھا جو
ہندوستانیون کے لئے ارزان اور آہستہ روانگی کے لئے موزون و مناسب حال
تھا اسی کے ساتھ وہ پیداوار کو بڑھاتا تھا اور فصل کے تیار ہونے کو یقینی کرتا تھا اور قحطون کو
دور کرتا تھا لیکن انگریزون نے ایک جغرافیہ کی غلطی کی انکو اپنے ملک مین تھوڑی نہرون کی
ضرورت تھی اس لئے انڈیا مین نہرون سے غفلت کی۔ سر آرتھر کوٹن نے جن بڑی بڑی
جہازرانی کی لینون کی سفارش کی وہ یہ تھین۔

(۱) کلکتہ سے کراچی تک گنگا کے اوپر سندھ کے نیچے (۲) کوکونڈا سے سورت تک گوداوری
کے اوپر اور تاپتی سے نیچے۔ (۳) ایک لین تم بھدرا سے کرور تک بحر عرب پر (۴) ایک لین
بونتگ سے پالگھاٹ اور کوامبے ٹور تک۔

اور گواہون نے بھی ایسی فصاحت سے شہادت دی جیسی کہ سر آرتھر کوٹن نے کہ ایسی نہرونکے
بنانے مین فائدے ہین جنمین دخانی کشتیان چلین اور اہنون نے ثابت کیا کہ جو لارڈ ہلٹن نے
ناکامیابیان بیان کین ہین وہ ناکامیابیان نہین ہین۔ سر ولیم میور نے جو ممالک شمالی مغربی
کے لفٹنٹ گورنر تھے اور اسوقت فائی نینس ممبر انڈیا کے تھی اہنون نے بیان کیا کہ مین

یہ خیال نہین کرتا کہ انہار گنگ اور انہار جمن سے جو فائدے حاصل ہوتے ہین مین نے ان کا
بیان پورا پورا زور شور سے کیا ہو - عموماً خیال کیجیے تو جن اضلاع مین یہ نہرین گذرتی ہین ان کو
مالا مال اور نہال کرتی ہین اور ملک کو قحط کی بے حساب بلاؤن سے بچاتی ہین - یہ بھی فائدہ
ہے جسکا ذکر مین نے پہلے کیا ہے وہ زر مالگزاری کو بھی بچاتی ہین جو قحط کے سبب سے
باقیات مین پڑتا یا بالکل وصول نہین ہوتا اور بڑا نقصان ہوتا - علاوہ اس کے ملک کو یہہ
فائدہ بھی ہوتا ہے کہ اس زمین کو جسپر قحط کا اثر ہوتا ہے بگڑنے سے محفوظ رکھتی - یعنی وہ
قحط کے دوسرے اثرون سے محفوظ رکھتی ہین جو مدتون تک اس زمین پر رہتے ہین جنپر قحط
پڑ چکتا ہے - سیان دوآب کی عام ترقی جو ان نہرون کے سبب سے ہوئی ہے اسکو خاص
فائننشل منفعت کی نظر سے نہ دیکھیے تو بھی اس کے عام فائدون کو دل مین سوچنا
چاہیے جو نہرون کی آبپاشی سے ہوتے ہین -

لیکن لارڈ جارج ہملٹن کمیٹی آبپاشی کے کامون کے بکار آمد ہونے کی بزرگی کے سمجھنے
مین قاصر رہی کہ وہ اسکو وسیع مدبرانہ نظر سے دیکھتی - وہ بار بار اپنی اس تنگ خیالی مین پھنستی
رہی کہ کام جو بنائے جائین فوراً ان کے معاوضہ مین روپیہ ملنے لگے - چند فقرے اس سلیکٹ
کمیٹی کی رپورٹ سے نقل کیے جاتے ہین " ارتھر کوٹن نے ریل کی سڑکون کے کامون کی
تجاویز کو تقریباً ملتوی کرنے کا بیان مختصراً غیر محقق کیا ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ دس کرور روپیہ
سالانہ آئندہ دس یا بیس سال تک بڑی بڑی نہرون مین خرچ ہوا کرے اور یہ بڑی نہرین
ایسی وسیع ہون کہ ان مین جہازرانی ہو سکے - اس خرچ مین وہ تخمینہ کرتا ہے کہ دس ہزار میل
بڑی لین کی نہرین ایسی بن جائین گین جو بڑے آباد اضلاع مین گذرینگین اور جنمین جہازرانی
ہوسکیگی ان مین تیس کرور روپیہ خرچ ہوگا اور اس رقم عظیم سے جو باقی رہیگی اس مین اصلی
نہرون کی شاخین بن جائینگین -

سر ارتھر کوٹن تخمینے کرتے ہین کہ گورنمنٹ کو اس خرچ کا معاوضہ عظیم ملیگا - کمیٹی یہ تحقیق نہین
کرسکی کہ اسنے کونسی سچی باتین مانی نہین کہ جنسے اسنے یہ نتیجہ نکالا تھا خصوصاً اپنے صیغہ مین یہہ
نہین معلوم ہوتا کہ اسنے یہ خیال کیا ہو کہ کسی طرح سے اور کسی شرح سے سود خرچ شدہ روپیہ پر

وصول ہوگا اسنے کسی طرح سے یہ کوشش نہین کی کہ جب انڈیا مین دفعتہً ایسا بڑا کام تبایا
جائیگا تو اس کے سالہ کی قیمت اور مزدوری کسقدر بڑھ جائیگی - جسکا بڑہنا ایک لازمی امر ہے -
جو اعداد اس رپورٹ مین داخل ہین وہ بتلاتے ہین کہ جن آبپاشی کے کامون کی سکیمون کا
احتیاط سے امتحان کیا گیا ہے اُن مین سے چند ہی کا منفعت زر دینا ثابت ہوا ہے - ان
نقشون کی تصدیق سر آرتھر کوٹن نے کی ہے اور جب ان سے سوال کیا گیا کہ وہ بتلائین
کہ آخر بیس سال مین جو گورنمنٹ نے کام بنائے ہین ان مین سوا مدراس ڈلٹا کے کسی سے
بھی روپیہ کا فائدہ ہوا ہے تو اسنے جواب دیا کہ اب تک بڑے کامون سے کچھ فائدہ نہین ہوا
بس یہ کمیٹی پر ظاہر ہے کہ یہ سکیم گو بہت بڑی وسیع ہے مگر تیرہ و تاریک و خیالی ہے کوئی
صفت اس مین ایسی نہین ہے کہ اسپر سوا اس کے توجہ کی جائے کہ وہ شد و مد سے مسترد کیجائے
یہ جو فقرے ہم نے منتخب کر کے لکھے ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مدراس کے ڈلٹا تو روپیہ
کے فائدہ دینے والے سمجھے گئے اور کمیٹی نے انہار گنگ و جمن پر زر بخشی کا نہین خیال کیا جن سے
رعیت مالا مال و نہال ہوئی تھی جنہنے قحط کی آفتون سے بچایا تھا اور خشک سالی مین برسون تک سرکاری
جمع مین نقصان نہین آنے دیا تھا -

یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ لارڈ جارج ہملٹن کی کمیٹی جب فیصلہ کر چکی تو مدراس کے قحط کمیشن نے
انڈیا و انگلنڈ مین اپنی تحقیقات شروع کی جو زیادہ مکمل اور منتظم تھی - اس کمیٹی نے جو اپنی تحقیقات
سے فوری معاوضات اور آبپاشی کے کامون کے ماحصلون کے باب مین نتیجہ نکالا وہ لارڈ
جارج ہملٹن کی کمیٹی کے نتیجہ سے بالکل برعکس تھا مآل کار یہ تھا کہ قحط کی کمیشن نے آبپاشی کے کامون
کے نتائج کے باب مین یہ لکھا کہ گورنمنٹ جو اپنے خزانہ سے روپیہ اس مین خرچ کریگی اسکا معاوضہ خوب
ملیگا اور معمولی سالون مین ملک کی دولت بڑھیگی اور خشک سالیون مین وہ آفات قحط سے
محفوظ رکھیگا - ہندوستانی دو نو ریل کی سڑکون اور آبپاشی کے کامون کی لاگت ایک
ہی طرح سے ادا کرتے ہین اگر ان سے اس باب مین صلاح و مشورہ کیا جاتا تو وہ اول سر آرتھر
کوٹن کی اس تجویز کی تائید کرتے اسٹیٹ ریلوے اور گارنٹیڈ ریلوے بنانی اور بڑھانی
جبکہ بڑی لینین بنجائین بند کیجائین معہ نہایت احتیاط سے آبپاشی کے کام بنائے جائین جو زراعت کیلئے

مفید اور انسداد قحط کے واسطے بکار آمد ہون ۔ بے شک سر آرتھر کوٹن کی تجاویز تیرہ و تاریک اس سبب سے خیال کی گیئین کہ لندن مین یہ تجویزین خواہ کیسا ہی کوئی طباع ذہین بناتا بالطبع اہل انگلنڈ کو اذیت رسان اور دق کرنے والی تھین لیکن جب انکا امتحان نہایت غور کے ساتھ کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ وہ عمل مین آسکتی تھین اور بہت فائدہ پہنچا سکتی تھین لیکن لارڈ جارج ہملٹن نے ان کے مسترد ہونیکا فتوے دیدیا تھا اس لئے اس صدی مین سر آرتھر کوٹن کی پیش بینی اور دور اندیشی اور جان برائٹ کی کشادہ دلی کے ساتھ ہمدردی کا پھر اعادہ نہین ہوا ۔

ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ ۱۸۷۲ء کی کتاب ترقی اخلاقی و مادی انڈیا مین بیان کیا گیا ہے کہ ریل کی سڑکون مین جو بھاری خرچ ہوتا تھا اس کے موقوف ہونے سے فائیننشل حالت کے بہتر ہونے کی امید ہے ۔

سر آرتھر کوٹن اور جارج ہملٹن کی کمیٹی کا بیان بھی اوپر ہوچکا ہے ۔ ۱۸۸۰ء مین قحط کے کمیشن نے بھی لکھا کہ انڈیا مین براہ راست قحط کے مصائب روکنے کے لئے بغیر کسی چون وچرا کے آبپاشی کے کامون کو اور سب کامون پر مقدم رکھنا چاہیئے ۔

لیکن ان ساری عاقبت اندیشیون اور سفارشون سے غفلت اور بے پروائی کی گئی ۔ ریل کی سڑکون پر بھاری خرچ کا ہونا ریل کی سڑکون کی تجویزونکا ہونا اور ان کے کامون کا بننا موقوف نہین ہوا ۔ یہ نہین سمجھا گیا کہ انسداد قحط کے کامون مین آبپاشی کے کامونکو مقدم رکھنا چاہیئے ۔

اسکی وجہ یہ ہین کہ انتظام انڈیا مین انگلنڈ مین پبلک اوپی نین (جمہوری رائے) کو بڑا دخل ہے اور اس مین ہندوستانیون کو کوئی دخل نہین ہے ۔ انگلش مین ریل کی سڑکون کو خوب سمجھتے ہین اور انڈیا مین آبپاشی کے کامون کے بکار آمد ہونے کی بزرگی کو نہین سمجھتے ۔ انگلش صناع و کاریگر یہ چاہتے ہین کہ انڈیا مین ریل کی سڑکون کے ذریعہ سے انکی مصنوعی اشیا دور دور کے بازارون مین جاکر بکنے لگین ۔ انگلش سوداگر یہ چاہتے ہین کہ انڈیا مین نئے رستون کے بننے سے انکی تجارت کے واسطے آسانیان ہوجائین انگلستانی تجارت کے ہوس انڈیا کے انتظام مین خلل

رکھتے ہین اور انڈیا اوفس سی وہ پارلیمنٹ کے توسل سے اور براہ راست مراسلت رکھتے
ہین ۔ کامنس ہوس مین جو سوالات پیش کئے جاتے ہین ان مین پارلیمنٹ کی تاکید ہوتی ہی
کہ ریل کی سڑکون کی نئی لینین بنین کوئی آبپاشی کے کامون کی خبر نہین لیتا کیونکہ انگلنڈ مین
کوئی شخص انڈیا مین آبپاشی کے بکار آمد ہونی کی قدر کو نہین جانتا ۔ خداترسی کی نیت جو سرکاری
رپورٹ ۱۸۷۳ء مین لکھی گئی تھی کہ ریل سڑکون مین بھاری خرچون کا ہونا موقوف کیا جائے فراموش
ہوئی سرار تھر کوٹن کی ہنسی اڑائی گئی کہ وہ ایک گرم جوش اور بے اصل باتون کا منصوبہ باندھنے
والا آدمی ہے ۔ قحط کمیشن کی رپورٹ نے دفتر کی الماریون مین آرام کیا ۔ بغیر کسی اشد ضرورت کے
ریل کی سڑکون نے بڑے زور سے بڑھنا شروع کیا یقینی اس کے خرچون کے اٹھانے کی
ملک مین سکت نہ تھی لیکن اس ملک مین جسکے آدمی مفلس ہون نئی لینون کا بنانا جنسے کچھ
نفع نہ ہو مشکل تھا محاصل ملکی سے جو فائدے گارنٹیڈ کنپنیون کے دئے جاتے تھے اُنسے
بڑی فضول خرچیان ہوتی تھین اور اسمین مسافرون کی آسایش اور آرام کا خیال کچھ نہین کیا جاتا
تھا اور ان سب باتون کی توضیح فائی نینس کمیٹیون ۱۸۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ء کے روبرو بیان
کی گئی تھین تو اس سبب سے پولیسی موقوف ہوئی اور یہ پولیسی اختیار کی گئی کہ آیندہ گورنمنٹ
اس کام کو اپنے ہاتھ مین لے اور سرمایہ قرض لیکر کام کرے اس پولیسی پر چند سال
عمل ہوا لیکن ۱۸۷۷ء مین قحط پڑا اور جنگ افغانستان ختم ہونے پر آئی اسنے انڈیا کے
فائی نینس کو الٹ پلٹ کر دیا اور پھر سٹیٹ ریل کی سڑکون کا بننا موقوف ہو گیا ۔

بعدازان یہ کوششین کی گئین کہ پرائیویٹ کنپنیان ریل کی سڑکون کی نئی لینین بنانی شروع
کرین لیکن ان کوششون مین کامیابی نہین ہوئی پھر وہ خراب گارنٹی سسٹم اختیار کیا گیا پھر
یہ پولیسی متروک ہوئی اور سٹیٹ ریل کی سڑکین بننی شروع ہوئین ۔ لیکن روپیہ کی قیمت کی
کم ہونے نے گورنمنٹ کو مجبور کیا کہ سٹیٹ ریلوے کا بنانا موقوف ہوا ۔

ایک دفعہ پھر گورنمنٹ نے پرائیویٹ کنپنیون کی طرف رجوع کی ۱۸۹۳ء مین ایک رزولیوشن پاس
ہوا کہ جسمین وہ شرائط بیان ہوئین کہ ایسی کنپنیون کے ساتھ گورنمنٹ رعایتین کریگی لیکن اس
رزولیوشن کو کامیابی نہین ہوئی اس کے موافق لوگ اپنا سرمایہ خرچ کرنے پر متوجہ نہ ہوئے

۱۸۹۶ء مین نئی شرائط پیش کی گیئن چند لینین ان نئی شرائط کے موافق بنائی گیئن پھر انکا بننا موقوف ہوا۔ گورنمنٹ جب تک ضامن نہ ہو کہ وہ محاصل ملکی سے سود دیگی اہل سرمایہ اپنے روپے کے لگانے پر راضی نہین ہوتے۔ فی الحال گورنمنٹ کو بڑی مشکل آنکر پڑی کہ گارنٹی کسی نہ کسی صورت کے دیئے بغیر کوئی ریلوے بنانی کی سکیم نہین اختیار کر سکتی اور عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ کیا وہ گارنٹی دے یا خود بخود سرمایہ حاصل ہو کہ نئی لینین ریل کی سڑکون کی بنائی جاوین۔ دو صورتون کے سوا کیا کوئی تیسری صورت ہے؟ اب جو بڑی لینین پوری بنگئی ہین تو کیا آئیندہ ریل کی سڑکون کی توسیع بغیر اس کے نہین ہو سکتی کہ گارنٹی نہ دی جائے؟

اب ہندوستانی تو یہہ نہین چاہتے کہ اپنے پاس سے ٹیکس دے کر ریل کی سڑکین بنائی جائین؟ ۱۸۹۰ء کے قحط کے کمیشن نے بھی یہ کہا کہ اس کے خیال مین زیادہ ریل کی سڑکون کے بنانے کی ضرورت نہین ہے بلکہ آبپاشی کے کامون کی افزائش سے قحط کے مصائب سے زیادہ محافظت ہوگی ۱۹۰۰ء کے قحط کے کمیشن نے یہہ سفارش کی کہ رولنگ سٹوک (انجن گاڑیان وغیرہ) زیادہ کیا جائے اسنے ریل کی سڑکون کے بنانے کی تاکید نہین کی۔ حال مین ایک خاص کمشنر انگلنڈ سے انڈیا مین آیا کہ وہ ریل کی سڑکون کے باب مین تحقیق کرے اسنے بھی اس بات کو مان لیا کہ انڈیا مین ملک کے اندر بحساب فی مربع میل ریلوے کی حالت بہ نسبت بیرونی ملکون کی جو اکثر یوروپ مین ہین بہتر ہے۔ جاپان مین رقبہ کی نسبت کے اعتبار سے زیادہ ریل کی سڑکین ہین اسکا رقبہ چھوٹا ہے لیکن باعتبار آبادی کے انڈیا مین ۱۲۲۳۱ آدمیون مین ایک میل ریل ہی اور جاپان مین ۱۲۷۱۳ آدمیون مین۔ بس یہ واقعات ایسے ہین کہ ہم کو ریل کی سڑکون کا بنانا ٹھیرانا چاہئے ہم سافرت مین وہ مسرت نہین حاصل کر سکتے جو اہل یوروپ کو حاصل ہوتی ہے انڈیا مین آبادی مین فی کس آمدنی ۲۰ پونڈ اور یوروپ مین ۲۴ پونڈ سالانہ ہے۔ یوروپ سے باہر جو سب سے اول قومون مین وسائل سفر سے خوشنودی ہوتی ہے ہمکو بھی حاصل ہے۔ ہم صبر کئے ہوئے جب تک بیٹھے ہین کہ پرایئویٹ کمپنیان اپنی منفعت زر کے لئے نئی لینین بنائین بغیر اس کے کہ وہ گارنٹی (ضمانت) ہمارے ٹیکسون سے طلب کرین۔ ہم معترض ہین کہ انڈیا کی آمدنی مین سے نئی لینون کے واسطے یا نئی لینون کی گارنٹی کے لئے روپیہ دیا جائے۔ سٹیٹ ریل کی سڑکون کا یا گارنٹیڈ ریل کی

سڑکون کا بنانا ہندوستانیون کے فوائد کو اور طرفون کے دباؤ سے دھوکہ مین ڈالتا ہے۔
ریل کی سڑکون کا جلدی جلدی بننا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء مین ۲۵۳۷۳ میل
وہ جاری تھی کل سرمایہ ۱۹۰۱ء کے آخر مین ۲۲۶۷۷۳۲۰۰ پونڈ یعنی ۳۴۰۱۵۹۸۰۰۰ روپیہ
خرچ ہوا تھا۔ آخر بیس سالون مین گورنمنٹ نے ریل کی سڑکون کو اسطرح خرید لیا کہ
۱۸۸۰ء مین ایسٹ انڈین ریلوے کو اور ۱۸۸۴ء مین ایسٹ انڈیا بنگال ریلوے کو ۱۸۸۵-۸۶ء
مین سندھ پنجاب دہلی کمپنی کی لینون کو ۱۸۸۸ء مین اودھ رہیل کھنڈ ریلوے کو ۱۸۹۰ء مین
سوتھ انڈین ریلوے کو اور ۱۹۰۰ء مین گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کو۔ جب یہ گارنٹیڈ
لینین گورنمنٹ نے خرید لین تو حال کے سالون مین اور نئی گارنٹیڈ لینین بننی شروع ہوئین۔
آسام بنگال ریلوے ۱۸۹۲ء مین بنائی گئی اسکو ۳ فیصدی سود کی ضمانت دی گئی کہ وہ
آسام کو بندرگاہ چاٹگام سے ملادے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ریل کی سڑک سے
غرض یہ تھی کہ آسام کے باغات چاء کو فائدہ پہنچے ۱۸۹۷ء مین برما ریلوے کمپنی بنی اس کو
۲½ فیصدی سود کی ضمانت دی گئی کہ وہ سٹیٹ ریلوے کے نظام کے موافق برما مین
سڑک بنائے اور لین کو منڈلا سے چین کی طرف لے جائے لاشیو تک لین بنگئی
مگر اسپر ٹریفک نہین جاری ہوئی۔ انڈیا کا روپیہ ایسی سکیم مین ضایع ہوا جس سے ہندوستانی
ٹیکس دینے والون کو کچھ فائدہ نہین ہوا۔ اب ہم ریل کی سڑکون کو چھوڑ کر آبپاشی کے کامون
کی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی احمقانہ اسراف کی طرف سے اپنا رخ سفیہانہ خست کی طرف پھیرتے
ہین سر آرتھر کوٹن نے جو تجاویز آبپاشی کے کامون کی پیش کین تھین انکی طرف ذرا توجہ نہین
ہوئی کل خرچ ۱۹۰۲ء تک مشکل سے ۲۴۰ لاکھ پونڈ تک رقم پہنچی ہے اور ریل کی سڑکون مین
۲۲۶۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوا۔

ملک مین بڑے بڑے قطعات ایسے ہین کہ جہان نہرین یا اور آبپاشی کے کام نہین بنائے
گئے ہین۔ ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰ء کے قحطون نے گورنمنٹ کو اس اپنے فرض پر متوجہ کیا جسکو
اسنے اب تک نہین ادا کیا تھا۔ آخر ۱۹۰۱ء مین وہ تدابیر اختیار کی گئین جو بیس برس پہلے اختیار
کرنی چاہئے تھین ایک کمیشن مقرر ہوا کہ وہ تحقیقات کرے کہ آبپاشی کے کام کہان کہان تک

وسعت پا سکتے ہین سر کولن سکوٹ مون کریف جنہون نے انڈیا مین آبپاشی کے ڈپارٹمنٹ مین
کام کئے تھے اور مصر مین آبپاشی کے کامون مین بڑی شہرت حاصل کی تھی وہ اس کمیشن کے
صدر مقرر کئے گئے انکی تحقیقات کا نتیجہ چار بلوبک کی جلدون مین ابھی شائع ہوا ہے اس کی
دوسری جلد مین انڈیا مین جو آبپاشی کے کام بنے ہوئے ہین انکا ذکر کیا ہے اور آیندہ
کامون کو بتلایا ہے کہ کہان کہان بننے چاہئین کمیشن نے پنجاب کے لئے سفارش
کی ہے کہ لوئر (زیرین) باری دواب کی نہر کا بننا ملتوی کیا جائے اور چناب سے نہر کاٹ کر
راوی مین ملائی جائے۔

سندھ مین موجودہ انہار آبپاشی کے زیادہ بروے کار ظاہر کرنے کے واسطے
فرمائش کی گجرات مین کمیشن نے بڑی قابل قدر تجویز پیش کی سابرمتی ۔ ماہی ۔ نربدا کے دریاؤن
مین ایسے مقامات تجویز کئے جائین جنمین پانی کے خزانے بنائے جائین اور ان خزانون سے
احمد آباد و کراکی آبپاشی کے لئے نہرین بنائی جائین ۔ دکن کے واسطے بھی ایسی ہی دلیرانہ تجویزین
پیش کین ہین کہ تمام دریاؤن کے ان رقبون کا جنمین مغربی گھاٹون سے مینہہ کا پانی ہمیشہ
آتا ہے اس خیال سے امتحان کیا جائے کہ ان مین خزانون کے کام کہان بن سکتے ہین اور ان
کامون سے نہرین کاٹ کر ملک مین اور ان کے ان حصون مین آبپاشی ہوسکتی ہے جنمین اسکی اشد ضرورت ہے
مدراس مین کرمون کڈاپا نہر بڑھائی جائے اور تم بھدرا کی نہر کی پوری تحقیقات کی جائے
اور کاویری اور کرشنا مین خزانون کے کامون کی بڑی سفارش کی۔

بنگال مین خزانون کے کامون کی اور نہرون کی شاہ آباد اور مظفر پور اضلاع کی آبپاشی
کے لئے سفارش کی آگرہ اور اودھ مین بڑے زور سے سفارش کی کہ کین کی نہر بنائی
جائے تاکہ باندہ اور بندیل کھنڈ کی محافظت کی جائے اور ساردا کا پانی گنگا مین ملایا جائے
جسسے بجنور اور بدایون کے ضلع مین آبپاشی ہو۔

علاوہ ان کے اور بڑے کامون کے چھوٹی قسم کے کامون کا بھی سفارش کی ہے جن مین
۶۰۰۰۰ پونڈ سے زیادہ نہین خرچ ہونگے بلکہ بعض مین ۶۰۰۰ پونڈ سے بھی کم ایسے کامون کے
حق مین اور مفید باتین بھی کمیشن نے کہین کہ ان سے ان خطون مین آبپاشی ہوگی جن مین بڑی

نہرون سے آبپاشی نہین ہوسکتی اُن مین روپیہ کا نقصان بہت تھوڑا سا ہے ان مین بہت سا
کام تو اس لئے شروع کیا جائیگا کہ مزدورون کو کام ملے جس سے کام کے پورے بن جانے کا یقین ہو
چھوٹے اور بڑے کامون کے بننے کے لئے اُنہون نے بڑی تاکید سے سفارش کی تا کہ
کاشتکارون کی محافظت ہو اگرچہ براہ راست اُنسے غالباً کوئی منفعت زر نہو اور بہت سے ایسے چھوٹے
کام ہین جنسے غالباً کہین براہ راست منفعت زر نہین ہوگی لیکن انکو لئے ہمین سفارش کرنے
مین ایسا ذرا سا اس بنا پر تامل نہین ہے جیسا کہ بڑے کامون کی سفارش مین کہ وہ ان قطعات کو
خشک سالیون سے بچائینگے جنکے بچانے کی بڑی ضرورت ہے سب سے اول ہم اپنے
کامون کو سنٹرل پرووِنس کے اُن اضلاع مین شروع کرتے ہین جہان چاول پیدا ہوتے ہین۔
لیکن ہم امید کرتے ہین کہ اسی قسم کے کام اور اضلاع مین بھی ہوسکین گے جیسے کہ برار چھوٹا ناگپور
بندیلکھنڈ مین۔ گورنمنٹ انڈیا اور پرووِنس گورنمنٹین جنکو اکثر مجبوراً جمع سرکاری کے ایک
ایک حصہ کا اس سبب سے معاف کرنا پڑتا ہے کہ حال کے قحطون مین ویرانی ہوتی ہے
انکو معلوم ہوگا کہ ان آبپاشی کے چھوٹے اور بڑے کامون کے بنانے کی پولیسی کا اختیار
کرنا فقط بلحاظ فائنینس کے صحیح دانشمندانہ ہے۔

کمیشن نے ایک اور دانشمندانہ یہ بات کہی کہ سنٹرل بورڈ بنایا جائے جسکے ذمے
یہ کام ہو کہ پبلک ورکس کی وہ باقاعدہ نگرانی کرے اور آیندہ جو آبپاشی کے کامون مین ترقی ہو
اسکی رپورٹ کیا کرے۔ اس سفارش مین یہ اور توسیع ہونی چاہئیے کہ سنٹرل بورڈ تمام
پبلک ورکس کے لئے جسمین ریل کی سڑکین بھی داخل ہون بنایا جائے اور اس مین ہندوستانی ممبر
مقرر ہون جنہین انتظام کی لیاقت اور تجربہ کاری ہو اور وہ اپنے اہل ملک کی ضرورتون کا علم رکھتے
ہون۔ وائسرائے کی کونسل مین پبلک ورکس کے لئے ایک ممبر ہوتا ہے اور اکثر وہ انجنیر ہونے کی
حیثیت سے معاملات کو دیکھتا ہے اور کاشتکارون کے مطالب کو نہین جانتا ریل کی
سڑکون کے بنانے کا جو تقاضا ہوتا ہے اسکی وہ فرمان برداری کرتا ہے اور ہندوستانیونکی
ضرورتون اور مقصدون کو نہین جانتا۔

نصف آخر صدی مین بہت سے کام ایسے بنائے گئے جنکی کوئی اشد ضرورت نہ تھی اور

بہت سے کام ایسے نہین بنائے جو کاشتکاری کے محفوظ رکھنے کی جان تھے ۔ گذشتہ زمانہ کے تجربہ سے گورنمنٹ نے یہ دانائی حاصل کی کہ اب وہ عام پسند بورڈ آف پبلک ورکس کی ضرورت کو قبول کرتی ہے اس بورڈ کا فرض ہوگا کہ آیندہ وہ عام پبلک ورکس کی تعمیر کی نگرانی کرے اور سٹیٹ اور گارنٹیڈ ریلوے پر جو مسافرون کی ضرورتین اور مطالب ہون انکو بیان کرے کاشتکارون پر جو پانی کا محصول لگایا جائے اُسکو درست کرے تاکہ رعیت پر ناانصافی نہ ہو اور جس سے کاری محفوظ رہے اور عموماً وہ گورنمنٹ انڈیا کے اس انتظام کی امداد کرے جسمین گورنمنٹ کے ساتھ رعیت کے بالاشتراک کام کرنے اور معاونت کی خاص ضرورت ہے

اب تک ہم نے بابو رومیش چندر دت کی کتاب انڈیا ان دی وکٹوریا ایج سے نقل کی ہے اب نیروجی دادابھائی کی تصنیفات سے کچھ نقل ہوتی ہے ۔

نیروجی دادابھائی بڑے نامی گرامی پولٹکل مین ہندوستان کے بہی خواہ انڈیا اور انگلنڈ مین مشہور و معروف ہین وہ انگلنڈ مین تاجرانہ زیادہ تر رہتے ہین یہ شرف اول ان ہی کو اپنی لیاقت و قابلیت کے سبب سے حاصل ہوا ہے کہ وہ انگلنڈ کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہین اب انکی عمر اسی برس سے کچھ زیادہ ہے گو انہون نے ہندوستان کی بہبودی اور بہی خواہی کی تدابیر اپنی عالی دماغی سے سوچین مگر ایک تدبیر مین بھی افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہین ہوئے اور اپنی رائون کی بہت سی غلطیان انہون نے اپنی عمر مین دیکھ لین گو وہ اس کے خود قائل نہین ہون گے انہون نے ایک کتاب بڑی قابلیت سے لکھی ہے اور اسکا نام بڑی ذہانت سے اَن برٹش رول آف انڈیا رکھا ہے جسکے معنے یہ ہین کہ انگلنڈ مین جو برٹش اصول ہی وہ انڈیا مین نہین ہے اور اسکا ثبوت اُن روشن ضمیر و بلند خیال و عالی دماغ انگریزون کے اقوال سے دیا ہے جو بڑے رحمدل عدل پرور ہندوستانیون کے سچے ہمدرد اور غمخوار ہین ان ہی کے اقوال سے انڈیا کی برٹش گورنمنٹ کا ہندوستان کو مفلس بنانا اور اسکے افلاس کو روز بروز بڑھانا اور انڈیا سے انگلنڈ کا دولت کشی کا کرنا اور انگلینڈ کی برٹش گورنمنٹ کے ان وعدون کا ایفا نہ ہونے دینا جو اسنے ہندوستانیون کی بہبودی اور فلاح کے لئے کئے بیان کئے ہین ۔ دادابھائی کا اصل اصول یہ ہے کہ وہ انگلینڈ کی گورنمنٹ کو بڑا عادل اور

اور رہت باز جانتے ہین اور انڈیا کی گورنمنٹ کو اس کے برخلاف سمجھتے ہین وہ انگلینڈ کی گورنمنٹ کے ایسے معتقد ہین کہ اس کو سلطنت الٰہی سمجھتے ہین جس سے وہ اپنے حقوق طلب کرتے ہین جنکا عطا کرنا کبھی خصائل انسانی مین داخل نہین ہوا مگر ہان وہ خدا ہی انسان کو عطا کیا کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب یہ انکا اعتقاد ہے یا اپنے مطلب حاصل کرنے کے لئے چاپلوسی ہے جو اہل پارس کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ اول پادشاہ کی مدح وثنا مبالغہ کے ساتھ کرتے ہین پھر اپنے مطلب نکالنے کے لئے التجا کرتے ہین۔ یہی شیوہ اُنہون نے اختیار کیا ہے کہ وہ انگلینڈ کی برٹش گورنمنٹ کی مدح سرائی کرکے اپنے مطلب نکالنے کے ڈھب نکالتے ہین کہ اسنے جو انڈیا مین اپنی گورنمنٹ مقرر کی ہے وہ ہماری بڑی حق تلفیان کیا کرتی ہے اور دونو انگلنڈ اور انڈیا کو نقصان پہونچاتی ہے اسکی خبرگیری کرنا انگلنڈ کی برٹش گورنمنٹ کا فرض ہے انہون نے جو ایک کتاب پورٹی آف انڈیا لکھی تھی اس کے جواب مین مسٹر ڈین ورس صاحب نے لکھا کہ اس نے ریلوے کی دولت کو محسوب نہین کیا اس کے جواب مین اُنہون نے لکھا کہ ریلوے ملک کی دولت کو نہین بڑھاتا۔ فرض کرو کہ پنجاب مین ۱۰۰ من گیہون موجود ہین اور انکی قیمت سو روپیہ ہے اب فرض کرو کہ یہ گیہون ریل مین بمبئی مین گئے اور اسکی قیمت بمبئی مین ۱۲۵ روپیہ ہے تو مسٹر ڈین ورس کی ایسی حالتون مین یہ مراد ہوگی کہ اس سے ۲۵ روپیہ انڈیا کی دولت مین بڑھ گئے۔ نیروجی کہتے ہین کہ اس سے انڈیا کی دولت موجودہ مین ایک حبہ بھی نہین بڑھا۔ پنجاب مین سو من گیہون موجود تھے اور بمبئی مین ۱۲۵ روپیہ اس سے پہلے موجود تھے کہ گیہوؤن نے ایک انچ بھی حرکت کی ہو۔ جب انکو حرکت ہوئی تو اسکا نتیجہ یہ تھا کہ ہاتھ بدل گئے بمبئی مین گیہون گئے اور ۱۲۵ روپے اسطرح تقسیم ہوئے کہ پنجاب مین مالک کو ۱۰۰ روپے ملے اور باقی ۲۵ روپے ریلوی کے مالکون اور اس کے کام کرنے والون اور سوداگرون مین جو گیہون لے گیا تھا تقسیم ہوئے لیکن فقط اس امر واقعی سے کہ پنجاب سے بمبئی مین گیہون گئے ...... گیہوؤن کا ایک دانہ اور روپیہ کی ایک پائی اس دولت مین نہین بڑھی جو انڈیا مین پہلے اس سے موجود تھی کہ گیہون کو انگلی بھی لگائی گئی ہو۔ بس ریلوے کی ایسی دولت کا وجود انڈیا مین نہین ہے۔ اگر پیداوار کی صرف حرکت دولت کو زیادہ کرتی ہے تو اسطرح انڈیا مین کبھی دولت نہین بڑھیگی پیداوار ہمیشہ ریل کی جادو کے

پہیون پر جب تک ہمیشہ حرکت کریگا کہ زمین مین اسکی کافی گرفت کی قابلیت نہین رہیگی - مادی دولت کے واسطے کوئی شاہی سڑک نہین ہے (ریلوے بھی نہین ہے) وہ تو مواد ارضی سے پیدا ہوتی رہیگی جب تک کوئی ایجاد ایسا ہو کہ حرکت کا استحالہ مادہ مین کر دے - ریل کی سڑکون کی نسبت وہ تحریر کرتے ہین کہ مین پبلک ورکس مین ریل کی سڑکون کو داخل کرتا ہون -

ریل کی سڑکون سے جو عام فائدے حاصل ہوتے ہین وہ یہہ ہین کہ وہ پیداوار کو ملک کے ان حصون سے جہان وہ پیدا ہوتے ہین یا اسکی افراط ہوتی ہے ان حصون مین پہنچاتے ہین جہان انکی ضرورت ہوتی ہے بس اسطرح پیداوار کا کوئی حصہ ضائع نہین ہوتا اگر ریل کی سڑکین نہ ہوتین تو وہ رائگان جاتا بس اسطرح سے ملک کا کل پیداوار کام مین آتا ہے بس ریلوے بے واسطہ ایک گماشتہ بچت کا ہے اور بواسطہ ملک کی پیداوار کی افزائش کا موید وہ پیداوار کو بندرگاہون مین پہنچاتی ہے جن کی پہنچانے مین خرچ نہایت کم پڑتا ہے اور پردیسی تجارت سے وہ مقابلہ کراتی ہے بس اسطرح بواسطہ وہ پردیسی تجارت کا نفع حاصل کراتی ہے جس سے ملک کی سالانہ آمدنی بڑھتی ہے -

ہر ایک ملک ریل کی سڑکون کے بنانے سے اس حالت مین بھی کہ قرض لیکر بنائے وہ قرض کے سرمایہ کے بڑے حصہ کا فائدہ ایسا حاصل کرتا ہے کہ وہ ملک ہی کا سرمایہ ہے جو بواسطہ ملک کے پیداوار کے بڑھانے کا موید ہو اس قرض کے سرمایہ کے سود کے سوا جو قرض دینے والے غیر ملک کو دیا جاتا ہے باقی کل آمدنی ملک مین رہتی ہے -

ریل کی سڑکون سے جو فوائد مذکورہ حاصل ہوتے ہین اسکا مآل کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کی سالانہ آمدنی کا اضافہ ہوتا ہے -

انڈیا کی یہ بدنصیبی ہے کہ جیسے اور ملک فوائد مذکورہ بالا حاصل کرتے ہین وہ نہین حاصل کرتا تم انگلنڈ مین ایک ریل کی سڑک بناؤ اور یہ کہو کہ اسکی کل آمدنی دس لاکھ ہے - اس کے سارے ملازمین چیرمین سے لیکر قلی و مزدور تک سب انگلشین (انگریز) ہونگے - اس کل آمدنی مین سے اگر ایک فاردنگ (۲ پائی) بھی خرچ ہوگی تو وہ انگلشمین کے پاس پھر جائیگی اور براہ راست اس آمدنی سے اہل انگلنڈ کی پرورش ہوگی اور وہ انگلنڈ کی دولت عامہ کا ایک حصہ

بنیگی خواہ حصہ دار ۳ فیصدی یا ۱۰ فیصدی یا ایک فیصدی یا صفر فیصدی پائین یا نقصان
اٹھائین وہ کل ملک کے لئے کوئی بات نہین دس لاکھ کی آمدنی کے ایک فارونگ سے بھی
اہل ملک پوری اور اکیلی خوشی حاصل کرینگے ہان فقط سرمایہ کے اس حصہ کا جو غیر ملکون سے
قرض لیا ہے سود دینا پڑیگا۔ مگر یہ سود کل آمدنی کا نہایت ہی خفیف حصہ ہوتا ہے اور
ہر ایک ملک جس مین ریل کی سڑکون کا کام اچھی طرح چلتا ہے بخوبی یہ سود ادا کر سکتا ہے
بس اس طرح سے ریل کی سڑکون کے کل فائدے حاصل ہوتے ہین اور اہل ملک اُنسے
مسرت اندوز ہوتے ہین۔

یونائیٹڈ سٹیٹس کی مثال لو انڈیا اور سٹیٹس دونو اپنی ریل کی سڑکون کے بنانے کے
لئے قرض لیتے ہین جنمین دوسری کم قرض لیتی ہے جو ملک قرض دیتے ہین انکو وہ سود ادا
کرتی ہین وہ دونو ریلین کلین وغیرہ انگلنڈ سے خریدتی ہین سٹیٹس انکا صرف ایک حصہ
خریدتی ہے بس دونو کسیقدر مشابہ حالتین رکھتی ہین مگر پھر آگے انکی مشابہت ختم ہو جاتی
ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس مین ریل کی سڑکون کی آمدنی کا ہر سنٹ (سب سے چھوٹا سکہ)
باستثنا قرض کے سود کے جو غیرون سے لیا ہے وہ اہل ملک کی آمدنی ہے وہ براہ راست
آدمیون کے جو کام مین لگائے جاتے ہین پرورش کرتی ہے اور وہ مالیت کل ملک
کی ہے جو اسی مین رہتی ہے۔

لیکن انڈیا مین اس سے بالکل مختلف حالت ہے اول ڈائرکٹرز۔ ہوم اسٹبلشمنٹ گورنمنٹ
سپرانٹنڈنٹ ملنی اور کیا نہین انگلنڈ مین ہوتے ہین۔ انڈیا کی آمدنی کا ایک حصہ جانا چاہئے
پھر انڈیا مین یوروپین سٹاف اور ملازم ہین (باستثنا چھوٹی چھوٹی نوکریون اور کامون کے
جو ہندوستانیون کے لئے چھوڑ دئے جاتے ہین) جو آمدنی کا بڑا حصہ یہان کھاتے ہین
اور اپنے گھر لے جاتے ہین اور آمدنی کی جو باقی رہی وہ ہندوستانیون کے لئے مبارک
ہو جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ریل کی سڑکون کو ہندوستانی جو اپنا پیداوار دیتے ہین اس مین سے
ایک حصہ ان پاس واپس آتا ہے کل ان مین واپس نہین آتا جیسے تمام ملکون مین (باستثنائے
پردیسی قرض کے سود کے) اور ہر سال انکی پیداوار کی قابلیت گھٹتی ہے۔ انگلنڈ اور انڈیا مین

ایسا خرچ انڈیا کی بہت سی یوروپین کی متشابہ جماعتون کو قدرتی پرورش سے براہ راست محروم کرتا ہے اور ہندوستان کی تمام دولت کو اور ہندوستانیون کے وسائل معاش کو نقصان پہنچاتا ہے۔ قرض کا کل بوجھ ہندوستانیون کے کندھے پر رکھا گیا ہے جسکا فائدہ زیادہ تر انگلنڈ کے آدمی اٹھا کر مزے اڑاتے ہین اور پھر انگلشین ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہتے ہین کہ تعجب ہے کہ انڈیا خوش حال اور فارغ البال اور شکر گزار نہو!

کچھ برس گذرے کہ مین نے سر جی ڈین ورس صاحب (ڈائرکٹر ریلوے) سے کہا کہ آپ ریلوے کی سالانہ رپورٹ مین ایک ایسا نقشہ بنایا کیجئے کہ جس سے یہ حال معلوم ہو کہ انڈیا اور انگلنڈ مین یوروپین کی تنخواہین کی اور ان کے لئے ہر قسم کے خرچون کی مقدار کیا ہوتی ہے تو انہون نے وعدہ کیا کہ مین اس نقشہ کے بنانے کی کوشش کرون گا لیکن مین نہین جانتا ہون کہ اس قسم کی آگاہی دی گئی ہو ہمکو یہ آگاہی ہونی چاہئے تبھی ہم جانین گے کہ ریل کی سڑکون سے ہندوستانیون کو اس کے معمولی فوائد نہین حاصل ہوتے اور کتنے یوروپین اپنی قسم کے جماعت کے ہندوستانیون کو جگہہ نہین دیتے اور انکو اپنے قدرتی رزق سے محروم کرتے ہین اس کام کے کرنے والے ۱۳۷۶۰۰ انگریز ہین جنمین بعض انڈیا مین اور باقی انگلستان مین ہین وہ آمدنی کا بڑا حصہ کھا جاتے ہین جسکو ہندوستان کے آدمی دیکھتے بھی نہین اور اس سے یہ ایک پائی کا بھی استفادہ نہین حاصل کرتے ہین۔ اسواسطے بجائے اسکے ریلوے دولت انڈیا کی سالانہ پیداوار کو یا آمدنی کو زیادہ کرتی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مین سے بہت سا گھٹا دیتی ہے یہ امر تحقیق طلب ہے کہ وہ کتنا اصل مین ہندوستانیون کے لئے آمدنی مین چھوڑ دیتی ہے اسواسطے کہ ریل کی سڑکونکی آمدنی ملک کی پیداوار کا صرف ایک حصہ ہے اس مین سے جتنا یوروپین کھا جاتے ہین اور گھر لیجاتے ہین اتنا ہندوستانیون کے وسائل معاش مین سے ہضم کر جاتے ہین۔

یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس مین ۰۰۰۰، میل یا اس سے زیادہ ریل کی سڑکین جاری ہین اور انڈیا مین برٹش گورنمنٹ کے ماتحت باوجود اس کے کہ اسکے تعجب خیز مخازن ہین اور گورنمنٹ ایسی ہے جو عقلی کام کر سکتی ہے اور کل برٹش دولت اسکی پشت پناہ ہی

شکل سے کہا جاتا ہے کہ یہان کی ریل کی سڑکون کا طول یونائیٹیڈ سٹیٹس کی ریل کی سڑکون کے طول کا دسوان حصہ بھی ہے جس سے ہندوستانیون کو کچھ فائدہ نہین پہنچتا خلاصہ یہ ہے کہ امر واقعی یہ ہے کہ فی الحال انڈیا کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے کہ تمام عام نئے ڈپارٹمنٹ جو تہذیب و ترقی و پیش قدمی کے کھولے جاتے ہین وہ زیادہ تر یوروپین کی منفعت کے لئے اور مفلس انڈیا کے نئے بھاری بوجھون کے اٹھانے کے لئے ہوتے ہین۔ ہم اس لئے انگریزون سے التجا کرتے ہین کہ ہمارے لئے وہ ریل کی سڑکین اور سب قسم کے پبلک ورکس خواہ کسی وسائل سے بنائین لیکن انسے وہ ہم کو قدرتی فائدے اٹھانے دین اور بھوکے آدمیونکو خالی دعوت کی خوشیان نہ سنائین (بھوکون کا پیٹ خالی دیگون کی ٹھناٹھن سے نہین بھرا کرتا) ہم خوشی سے یوروپین کی اس نگرانی اور رہنمائی کے شکرگزار ہونگے جو کامون کی کامیابی کے لئے قطعاً ضروری ہین۔ لیکن تم خدا اور ایمانداری کے نام سے ہم سے ان فائدونکا ذکر مت کرو جو ہم کو حاصل نہین ہوتے بلکہ اس کے برخلاف ہم کو ان کے واسطے اپنی گرہ سے دینا پڑتا ہے اگر ہم کو ریل کی سڑکون سے اور پبلک ورکس سے ایسی گورمنٹ کے ماتحت جو عادل و قانونی اور انتظامی ہے معمولی فوائد حاصل ہون تو ہم صرف ۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ قرض نہین لین بلکہ ۲۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ قرض لین اور اسکا سود بڑی شکرگزاری کے ساتھ ادا کرین کہ اس سے ہمکو اور انگلنڈ دونون کو فائدے حاصل ہوتے ہین اور اسکے سوداگری کے اسباب کے سب سے زیادہ خریدار ہون۔

اس واسطے پبلک ورکس کی نسبت بڑا مہتم بالشان یہ سوال نہین ہے کہ وہ کس طرح سے ملتوی کئے جائین بلکہ یہ کہ ان سے ہندوستانی کسطرح پورے فائدے حاصل کرین۔ انڈیا مین انگلنڈ کے کار عظیم کے بکار آمد بزرگ حصون مین یہ ایک ہونا چاہئے کہ یہ پبلک ورکس اپنے تئین بروے کار ظاہر کرین مگر وہ ہندوستانیون کے فائدے کے لئے نہ انکے نقصان کے لئے نہ یہ کہ ہم غلام بنین اور کھائین اور (ہیں سوئی پکا موئی اُئے لوٹھے کھا گئے)

اب ہمنے دادا بھائی اور بابو رمیش چندر کی کتابون سے ریل کی سڑکون کا اور آبپاشی کے کامون کا حال لکھ دیا جنسے ان دونون کامون کی تاریخ اور ان پر اعتراضات بخوبی معلوم ہوتے ہین اب آگے ان کے جوابات پڑھو۔

نہرون اور ریلون پر مختلف اعتراضات جھوٹے سچے ہوتے رہے ہین۔ جھوٹے اعتراضات تو تھوڑے دنون مین مٹ مٹا جاتے ہین دروغ کو فروغ نہین ہوتا پھر ان کا ذکر فکر کچھ نہیں ہوتا سچے اعتراضات جو ہوتے ہین انکے رفع کرنے کے لئے اصلاحین ایسی کی جاتی ہین کہ انکا زور بھی بہت کم ہو جاتا ہے۔

جب سلطان فیروزشاہ تغلق نے نہر جمن کے بنانے کی تجویز کی تو اسوقت بھی یہ خدشہ پیدا ہوا تھا کہ آب وہوا پر معلوم نہین کہ اسکا اثر اچھا بُرا کیا ہوگا جمنا کا پانی کھاری ہے اسکی نہر کی آبپاشی نے ہزارون بیگھے زمین کو شور وکلر بنایا سیکڑون دہات کو ویران کیا آب وہوا مین وہ فساد پیدا کیا کہ لاکھون آدمیون کو بعض اضلاع مین بخار سے مار ڈالا مگر اب ان برائیون کے دور کرنے کے لئے ایسی تدابیر کی گئی ہین کہ یہ شکایتین بہت کم ہوگئی ہین۔

جب نہر گنگ جاری ہوئی تو اُس کے آس پاس کے دہات مین نئی نئی بیماریان پیدا ہوگئین جو پہلے کبھی نہین ہوئی تھین۔ دہات کے آدمی کہتے ہین کہ جب نہر نہین جاری تھی تو جتنے بڑے بوڑھے آدمی ہمارے دہات مین ہوتے تھے اب نہین ہوتے اور نہ پہلے سے قوی آدمی ہوتے ہین غرض نہر نے ہماری عمرون اور قوتون کو گھٹا دیا ہے۔ نہر کا پانی زمین کی پیداوار کو بھی گھٹاتا ہے۔ ضلع بلندشہر کے بندوبست جدید مین صاحب بندوبست نے لکھا ہے کہ نہر کا پانی سو بیگھون مین سے ایک بیگھہ کے پیداوار کو گھٹاتا ہے اور ننانوے بیگھے کے پیداوار کو بڑہاتا ہے۔

اسلئے ہمکو ۹۹ بیگھے کے فائدے کے مقابل مین ایک بیگھہ کے نقصان پر توجہ نہین کرنی چاہیئے۔ نہرون کے سبب سے زمین کو فصلون کے متواتر بونے سے مہلت نہین ملتی اسلئے اسکا پیداوار گھٹتا ہے جس سے آخر کو زمین کا حال وہی ہو جائیگا جو سونے کے انڈے کی مرغی کی حکایت مشہور ہے نہرون کا پانی کھیتون مین ایسی بے تمیزی بافراط لیا جاتا ہے کہ کھیتون پر کیچڑ کی پپڑی خشک ہو کر جم جاتی ہے جس سے زمین کا پیداوار کم ہوتا ہے۔

نہرون اور ریلون کے بننے سے جو برسات کے پانی کی نکاسی کی راہین تھین وہ بند ہوگئی ہین اسلئے پانی بھر کر سڑتا ہے جس سے بیماریان پھیلتی ہین غرض نہرون کا جاری ہونا بھی وبا کے چشمون کا جاری ہونا ہے جن سے اچھی برسات مین اتنے آدمی مرتے ہین جتنے کہ قحطسالی مین ان کے سبب سے زندہ نہین بچتے

مگر اب اسکی اصلاح ہوگئی ۔ پانی کے نکالنے کے لئے بہت سے نالے اور راہین بنادی گئی ہین ۔ یہہ غلط خیالات اب تک چلے جاتے ہین مگر پہلے سے نہین جب ریل کے چلنے کی تجویزین ہورہی تھین تو بعض مدبران ملکی اسکے مخالف تھے کہ ہندوستان مین اسکا بننا ہندوستانیون کے لئے مضر ہوگا لارڈ ڈینی سن گورنر مدراس کی پمفلٹ مین ریل کے بننے کے نقصانات جو بیان کیے گئے کہ وہ ہندوستان کے باغون کو اپنے انجنون مین جلاکر خاک بنادین گے ۔ اس مین ہندو مسافر اس سبب سے نہین بیٹھنے کے کہ انکی گاڑیون مین اونچ نیچ جات کی تمیز نہین ہوگی ۔ ہندوستانی وقت کی قدر نہین کرتے انکا کام اگر تین دن مین سستا ہو تو وہ اسکو تین گھنٹے مین کرنا جسمین خرچ زیادہ ہو نہین پسند کرینگے ۔ کسی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اب گنوار اپنے جھونپڑے مین ادھی مین دیا بال کے روشنی سے خوش ہوتا ہے جب وہ سٹیشنون پر لیمپ روشن دیکھے گا تو اپنی روشنی کو اندھیرا جاننے لگیگا ۔ غرض ان پرانے اعتراضون کو تجربے نے بالکل بے اصل کردیا ۔ اب کوئی انکا نام نہین لیتا ۔

نیروجی اور بابو صاحب نے جو ریلون پر اعتراضات کئے ہین انکا حال بھی اعتراضات مذکورہ بالا کا سا ہوگا ۔ نیروجی تو بڑے پیر کہن سال ہین قاعدہ ہے کہ جنکی عمرین بڑی ہوتی ہین وہ بہت سی پیدائشین اور موتین دیکھتے ہین انہون نے اپنی رایون کو جو بہت سی پیدا ہوئین مرتے ہوئے بھی دیکھ لیا ۔ انہون نے جو اپنی رائین کرنسی کے باب مین ظاہر کین تھی کہ ٹکسالون کا بند ہونا شرح مبادلہ مستقل ہونا ۔ سونے کے سکہ کا جاری ہونا ۔ سونے کا رزرو رکھنا ان چارون باتون سے ہندوستان کا بڑا نقصان ہوگا اب اُنہون نے دیکھ لیا کہ انکی رائین کیسی غلط تھین ان چارون باتون کے جاری ہونے سے انڈیا کو زیادہ فائدے بہ نسبت نقصان کے پہنچے اسکا بیان مفصل کرنسی کے باب مین جو مین نے لکھا ہے پڑھو ۔ جب سے شرح مبادلہ مستقل مقرر ہوئی ہے وہ نقصان جو بھاؤ مین ایک پنی کے گھٹنے سو کروڑ روپیہ کا ہوتا تھا اب نام کو بھی نہین رہا ۔

اول اعتراض بابو صاحب کا ریلوے بنانے پر یہ ہے کہ یہ انتظام خراب تھا کہ ریل کی سڑکونکے بنانے کے لئے پرائیویٹ کمپنیون کو اس سرمایہ پر جو وہ انکے بنانے مین خرچ کرین پانچ یا ساڑھے چار فیصدی سود دینے کی گورنمنٹ ضامن ہوئی اسکا جواب یہ ہے کہ اگر اس سود کی

ضمانت کو موقوف کردیا تو پھر کوئی پرائیوٹ کمپنی انڈیا مین ریل کی سڑکون کے بنانے کے لئے نہین کھڑی ہوئی۔ ناچار گورنمنٹ نے پھر اپنا پہلا ہی طریقہ اختیار کیا مگر سود گھٹا کر تین فیصدی کردیا۔ انگلنڈ کے سرمایہ دارون کو جو افریقہ اور آسٹریلیا اور کولونیز مین اس سرمایہ کے لگانے سے نفع اٹھانے مین اطمینان ہے وہ انڈیا مین نہین ہے اسلیے وہ ہرگز بغیر سود کی ضمانت کے کہین ریل کی سڑک نہ بناتے۔ سود کی ضمانت ہی نے انڈیا مین ریل کی سڑکون کو بنایا ہے دوسرا اعتراض یہ ہے کہ سود کی ضمانت کا نتیجہ یہ تھا کہ ریل کی سڑکون کے بنانے مین اندھا دھند فضول خرچیان ہوئین۔ جسکا ثبوت انہون نے خاطر خواہ لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ فضول خرچیون کے ہونے مین تو کچھ شک و شبہ نہین مگر ان مین نفع کا زیادہ تر حصہ ہندوستانیون کے ہاتھ لگا کیا بابو صاحب نے دیکھا نہین کہ جب ریل کی سڑکین بننی شروع ہوئی ہین تو صدہا ہندوستانی ٹھیکہ دار لکھ پتی بن گئے اور ہزارون آدمی نہال ہوگئے۔ ریل کی سڑکون پر کیا موقوف ہے ہر پبلک ورکس مین گورنمنٹ کا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے جسکا علاج اب تک کوئی نہین ہوا وہ تو پبلک ورکس کی لازمی برائی ہوگئی ہے روز مرہ وہ دیکھنے مین آتی ہے۔ سرمایہ دارون کی فضول خرچی کی صرف یہی وجہ نہ تھی کہ انکو اپنے سود سے غرض تھی جو انکو بہر نہج ملا جاتا تھا بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی سبب تھا کہ اس کام کی ابتدا تھی اسکا پہلا تجربہ کچھ نہ تھا اس حالت مین روپیہ کا اکارت جانا لازمی تھا۔ اس مین انگریزون کو ہندوستانیون نے خوب لوٹا۔ انڈیا مین اسطرح اسنے جو سود دیا تھا اسکا ایک حصہ واپس آگیا۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ انگلنڈ کے آدمی انڈیا کی آبپاشی کی قدر نہین کرتے تھے وہ ریل کی سڑکونکو سمجھتے تھے کہ ان کے سبب ہمارے اسباب تجارت اور صنعت کی رسائی انڈیا کے ہر قطعہ و گوشہ مین آسانی سے ہو جائیگی اس لئے وہ ریل کی سڑکون کا بننا بہ نسبت آبپاشی کے کامون کے زیادہ چاہتے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ مقصد تو ان کا ایسی نہرون کے بننے سے بھی حاصل ہوتا تھا جنمین دخانی کشتیان و جہاز رواں ہون۔ لارڈ کرزن کے سپیچون سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلنڈ کے بڑے بڑے آدمیون نے انکو آبپاشی کے کامونکے بنانے کا بڑا تقاضا کیا بس اس سبب بابو صاحب کا بیان پایۂ اعتبار سے ساقط

ہوتا ہے چوتھا اعتراض دادا بھائی لکھتے ہین کہ ریل کی سڑکین ہم کو مفلس بناتی ہین اور
ان کے حصہ دار ہم سے خراج لیتے ہین انگلنڈ نے ہندوستان مین کوئی پبلک ورکس اپنے
سرمایہ زر سے جسطرح سے انکو بنانا چاہئے تھا نہین بنایا اسکا جواب یہ ہے کہ ہندوستانیونکی
عادت مین داخل نہ تھا کہ وہ ریل کی سڑکون کے بنانے مین سرمایہ خرچ کرتے اسکے اندر
وہ بڑے تنگدل اور کم حوصلہ تھے اور ان پاس اتنا سرمایہ بھی نہ تھا کہ وہ اس کام کے لئے کافی
ہوتا۔ بس اگر کوئی اشراف آدمی اپنی شرافت وسخاوت کے سبب سے اپنے مفلس ہمسایہ سے
کہے کہ بھئی تم مجھسے روپیہ قرض لو اور بنج بیپار کرو اور اس سے جو فائدہ اس مین سے ہو تم
اپنی حق السعی اور محنت مزدوری خاطرخواہ لو اور باقی فائدہ مجھے دو تو داداجی بتائین
کہ اس مین کیا گناہ ہے؟ انگلنڈ امیر تھا انڈیا ٹٹ پونجیا تھا اسنے اسپر رحم وترس کھا کر
روپیہ دیا کہ اپنے ملک مین ریل کی سڑکین بناؤ جسے تم کو اور تمہارے ملک کو بہت فائدے حاصل
ہونگے اور لاکھون آدمیون کو مزدوری ملیگی ہم تم اپنے حق کے موافق فائدہ تقسیم کرلین گے اس مین
انگلنڈ نے ہندوستان کے ساتھ کیا بدسلوکی کی لاکھون مزدورون کو مزدوری ملی اور اہل قلم
کے لئے صدہا نئی نوکریان پیدا ہوئین۔
پھر انگلنڈ نے انڈیا سے کہا کہ اس کے باشندون نے شاید ہی ریل کی سڑک کا نام سنا
ہوگا وہ نہین جانتے کہ اسکی دم کس طرف اور سر کس طرف ہے اس سے بالکل نابلد وہ ہین
اسلئے ریلوے بنانے کا سالہ دیا جسے وہ بنتی ہے اور اسکا بنانا یہان کوئی نہین جانتا
تھا اسنے اپنے ملک سے ریلوے کے کامون کے لئے انجنیر اور کاریگر اور منتظم ڈائرکٹر دئے
جنھون نے اس کام کو یہان انجام دیا انہون نے یہان کے آدمیون کو ریلوے کے
کام سکھائے اور نوکریان دین اور کہا کہ جب تم کو اپنا کام سب طرح سے آجائیگا تو سارا کام
تمکو سپرد کردیا جائیگا غرض انگلنڈ نے لاد دے لادنے والا ساتھ دے کام کیا کہ اسنے ریل کی
سڑکون کے بنانے کے واسطے روپیہ دیا اس کے بنانے کا سالہ اور انجنیر و ڈائرکٹر دئے
جنکے سبب سے ہندوستان مین ریلون کا جال بچھ گیا جس سے ہندوستان کی پیداوار
بڑھنے لگا تجارت کا بازار گرم ہوگیا لاکھون آدمی اسکی بدولت برسرکار ہوئے دادا بھائی

اور بابو صاحب دونو اس کے بڑے دشمن ہین کہ انگلستان کا سرمایہ یہان آنکر لگے اور اسکا سود محاصل ملکی ہین سے دیا جائے۔ مثلاً اسنے اپنا سرمایہ لگاکے کوئلے اور سونے کی کانین اور اور بہت قسم کی کانین دریافت کین تو دادا بہائی نے اسپر یہ اعتراض کیا کہ انڈیا کی سطح زمین کی دولت تو انگلستان کو کھینچی چلی جاتی تھی اب اسکی زمین کے اندر کی بھی دولت انگلنڈ مین جانے لگی ہندوستانیون مین خود ایسی لیاقت نہین کہ وہ انڈیا کے خزاین مدفونہ کو تحقیق کرین ہان اسکی انگریزی تعلیم یافتہ آدمیون مین یہ لیاقت ضرور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی خردہ گری اور نکتہ چینی اور عیب نمائی و بدگوئی مین کاغذ کے رم کے رم قلم سے سیاہ کرین مگر یہ لیاقت نہین کہ اپنے ملک کی زمین کی اندرونی و بیرونی استعداد اور قابلیت کو بروے کار ظاہر کرین وہ یہ چاہتے ہین کہ جب ہم کو یہہ کام کرنے نہین آتے تو دوسرے کیون کام کرکے اسسے مستفید و مستفیض ہون یہ وہی مثل ہے کہ نہ کتا گھاس کھائے نہ کھانے دے۔

دادا بھائی یا بابو صاحب کا یہ کہنا کہ برٹش گورنمنٹ نے ہمارے فائدے کے لئے کوئی کام نہین کیا بلکہ اپنے فائدون کے لئے کیا تو اسکے یہ معنی ہین کہ ہم مفلس تھے اس لئے ہمکو روپیہ انگلنڈ کو نہ دینا چاہئے تھا ہمارے پاس ریل کی سڑکون کے بنانے کا مسالہ نہ تھا وہ انگلنڈ سے نہین آنا چاہئے تھا ہمکو ریل بنانی اور چلانی نہین آتی تھی اسلئے اس کے واسطے انجنیر اور ڈرائیور وہان سے نہین آنے چاہئے تھے ہم کو انتظام کرنا نہین آتا تھا اس لئے وہان سے ڈائرکٹر منتظم نہین مقرر ہونے چاہئے تھے اگر یہ کام اسنے کئے تھے تو مفت یا اپنے قلیل فائدے کے واسطے روپیہ قرض بے سود دیا ہوتا تو وہ قرض حسنہ سمجھا جاتا۔ انجنیر ڈائرکٹرون و ڈرائیورون کو تنخواہ نہین لینی چاہئے تھی۔ دادا بھائی کا یہ فلسفہ نرالا ہے کہ ہمارے بچے کی آنکھین دکھتی ہین سارے شہر کے چراغ بجھاؤ۔ دوسرے لیاقت کے اُن کامون کو جنکے کرنے کی ہمکو لیاقت نہین۔ ہم کو ریل کی سڑکون کا بنانا نہین آتا تھا نہ اس کے بنانے کے لئے ہمارے پاس سرمایہ تھا اس لئے انگلنڈ نے جو یہ کام اس کے لئے کئے بڑا گناہ کیا۔ وہی مثل ہوئی کہ گدھے کی آنکھون مین نمک ڈالا اسنے کہا کہ میری آنکھین پھوڑین۔

دادا بھائی اسنے ریلوے سے جو ہندوستانیون کو دولت کے اعتبار سے فائدے ہوتے ہین

انکے دیکھنے مین آنکھون پرپٹی باندھ لی ہے ریلوے کی آمدنی مسافرون کی آمدورفت وٹریفک (تجارت) سے ہوتی ہے ریل مین بہ نسبت اور سواریون کے سفرخرچ بہت کم ہوتا ہے ٹریفک مین اسباب تجارت کی روانگی مین باربرداری کا خرچ ریل مین سب سے زیادہ کم ہوتا ہے۔ بھاری اسباب توکسی طرح بغیر ریل کے ایک جگھہ سے دوسری جگھہ منتقل ہی نہین ہوسکتا ان دونو بجہتون سے سرمایہ ملکی بڑھتا ہے۔ پھر ملک کا پیداوار اسطرح بڑہتا ہے کہ ملک کے جس حصہ مین کوئی پیداوار زیادہ پیدا ہوسکتا ہے وہ اس لئے بڑھایا جاتا ہے کہ دوسرے حصہ مین بذریعہ ریل پہنچکر اچھی قیمت پاتا ہے پس یون ریل پیداوار کو بڑھاتی ہے۔ تجارت کی افزایش کا اور اس سے انڈیا کے فوائد کا حاصل ہونا ہم جدا بیان کرین گے۔

دادابھائی لکھتے ہین کہ ملکون کو جو روپیہ قرض لیکر ریلوے بنانے سے فائدے حاصل ہوتے ہین وہ انڈیا کو نہین حاصل ہوتے دادابھائی کا یہ لکھنا جب سزاوار ہوتا کہ انڈیا کی حالت وحیثیت و لیاقت اور ملکون کی سی ہوتی۔ آدمی نظیر اور تمثیل دینے مین سب سے زیادہ بھاری غلطی کرتا ہے دادابھائی نے انڈیا کی تمثیل یونائیٹڈ سٹیٹس سے فقط یاد نے مشابہت دیکھکر دی ہے کہ دونو مین انگلنڈ سے روپیہ قرض لیکر ریلوے بنائی جاتی ہے پھر اسنے نتائج نکالنے شروع کئے ہین جنپر یہ مثل صادق آتی ہے کہ مارا گھونٹا پھوٹی آنکھ۔ انہون نے یہ نہین دیکھا کہ انڈیا اور یونائیٹڈ سٹیٹس کی حالتون مین زمین آسمان کا فرق ہے ایک بالکل خودمختار سلطنت جمہوری ہے دوسرے کا حال یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنے مکان مین رہتا ہو وہ اسکو گروی رکھدے یا بیچ ڈالے یا کوئی زبردستی اسپر قبضہ کرلے مگر ہر صورت مین وہ مکان سے نکالا نہ جائے تو وہ شخص اس مکان کو فقط اس سبب سے اپنا کہہ سکتا ہے کہ اس مین وہ رہتا ہے اگر وہ اپنے تئین اسکا مالک سمجھے تو اسکی نادانی اور بیجائی ہے بس اسطرح ہندوستانیون کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہندوستان ہمارا ملک ہے جو غیرون کے ہاتھ مین ہے اور اس مین وہ اپنی انگلی ہین لگا سکتے بس جب تک ہندوستانی ہندوستان کو اپنا ملک نہ بنائین انکو یہ کہنا کہ یہ ہمارا ملک ہے بالکل ناواجب ہے دوسرے کی چیز کو اپنا بنانا ناانصافی ہے۔ مسئلہ مسلمہ ہے کہ بغیر سٹیٹ کے گورنمنٹ نہین مگر گورنمنٹ

بغیر سٹیٹ نہین جب ہماری گورنمنٹ نہین تو ہمارا ملک نہین جب ہمارا ملک نہین تو ہماری گورنمنٹ نہین - یونائیٹڈ سٹیٹس کے اندر بہت سا سامان ریلوے کا موجود ہے وہان انجنیر ریل کے بنانے کے واسطے اور ڈائرکٹر انتظام کے لئے موجود ہین یہان انڈیا مین کثرت سے آدمی بھیڑون کے موافق ہین جو آسانی سے مغلوب ہو گئے ہین گڈریون کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہین انکی شبانی ورکھوالی کرین - یہہ خداوند تعالےٰ کی عنایت ہے کہ یہان کی رعیت کو یہ گڈریے اچھے مل گئے ہین کہ وہ اپنی بھیڑون کی پرورش اچھی طرح کرتے ہین -

چند آدمی جنھون نے انگریزی زبان مین لفاظی مین بڑی مہارت ومشاقی پیدا کی ہے مبالغہ سے یاوہ گوئی کرتے ہین کہ انڈیا کو ان مہذب ملکون سے جو اپنے اوپر اب فرمانروائی کرتے ہین ——— تشبیہ دیتے ہین اور بہت اترا اترا کر کہتے ہین کہ انگلنڈ اور کولونیز مین جو کام ہوئے ہین وہ یہان کیون نہین ہوتے - یہ نہین سمجھتے کہ جب انڈیا کی ان کی سی لیاقت اور حیثیت وقابلیت اور اہلیت ہو جائیگی تو وہ کام خود بخود یہان ہونے لگینگے -

دادابھائی کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ اپنے فائدون کے لئے کام بناتی ہے ہمارے لئے کوئی کام نہین کرتی جتنے سررشتے اور کارخانے تہذیب وتعلیم وترقی کے مشہور کر رکھے ہین وہ اپنے ہی فائدے کے ہین سب جانتے ہین کہ گورنمنٹ اور رعایا کے کام ایک ہی ہوتے ہین سب سے زیادہ اچھے کام وہی ہوتے ہین جنمین دونو بادشاہ اور رعیت کے فوائد ہون - انتظام گیتی خدا کی طرف سے یہ ہے کہ آدمی کام اس نیت سے کرے کہ میری ذات کو فائدہ پہنچے تو اس سے دوسرون کا فائدہ ہوتا ہے - چمار جوتے اپنے پیٹ پالنے کے لئے بناتا ہے مگر اس سے اورون کے پاؤن کو آرام پہنچتا ہے - کسان کھیت مین بیج بڑی محنت سے اس لئے بکھیرتا ہے کہ مجھے روٹی ملے اس سے اورون کا پیٹ بھی پلتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس اگر بادشاہ اپنے ہی فائدے کے لئے کام کرے تو اس سے دیکھنا چاہئے کہ رعیت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے یا نہین - برٹش گورنمنٹ کا کام کوئی ایسا نہین ہے کہ جتنے اُسکو فائدہ پہنچتا ہے اس سے زیادہ رعیت کو فائدہ نہ پہنچتا ہو سارے اسکے سررشتے اس کے اپنے اور رعیت کے فائدون کے لئے ہین -

بابو رمیش چند کی راے مین ریل کی سڑکون مین جو روپیہ فضول خرچ کیا گیا اگر وہ آبپاشی مین خرچ ہوتو
تو رعایا مالامال اور نہال ہو جاتی اور ریل کی سڑکون کے بننے سے اسکو بہت نقصان
پہنچا۔ بابو صاحب نے سرارتھر کوٹن صاحب کا جامہ پہن لیا ہے اور جو کچھ اہنون نے آبپاشی
کے کامون کی فرضی صورتین اور فرضی نتایج بیان کئے اُنکو صحیح مان لیا ہے۔ صاحب
ممدوح کی نسبت یہ سچ کہا جاتا تھا کہ ان کے دماغ مین پانی بھرا ہوا ہے۔ بابو صاحب
بھی بنگالی ہین۔ بنگال کی نسبت یہ مشہور ہے کہ جتنا پانی اس مین بھرا ہوا ہے انڈیا
کے کسی ملک مین نہین اور اس پانی کا اثر بنگالیون کے دماغ پر بھی ہے کہ جیسا پانی پر نقش
آسانی سے ہو جاتا ہے ایسا کسی اور چیز پر نہین اسلیئے بنگالیون کے دماغ پر نقش بہت
جلد ہو جاتا ہے۔ سب سے زیادہ بنگال مین ہندو مسلمان ہوئے ہین سب سے
زیادہ جلد انگریزون کے نقال بنگالی بنے ہین۔ پس ارتھر کوٹن کی نسبت جو کہا جاتا تھا
وہ بابو صاحب کی نسبت کہنا زیادہ زیبا معلوم ہوتا ہے۔ سرارتھر کوٹن کی تجاویز
آبپاشی کے کامون کی جو لارڈ ہملٹن کی کمیٹی کے بڑے بڑے دانشمند ممبرون کے نزدیک
تیرہ و تاریک محض خیالی سمجھی گئین اور انکی دلائل بیان کی گئین وہ بالکل عقل و تجربہ کے
موافق تھین سرارتھر کوٹن کی آبپاشی کے حسابات ایسے تھے جیسے کہ علم حساب کی کتابون مین
تفریح طبع کے لئے اعداد کے لہو و لعب کے عنوان مین لکھے جاتے ہین کہ افریقہ مین اگر ایک حبشی
فلان کیڑے کو اپنی کدال سے نہ مارتا تو ایک مدت کے بعد کل دنیا ان کیڑون ہی سے بھر جاتی
اگر خرگوشون کو اور جانور بھی نہ کھاتے اور آدمی نہ شکار کرتے تو وہ ایسے کثیر الاولاد ہوتی
ہین کہ ایک مدت کے بعد ساری دنیا خرگوشون ہی سے پُر ہو جاتی۔

ہندوستان کی آبپاشی کے حسابات کے بڑے طومار اخبارون مین لکھے ہوئے ہین
ایک بڑے عالم محاسب نے یہ حساب کیا ہے کہ انڈیا مین بارش کا اور دریاؤن
ندی نالون کا پانی اتنا اکارت جاتا ہے اگر اس کے کام مین لانے کا انتظام کیا جائے تو
انڈیا کا پیداوار چودہ گنا بڑھ جائے جس سے انڈیا اپنے تئین اور اپنی مثل اور تیرہ
ملکون کی خوراک کا سامان مہیا کر دیا کرے یعنی ساری دنیا کے آدمیون کو سیر کر دے

غرض ایسے فرضی حسابات فقط اعداد بازی ہوتی ہے۔ انسان کی عادت ہے کہ جب وہ کسی کام مین کامیاب ہوتا ہے تو پھر وہ پھولا نہین سماتا اپنی حد سے بہت آگے قدم بڑھاتا ہے بس سرارتھر نے اپنی حد سے بہت آگے قدم بڑھایا کہ سارے ہندوستان مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایسی نہرین خیالی بنادین کہ ان مین دخانی کشتیان اور جہاز چلین۔ بابو صاحب نے اس بات پر ذرا خیال نہین کیا کہ ریل کی سڑکون کی طرح آبپاشی کے کامون کا بننا آسان نہین جسکا ذکر ہم نے کئی جگہ کیا ہے۔ اگر ریل کی سڑکون اور آبپاشی کے کامون کے فوائد کی موازنت کی جائے تو ایک کا پلڑا دوسرے سے بھاری نہین ہوگا۔

ساتوین اصلاح اہل زراعت کی قرضداری کی تخفیف کی

اُس زمانہ سے جسکی ابتدا یاد نہین رہی اہل زراعت پر ٹیکسون ہی کا بار نہین رہا ہے بلکہ ہمیشہ یا اکثر قرض کے بھی باربردار وہ رہے ہین اگر فصل خراب ہوتی ہے یا ان کے ہان شادی غمی ہوتی ہے تو وہ چھوٹی سی رقم اپنی رفع ضرورت کے لئے قرض لیتے ہین ان کے قرض دینے والے موروثی ہوتے ہین اگر کسی کاشتکار کو قرض کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایسے مہاجن اور بنئے کے پاس جاتا ہے جس سے اسکا باپ قرض لیتا تھا۔ یہ بنیا اس سے چکنی چپڑی باتین بناتا ہے اور قرض کے پھندے مین پھنسا لیتا ہے جس سے اسکا نکلنا دشوار ہوتا ہے۔ غرض قرضدار اور قرضخواہ مین موروثی تعلقات ہوتے ہین۔ اس مین شک نہین کہ ملکیت اراضی کے باب مین جو قانون انگریزی ہے اسنے قرضخواہ کی حالت کو نہایت بُری صورت مین بدل دیا ہے۔ کسان جانتا ہے کہ مین اپنی دہرتی سے گذارہ کرون لیکن وہ اپنے قرضخواہ کا باہی کاشت بنجاتا ہے اور وہ اپنی اس واقعی حالت سے آگاہ نہین ہوتا جب تک بنیا جج سے ڈگری کراکے اسکی زمین کا مالک نہین بنجاتا قرضدار ہونا تو ایک معمولی دستور نیچر کا ہے مگر زمین کا ملکیت سے نکل جانا سب چیزونکا کھو جانا ہے پنجاب مین مسٹر تھوربون نے یہہ امر تحقیق کیا کہ خاص ضلعون مین زمین کی ملکیت موروثی مالکون کی قبضے سے نکلکے قرضخواہون کے قبضے مین منتقل ہو رہی ہے۔

سنہ ۱۸۹۱ مین پنجاب مین مالکان اراضی تقریباً ۴۰ فیصدی زمین مزروعہ مین کاشت کرتے تھے اور

سنہ۱۹۰۰ء مین یہ کاشت گھٹ کر ۴۸ فیصدی ہو گئی اس لئے یہ سوال پیش ہوا کہ آیا اسکا علاج کرنا ناگزیر ہے اور وہ ممکن بھی ہے؟ عہدہ دارون اور لوگون نے جنسے یہ سوال پوچھا گیا تھا مختلف طرح کے جوابات دیئے جو آپس مین تضاد اور تناقض رکھتے تھے۔ لیکن غلبہ راے اسطرف تھا کہ اس باب مین قانون نافذ ہونا چاہئے۔ پنجاب مین لینڈ ایلی نیشن ایکٹ یعنی قانون انتقال اراضی کا مسودہ مختصر امتحاناً لکھا گیا اور سنہ۱۹۰۰ء کے موسم گرما مین ایک مستثنےٰ زبردست کمیٹی اس مسودہ کی تکمیل کے لئے کئی ہفتہ تک محنت کرتی رہی۔ اس قانون انتقال اراضی کے نافذ کرنے کا منشا یہ تھا کہ موروثی کاشتکار کی اپنی زمین پر قابض رہنے کی اعانت کی جائے اس مقصد کا انصرام اسطرح کیا گیا کہ مقامی حالتون کے مناسب بعض صورتین بیان کرکے کاشتکار کے اختیار مین یہ نہین رکھا کہ وہ اپنی زمین کو منتقل کردے اور ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو اس باب مین ترمیم کرنے اور اپنے تسلط رکھنے کا اختیار دیا گیا اس سرکار قانون کے پاس کرنے کے وقت جو لارڈ کرزن نے سپیچ دی ہے ہم اسکو نقل کرتے ہین جسمین ان سب اعتراضون کے جوابات ہین جو لوگون نے کئے۔ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر اور بعض اور اعلے درجہ کے تجربہ کار حکام اس قانون کے مخالف تھے۔

قانون انتقال اراضی پنجاب کے نافذ ہونے پر لارڈ کرزن کا سپیچ

شملہ بر ۱۹- اکتوبر سنہ۱۹۰۰ء کو لیجس لیٹو کونسل مین پنجاب کے قانون انتقال اراضی کے نافذ کرنے پر مباحثہ ہوا جسکا منشا یہ تھا کہ زراعت پیشہ قومون مین انکے انتقال اراضی کے حق کا انسداد ہو تو لارڈ کرزن نے اسکے نافذ ہونے کے لئے یہ سپیچ دیا۔

جب گورنمنٹ انڈیا اپنے قانون بنانے کی قوت کو ایک یقینی زبردست تدبیر کے نافذ کرنے کے اندر مفید بناتی ہے جسکو ان مباحثون مین کہا گیا ہے کہ وہ ایک بڑا انقلاب پیدا کریگی اور ہر چیز پر اپنا اثر کریگی خاص کر زمین پر زیادہ تر تو میری راے مین ان دو سوالون پر اطمینان ہونا چاہئے اول سوال یہ ہے کہ کیا کوئی راے ایسی موجود ہے جسکے دور کرنے کے قانونی مداخلت کی ضرورت ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کوئی خاص قانون پیش کیا گیا ہے جو

اسکا علاج صحیح صحیح کرتا ہے؟

ایک سال گذرا کہ ان دو سوالون مین سے پہلے سوال کا جواب ہم نے اپنے اطمینان کی قابل دیدیا تھا کہ گورنمنٹ انڈیا کو تیس سال سے زائد کی رپورٹون اور نقشون کے بغور مطالعہ کرنے سے یہ یقین ہوگیا تھا کہ پنجاب مین انتقال اراضی خاصکر جب سے برٹش قلمرو مین اسکا الحاق ہوا ہے روز بروز بہت جلد ایسی ترقی اور افزائش پاتا جاتا ہے کہ اس سے خوف لگتا ہے کہ اس ترقی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ زراعت پیشہ جماعتون کے ہاتھ سے زمین نکلکر ان جماعتون یا اشخاص کے ہاتھ مین چلی جائیگی جنکے ہاتھ مین جانا گورنمنٹ کے نزدیک جو زمین کی مالک ہے ضروری اور پسندیدہ نہین ہے۔ یہ جماعتین خواہ زراعتی زندگی مین اقتصادی کام کچھ ہی کرتی ہون مگر گورنمنٹ کی پولیسی یہی ہے کہ زراعت پیشون کے ہاتھ مین زمین رہے۔ اسی طرح انتقال اراضی مین جیسا پولٹکل (سیاسی) خوف ہے ایسا ہی اکونمک (اقتصادی) جو پنجاب کو مضرت پہنچا رہا ہے جسکا دفع کرنا گورنمنٹ کیلئے ناگزیر فرض ہے۔ اس اثنا مین کوئی بات ایسی نہین واقع ہوئی کہ ہمارے اس یقین مین خلل ڈالتی جو پہلے سے ازروے انصاف ہوچکا تھا بلکہ اس کے برخلاف شہادت نے اس یقین کو اور واثق کردیا۔ یہ سچ ہے کہ ہم سے کہا گیا ہے کہ جو بالفعل حالت موجود ہے اگر وہ بدستور قائم رکھی جائے تو کوئی پولٹکل خوف نہین ہے۔ پنجاب کے اہل زراعت کی ناراضی کی نوبت غالباً کبھی ایسی نہین آئیگی کہ وہ سرکش ہوکر کبھی بغاوت اختیار کرین۔ مجھے اس خیال کرنے پر افسوس کرنا چاہیئے کہ ہمارے پولٹکل اعتراضات اس حالت کے جاری رکھنے مین یہ تصور کئے جائین کہ وہ ایسی خوفون پر مبنی ہین یہ اہل زراعت ہمارے بدخواہ نہین ہین کہ جن سے ہم خوف کرین بلکہ وہ تو ایک ایسی جماعت زراعت پیشہ ہے کہ مایوس - قرض سے لدی ہوئی اپنی ملکیت اراضی سے محروم - مفلس - اور خاصکر وہ ایسی جماعت ہے جسکے عناصر مستقل و نظم ونسق سابق کے دل سے خواہان ایسے ہین کہ اونرابل مسٹر پیٹر نے کہا کہ وہ پنجاب کیلئے ضعف اور سٹیٹ کے لئے خوف کے باعث ہین۔ آج یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل زراعت کے لئے ساہوکار (بنیا) ضرور ہے اور وہ فائدہ مند کار پرداز ہے بشرطیکہ وہ اپنے معقول سود ونفع پانے پر

"قانع ہو اور زمین کا حریص نہ ہو۔ جہان تک مین دیکھتا ہون جس روپیہ قرض دینے والا کا نمونہ مین نے اوپر بیان کیا ہے اس کے سودمند ہونے مین مجھے کچھ کلام نہین ہے اسکو اس بل سے بالکل نقصان نہین پہنچیگا مگر وہ تو شائی لوک ہوتا ہے جو ایک پونڈ گوشت لینے پر اصرار کرتا ہے جسکی نظام حال کے سبب سے یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہ زمین کا مالک بننا چاہتا ہے اسواسطے کہ اس کے مقروض کے پاس صرف یہی ایک کفالت زمین کی ہوتی ہی جسکا ہم دعوے کرتے ہین مجھے پورا یقین ہے کہ انڈیا مین جو اہل زراعت کا انتظام موجود ہے اسکے واسطے "قرض دینے والی جماعت کا ہونا ضرور ہے لیکن یہ ضرور نہین کہ یہ جماعت خواہ قصداً یا بغیر قصد کے زمین پر قبضہ کرنے والی موروثی مالکان زمین سے زمین چھین کر مالک ہو جائے اسواسطے میرے دل مین ذرا شبہ نہین پیدا ہوتا کہ یہ سخت بیماری ہے جسکی تشخیص کے لئے ہم طلب کئے گئے ہین اگر ہم اپنی جوابدہی اور ذمہ واری کی قدر شناسی کرتے ہین تو ہمارا فرض ہے کہ اس مرض کا نسخہ تجویز کرین مگر اس نسخہ کے تجویز کرنے پر یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا ہم نے وہ صحیح تجویز کیا ہے یا نہین؟

اس مسودہ قانون پر ایک اعتراض ایسا کیا گیا ہے جو ہر قانون کے مسودہ پر یکسان ہو سکتا ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ نہ مطلق العنان اختیارات شخصی سے نہ قانون سے نہ عاملانہ حکومت سے قدیمی مراسم اور دستور تبدیل ہو سکتے ہین ان کو خود اپنے آپ کام کرنے دو وہ اپنے تئین خود مضرتون سے بچالین گے۔ اس عمل کے موافق جسکو ارتقا کہتے ہین اصلاح مطلوبہ کبھی کسی دن خود بخود ہو جائیگی لیکن یہ تسلط کا بغیر جوابدہی کے کورانہ انکار کرنا ہے۔ میرے نزدیک یہ دلیل کچھ وزن نہین رکھتی وہ ان دونون شخصون کا استدلال ہے جنمین سے ایک یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ تمام واقعات کے احکام بھلائی کے لئے ہین۔ دوسرا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ تمام موجودہ چیزین برائی پیدا کرنے کے لئے ہین۔ پہلے شخص کی دلیل یہ ہے کہ وہ خوشی سے بغیر کسی غور و سوچ بچار کے مانتا ہی کہ اگر چیزین بجائے خود چھوڑ دی جائین تو وہ آخر مین درست ہو جائینگی میرے مشاہدہ مین یہ بات دس صورتون مین سے نو صورتون مین نہین ہوتی۔ دوسری شخص کے لئے دلیل یہ ہے کہ وہ یہ قضیہ پیش کرتا ہے کہ سوالات کے حل کرنے مین سلجے

کوشش نہین کرنی چاہیئے کہ ان کا حل کرنا سخت دشوار ہے۔ یہ دلیل ظاہر براہ راست واقعات تاریخی کے خلاف ہے اگر منٹو اور برٹش گورمنٹون نے اس بات کو رضامندی سے قبول کرلیا ہے کہ معاشرت اور اہل زراعت کی برائیان قانون بنانے سے اصلاح پزیر نہین ہوتین تو مجھے تعجب ہوتا کہ پھر یہ انیسوین صدی کی ترقیون کی شیخیان ولن ترانیان کہین ہوتین ؟ پھر کس طرح سے کوئلے کی کانون مین مزدورون کی اور فیکٹریون مین عورتون اور بچون کی وہ پوری محافظت ہوتی جسّے اب ہم سرور ہو رہے ہین ؟ کیا محنت کو سرمایہ کے سب طرح کی طاقتور تسلط سے رہائی ہو جاتی ؟ اور اگر قانون کا نفاذ ان باتون کا کفیل نہین ہوتا تو ترقیون کے لیئے قیمتی معاوضہ حادثات کے واسطے معاوضہ اور حرج مرج کا معاوضہ کہان ہوتا ؟ نیز انڈیا مین بھی معاشرت کے اور اہل زراعت کے حقوق کی عمارت کیونکر بنا سکتے اگر قانون ان کے بنانے کا آلہ نہ ہوتا ؟ امر آخر یہ ہے کہ پنجاب کی زمین کی خاص صورت مین مین نہین دیکھتا کہ کوئی بات بداخلاقی یا انقلاب پیدا کرنے کی ہے کہ اس حق کو لے لین یا اسکو بدل دین جسمین وراثت کا امکان نہین کہ ہم نے اپنی خودمختاری سے اسکو پیدا کیا تھا اگر یہ بات نامناسب ہے کہ ملکیت اراضی کے حقوق کو گھٹائین یا بالکل مٹائین اس لیئے کہ اس مین نیچر کے دستور مین دست اندازی ہوتی ہے تو اس کی برابر یہ بات نامناسب تھی کہ ہم نے انکو پیدا کیا جو پچاس برس پہلے موجود نہ تھے۔ تم میزان کے ایک پلڑے مین اس دلیل کو نہین رکھ سکتے جبتک اسکو دوسرے پلڑے مین رکھنا نہ قبول کرو۔ یہ جواب سر ہرنام سنگھ کے اس عذر کا ہے جو انہون نے پیش کیا ہے کہ یہ معاہدے اور حقوق ایسے ہین کہ جو ٹوٹ ہی نہین سکتے اسواسطے قانون بنانے کے اصول پر جو اعتراض کیا گیا میرے نزدیک قابل لحاظ نہین ہے۔

اب اس سوال کا حل کرنا باقی رہا کہ آیا یہ خاص مسودہ قانون اور اسکی تراکیب جسکو قانونی بزرگی دیجاتی ہے بہترین علاج ہے جو تجویز کیا جاسکتا ہے مجھے دونو کونسل کے مباحثہ اور اخبارون مین دیکھنے سے حیرت ہوئی کہ پہلے نسخہ کی جگہہ کوئی دوسرا نسخہ تجویز نہین ہوا جو اسکی جگہہ کام آتا۔ کچھ نہ کیا جائے یہ کوئی دوسرا نسخہ نہین بلکہ وہ تو ذمہ واری سے گریز کرنے کے لئے ٹالم ٹولا ہے مگر اس سے یہ استنباط نہین ہوتا کہ جب کوئی دوسری مناسب اور غالباً اچھا کرنے والی دوا پہلے تجویز

جنانا احمقانہ اور منطق کے خلاف نامعقول ہے۔ لیکن یہہ مانتے ہین کہ بیماری ہے اگر مرض کو
روکنے کی یا صحت کی ترکیب کوئی طبیب جسکے ذمے مریض کی ذمہ واری ہے تجویز کرے اور
اس مین مریض یا پبلک کو اشتباہ ہو تو ان کے سر پر یہ بار گران آن پڑتا ہے کہ وہ کوئی عمدہ
دوا تجویز کرین۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ حال کی صورت مین مرض کے لئے کوئی رقیب اکسیر اعظم
لیکر کھڑا نہین ہوا اسلئے مین اس دعوے کے کرنے کا مستحق ہون کہ گورنمنٹ نے جو تجویز پیش
کی ہے خواہ وہ صحیح ہو یا غلط اسی کے ہاتھ مین ہر طرح سے میدان ہے۔

اب مین چند لمحہ کے لئے نفس مسودہ قانون پر متوجہ ہوتا ہون۔ اس سے کوئی انکار نہین
کرسکتا کہ ہم نے بے نظیر احتیاط اور غور و خوض کی مختلف منازل کو طے کرکے مسودہ کی نشو و نما دینے
اور قانون بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ برسون مین صبر کے ساتھ مسودہ پر مطالعہ کرنے سے
اسکی اصل شکل پیدا کی تھی۔ یہ صورت جو اس کے آخر مین پیدا ہوئی ہے اسپر بھی بار بار رجوع اور
غور کے نقوش جمے ہوئے ہین اور بڑے شوق سے یہ آرزو کی گئی ہے کہ اسکی بناوٹ دل مین
تھامانہ پیدا ہو اور اسپر وہ لوگ نکتہ چینی کرین کہ رموز حکومت سے ماہر ہون یا پبلک ہون
بل جو آخر سال مین بنا تھا اگر ہم اس کے ہر فقرہ اور ہر بڑے حصون کے ساتھ چسپان
رہین تو مین خیال کرتا ہون کہ ہم بڑے ضدی اور نادان ہون۔ یہ صورت ایسی تھی کہ جسمین
بڑی شد و مد سے معقول سپرٹ (جرأت و دلیری) کی استدعا کی گئی تھی اور اس مین مخالفین
کی بعض رائون کے ماننے کی ضرورت تھی یہ بات فقط باہمی رفع داد کے لئے نہین تھی بلکہ
اسکا مقصود یہ تھا کہ اصل تجویز اہل زراعت کی دلی تمنا کے اور صورت حال کی ضرورت کے
موافق ہو۔ بس اس نیت سے یہ مسودہ مسٹر رواز صاحب کو سپرد کیا گیا جنکی نسبت جوام
ہین یقین کرتا ہون ان کے اور ہمراہی بھی قبول کرین گے کہ وہ خوب صفائی سے جانتے
ہین کہ کہان استقامت کے ساتھ کھڑا رہنا چاہیئے اور کہان اورون کو برسر صلح لانا
چاہیئے اور کہان اورونکی اطاعت کرنی چاہیئے اس سلیکٹ کمیٹی کی جد و جہد کا یہ نتیجہ ہے
کہ مجھے اس کے ممبرون کا شکریہ ادا کرنا گورنمنٹ انڈیا کی طرف سے ضرور ہے اب یہ بل
ایسی صورت مین برآمد ہوا ہے کہ وہ زیادہ موثر اور زیادہ ملائم ہے اسواسطے وہ ایک

تدبیر بڑی بکار آمد ہے۔ مثلاً پرانے مسودہ مین مال کے افسرون کو ہر مستقل انتقال اراضی کے باب مین حکم دینے کا اختیار دیا گیا تھا بلکہ ان مقدمات مین بھی کہ جن مین صرف حسب ضابطہ انتقال اراضی مابین غیر اہل زراعت کے ہوا ہو۔ اب یہ دفعہ دانشمندانہ طور پر خارج کردی گئی دوم ہم نے اس صورت مین کہ زراعتی قوم اپنے سے باہر غیر قوم یا غیر قومونکے ہاتھ رہن کرے۔ تو اس زمین کی زیادہ سے زیادہ معاد کو بڑھا کر پندرہ برس سے بیس کردیا ہے۔ اور ایک اور رہن کی صورت کا اضافہ کیا ہے جو غالباً نہایت بکار آمد اور عام پسند ہوگی ہم نے لوکل گورنمنٹون کو اختیار دیدیا ہے کہ ضرورت کی صورت مین اسکو قانوناً جاری کرین پھر اور بھی تبدیلیان کین ہین بہت سی تبدیلیون مین سے یہ چند تبدیلیان ہین جو مسودہ مین داخل کی گئی ہین جنکو مین ترقیان خیال کرتا ہون مین یہ نہین کہتا کہ اس سے تدبیر کامل ہوگئی ہے مین نے برٹش پارلیمنٹ مین زراعتی قوانین بنانے مین خوب دیکھا ہی کہ کبھی یہہ قوانین کامل نہین بنے وہ اپنے ان اثرون مین ناکام رہے جن مین پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ وہ یقینی مؤثر اور کار برداز ہونگے عجیب نادیدہ نتائج ظہور مین آئے۔ اسمین شک نہین کہ یہ ہمارا مسودہ اس لحاظ سے کہ انگلش یا آئرش بل سے مختلف نہین ہے۔ اسکی بہت سی دفعات وہ کام نہین کرینگین جنکی توقع کی گئی ہے انکو حیرت ناک غیر متوقع دستورونسے لڑنا پڑیگا۔ یہ کل ان قوانین کی قسمت مین لکھا ہے جو تجربتہً پیش آتے ہین ہم تو بڑا تجربہ کرتے ہین جس سے مجھ ایک نے بھی انکار نہین کیا۔ مین نے ابھی دلیل بیان کردی کہ اس مسودہ کے بنانے کی ضرورت ہے غایت درجہ جہانتک ممکن ہے ہم یہ کرسکتے ہین کہ پہلے سے یہ غور کرین کہ غالباً نتیجہ کیا ہوگا اور اسپر نہایت آزمودہ کار عقل و دانش کا پیوند لگائین۔ بل مین بعض ایسی مشکلین ہین کہ مین اس بات کو قبول کرتا ہون کہ انکے لئے دلائل میزان مین برابر تلتی ہین مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے جو قیدین لگائی ہین وہ بڑی سخت لگائی ہین زراعت پیشہ کا محاورہ بہت ہی تنگ رکھا ہے اور وہ ایک اصلاح ایسی ہے جس مین مرونت (لچک) نہین ہے۔ اس جماعت کے ممبرون کے معاملات کے مابین کوئی قید نہین لگانی چاہیئے۔ مین اس خوف سے ناواقف نہین ہون کہ اس فروشندہ کے لئے

بازار تنگ کیا جائے جو بیچنے کے لئے مجبور ہے یا وہ خریدار خارج کیا جائے جو اصل زراعت
پیشہ ہے مگر زراعت پیشہ کی تعریف کے اندر نہین آتا مگر مین بحیثیت مجموعی یہ خیال
کرتا ہون کہ ان لحاظون کے اعتبار سے ہم نے وہان تک جا کر کام کیا ہے جہان تک
دانائی اور قانون بنانے کے اصول اعظم اجازت دیتے تھے زمین کا مالک جو حیران
ہو رہا ہے وہ اپنی جماعت کے جتھے کی حدود مین کافی وسیع بازار اپنی بیچنے کے لئے پائیگا
اور یہ بتلایا گیا ہے کہ زراعت پیشہ کی فہرست ایسی سخت اور بلا شرکت غیری نہین
ہے جیسے کہ بعض اوقات لوگ فرض کر لیتے ہین۔ زراعت پیشون کے اندر جیسی روپیہ
قرض دینے والے ہین ایسی ہی اسکے باہر ہین۔ کچھ ضرور نہین ہے کہ مقروض کا اعتبار
معاملات مطلوبہ مین بہ سبب شریک نہ ملنے کے بالاستقلال شکستہ کر دیا جائے اس
قانون بنانے کے باب مین آیندہ زمانہ کے لئے مین اب جلد باز نہیں ہون کہ کوئی بے پایان
پیشین گوئی کرون مین اس زمین کو روند رہا ہون جسکا حال مجھے یقینی نہین معلوم کہ کیا ہے
مین صرف ایک یہ بات پہلے سے کہون گا کہ اس کے مخالفون نے جو باریک پیشین گوئیان
کین تھین وہ کبھی وقوع مین نہین آئین گین مین اسکو ارکان دولت کی مخالفت کہتا ہون
جو کونسل مین پہلے موقع پر بیان کی گئی تھین اور آج بھی وہ سر ہرنام سنگھ نے بیان کین اور
اور نا منظوری کے نوشتہ مین چھپی ہوئی پیش کین ان رائون کو جو انھون نے اپنی
بیان کین انہین کے الفاظ مین نقل کرتا ہون کہ اس بل سے پنجاب مین کثرت سے
مالکان اراضی کا حال ان علاقون سے بھی بدتر ہو جائیگا جو زمانہ متوسط مین تھا اسکے
پیچھے ان لاکھون آدمیون کا افلاس لگا ہوا ہے جنکا گذارہ اراضی سے ہوتا ہے وہ رعیت کے
لئے ہمیشہ فلاکت و شامت کا فتوے دیتا ہے اور انکی راحت اور رضامندی کو غارت
کرتا ہے۔ برٹش کی عزت و آبرو مین وحشیانہ گستاخانہ خلل ڈالتا ہے۔ پنجاب کی ترقی کو
پچاس برس کے لئے پیچھے پھینکتا ہے۔ ہر یک زمانہ اور ہر یک قرن مین ایک کیس سنڈرا
ہوتا ہے (کیسنڈرا ایک دیبی پرائم دیوتا کی بیٹی تھی جس مین پیشین گوئی کی قدرت تھی مگر دیوتا اپیلو
نے خفا ہو کر سراپ دیا کہ پھر اسکی کوئی پیشین گوئی پوری نہین ہوئی) مین اپنے معزز دوست کی شکایت

نہین کرتا کہ اسنے ایک متعارف لباس مخالفت کا پہن لیا ہین اس خیال کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ اگر اوپر کے بیان مین افضل التفضیل کم ہوتی تو ہجو آمیز کلام زیادہ تر یقین دلانے والا ہوتا اسکی پیشین گوئیون مین زیادہ تر مبالغہ پایا جاتا ہے اگر ایسا ہوا تو مجھے یقین ہے کہ کوئی شخص خود معزز ممبر سے زیادہ تر خوش نہین ہوگا مین مخالفت کی حد غایت پر دوڑ کو نہین جاؤنگا میری نیت مین یہ نہین ہے کہ مین یہ دعوے کرون کہ اس بل کا نتیجہ کیا ہوگا کہ عام عافیت یا فارغ البالی یا دولت مندی پنجاب مین قائم ہو جائیگی اس سے بہت دور ہون۔ زمانہ آیندہ کے لیے بہت سے سوالات ہین جنکے جواب باصواب دینے مین مجھے بڑا تامل ہے کیا اس تدبیر سے پنجاب مین زراعت پیشہ اقوام کو پورا قبضہ اپنے آبا و اجداد کی اراضی پر حاصل ہو جائیگا؟ کیا انکا بے پروائی سے قرض لینا بند ہو جائیگا؟ کیا وہ سود خوارون کے پھندون سے بچ جائین گے؟ کیا وہ غیر قومون کے سود خوارون سے اپنے تئین بچاکر جماعت کی کمزور اور کم کفایت مند افراد کو انکی قوم کے طاقتور اور دولت مند افراد کے ہاتھ مین ڈالیگا؟ یا پھر پنجاب کے روپیون کی تھیلیون کو بیج مین لگانے سے باز رکھے گا جو ان کامیاب لوگون کو ہمیشہ سے عزیز ہے جو روپیہ پیدا کرنے کی دھند مین رہتے ہین؟ ان سوالون کے یقینی جواب دینے کے لئے مجھ سے زیادہ تیز بصارت کی ضرورت ہے۔ ہان یہہ امر قابل اجازت ہے کہ یہہ بات پہلے ہی سوچ لی جائے کہ یہہ کل نتیجے جب کسی وسعت کے ساتھ ظہور مین آئین گے تو ان مین سے ور دنکی خارج ہونے پر ایک ان کے پیچھے آئیگا۔ ساہوکار اور مہاجنون کے۔ لئے پھر بھی ایسے مواقع ہین کہ وہ زمینون کو حاصل کرین لیکن وہ زمانہ گذشتہ کی طرح آسان شرائط کے ساتھ نہین حاصل کر سکینگے۔ زراعت پیشہ اقوام کے آدمیون کی عادت مین جزرسی اور ہوشیاری داخل نہین ہو جائیگی مگر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ انکو اچھے مواقع اور نیک ترغیبین ایسی ہون کہ وہ قرض لینا کم کرین مسرف اور ضعیف آدمی اور ان کے مقبوضات کے قومی بھائیون کے بس مین آجائینگی انتقال اراضی زیادہ تر اکثر اپنی قوم یا جتھے کے آدمیون کے ہاتھ مین ہوگا اور ان سے باہر کے آدمیون کے ہاتھ بہت کم انتقال اراضی ہوگا جنکے زمین پر قابض ہونے کی پنجاب مین قومی روایت موجود نہین۔ انتقال اراضی ناگہانی نہین ہوگا جس سے دلون مین سنسناہٹ

یہ کافی ہوگا اگروہ یقینی ہوگو بہ تدریج نہ ہو۔ مین اس جوکھون کو نہایت گرم جوشی اور دلچسپی سے خود اس لئے دیکھون گا کہ جسوقت یہ بل پاس ہوکر قانون ہوا ہے تو مین گورنمنٹ انڈیا کا اعلے افسر تھا مین جانتا ہون کہ وہ نہایت ایمانداری سے عوام کے نفع کے لئے بنایا گیا ہے لیکن اس وجہ سے کہ اس ملک مین یہ پہلا ہی سنجیدہ قدم اس تحریک مین رکھا گیا ہے جو زراعت پیشون کی جماعت کے لئے جو ہماری استخوان اور روح مین خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے کی گئی ہے جو آہستہ آہستہ استقلال کے ساتھ مضمحل کر رہا ہے

اگری کلچرل بنک (زراعتی بنک)

کاشتکار کے واسطے اپنی زمین پر بحیثیت قبضہ رکھنے کے لئے فقط یہی کافی نہین ہے کہ وہ اپنے تئین قرض کے بوجھ سے ہلکا کرے بلکہ اسکو چاہئے کہ وہ پس انداز کرنا اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ مل جلکر روپیہ کے باب مین کام اور انتظام کرنا سیکھے۔ یہ مسئلہ جس سے اب سامنا کرنا پڑا بڑا مشکل تھا بہت سے آدمی اس کے حل کرنے مین اپنا دل و دماغ کھپاتے تھے بڑے بڑے لائق سویلین نے انڈیا مین اگری کلچرل بنک (زراعتی بنک) قائم کرنے کی تجویز پیش کی اور بعض نے اپنے ذمے جواب دہی لیکر کواوپی ریٹو (آپس مین مل جلکر کام کرنا) کی تدابیر کو شروع کردیا۔ ایک ڈپارٹمنٹل کمیٹی کی رپورٹ آنے پر گورنمنٹ نے اس باب مین اکٹ بنانیکا ارادہ کیا جسکے نافذ ہونے کے وقت لارڈ کرزن نے یہ سپیچ دیا جو نیچے لکھا جاتا ہے اس تجویز کا سارا حال معلوم ہو جائیگا۔

۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۴ کو کلکتہ مین لیجس لیٹو کونسل مین تحریک ہوئی کہ زراعتی بنک کا بل پاس ہوکر اکٹ ہو جائے تو وائسرائے نے یہ سپیچ دی۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج اس تدبیر پر غور کرنے کے لئے تم سب مین ایسا اتحاد ہے کہ شیر اور برہ دونو برابر بیٹھے ہین۔ آنریبل ڈاکٹر مکرجی نے یہ جو کہا ہے کہ یہہ بل ہماری اول سنجیدہ کوشش ہے کہ ہم انڈیا کے زراعت پیشون کی قرضداری کے تخفیف کے باب مین کرتے ہین مگر یہہ صورت بالکل واقعی نہین ہے۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ مین شملہ پر پنجاب کے

انتقال اراضی کے بل پاس ہونے کے وقت مین نے کہا تھا کہ یہہ بل ان قسمت آزمائیون کے سلسلہ کا آغاز ہے جسپر مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ آمادہ ہو کر اس مسئلہ کے معاملات کو چکا ئیگی۔ مین نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ قومی زندگی کے اعضاء رئیسہ کو ناسور کی طرح کھا لیتا ہے اور ان مسئلون مین سے ایک ہے جسکے لئے مجھے امید ہے کہ اپنے عہد مین اسکے آگے بڑھانے مین دباؤ تھوڑا ڈالنا پڑیگا۔ ایک سال گذرا ہے کہ اس بل کو اکٹ بنایا تھا جسپر نہایت مکروہ پیشینگوئیان پنجاب کے نائبون نے قانونی کونسل مین پیش کین تھین کہ اس سے پنجاب کے اہل زراعت کی لاعلاج تباہی آئیگی۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے کہ واقعات نے ان ساری پیشینگوئیونکو بالکل جھوٹا و باطل کر دیا۔ کل ہی مجھے حکم دینا پڑا ہے کہ وہ اکٹ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے بڑے حصہ مین جاری کیا جائے یہ بل کل پنجاب کو ایسا مقبول خاطر ہوا کہ اسکی سرحد سے پرے بھی اسکے جاری ہونے کے لئے جوش نی ہوئی۔ آخر سال مین اس قانون کی متشابہ بندیل کھنڈ مین قانون جاری کیا گیا ہے جسمین فقط انتقال اراضی کا اختیار آیندہ ہی کے لیے سلب نہین کیا گیا بلکہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ زراعت پیشہ رعیت کا موجودہ قرض بھی چکا دیا جائے بمبئی کے قحط کے کمیشن نے اس قسم کی تدابیر کی سفارش کی ہے کہ وہان جاری ہو جائین۔ یہ سارے کام قرضداری کے سلسلہ کی ایک صورت کے لئے اختیار کئے گئے ہین آج ہم اسکی دوسری صورت کے لئے قانون بناتے ہین۔ ایک لحاظ سے یہ صورت پہلی صورت سے برعکس ہے۔ پنجاب کے انتقال اراضی کی اکٹ کی تدابیر کی کامیابی کی صورت مین قرض پر مقراض چلا کے اسکا گھٹانا تھا جسمین نقصان کا معاوضہ بیس گنے نفع سے ہوتا تھا اور اس بل کا منشا یہ نہین ہے کہ قرض گھٹایا جائے بلکہ بڑھایا جائے مگر وہ ان برائیون سے بچایا جائے جو قرض کی وسعت پانے سے اس حالت مین ہوتی تھین کہ انتقال اراضی کا پورا حق ان لوگون کو حاصل تھا جنھون نے اس کے استعمال کی تعلیم نہین پائی تھی (وہ اپنے اس حق کو رکھنا نہین جانتے تھے) ہر گورنمنٹ کے نظم و نسق کا جو بڑی زراعت پیشہ رعایا کا انتظام کرتی ہے اول فرض یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اہل زراعت کے ان کار بار عظیم کو بڑھائے جو سرمایہ کے حاصل ہونیسے

سرانجام پاسکتے ہین - اہل زراعت مین غریب سے غریب کسان سرمایہ کا محتاج ہے اور انڈیا
کی رعیت کسی طرح سے اس محتاجی مین کم نہین اسکو اس ملک مین صرف بھاری شرائط کے موافق
سرمایہ حاصل ہوسکتا ہے اور جب اسکو سرمایہ حاصل ہوجاتا ہے تو وہ اپنے موروثی کوتاہ
اندیشیون کے سبب سے بیجا خرچ کرڈالتا ہے جس سے اسکی قرضداری کے نتیجے آفت خیز اور بلا انگیز
پیدا ہوتے ہین اس سبب سے گورنمنٹ انڈیا پر ایک خاص فرض لازم ہوجاتا ہے کہ
وہ اسکے جائز طورون اور طریقون سے امداد کرے ترقی اراضی اور اہل زراعت کے ریلیف
ایکٹون کے بموجب ایک ترکیب یہ اختیار کی گئی کہ تقاوی قرض دی جاتی ہے مجھے شبہ ہے کہ اس امداد کے سبب سے جو
دی جاتی ہے پبلک کو پوری واقفیت ہوجاسکے مصیبت کی حالت مین مثلاً سنہ ۳-۱۹۰۲ مین کاشتکارونکو لاکھون کروڑ روپیہ
تقاوی مین دیا گیا جسمین سے نصف سے زیادہ بمبئی مین دیا گیا تھا لیکن اس طرح کی
امداد کی صورت مین مشکل ہے کہ ان سب کو تقاوی پہنچے جنکو اسکی ضرورت ہے - اور
اس نظام مین عملی نقصانات بھی ہین جنپر گورنمنٹ جداگانہ غور کررہی ہے -

یہان ہم نے آزادانہ مگر دوستانہ تجربہ کا آغاز کیا ہے جو زراعت پیشہ جماعتون کو خود
اپنا ساہوکار ادھار لینے والا اور اپنی ساکھ بڑھانے والا - اسکی اپنی کفایت مندیکا
بروئے کار ظاہر کرنے والا بنائیگا اور ملکون کے تجربہ نے جو بتلایا ہے کہ آپس مین متفق ہوکر
کام کرنے کے اصول سے فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ اس فائدہ سے نفعے اٹھانے کیلئے
تربیت کریگا - مین نے لفظ تجربہ کو استعمال کیا ہے لیکن مجھے یہ تحقیق نہین کہ وہ زیادہ
مستحکم نہین ہے اسواسطے کہ لائق افسرونکی رپورٹ سے جیسے کہ سر الیف نکلسن اور مسٹر
ڈیوپرنیکس ہین اور ملک کے مختلف حصون کی رپورٹ سے جنمین ایک محدود تعداد ایسی
انسٹی ٹیوشنون کی جنکو بعض گرم جوش افسرون نے اپنے آپ جاری کرائی ہین
ایسی ہدایتون کی تدابیر کا استفادہ ہوا ہے کہ کن باتون کا ہمکو عزم کرنا چاہئے اور کن
باتون سے پرہیز کرنا ایک سال گذرا ہے کہ مین نے اپنے بجٹ سپیچ مین ان اداروں کے
فرق کے اصول کو بیان کیا تھا جو لوکل گورنمنٹون سے لی گئی تھین اور جنکو اب ہم نے اختیار
کیا ہے اس مین کوئی حیرتناک بات نہ تھی جن سے ہم نے مشورہ لیا تھا ان مین سے اکثر

علمی تجربہ نہ رکھتے تھے ان مین صرف یہ قابلیت تھی کہ انہون نے وہ جوابات دیدیئے جو زیادہ تر انکے ذہن مین پہلے سے بغیر تجربہ کے موجود تھے سوا اس کے نظام کوآپلی ریٹو (کسی مطلب کے لئے باہم بالاشتراک کام کرنا) بالکل ایسا نہین ہے کہ جسکو بہت آدمی سمجھین۔ انکی جس درجہ تک گورنمنٹ امداد کرنی چاہتی تھی وہ ایک بات ایسی جھگڑے کی تھی جیسے کہ ان چیزون کی سرشت اور جھگڑے کی حدود تھیں جنکے واسطے قرض لیا جاتا ہے۔ ایک سال جو ابھی گذرا ہے اس مین ان تمام جھگڑے کی باتون مین سے ہر ایک بات کا امتحان گورنمنٹ نے کیا ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ ہم کو ایک کمیٹی مل گئی جو سب طرح سے اس کام کے لئے لائق تھی ہم نے اسکو جمع کرکے یہ بل تحریر کرنے کے لئے دیدیا۔ تبدیلیون کے اصول جو انہون نے داخل کئے وہ کثرت رائے سے مخصوص تھے کل رائون سے نہ تھے مگر سب جگہ ان مین تسہیل اور آزادی ایک ہی تھی اس تدبیر مین چند ممکن مانع مناسب تجویزون کی بیڑی پڑنے دو تاکہ وہ اس ملک کے مختلف حصون اور رعیت کے مختلف فرقون کی متلون حالتون کے مناسب و موافق ہو جائے۔

ایک بات ہے جس مین کچھ غلط فہمی معلوم ہوتی ہے اسکا دور کرنا ضرور چاہئے مین نے دیکھا کہ یہہ شکایت کی جاتی ہے کہ اس تجربہ عظیم کے آغاز کرنے مین گورنمنٹ کی بہت زیادہ فیاضی معلوم دیتی ہے رعیت سے آمدنی ملکی کا بڑا حصہ گورنمنٹ لیتی ہے اسکو ان سوسائٹیون کے سرمایہ مین پھر وہ واپس دیتی ہے۔ یہ خیالات جو قابل تعریف معلوم ہوتے ہین وہ بالکل اس غلط فہمی پر مبنی ہین جو خاص اس سکیم (کسی علت غائی کے لئے بہت سے چیزون کو مرکب کرکے مربوط کرنا) کے لحاظ سے دونو نظام کوآپلی ریٹو اور گورنمنٹ کی پولیسی کے باب مین ہے۔

اس باب مین مرہنری ولف کا ایک مقولہ جو بے نظیر استناد ہے یہ ہے کہ سٹیٹ کی بے تمیز و مطول امداد اپنے آپ مدد کرنے کو غارت کرتی ہے" تجربہ بہترین نصیحت اور آموزش کرتا ہے کہ گورنمنٹ کی امداد بے قید ایک عطیہ خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ سوسائٹیون مین خود اعتمادی کی روح پھونکی جائے تاکہ وہ اپنے فنڈس کی تقسیم مین

حزم واحتیاط و دانائی اور ہوشیاری کو کام مین لائین - گورنمنٹ تو امداد ضرورت کی صورت مین کریگی - حد سے زیادہ فیاضی کرنے مین زیادہ خطرے بہ لنسبت فیاضی کے رہ کنے کے ہین جہان یہہ امید ہو کہ اس سے فائدہ ہوگا - لوکل گورنمنٹین دستگیری بہ لنسبت فیاضی کے اکرین اگر سٹیٹ کی امداد بغیر سوسائٹیان ناکامیاب ہون تو اسکا سبب یہ ہوگا کہ انہون نے کواوپی رٹیو کے نظام کے استعمال مین بدنظمی کی -

مین خیال کرتا ہون کہ غالباً ملک کے بعض حصون مین یہ تجربہ ناکامیاب رہیگا وہان کیا سوسائٹیان بننے ہی کی نہین یا بنینگین تو تھوڑے دنون مین نابود ہو جائینگین - جہان وہ کامیاب ہونگی تو مین ایک لمحہ کے لیے بھی یہ تصور نہین کرسکتا کہ وہان زیادہ سود پر قرض لینا موقوف نہ ہو جائے اور افلاس کی جگہہ دولتمندی نہ قائم ہو جائے - کامیابی کے اس نہایت معتدل درجہ کو مان لو کہ ضلعون مین قصبون اور دہات مین یہان وہان چند یہ انسٹی ٹیوشن موجود ہوگئین اور بہ تدریج انہون نے اپنی جڑین جمانی شروع کین تو جس درخت کی جڑ اسطرح جمیگی وہ آخر کو اپنا سایہ پھیلائیگا اور اور درختون کا مربی بنے گا تو مین چند سال مین سنون گا کہ ایک پروونس مین اس تجربہ کا بالکل بیج نہین جما اور دوسرے مین وہ بار آور ہوا تو مین جانون گا کہ کام ٹھیک کیا گیا ہے -

جو بات مین بتلانی چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ ایک سچے صبر و تحمل کے ساتھ کوشش کیگئی ہے کہ زراعت پیشون کی حالت بہتر کی جائے - جنکے سبب سے یہہ کہا جاتا ہے کہ دنیا مین سب سے زیادہ مفلس ملک انڈیا ہے - کوئی دن ایسا نہین گزرتا کہ جس مین ہندوستانی پریس مین سیکڑون آرٹکل اس بات کے ثابت کرنے کے لئے نہین نکلتے کہ اس غریب رعایا کے مقاصد اور مطالب سے اجنبی گورنمنٹ غافل و جاہل ہے اور ہم ہندوستانی پیشوا ان سے خوب اچھی طرح سمجھتے ہین - مین اس بات کے ماننے سے دور بھاگتا ہون - اس کونسل کے آنریبل یوروپین ممبر ہملٹن صاحب کو دیکھتا ہون کہ انہون نے بیس ہزار روپیہ چھوٹے چھوٹے بنکون کے جاری کرنے کے لئے دیدیئے اور سر نکلسن صاحب

اپنی ملازمت سے مستعفی ہو کر ولایت چلے گئے تھے وہ پھر اس ملک مین رہنے کی لیئے واپس
چلے آئے کہ ان سوسائٹیون کی امداد کرین اس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یورپین
ہمدردی زیادہ عملی صورت پکڑنے کی قابلیت رکھتی ہے - ہندوستانیون کی ہمدردی
کے باب مین یہ یقین نہین کرتا کہ ایسے مفید بے غرض کام مین وہ یوروپین کی ہمدردی کی برابری
نہین کریگی - اگر انڈیا مین یہ سوسائٹیان سوملگبہہ استحکام کے ساتھ قائم ہو گئین تو مین خیال
کرتا ہون کہ رعایا کی زیادہ بھلائی بہ نسبت دہ سالہ ایجی ٹیشن کے ہو گی - بہت بلیغ و فصیح آدمیونکی
کونسل سے رعیت کو فائدہ نہین پہنچتا - رعیت یہ چاہتی ہے کہ وہ قرض کی بندش سے چھٹائی
جائے جس سے اسکی کمر خمیدہ ہوئی جاتی ہے - کوئی چیز جو اس مین خود اعتمادی پیدا کرتی اور اسکو
یہ سکھاتی ہے کہ وہ گورنمنٹ کیطرف نہ دیکھے بلکہ اپنی طرف دیکھے وہ اسکی بھلائی کرتی ہے اگر یہ احساس قلبی اسکی مردمی جائے
مستحکم اور سچا ہو جیسا کہ مین یقین کرتا ہون کہ وہ ہندوستانیون مین ہے تو وہ اس بل مین
بے نظیر اچھے موقعے رکھتے ہین کہ عملی اور بے نمائش ثبوت اپنی ہمدردی کا نہایت مستحق
بیکس اپنے ہم وطنون کے ساتھ دین - کیا وہ اسے اختیار کرین گے ؟ گورنمنٹ نے
اپنے حصہ کا کام کر دیا ہے اب مین ان سے چاہتا ہون کہ وہ اپنے حصہ کا کام کرین -

آٹھوین اصلاح ٹیلیگراف کے محصول کی اصلاح و پوسٹ آفسونکے محصول کی

لارڈ کرزن کی رائے مین انڈیا اور یوروپ کے درمیان ٹیلیگراف کے محصول کی شرح
بڑی گران تھی وہ اسکو یہ سمجھے کہ ان دونون ملکون کے درمیان مراسلت کی سد راہ
اور تجارت کی دشمن ہے اور اس کے سبب سے دونو انڈیا اور انگلنڈ مین سے
ایک ملک دوسرے ملک کے حال سے بے خبر رہتا ہے اور اس گرانی کے سبب عزیز و
اقربا اور سب آشناؤن کو ایک دوسرے کا حال نہ معلوم ہونے سے خلجان رہتا ہے
غرض وہ تین سال تک اس محصول کے گھٹانے مین کوشش کرتے رہے آخر کو انہون نے
اپنے عہد مین پچاس فیصدی گھٹا کر محصول ۲ شلنگ ۶ پنس فی لفظ گھٹ کر ہوا تھا
اس کمی سبب سے اول سال مین ۷۰۰۰۰ پونڈ نقصان کا تخمینہ ہوا تھا مگر ۳۴۰۰۰ پونڈ نقصان ہوا

اور تجارت کی ترقی کا ۱۰ فیصدی کا تخمینہ ہوا تھا اسکی ۲۶ ½ فیصدی ترقی ہوئی - وہ
یہہ چاہتے تھے کہ فی لفظ ۶ پنس محصول ہو جائے - انہون نے انڈیا کے اندر بھی
ٹیلیگراف کے محصول کی تخفیف کر دی جس سے ۲۰ فیصدی پرائیویٹ پیغامات کی ترقی ہوئی
اور ایک ہی سال مین تار پر چھ لاکھ اسی ہزار سے بڑھکر ایک کرور چالیس لاکھ الفاظ بھیجے گئے
اور پریس کے پیغامات مین بڑی ترقی ہوئی اسی طرح پوسٹ آفس مین منی آرڈر و
پارسل و پیکٹ و خطون کی رجسٹری کے محصول گھٹانے سے رعیت کو خرچ کی تخفیف سے
تکلیف کم ہو گئی جسکو روزمرہ سب دیکھتے ہین -

نوین اصلاح آثار قدیمہ برقرار رکھنے کی -

لارڈ کرزن نے اپنے شاہانہ دورون مین خاص مقامی حکام جو آثار قدیمہ کے
علم سے بے اعتنائی کرتے تھے یہ کہکر کہ قدیمی یادگارون کا برقرار رکھنا گورنمنٹ کے
اولین فرائض مین سے ایک ہے انکو اس کام مین ایسا گرم کوشش بنایا کہ وہ انکے
ولایت جانے سے بہت دنون پہلے بڑی گرمجوشی سے اس کام مین معاون ہو گئے
الفاظ عامہ مین تو یہ فرض تسلیم کیا گیا مگر شاذ و نادر سستتے صورتون مین وہ کما حقہ
ادا کیا گیا - ہم لارڈ کرزن کے دو سپیچ نقل کرتے ہین جنسے معلوم ہوگا کہ انہون نے اس
باب مین کیا کام کیا - وہ آثار قدیمہ کی تاریخ کا سبق دانش آموز سکھاتے ہین ان کے
پڑھنے مین عجب لطف آتا ہے -

۷ - فروری سنہ ۱۹۰۰ کو ایشیاٹک سوسائیٹی بنگال کے جلسہ مین لارڈ کرزن تشریف
فرما ہوئے وہ اسکے پیٹرن تھے اور اس سوسائیٹی کی مخاطبت مین یہہ ارشاد فرمایا -
مین یہہ گمان کرتا ہون کہ اس مین کوئی بات بیجا نہین ہے کہ انڈیا کی قدیمی عمارات کی
بابت جو گورنمنٹ کا فرض ہے اسپر اپنے چند مشاہدات کو اس سوسائیٹی کی طرف مخاطب ہوکر
بیان کرون - باوجودیکہ ان دنون مین آدمیون کے لئے کہا جاتا ہے کہ علم و فضل کی فضیلت
حاصل کرنے کے لئے فرصت نہین ملتی اور اہل ہند کی عادت مین آزادانہ مطالعہ یا تحقیقات کا

کرنا داخل نہین رہا پھر بھی مین یقین کرتا ہون کہ بنگال کی ایشیاٹک سوسائیٹی آرکیالوجی کل
(قدیمی اشیا کا سائنس) سے دلبستگی رکھتی ہے جسکا ثبوت اکثر اسکے سابق کی کتابون مین موجود
ہے اور جسکو اسکے بہت سے نامور ممبرون نے ترقی دی ہے - اس مکان مین جسکے اندر
یادگارین تبرکاً محفوظ رکھی ہین اور اس مین بڑے بڑے فاضلون کے اور نامور
طالب العلمون کے کلام سنے گئے ہین یہ روا ہے کہ مین موجودہ نسل کو وہ مضمون یاد
دلاؤن کہ جسپر ہمارے نامور اسلاف نے کمال توجہ اور غور کی ہے اور اس بیدم
زمانہ مین بھی ہر فکر و غور کرنے والے کی دلچسپی کے لئے وہ توجہ کے قابل ہے -
مین نے حال کے دورہ مین انڈیا مین بعض بڑے بڑے مشہور مقامات اور تاریخی
عمارات حسین دیکھی ہین - میونی سپل کے ایڈریسون کے جواب مین ایک جگہہ سے
زیادہ جگہون مین یہ کہا ہے کہ میرے خیال مین قدیمی یادگارون کا برقرار رکھنا گورنمنٹ کے
اولین فرائض مین سے ایک ہے - ہم پر ان لوگون کے لئے جو ہم سے پہلے گذر گئے ہین
ایک فرض ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے ہم عصرون اور آئندہ نسل کے لئے صرف یہی نہین ہے بلکہ
اپنی پچھلی اور جماعتون کے لئے ہماری فرض کا یہ اقتضاء ہے کہ ہم پہلے لوگون کا احسان مانین کیونکہ
ہم محافظ اپنے زمانہ مین اس چیز کے ہین جو پہلے لوگون نے ہمکو ورثہ مین دی ہے کیا ہماری
اولاد ہمارے لائق ایجادون کی یادگار برقرار رکھنے کا خیال رکھیگی - اگر ہم نے اپنے اسلاف
بزرگون کے ہاتھ کے کامون کو برقرار نہین رکھا ؟ گورنمنٹ کے ذمے یہ فرض جو مین بیان
کرتا ہون اور اسکو قبول کرتا ہون بہ نسبت یوروپ کے اکثر ملکون کے زیادہ جکڑ بند کرنیوالا
ہے - وہان بہت دولت اس مطلب کے لئے حاصل ہو سکتی ہے کہ ان چیزون کو حاصل کرین یا برقرار
رکھین جو اکثر انکی اپنی ہی ملکیت ہوتی ہین - کارپوریشن (جماعت جو قانوناً مثل شخص واحد ہو)
سوسائیٹیان - عطیات - اوقاف یہ سب بڑی وسیع کل ہے جو گورنمنٹ کے اس فرض کے بڑے
حصے مین تخفیف تکلیف کرتی ہے - تاریخی عمارات - عالیشان معابد - آرٹ کے انمول کام یہہ سب ایسی
شہرت کا جامہ پہنے ہوئے ہین کہ وہ انکو کسقدر ناپاک ہونے سے تنزل کی مداخلت بیجا سے
بچا ہے - انڈیا مین ان سب باتون کے خلاف حالتین ہین - نابود شدہ بادشاہو نکے -

فراموش شدہ بادشاہون کے - اور جفادیدہ اور بعض ذلیل و خوار اعتقادون کے نمایان توقیعات سے
انڈیا پٹا پڑا ہے - یہہ تو سب یادگارین برٹش مملکت مین اور اس زمین مین جو گورنمنٹ سے
متعلق ہین واقع ہین مشہور ستثنا بھی ہین - بہت سی ہین ایسی ہین کہ راہ گذرون سے باہر دور ہین
اور انکو یہان کے موسم اور نباتات کی افراط دونو کھائے جاتے ہین - اور زیادہ تر مقامی جاہل
رعایا ویران کئے دیتے ہین - قدیمی عمارات کو اس نظر سے دیکھتی ہین کہ انکو اپنے بغیر خرچ کے
اپنے آرام سے رہنے کا مکان بنالین - بس یہ سب باتین بتلاتی ہین اکسقدر جوابدہی
گورنمنٹ انڈیا کے ذمہ ہے - اگر کوئی آدمی ایسا ہو کہ مجھ سے یہ کہے کہ عیسائی گورنمنٹ پر
کوئی فرض نہین عائد ہوتا کہ وہ غیر مذہب والون کی آرٹ کی یا معابد کی یادگارون کو
برقرار رکھے تو مین اس سے استدلال کرنے مین تھوڑی دیر بھی توقف نہین کرونگا آرٹ
اور حسانت جنہون نے ذہانت انسانی کو اپنی طرف متوجہ اور ایمان انسانی کو القا کیا ہے وہ
معتقداتِ مذہبی سے بے تعلق ہین اور جہانتک وہ مذہبی احاطہ کو مس کرتے ہین انکو
کل انسان کا مشترکہ مذہب مانتا ہے اگر اس حاطہ کو ہم دیکھین تو بدھ مت والونکے
دہارون کی بنیادون پر برہمنون کے پہاڑی مندر اور عیسائیون کے کلیساؤن کی جگہہ پر
مسلمانون کی مساجد قائم ہین - مطلق العنان بادشاہ کے مقبرہ اور ولی کے مزار مین تمیز کرنے کا
کوئی اصول آرٹ کے موافق نہین ہے - وہ جو حسین ہے وہ جو تاریخی ہے وہ جو زمانہ ماضی کے
چہرہ پر سے نقاب اٹھاتا ہے اور اسکی پہیلیون کو بوجھنے مین ہماری مدد کرتا ہے ان سب چیزونکو
اپنے فیصلہ کرنے کا معیار بنانا چاہیے نہ کہ تحکماتِ مذہبی کو جو ہمیشہ آپس مین لڑتے رہتے
ہین - اس انکشافات عظیم کے زمانہ مین قدیمی تاریخ زیادہ تر قیاسی ہے اُس مین فاضلونکی
جدوجہد سے اور تحقیقات جدیدہ سے بہ تدریج پیوند لگتے جاتے ہیں لیکن ہر جگہہ اسکی کلید
ہمارے ہاتھ مین ہی موجود ہے دبے ہوئے شہرون مین کتابون مین جو پڑھے نہیں جاتے
شکستہ ریختہ منارون مین پتھر کی منقش سلون مین یہ مقدماتِ معلومہ ہین کہ جنسے زمانہ گذشتہ
کی تاریخون کو از سر نو مرتب کرتے ہین اور اخلاق اور علم ادب اور پولیٹکس اور زمانہ گذشتہ کے
آرٹ کو زندہ کرتے ہین -

اعصر یہ یا مصر کی اور نیز یوروپ کی پہلی یادگارون کے مقابلہ مین انڈیا کی یادگارون کی عمرین
بڑی نہین انڈیا مین سب سے زیادہ پرانی سنگ تراشی کی یادگار سانچی ٹوپ ہے +
(ٹوپ مرہٹی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی برج کے ہین) جسکا جنگلا ممکن نہین کہ حضرت عیسےٰ کے
ماقبل تیسری صدی کے وسط سے پہلے بنا ہو - اس زمانہ مین کالڈیا اور نینوا اور مصری
اہرام اور پہاڑی قبرین ہزارون برس پہلے کی موجود ہین - اے تنخز کے بارتھیون سے
زیادہ قدیمی عمارت انڈیا مین کوئی موجود نہین - روم کی کولوزیم کے مقابلہ مین انڈیا کی عمارت
اکثر کم عمر ہین - انگلنڈ اور مغربی یوروپ کی تمام نورمن اور اکثر گوتھک کلیسا بہت پہلے اس
زمانہ سے موجود ہین کہ انڈیا مین مسلمانون کی عمارات کا آغاز ہوا - اس ملک مین مسلمانون
کی سب سے اچھی پہلی عمارت دہلی مین قطب کا منار ہے وہ لنڈن کے ویسٹ منسٹر ہال کی
ایک صدی کے اندر بنا ہے جسکو ہم قدیمی یادگار ہونے سے بہت دور لحاظ کرتے ہین
دہلی - آگرہ - لاہور مین جو پچھلی اہل عرب کی عمارتون نے اپنی شان کی عظمت دکھائی وہ ابھی
سفید اور بے داغ اکبر اور شاہجہان کے معمارون کے ہاتھ سے پیدا ہوئی تھین کہ اکسفورڈ
اور کیمبرج کے کالج پورے ہو گئے تھے جنکو انگلنڈ مین ہم یہ سمجھتے ہین کہ اس زمانہ کی
پیدائش ہین جسمین عمارت سازی مردہ ہو چکی تھی تاج محل ایک نسل بڑا حال کے سٹیٹ پال کے
گرجا کی تعمیر سے تھا -

مسلمانون نے جو یہان عمارتین بنائین انمین کوئی بات ہندوؤن کی عمارت کی نہ تھی بلکہ انکی
وضع قطع کو ایران اور وسط ایشیا و عرب و افغانستان سے لائے تھے - عمارات کی تاریخ مین
انڈیا کے وہ ٹوپ و معابد و قصور اور قلعے و مقبرے زیادہ قدیمی نہین ہین جو ان مین مشہور ہین
اور جسکو لوگ اکثر دیکھنے آتے ہین وہ ہندوؤن کی عمارتین نہین ہین یعنی اصلی دیسی عمارتین نہین
ہین اسلیے یہ امر باقی رہتا ہے کہ خالص انڈیا کی عمارات کی تحقیق کی جائے وہ عمارتون کے
ڈھیرون کے اندر کھودنے سے قدیمی انڈیا کے شہرون کے کندہ کرنے سے قدیمی کتابون کے
پڑھنے اور نقل کرنے سے ہوتی ہے - غرض انڈیا مین عمارات کی تحقیق کے لیے بہت کام
ہنوز باقی ہے - انڈیا کی پچھلی تاریخ کے صفحے ہم کو معلوم ہین اور ہم سب انکو پڑھ سکتے ہین

مگر قدیمی تاریخ کے بابون پر تاریکی اور افسانہ سازی کے اسرار کا پردہ پڑا ہوا ہے جسکے
کونے کو ہم بہ تدریج اُٹھاتے جاتے ہین - میری راے مین گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ ہم کھودین
اور منکشف کرین - توضیع کرین - دوبارہ بنائین - بیان کرین - نقل کرین - پڑھین اور
انکو محفوظ رکھین - غرض میرے اس بیان سے یہہ معلوم ہوگیا کہ مین جو آثار قدیمہ کے برقرار
رکھنے کو گورنمنٹ کا فرض بتاتا ہون وہ میرا بڑبڑانا نہین ہے بلکہ مین جس کام کی جانچ
کرتا ہون وہ بڑا ہے اب یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اب تک اپنے فرض کو کتنا ادا
کر چکی ہے اور اب وہ کتنا ادا کر رہی ہے اس سوال کا جواب کیا دیا جا سکتا ہے ؟ مین
پہلے ہی سے کہے دیتا ہون کہ اس سوال کا جواب باصواب نہین دیا جا سکتا اب مین اس
بات کی چھان بین کرتا ہون - مین تاریخ کی ثابت لڑی مین ایک تازی کڑی بنا کر لگاتا ہون
مذہبون نے متواتر داخل ہو کر جو اس ملک کو محکوم کیا انہون نے جس رقیب کو تخت سلطنت سے
اتار اس کے نقصان سے اپنا نفع حاصل کیا جب برہمن الو رہین گئے تو اُسکے پہاڑی مکانون
اور مندرون مین جتنے بدھاؤن کے بت بنے ہوئے تھے اُنکے خط و خال کے پرزے اڑائے
جب قطب کے منار کو قطب الدین نے بنانا شروع کیا اور التمش نے اسکو ختم کیا تو اس مین
ہندوؤن کے مندرون کو مسمار کر کے انکا مصالحہ اس مین لگا کے پورا کیا - جینیون کے بتون کو
مسخ کیا - ہندوستان مین کوئی حصہ ایسا نہین ہے کہ جس مین بت شکن اورنگ زیب کے
بت کدون کے توڑنے کی وحشیانہ علامتین نہ پائی جاتی ہون - بنارس مین جو گنگا کے محاذی
اس کی مسجد کے مینار دیدہ افروزی کر رہے ہین وہ وشیشر کے مشہور مندر کے
توڑنے سے بنائے گئے ہین - رنجیت سنگھ نے امرت سر مین سونے کے مندر بنانے کے لئے
مسلمانون کی مسجدون اور عمارتون کو خاک مین ملایا خاندانون نے اپنے ہی ممبرون کو اور مذہبون نے
اپنے ہی معابد کو نہین بچایا اگر کسی دار السلطنت یا قلعہ یا معبد کو ایک بنانے والے نے پورا
نہین بنایا تو نہایت خفیف احتمال تھا کہ اسکا جانشین وارث اسکو پورا بنائے زیادہ تر
احتمال تھا کہ وہ اسکو غارت کرے -

دہلی کی نواح مین بہت سی ویران دیلون اور مقبرون کو دیکھو ہر نیا فتح کرنے والا خواہ

ہندو ہو یا مغل یا پٹھان ہو جکا وہ جانشین ہونا تھا اُسکی قبر کو پامال کرتا ہوا چلتا تھا اور
اپنا غیر فانی ہونا دکھلاتا تھا۔ اکبر اعظم نے اپنے پُرامن زمانہ مین اپنی دارالسلطنت کے
مقام کو دہلی سے آگرہ مین تبدیل کیا اور ایک نیا دارالسلطنت فتحپور سیکری تعمیر کیا جسکو
اسکے جانشین جہانگیر نے چھوڑا اور دہلی اور آگرہ مین باری باری سے رہنا شروع کیا
اور ان دونو پر لاہور کو ترجیح دی۔ شاہجہان نے اول آگرہ کو خوبصورت بنایا اور آخر کو
دہلی مین دارالسلطنت بنانے کو پسند کیا اورنگ زیب دکن مین گیا اور اورنگ آباد کو دارالسلطنت
بنایا جو اب نظام حیدرآباد سے تعلق رکھتا ہے وہین مر کر دفن ہوا۔ بادشاہون کی خود
مختاری سے یہ تبدیلیان ہوئین جنہون نے عمارات کو پورا تعمیر نہین ہونے دیا یا تعمیر ہونے کے
بعد برقرار نہین رکھا۔ برٹش گورنمنٹ اپنی خوش اقبالی سے ان برائیون سے بری تھی کہ اس کے
سر پر مذہبی جنون سوار ہو۔ یا طرح طرح سے اپنی خودنمائی کرتی ہو یا اس مین شخصی یا خاندانی
نخوت ہو جتنا ان برائیون سے برٹش گورنمنٹ پر حملہ نہین کیا اتنی ہی اس کے ذمے پر
جوابدہیان اور ذمہ واریان زیادہ ہوئین کہ ایک نئے زمانہ کا آغاز کرے اور سب کے
خزانون کا تحمل اور روشن ضمیری سے ادب کرے یہ ان ہی سبقون مین سے ایک ہے
جسکو مغرب کا پلٹ ہو کر اس قابل ہوا ہے کہ مشرق کو وہ سکھاتا ہے۔
آثار قدیمہ کے علم کی قلمرو مین گورنمنٹ پر جو فرض ہے اسکی اصل مثال کو خاص آدمیونکی
جدوجہد اور پرائیویٹ گرم کوشی نے دکھایا۔ پھر گورنمنٹ جو ہمیشہ سیکھنے مین پیچھے رہا
کرتی ہے اس کام مین سرگرم ہوئی۔ ابتدا مین جونس۔ کول بروک۔ ولسن و پرنسپ
اور جو اس سوسائیٹی کے بانی مبانی تھے ان کے سوا اور بعض عقیل آثار قدیمہ کے علم کی
تفتیش و تجسس کے درپے ہوئے انہون نے الف بے تے از سر نو بنائی۔
قلمی کتابون کے ترجمے کئے کتابین جن کے معانی سمجھنے مشکل تھے وہ سمجھائے۔ اُس زمانہ
مین سنسکرت کی فضیلت کی پرستش کی جاتی تھی۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ
اس مین کیسی جانفشانی اور دیدہ ریزی کی جاتی تھی کہ پرنسپ صاحب اور کٹوصاحب
کی جالیس برس کی عمر مین جانین گئین۔ اس کے بعد عمارات اور آثار قدیمہ کی تحقیقات کا

زمانہ آیا اور قلم کے قائم مقام کدال بنی۔ پھر آثار قدیمہ کے بیانات و نقشوں و پیکروں و ابھری ہوئی تصویروں نے اور پچھلے زمانہ مین فوٹو گریفی اور صورت سازی نے اہل یوروپ کی آنکھوں کے سامنے بن لٹی پتھروں کی کالونوں کو رکھ دیا۔ اس نسل مین مصنفین و محققین مین دو محقق خاص عزت کے مستحق ہین ایک جیمس فرگسن جنکی تصنیفات سب سے اول ۱۸۴۵ء مین شائع ہوئی۔ سب سے پہلے آثار قدیمہ کے علم کی فاضلانہ بنا پر قائم کرنیوالے وہی ہوئے ہین دوسرے جنرل کننگ ہم صاحب ہین جنہون نے چند سال بعد بھیلسہ کے ٹوپون کو سائنٹفک کندہ کرایا اس تحقیقات کے میدان مین ان دونو نے اور بعض وروان نے جو محنت سعی کی اسکی تعریف نہین ہوسکتی لیکن یہ کام ایسا وسیع و عظیم الشان تھا کہ وہ خاص آدمیون کی جد و جہد سے تمام نہین ہوسکتا تھا اس لئے وہ بہت سا ناقص و ناتمام و بے التیام اور الگ الگ ٹکڑون مین رہا۔

اس زمانہ مین گورمنٹ انڈیا اپنی نئی سلطنت کی حدود بڑھانے اور وسیع کرنے مین اور اسکی بنیاد کے مستحکم کرنے مین مصروف تھی اس لئے اسنے آثار قدیمہ پر بہت کم خیال کیا۔ وقتاً فوقتاً گورنر جنرلون مین مستثنےٰ مثالین روشن ضمیری یا فیاضی کی ایسی ہوئین کہ جنھون نے تھوڑا سا روپیہ مرمت مین خرچ کیا۔ لارڈ منٹو نے تاج کی مرمت کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی۔ لارڈ ہیسٹنگز نے فتحپور سیکری اور سکندرہ مین عمارتون کی درستی کے لئے احکام جاری کئے۔ لارڈ امہرسٹ نے قطب کے مینار کے بحال کرنے مین کوشش کی لارڈ ہارڈنگ نے کورٹ آف ڈائرکٹرز کو ترغیب دی کہ وہ کچھ ایسا انتظام کرے کہ جس سے بعض بزرگ آثار قدیمہ کی چھان بین اور نقشی اور فہرستین تیار ہوجائین۔ لیکن ان متشنج کوششون کا نتیجہ اس سے کچھ زائد نہین ہوا کہ چند عمارتون کے نقشے کھچ گئے اور بے پروائی سے مقامی مرمتین ہوگئین۔ سرکاری عہدہ دارون کے دلون مین فن حصول حسانت پر بڑی ستم وحشت طاری رہی جو ان سانحات سے کہ وقتاً فوقتاً وقوع مین آئے ظاہر ہوتی ہے۔ لارڈ ولیم بنٹنگ کے عہد مین تاج غارت ہونے کے قریب اس سبب سے ہوگیا تھا کہ اس کے سنگ مرمر کے فروخت سے بہت روپیہ ہاتھ لگتا تھا۔

(ربے لی صاحب اسپر یہ حاشیہ لکھتے ہین کہ یہ حال سرکاری سند سے لکھا گیا ہے لیکن
اس خیال کرنے کی بھی وجہ ہے کہ وہ مبالغہ سے بیان کیا گیا ہے جو سر ولیم سلیمن کی بے
اعتنا تحریر پر مبنی ہے) اس گورنر جنرل نے شاہجہان کے قصر و حمام کو بنیلام کرکے فروخت کیا
جسکو لارڈ ہیسٹنگز نے اس لئے اکھڑوایا تھا کہ جارج چہارم کی نذر کرے مگر وہ کسی سبب
کبھی روانہ نہ ہوا تھا۔ اسی عہد مین یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ آگرہ کے اگزی کیوٹو انجینیر کو سکندرہ
کے باغات ٹھیکے دیدیئے جائین کہ وہ انہین زراعت روبیہ پیدا کرنے کے خیال سے کرے۔
۱۸۵۷ء کے بعد بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ امر پیش کیا گیا تھا کہ جامع مسجد دہلی بالکل منہدم
ہو جو عبادت کے لئے دنیا کی بہترین مساجد مین تھی مگر وہ سر جان لارنس کے حکم سے بچگئی
پچھلے زمانہ مین ۱۸۶۸ء مین سانچی ٹوپون کے بڑے دروازے بھی مسمار ہونے سے
اسی تدبیر لی نے بچادئے علی گڈھ کے مسلمانون کے ایک مینار کے کتابہ مین مین نے
پڑھا کہ وہ چھ سو سال سے بنا ہوا تھا میونی سپل کی ترقیون اور بنیون کی دکانین بننے
کے لئے مسمار کیا گیا جب سے دکانین بنین کبھی کرایہ پر نہین چلین ۔ اجمیر مین ہندو مسلمان کی
مسجد کے سنگین ستون ایک گرم جوش افسر نے اسلئے اکھیڑے کہ محراب لارڈ میو کی سواری
کے گذرنے کے لئے بنے جیمس فرگسن کی کتابین ایک ہی راگ گاتی ہین ۔ بارگ بنانے والے
اور ملیٹری انجینیر کے برخلاف پر جوش آواز آتی ہے مجھے اس بات کو تسلیم کرنا چاہئے کہ ان
خاص اشخاص کے لئے نہایت محدود وسعت چھوڑی گئی ہے (انکا قافیہ تنگ کیا گیا ہے) لیکن
پھر بھی وہ پرانے گنہگار رہین۔ خطرناک غدر کی بلوبکس دہلی مین ان کامون کی پڑھو جو جھنبٹو نکی
بارگون اور میسون اور شراب کے صندوقون کی خاطر شاہجہان کے بری تمثال محلون اور
قصرون اور باغون کے لئے اختیار کئے گئے ہین ابھی تک تیس برس کا عرصہ نہین گذرا ہے
کہ سپاہ کے متعدد ڈاکٹرون نے گورنمنٹ کو اسطرف متوجہ کیا تھا کہ وہ قلعہ کی فصیل کو ڈھادے
لیکن ایک رقیب گروہ ڈاکٹرون کا آن موجود ہوا جنہون نے اس فصیل کے قائم رکھنے کے لئے
زور لگایا کہ فصیل میلیریا بخار کو قلعہ کے اندر آنے سے روکتی ہے۔ پہلے زمانہ مین تاج کے باغون
مین انگریز رقص و سرود کے جلسے و ضیافتین کرتے تھے۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہ تھی کہ وہ بدمست ہو کر

ہتوڑا چھینی ہاتھ مین لیکر شہنشاہ اور اُسکی ملکہ کی قبرون پر سے جواہر اکھیڑا کرتے تھے۔
ٹھیک جب مین آگرہ مین تھا تو مین نے دیکھا کہ شاہجہان کی سنگ مرمر کی قبر جو تہ خانہ کی
اندر ہے اور جس مین اسکا جسم حقیقت مین مدفون ہے اسکی اصلی پچی کاری بڑی خراب
ہوگئی ہے جسکے بنانے کا حکم مین نے دیا (اب یہ بنکر تیار ہوگئی)
حال کے تجربون سے جبین اپنا زمانہ بھی داخل کرتا ہون ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز وحشیانہ
زمانہ ختم نہین ہوا۔ جب فرگسن صاحب نے اپنی کتاب لکھی ہے تو آگرہ کے قلعہ کے دیوان
عام مین سلحہ خانہ تھا جسکے باہر ستونون کی قطارون پر خشتی محرابین بنائی گئی تھین انگریزی
کھڑکیان روشنی کے لئے لگائی گئی تھین۔ پھر یہ سب دور کردی گئین۔ لیکن جب ۱۸۷۶ء
مین پرنس آف ویلز (ولیعہد) آگرہ مین رونق افروز ہوئے تو اُنہون نے اس عمارت مین دربار
کیا یہ نیک موقع بھی ہاتھ سے گیا۔ اورنگ زیب کے دیوان عام کے سنگین ستونون اور
کرسی پر سفیدی کی تہ جما کر اسکو خراب کیا۔ مجھے امید ہے کہ وہ دور کردی جائیگی (دور ہوگئی)
جب ولیعہد دہلی مین آئے تو مختلف مکانات شاہجہان کے قلعہ کے اندر آپس مین
شامل کئے گئے جس مین ایوننگ پارٹی اور بال کے جلسے ہوئے اور اہل دہلی کی ذہانت پر
تقاضا ہوا کہ وہ اسکی مینا کاری کو جو سنگ مرمر پر مٹ سا گئی تھی اور پچ کو تازہ کرین
جسکو ڈھائی سو برس گذرے کہ مغلون کے صناعون نے کیا تھا جب مین خر اپریل
مین لاہور مین تھا تو مین نے قلعہ کے اندر نہایت چھوٹی سی نفیس موتی مسجد کو دیکھا کہ وہ
ناپاک کامون مین مستعمل ہو رہی تھی جس مین رنجیت سنگھ نے اپنا خزانہ رکھا تھا محرابین
خشتی بنائین اور سنگ مرمر کے فرش کے نیچے تہ خانہ بنایا اور اس مین روپیون کے
صندوق رکھے۔ مین نے اس خوبصورت چھوٹی سی عمارت کے لئے حکم دیا کہ پھر وہ ویسی
بنجائے جیسی کہ پہلے تھی۔ رنجیت سنگھ مسلمانون کے مذاق کی عمارت اور انکی عمارتون کی پروا
نہین کرتا تھا۔ نصف صدی سے وہ برٹش سپاہ کے قبضہ مین تھی جو پبلک ورکس کے
انجینیر کی زنگون کی ہنڈیا کی اور ضرورتون کی زیر مشق رہی۔ حال کے برسون مین خوش نصیبی سی
کچھ کام کیا گیا ہے کہ مغلون کے محل کی عمارات عظیم ان دو کھاؤ دشمنون سے بچائی جائین

مین نے احمد آباد مین شیدی سید کی مسجد کو دیکھا کہ جسکی پتھر کی جالیان اور نصف ہلال کی شکل کی کھڑکیان فخر ہند ہین اس مین تحصیلدار کی کچہری ہوتی تھی اور وہ پلاسٹر اور ہر قسم کی سفیدی سے بدشکل بنائی گئی تھی مین امید کرتا ہون کہ اس عمارت کو پھر اسکی اصلی حالت پر مین لاؤن گا یعنی ۱۸۸۵ء مین اپر برہما فتح ہوا منڈلی کے راجاؤن کا محل جسکا اگرچہ زیادہ تر حصہ کاٹ کا بنا ہوا تھا مگر وہ اہل برہما کی صنعت کا عمدہ نمونہ تھا - ہماری سپاہ فاتح نے اسکو اپنا کلب ہوس اور ایک گورنمنٹ اوفس اور ایک چرچ بنالیا - بہ تدریج مین ان فضول رہنے والون کو باہر نکالون گا اس لئے ہنین کہ وہ راجاؤن کے خاندان کی جواب ایسا غارت ہوا ہے کہ پھر عود نہین کریگا یادگار رہے بلکہ وہ اہل برہما کی صنعت کی یادگار رہے جو آگ - زلزلہ - قدرتی تنزل کے سبب متزلزل ہوسکتی ہے مگر ہمیشہ کے لئے وہ مسرت گاہ ہی انڈیا مین اور مقامات وعمارات ہین جو میرے زیر نگاہ ہین اگر ممکن ہوگا تو انکو مین اپنے عہد مین دیکھون گا اور انکو اس قسم کی یا بدتر قسمت سے نجات دونگا اس تصویر کے تاریک اور قابل افسوس خط وخال ہین مگر اس کے برخلاف آخر چالیس سال مین بعض قسم کی سہارنے والی کوششین بھی ہوئی ہین - گورنمنٹ اسکی جوابدہی کو سمجھتی ہے اور اس طعن وتشنیع کو دور کرتی ہے جسکی وہ مستحق تھی - دور قیب تھے ایک آثار قدیمہ کی تحقیقات کرنا دوسرا ان کا قائم رکھنا ان دونو کے آپس کی رقابت کے دعوے اور سنٹرل اور لوکل گورنمنٹون کے اپنے جائز احاطون مین مباحثے کبھی اس کوشش کی معین کرتے - کبھی اس مین توقف ڈالتے - غرض جیسا کہ زمانہ کاہلی کا تھا ایسا ہی چستی وچالاکی کا تھا ایسا وقت نہین تھا کہ یہ استدلال ہوتا تھا کہ گورنمنٹ کے فرض مین کوئی چیز باقی نہین رہی وہ بالکل ظاہر ہوگیا یا اس کے ذمے کوئی فرض ہی نہین رہا ایسے آدمی بھی تھے جو یہ خیال کرتے تھے کہ تمام آثار قدیمہ عظیمہ کی فہرستین بن گئین اور انکی تشریح ہو گئی تو اب ہم ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہین اور آہستہ آہستہ انکو خوش اسلوبی کے ساتھ ریزہ ریزہ ہوکر غارت ہونے دین ان کے سوا اور آدمی بھی جو یہ دلیل کرتے تھے کہ ریلون اور نہرون کے بننے کے سبب پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی معتدل رقم بھی نہین بچتی کہ دنیا کی نہایت ذیشان آثار قدیمہ کی نگرانی کے لئے کوئی شعبہ قایم کیا جائے

باوجود ان تمام حرجون اور عذرون کے جنکو مین امید کرتا ہون کہ پھر نہین ظہور مین آئینگے
قطعی ترقی ہوئی ہے اور بحیثیت مجموعی وہ ہمیشہ جاری رہی ہے - سب سے پہلے لارڈ
کیننگ نے آرکی اول اوجی کل کام اس ملک کو عطا کیا اور گورنمنٹ کو اسکا مستقل مربی بنایا
کو سنہ ۱۸۶۱ء مین شمالی ہند مین آرکی اول اوجی کل سروے شروع کرایا اور سنہ ۱۸۶۲ء میں آرکی
اول اوجی کل سروے پر جنرل کیننگ ہم کو مقرر کیا - اس وقت سے انڈیا کی آرکی اول اوجی کل
سروے کی کتابین چھپنی شروع ہوئین جنہون نے بہت سی صورتین بدلین وہ فضیلت اور
لیاقت کے مختلف درجے ظاہر ٹھیراتے ہین جو بحیثیت مجموعی ایک عمدہ معدن آگاہی ہین جس مین
طالب العلم کو کاوش سے بڑی غنیمت مل سکتی ہے تیس برس سے کچھ زیادہ عرصہ تک جنرل
کیننگ ہم صاحب نے اس کام مین کوشش کی جسکی یادگار انکی کتابین ہین اس اثنا مین احکام
جاری ہوئے کہ کل انڈیا مین تاریخی آثار قدیمہ رجسٹر ہون اور محفوظ رکھے جائین بعض ماتحت
گورنمنٹون مین مقامی مشورے شروع ہوئے - بمبئی مین مسٹر برگیس کے قابل ہاتھون مین
یہہ کام سپرد ہوا جو کیننگ ہم صاحب کے قدمون کے نشانون پر چلے اور پھر وہ ڈائرکٹر
جنرل ارک اولوجی کل کے قائم مقام ہوئے گورنمنٹ نے جو اس کام کی مثال دکھائی تو بعض
ہندوستانی ریاستون سے بھی اسکی تقلید کرائی کہ کیا وہ گورنمنٹ کے اسکی اول اوجی کل کی
خدمات کو اپنے کام مین لائے انہون نے اپنے چھوٹے چھوٹے سررشتے اس کام کے لیے مقرر کئے
پروونسون مین گورنر اور لفٹنٹ گورنر کے مذاق اور میلان خاطر پر زیادہ تر یہ کام موقوف
تھا اور وائسرائے جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے وہ اپنی طبیعت کے موافق اس کام کے
لئے تحریکین کرتے - لارڈ نورتھ بروک نے جو ہمیشہ بڑا فیاض مربی آرٹ کا تھا سنہ ۱۸۷۳ء مین
احکام جاری کئے کہ لوکل گورنمنٹون کے فرائض مین یہ کام ہی اُن کے عہد حکومت مین سرجان
اسٹریچی اول لفٹنٹ گورنر تھا جسنے آگرہ کی عمارت کو از سر نو زندہ کرنے مین عمدہ کام شروع
کیا - اس کام مین لارڈ لٹن کی طبیعت شاعرانہ اور قوت متخیلہ بھری نہ تھی انھون نے یہ سمجھکر
سپریم گورنمنٹ کے مخازن پر اس کام کی ابتدا کرنے کے لئے زیادہ کوئی حق اور کام نہین رکھتا اور
فی الحقیقت یہ کام شاہانہ ہے کہ قومی آثار قدیمہ برقرار رکھے جائین ۳ ۱/۴ لاکھ روپیہ لکھ مغربی کی

عمارات کی مرمت کے لئے عطا کیا اور ایک خاص افسر ملقب بہ کیوریٹر آثار قدیمہ مقرر کرنا تجویز
کیا لیکن اس عہدہ جدید کی منظوری انکے عہد مین نہین آئی وہ لارڈ رپن کے زمانہ مین آئی
جنھون نے اسکی تعمیل کی تین برس مین ۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۳ء تک میجر کول اس عہدہ پر رہے انہون نے اپنی عمدگی سے
رپورٹین لکھین اور عمارتونکی اقسام مقرر کین۔ گورنمنٹ انڈیا نے گوالیا کے قلعہ اور سانچی ٹوپ کی مرمت کیلئے بڑی
لیکن اس وقت کے آخر مین پھر وہی ہونے لگا جو پہلے ہوتا تھا جس مین یہ خیال کیا گیا کہ سنٹرل
گورنمنٹ کا کام سروے اور فہرستون کی تیاری کا ختم ہونے پر آیا اور آئندہ زمانہ مین
لوکل گورنمنٹون کو یہ کام اعتدال کے ساتھ سپرد ہوسکتا تھا کہ وہ آثار قدیمہ کی حفاظت
کیا کرین مگر میرے نزدیک اس مین بڑی نکتہ چینی ہوسکتی ہے۔ حال ہی مین لارڈ ایلجن کی
عہد مین گورنمنٹ کا آرکی اولاجی کل کام زیادہ معینہ بنیاد پر قائم ہوا ہے تمام ملک متعدد
قسمتون مین منقسم ہوا ہے اور ہر ایک قسمت مین ایک سرویر مقرر ہوا۔ سررشتہ تو
بادشاہی چارج مین ہے لیکن اسکا کام لوکل گورنمنٹ کے تحت مین ہے اور روپیہ
کی امداد لوکل گورنمنٹ کے مخازن کے خاص گورنرون کی ہمدردی کے موافق دیجاتی
ہے اضلاع شمال مغربی مین جہان بالفعل مین دورہ کر رہا تھا مین نے دیکھا کہ سریک ڈونل
بڑی لیاقت سے فیاضانہ وتمیز کے ساتھ سر جان اسٹریچی کی تفویضات کو سہارے
دے رہے ہین۔ مین اپنی طرف سے اس بات سے بہت دور ہون کہ گورنمنٹ
اتنے زیادہ نہین کرسکتی جواب تک کرنے کے لئے قبول کیا ہے۔ مین زمانہ کو یقینی ایسا نہین
دیکھ سکتا کہ سٹیٹ پر جو فرائض ہین کیا وہ بالکل خالی ہوگئے یا آرکی اولوجی کل تحقیقاتین
اور ان کا باقی رکھنا دونو اس ملک کی گورنمنٹ کے حکم سے یا ماتحتی سے موقوف ہوگیا۔ مین
دیکھتا ہون کہ محنت کے بار آور کھیتون مین تجسس اور تفتیش نہین ہوئی ہنوز بڑی فاش
غلطیون کی درستی باقی ہی منھ بگاڑی ہوئی فروگذاشتون کا منھ درست کرنا ہے بہت سی
مواقع تجدید اور فاضلانہ تحقیق کے لئے ہین میری راے مین اس ملک کے ٹیکس دینے والے
آخر درجہ کے اعلے خرچ سے غالباً ناراض نہ ہونگے۔ بالآخر چند ہزار روپے جو آرکی اولوجی کل
کامون مین دور تک خرچ ہوتے ہین اور کل خرچ بہت ہی کم ہے۔ ان چیزون پر ہی جن سے

وہ ایسی بڑی دلچسپی رکھتے ہین جیسی کہ ہم - مین اس بات کو محدود کرکے بیان کرتا ہون کہ میری
عہد کے درمیان گورنمنٹ کی شاہانہ ذمہ داری آثار قدیمہ کے باب مین نیک شگون ہوگا
وہ لوگ جنکے ذمے وسائل کا سرانجام دینا ہے اور وہ آرٹ اور علم کے خزانہ کے ایماندار
امین ہین چند سال سے میری ذمہ داری کے حوالہ کئے گئے ہین -

آثار قدیمہ کا بل

کلکتہ مین ۱۸ - مارچ ۱۹۰۴ء کو لیجس لیٹو کونسل مین تحریک ہوئی کہ آثار قدیمہ کے برقرار
رکھنے کا بل پاس ہوکر قانون بنایا جائے تو وائسرائے نے یہ اسپیچ دیا جسکا خلاصہ
نیچے لکھا جاتا ہے -

اس جلسہ مین کہ بحث و تکرار کے ساتھ بہت معاملات پیش ہوا کرتے ہین بڑی خوشی
کی بات ہے کہ اس بل کو جسکا اصول صحیح تھا سب نے قبول کیا اور اس کے برخلاف کسی نے زبان
نہین ہلائی اور کونسل اس بل کو پاس کرکے اس کے قانون ہونے کے لئے اپنا ووٹ دیتی ہی
مین نے پانچ سال تک خوب چھان بین کرکے یہہ دریافت کیا کہ گورنمنٹ انڈیا نے تین
غلطیان کین ہین اول یہ کہ اسنے یہ نہین جانا کہ اس باب مین کوئی اسکا اپنا فرض بھی ہے - اسنے
لوکل گورنمنٹون پر اسکو بالکل ڈالدیا کہ خواہ اس مین بہت یا کم خرچ کرین یا بالکل نہین
خرچ کرین اور اسپر قناعت کی کہ اس کی نگرانی کے سررشتہ کے لئے تھوڑا سا خرچ دیا دوم
لوکل گورنمنٹون کے لئے کوئی اندازہ ایسا نہین مقرر کیا جسکے موافق وہ کام کرین نہ کوئی انتظام
تھا نہ کوئی نظام نہ کوئی ضابطہ ایک پروونس مین کسی گرم کوش منتظم کو چند روزہ ارکیولوجیکل کا
کام سپرد ہو جاتا تو وہ اس مین اپنا فرض بجالاتا - دوسرے پروونس مین یہ خیال ہی نہ تھا
کہ اس کے لئے گورنمنٹ کو بھی کچھ کام کرنا چاہئے - تیسری غلطی یہ تھی کہ قابل یادگارین
جو ہمارے قبضہ مین تھین ان کے برقرار رکھنے کو ان تحقیقاتون مین مصروف ہونے نے
بھلادیا تھا جو فنا شدہ یادگارون کے باب مین کی جاتی تھین یا ان تحریرات نے
فراموش کرادیا تھا جو ان چیزون کی بابت کی جاتی تھین جو جلد فنا ہونے کو تھین

اول غلطی دور کرنے کا علاج یہہ کیا گیا کہ ڈائرکٹر جنرل کا عہدہ جو ۱۸۸۹ء سے جھیلے مین پڑا ہوا تھا زندہ کیا گیا کہ کوئی لائق آدمی اس کے لئے مقرر کیا جائے دوسری غلطی کے دور کرنے کے لئے لوکل گورمنٹین جو اپنے فنڈس کی گنجائش کے موافق اس کام مین خرچ کرتی تھین اسپر ایک لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا گیا جسے گورمنٹ انڈیا ان کے لئے ایک شال بنے تیسری غلطی یون دور کی گئی کہ لوکل گورمنٹون اور ہندوستانی ریاستون کو آمادہ کیا کہ قدیمی عمارات کے مرمت کرنے اور برقرار کرنے پر اپنی جدوجہد کو تازہ کرین۔ ایک برس کے بعد مسٹر مارشل صاحب کو سکرٹری آف سٹیٹ نے انڈیا کا ڈائرکٹر جنرل مقرر کیا۔ ۱۱۔ فروری ۱۹۰۲ء مین گورمنٹ انڈیا کا خرچ صرف تنخواہون کا ۳۰۰۰ پونڈ سے کم تھا اسی سال مین تمام لوکل گورمنٹون نے ۴۰۰۰ پونڈ خرچ کیا بس تیس کرور آدمیونکی نہایت خوبصورت اور قیمتی قدیمی عمارات مشرقی دنیا کے لئے گورمنٹ کی کل امداد سات ہزار پونڈ خرچ کی تھی اب گورمنٹ انڈیا ۲½ لاکھ روپیہ سالانہ اور لوکل گورمنٹین ۳ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرتی ہین یعنی ۷۰۰۰ پونڈ تھوڑا نہین ذقندین لگاکر زمانہ گذشتہ کی غلطیون کو پکڑ کر گورمنٹ اپنی قومی نیکنامی کے دھبہ کو مٹا رہی ہے۔

مین ایسے سولین کو جانتا ہون کہ جنھون نے انڈیا مین اپنی زندگی بسر کی ہے مگر کبھی تاج کو نہین دیکھا جب انکی ملازمت کی مدت ۳۵ سال کی ختم ہوئی تو انہون نے اسکا حج کیا۔ مین نے انڈیا مین تمام عمارات قدیمہ کو جو اُس کے ہر گوشہ مین موجود ہین نہین دیکھا مین اُن سندرناری کے مندرون مین بطور جاترون کے گیا لیکن فرض کے صنم کدہ مین مین بطور پروہت کے تھا کہ انکی مرمت کا حق ادا کیا۔

عمارتون کی چار صورتین ہین جنمین ہم کو محنت کرنی پڑتی ہے اول وہ عمارتین ہین جو یہہ چاہتی ہین کہ ان مین بحال کرنے اور برقرار رکھنے کی پولیسی برتی جائے اور اس مین بڑی ہوشیاری سے توجہ اسپر کی جائے کہ عمارت بنانے والے نے اپنی اصلی عمارت کیسی بنائی تھی اس مین جو چیز بالکل غارت ہوگئی ہے وہ نہ بنانی چاہیئے اور کوئی قطعی نئی چیز نہ تعمیر کی جائے۔ یہہ اصل اصول ہے کہ عمارت کے بحال کرنے مین جو نیا کام بنایا جاتا ہے وہ صرف پرانے کام کو دوبارہ

پیدا کرنا ہی نہین ہوتا بلکہ اسکا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اس لیئے دوبارہ داخل کیا جاتا ہی کہ قدیم عمارت بالقرینہ ہو جائے جہان مسلمانی طرز و انداز کی عمارتون کا مرکز تھا وہان ہم نے یہہ کام کیا ہے۔ ان عمارتون کی مرمت اور تعمیر کی ہے کہ جنمین مسلمان شہنشاہ و بادشاہ اپنی زندگی مین رہتے تھے یا مرنے کے بعد آرام کرتے تھے وہ عمارتون کے بنانے مین اُستاد تھے اب خود تاج اور اس کے کل حوالی نے کاریگرون کے ہاتھ سے فراغت پائی ہے اب اس کے پاس جانے مین خاک اڑتی ہوئی ویرانی اور گندے بازارون مین گذرنا نہین پڑتا۔ انکی جگہہ بڑا خوبصورت پارک بن گیا ہی مسجد و مقبرے دیکھتے اور سبزہ زار چوک جو عمارتِ عظیم سے اول آتے ہین یہ سب اب حتی الامکان تقریباً ایسی ہی بن گئے ہین جیسا کہ انکو شاہجہان کے معمارون نے بنایا تھا۔ تاج کے باغ کے احاطہ مین ہر عمارت کی بڑی احتیاط سے مرمت کی گئی ہے اور قدیمی نقشے ہم کو ایسے مل گئے کہ جنکے سبب سے ہم نے پانی کی نالیون کو اور پھولون کی کیاریون کو انکی اصلی حالت پر بحال کر دیا۔ آگرہ کی باقی عمارات مین بھی یہی کام کیا ہے۔ عماد الدولہ کے عمدہ پاکیزہ مقبرہ کو اور چینی کے روضہ کی پچی کاری کی کام کو قلعہ کے شاہی محلون کو اور اکبر کے عمدہ شہر فتحپور سیکری کو اور اس کے پاکیزہ مقبرہ کو سکندرہ مین ان سب مین کام شروع ہو گیا ہے انہون نے آہستہ آہستہ اپنے تنزل کی حالت سے اور بعض صورتون مین اجاڑ ہونے سے نکل کر اپنی اصلی کامل صورت پر عود کی ہے۔ قدیمی باغون کی پہلی اصلی صورت بنادی ہے اور پانی کی قدیمی نالیان صاف کی گئی ہین۔ پرانے کٹہرون و جنگلون کی جگہہ وہ نئے لگائے گئے ہین۔ سارا کام پچی کاری کا درست کیا گیا ہے جواہر جو اکھڑ گئے تھے وہ پھر لگائے گئے ہین۔ آگرہ کے ہنرمند کاریگرون نے ان کامون مین اپنا مذاق گرم کوشی کے ساتھ دکھایا ہے جو ان کے سابقین نے تین سو برس گذرے دکھایا تھا میرے مددگار کشادہ دل اور ترقی خواہ لفٹننٹ گورنر مسٹر میک ڈونیل صاحب اور جمیس لاٹوش صاحب بھی تھے۔ جب سے مین انڈیا مین آیا ہون چالیس پچاس ہزار پونڈون کے درمیان اس کام مین خرچ ہوئے ہین۔ ہر ایک روپیہ زمانہ گذشتہ کی تعظیم مین نذر اور حسانت بحال شدہ کو آئندہ کے لیئے عطا کیا گیا ہے۔ اس کام کے پورے ہونے مین

تین چار برس لگین گے تو پھر آگرہ دنیا کے لئے ایک موتی بن جائیگا جو بڑا بیش بہا ہوگا
دہلی اور لاہور مین ہم نے اسی قسم کی کوششین کی ہین اور کر رہے ہین اب شہدرہ مین جہانگیر
اسی قبر مین نہین پڑا ہوا ہے جسکے حال کی خبر نہ لی گئی ہو- دہلی مین اس کے دادا ہمایون کا
پھر احترام کیا گیا ہے - ملیٹری حکام نے منظور کرلیا ہے کہ دہلی کے قلعہ کی کل شاہی عمارتون کو
خالی کردین گے اس کے باغات اور شہنشاہون کی بیٹھکین پھر اپنی اصلی حالت پر آجائیگین -
اب مین نیچے کی طرف راجپوتانہ مین تم کو لیجاتا ہون اور اناساگر کے بندھ کے بحال ہونیکو
بتلاتا ہون کہ اس کی سنگین پشتہ بندی زندہ تھی اسپر جو سنگ مرمر کے مکانات بنے
وہ کیا گر گئے تھے یا حال کی ریسیڈنسی اس مین تھی اب وہ پھر اپنی لاثانی سادگی کے ساتھ
کھڑے ہوگئے ہین اور نیچے پانی مین اپنا عکس ڈال رہے ہین اب اس پروونس بنگال
مین تم کو بہت قریب اپنے گھر کے گوڑ اور پانڈو مین لاتا ہون جسکے بحال کرنے مین سرجان
وڈبرن نے میرے ساتھ ملکر بڑی اعانت کی - ایک سو بیس برس کا عرصہ گذرتا ہے
کہ گوڑ کے افغان بادشاہون کی قبرون کے پتھر کلکتہ مین سینٹ جان کے چرچ کے فرش
مین لگتے تھے پھر چند سال پیچھے یہہ تعجب خیز باقیات جنگل مین دب دبا گئین جس مین سے
وہ حقیقت مین مفت کاٹی جاتی تھین - اگر پبلک پورے واقف ہوتے کہ کیا ہو رہا ہے تو مالدہ
مین جسکے قریب وہ واقع تھین ایک سیر کا سفر فرحت افزا یہان سے ہوتا- کٹک کے قریب مینے
ہندوستان کے بھوبنیشور کے مندرون کو اور رہتاس گڑھ کے پہاڑی قلعہ پر جو بہت کچھ
تھے انکو بھی اسطرح بحال کیا - اب انڈیا کے دوسرے سرے پر ہندو راجدھانی وجی نگر
کے عالیشان کھنڈرون کی تمکو سیر دکھاتا ہون وہ بڑی حیرت انگیز یادگارین غارت شدہ
عظمت وشان کی ہین اور بیجاپور مین بھی تم کو لیجاتا ہون جہان وجے نگر کے برابر ایک تباہ شدہ
سلطانون کے خاندان نے یادگارین چھوڑی ہین اور وہ کچھ مستحکم نہین ہین اگر مجھے آج زیادہ
فرصت ہوتی تو مین تم سے درخواست کرتا کہ میری اس رہنمائی کو قبول کرو کہ کوہ آبو کے جینی
مندرون کے دروازون کے سنگ مرمر کے کامون کو اور جونپور کی مسجدون کی عالیشان
عمارتون کو دیکھو ان دونو کو ہم اس غفلت سے بچا رہے ہین جسنے بالفعل اسکے حصے خاک مین ملا رکھے ہین

اب مین تم کو خلیج بنگال کے پار لیجاتا ہون کہ راجہ منڈن کے قلعہ کو اور منڈلے کے محل کو دکھاتا ہون کہ اس مین کیا کیا چوبی ہال اور مکانات بنے ہوئے ہین جو بڑی احتیاط سے اسلیئے محفوظ رکھے گئے ہین کہ عبادت گاہون کے اور خانگی عمارات برما کے راجاؤن کے نمونے ہین ۔

دوسری صورت ہمارے کام کی یہہ ہوئی ہے کہ ہم نے عمارات کو ان ناپاک کامون کے استعمال سے بچایا ہے کہ جسکے سبب سے متبرک چیزون کی بے حرمتی ہوتی تھی اور انکو بحال کر کے کیا تو ان کے بنانے والون کے ہم مذہبون کو حوالہ کیا یا انکی محافظت مین کھکر خوب چوکسی کی اسکے کل کاغذات ہم اچھی طرح رکھتے ہین ۔ احمد آباد مین شیدی سید کی پاکیزہ نفیس مسجد مین جسکی پتھر کی جالی دریچی کاریان مشہور ہین ۔ مین نے تحصیلدار کی کچہری مین اول مرتبہ جاتے مین دیکھی تھین ۔ اب کچہری وہان نہین رہی لاہور کے محل مین موتی مسجد کے اندر مین شکل سے اس سبب سے گیا تھا کہ وہان خزانہ فرش کے نیچے صندوقون مین رکھا ہوا تھا ۔ اسکے گرد خشتی دیوار کھینچی ہوئی تھی ۔ آہنی دروازے لگے ہوئے تھے سنتری پہرہ دے رہا تھا وہ بھی خزانہ سے خالی کرائی گئی اب قلعہ کی چھوٹی خوابگاہ مین چرچ نہین ہے ۔ دیوان عام اب بارک نہین رہا ۔ اب لاہور ریلوے سٹیشن کے دائی انگا کی خوبصورت مسجد مین نورتھ ویسٹرن ریل کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کا دفتر نہین رہا مسجد مسلمانون کے حوالہ کر دی گئی بیجاپور مین ایک مسجد سے ڈاک بنگلہ مین نے نکلوا دیا دوسری مسجد مین جو برٹش پوسٹ اوفس کا قبضہ تھا اس سے خالی کرا دیا ۔ مدراس مین ایلورا کے مشہور قلعہ مین جو ایک مسجد تھی اب اس مین پولس کا معلم نہین رہتا ۔ اس قلعہ مین عالیشان منتا بم ایک ہندوؤن کا مندر تھا اب اسکی بڑی احتیاط سے خبرگیری کی جاتی ہے سو برس گذرے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اسکو جارج چہارم نائب السلطنت کی نذر کیا تھا مگر جب وہ جہاز مین لے جانے کے قصد سے رکھا گیا تو جہاز ڈوب کر تہ پر پہنچا ۔ پھر وہ سلحخانہ بنا اور آخر کو اس کے ستونون سے کمسریٹ کے بیل بندھتے تھے ۔ لکھنؤ مین ایک مسجد تھی جو برسون سے ڈسپنسری چلی آتی تھی اسکو بھی مین نے پھر مسجد بنا دیا ۔ احمد آباد جسکا ذکر ابھی مین نے کیا سنگ مرمر کی بارہ دری تھی وہ اب کمشنر کے گھر کے کھانے کا کمرہ نہین رہا ۔ منڈلے مین

اطلاع دی گئی ہے کہ برما کے راجاؤن کے قلمے کے تخت گاہون سے چرچ اور کلب علیحدہ کردی جائین برٹش قلمرو کی یادگارون کی نسبت جو پولیسی مین نے بیان کی اسکی تائید ہندوستانی والیان ملک نے بھی اپنی ریاستون مین کی نظام حیدرآباد کو مین نے جس کام کے کرنے کو کہا اسنے خوشی سے قبول کیا۔ مین یہ چاہتا تھا کہ اجنٹا اور ایلورا کے لئے یہہ کام باوصدی سے پہلے ہوجانا چاہئے اورنگ آباد مین اورنگ زیب کی بیوی کی قبر کے پاس صدہا برس سے قدیمی چینی مسی ظروف او فروش بہت سے پڑے ہوئے ہین جنکی کوئی خبر نہین لیتا۔ نظام نے انکی فہرستین بنوائین اور اسکو بہت احتیاط سے محفوظ کیا۔ مہاراجہ اودے پور نے چتوڑ کے پہاڑی قلعہ پر جو فتح و ناموری کے بروج ہین انکی مرمت کرانے کی خوشی سے منظور کیا ان مین ایک ایسا شکستہ حال ہے کہ مشکل ہے کہ وہ برسون تک سلامت رہے۔ مہاراجہ سیندھیا نے اپنے عالیشان قلعہ مین اس قسم کے کامون مین اپنے تئین مشغول کیا ہے۔ بھوپال کی بیگم نے جو سانچی ٹوپ کے لئے کرنا چاہئے تھا وہ کیا۔ دور کی ریاست دھار مین ایک بڑا پہاڑی قلعہ مانڈو ہے۔ وہ دنیا مین ایک عجیب قدرتی منظر ہے۔ وہ نربدا کے میدان سے ۵ اسو فیٹ اونچا ہے ۲۰ میل چکر کھاکر اسکی چوٹی پر پہنچنا ہوتا ہے۔ وہان مسلمانون کی عالیشان حصارون اور محلون اور قصرونکا ویران مجموعہ ہے۔ ریاست کے پاس اتنی دولت نہین تھی کہ وہ ان سب کامون کو انتظام کرسکتی اس لئے ہم اسکی مدد کرتے ہین۔ ان سب عمارتون کو عنقریب جنگل اور قدرتی انحطاط کھانے کو تھا اب مانڈو تھوڑے دنون مین اپنی اصلی حالت پر عود کریگا وہ ایک بڑا عالیشان مجموعہ شرقی عمارتون کی یادگارون کا ہے)

یادگارون کے قائم رکھنے کی ایک اور صورت بھی ہے جسکی امداد اس بل کا پاس ہونا اپنے ہاتھ سے کریگا۔ وہ صورت یہہ ہے کہ نادر اشیا اور دلچسپ چیزین میوزیم مین محفوظ رکھی جائین۔ دارالحکومت کے شہرون مین بڑے بڑے میوزیم ہین جنمین ایسی چیزون کا مجموعہ نہین ہے کہ کوئی اسکی قیمت نہ ہو مگر ان مین بہت سی چیزین ایسی ہوتی ہین کہ وہ اعضا بریدہ ہوتی ہین۔ ایسی مسخ ہوتی ہین کہ معلوم نہین ہوتین کہ وہ کیا ہین انکی فہرستین نہین انکی ترتیب بعض اوقات بڑی مکروہ ہوتی ہے۔ اب تک یہ دستور رہا کہ جو چیز عجیب و غریب ہاتھ لگتی وہ پروونس کے

صدر میوزیم مین بھیجی جاتی - لیکن اب مقامی چھوٹے میوزیم بنائے گئے ہین کہ جہان کی کوئی چیز نادر ہو وہ وہین رہے - وہان اسکی قدرشناسی زیادہ ہوتی ہے دوسری جگہہ جانے سے انکی قدرومنزلت کم ہوجاتی ہے - میرے اس بیان سے کونسل کے ممبرونکو ارکی اول اولوجی کی سایئنٹفک مستقل پولیسی کا خیال پیدا ہوگیا ہوگا اب گورنمنٹ اس بل کے پاس ہونے سے اسکی امداد چاہتی ہے اس امداد کرنے سے ہم سب ملکر اس فرض کو ادا کرینگے جو شاعرون کا وصناعون کا زمانہ گذشتہ کے موجدون کا ہماری ذمے واجب الادا ہے - جو پہلے لوگ ایجاد کرگئے ہین یا اپنے خیال سے بنا گئے ہین اسکا برقرار رکھنا اور اسکو غارت نہ ہونے دینا ہم پر واجب ہے اگر یہ کام ناتوان ہے مگر گرامی قدر ہے گو اس فرض کے ادا کرنے مین دیر ہوگئی ہے مگر وہ واجب الادا ہے -

ان دونو سپیچون کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ ان مین لارڈ کرزن نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے اپنے عہد فرمانروائی مین اس کام کو کتنا پورا کیا انہون نے اس کام مین فقط اپنا حصہ ہی نہین لیا کہ وہ اس باب مین سپیچین دیدین یا عام احکام جاری کردین بلکہ انڈیا مین کوئی قدیمی عمارت ایسی نہ تھی کہ جس مین لارڈ کرزن کے یہ کام نظر نہ آیئن کہ وہ عمارات کے باب مین اندازہ کر رہے ہین اور تخمینے کر رہے ہین - مرمت یا از سر نو تعمیر کے مفصل نقشے بنا رہے ہین اور اپنی لوکل ماتحتون کے دلون مین زمانہ ماضیہ کی تاریخ کے ادب کے جذبات اُٹھا رہے ہین - لارڈ کرزن نے کونسل کو مغل بادشاہون کے محلون اور مقبرون کے بحال کرنے کی اطلاع دی کہ آگرہ کے کاریگرون نے اپنی ہنرمندی اور استادی اور اپنا مذاق وہی دکھایا جو تین سو برس پہلے تھا انہون نے اس بات پر اکتفا نہین کی کہ زمانہ گذشتہ کی یادگارون کو از سر نو زندہ کرین بلکہ انہون نے ہندوستانی احباب کو یقین دلایا کہ اب تک ان کے ملک کے دیہات وقصبات مین ایسے آدمیون کا گروہ رہتا ہے کہ اگر انکو مزدوری امداد اور ترغیب تحریص دی جائے تو وہ آپ کے آباواجداد کے زمانہ کی عمدہ صنعتون کے برابر کام بنا سکتا ہے -

لارڈ کرزن نے آثار قدیمہ کی مرمت کراکے انڈیا کے ملک کو ایسا بنا دیا کہ سیاح یہان آکر یہ

یہ یقین کرتا ہے کہ کوئی ملک دنیا مین ایسا نہین کہ جس مین عمارات کا خزانہ ایسا بیش بہا
ہو جیسا کہ انڈیا مین مین دلی مین دیکھتا ہون کہ جو عمارتین پہلے خاک مین ملی جاتی تھین اب انپر
وہ رونق آگئی ہے جو پہلے تھی - پھران عمارتون کی مرمت نے دل ستان بنادیا - ہمایون کے مقبرہ کے
صحن کے حوضون کے مرمتون نے اور اس کے گرداگرد چمنون نے عیسے خان کے مقبرہ
کی مرمت نے اور قلعہ کے دیوان خاص کی آراستگی نے اور اسکی اور عمارتون کی درستی نے
پرانے قلعہ کی مسجد کی مرمت نے اس شہر کو دنیا کے لئے سیرگاہ بنا دیا -

دسوین اصلاح تعلیم اور یونی ورسٹی

انڈیا مین جب سے انگریزی عملداری کا آغاز ہوا اس مین مغربی تعلیم کی ترقی کبھی ایسی نہین
ہوئی جیسی لارڈ کرزن کے عہد ہفت سالہ مین ہوئی اس کے ثبوت کے لئے مین
اول گورنمنٹ کی تعلیم کی مختصر تاریخ لکھتا ہون -

ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی ابتداء حکومت مین یہہ نہین جانا کہ ہندوستانیون کا تعلیم کرنا
بھی اسکا ایک فرض ہے اسوقت انگلستان مین بھی گورنمنٹ یہہ نہین سمجھتی تھی کہ رعیت کی
تعلیم کرنا بھی اسکے فرائض مین سے ایک فرض ہے رعیت اپنی تعلیم کا خود بندوبست کرتی تھی
یہ خیال تو آخر نصف صدی مین پیدا ہوا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تعلیم کا انتظام ایسا
ہونا چاہیئے کہ کل قوم تعلیم پائے -

سرکار کمپنی کو بہت دنون تک تامل رہا کہ وہ ہندوستانیون کی انگریزی تعلیم کو منظور کرے
سنہ ۱۷۹۳ء مین سرکار کمپنی کو نیا چارٹر فرمان ملتا تھا جس مین ولبرفورس صاحب نے ان دو فقرونکے
داخل کرنے کی درخواست کی کہ انگلینڈ سے انڈیا مین اسکول ماسٹر بھیجے جایا کرین اسپر کورٹ
آف پروپرائیٹرز مین ایسی مخالفت ہوئی کہ دو فقرے چارٹر مین داخل نہ ہونے پائے - اس
موقع پر ڈائرکٹرون مین سے ایک نے کہا کہ ابھی امریکہ ہمارے ہاتھ سے ہماری اس بیوقوفی
کے سبب سے نکل گیا ہے کہ ہم نے وہان کالج اور اسکول قائم کئے تھے پھر یہ بیوقوفی کرنی
ہندوستان مین سزاوار نہین ہے اگر ہندوستانیون کو کسی طرح کی تعلیم پانی منظور ہو تو وہ

انگلنڈ مین انگریزی تعلیم پائین ایسی تاریک زمانہ مین یہہ وارن ہیسٹنگز ہی کی روشن ضمیری تھی کہ انہون نے کلکتہ مین ۱۷۸۱ء مین مسلمانون کی تعلیم کے لئے مدرسہ قائم کیا اور اسکو یہہ توسیع دی کہ اس مین ہندو پنڈت اور یوروپین طلبہ بھی تعلیم پائین ۱۷۹۲ء مین بنارس مین لارڈ کارنوالس وائسرائے گورنر جنرل ہند نے ہندوؤن کی تعلیم کے لئے سنسکرت کالج جاری کیا۔ ان دو کالجون کے جاری کرنے سے سرکار کا مطلب یہ تھا کہ مولوی و پنڈت انہین قانونی تعلیم پا کر اس قابل ہو جائین کہ وہ انگریز ججون کو انفصال مقدمات مین اپنے فتوے اور بیوستھا دینے سے معاون ہون۔ ۱۸۲۴ء مین لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل کے عہد مین کلکتہ مین سنسکرت کالج اور ۱۸۳۵ء مین اور لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل کے عہد مین مڈیکل کالج اور ۱۸۳۶ء مین حاجی محمد محسن کے روپیہ سے ہگلی کالج جاری ہوئے۔ حاجی صاحب نے ایک لاکھ چھپن ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی تعلیم کے لئے وقف کی تھی۔ گورنمنٹ کا میلان رعایا کی تعلیم کی طرف کچھ نہین ہوا۔ ۱۸۱۳ء مین پہلی دفعہ برٹش گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ سالانہ تینون احاطون کی تعلیم کے لئے منظور کیا اسکے خرچ کرنے مین بھی دس سال یعنی ۱۸۲۳ء تک التوا ہوا اسی اثناء مین مشنریون نے دیسی زبان کی تعلیم کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور اس کے ساتھ ہندوستانیون کو انگریزی زبان بھی سکھانی شروع کی۔ بنگال مین دو شخص ایک مسٹر ڈورڈ ہیر صاحب جو کلکتہ مین گھڑی ساز تھے اور علم سے بے بہرہ مگر علمی کامون مین ذہن رسا اور طبع صائب رکھتے تھے اور دوسرے راجہ رام موہن رائے تعلیم کے لئے بسر گرمی سعی کرنے لگے۔ ۱۸۱۵ء مین انہون نے چند دوستون کو اس مشورہ کے لئے جمع کیا کہ ہندوستانیو کی عقل و شعور و خصائل کی ترقی دینے کے لئے کیا تجاویز و تدابیر کرنی چاہیئے راجہ رام موہن رائے نے یہ تجویز پیش کی کہ وید کے کلمات قدسیہ طلبہ کو سکھائے جائین مگر ڈورڈ ہیر نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک انگریزی اسکول یا کالج قائم کیا جائے جسمین ہندوستانی لڑکون کو انگریزی زبان کی تعلیم ہو اس مطلب کے لئے انہون نے ایک سرکیولر جاری کیا اس کے سبب سے سربرآوردہ انگریزون کو تعلیم پر توجہ ہوئی اور

سر ہائیڈ ایسٹ چیف جسٹس نے ۱۸۱۶ء میں یوروپین اشرافوں اور ہندوستانی معززین کی مجلس منعقد کی۔ سب نے بالاتفاق یہ تجویز منظور کی کہ ایک مدرسہ جاری کیا جائے جسکا نام ہندو کالج رکھا جائے اور اس مین شریف قوموں کے لڑکے انگریزی زبان سیکھا کریں ہندوستانیوں اور انگریزوں کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ اس تجویز کو عمل مین لائے۔

۱۸۱۸ء کے شروع مین یہ کالج جو زیادہ تر اسکول تھا جاری ہوا۔ بنگال مین کیا بلکہ ہندوستان مین یہ اول کالج تھا جسمین انگریزی زبان کی تعلیم کا آغاز ہوا۔

پارلیمنٹ کے ایک لاکھ روپیہ تعلیم کے لئے عطا کرنے کے دس برس بعد بنگال گورنمنٹ نے ایک کمیٹی پبلک انسٹرکشن مقرر کی اس کمیٹی نے آگرہ اور دہلی مین مسلمانوں کے لئے کالج جاری کئے جنمین سنسکرت کی جماعتین بھی شامل تھین ۱۸۱۸ء مین گنگا دھر شاستری نے علی گڈھ اور متھرا کے ضلعوں مین تعلیم کی ترقی کے لئے دیہات وقف کئے اسکے وصیتنامہ کے موافق ۱۸۲۳ء مین آگرہ کالج کھولا گیا اور سنسکرت اور عربی کتابوں کے چھاپنے کا ایک وسیع انتظام کیا اور یوروپین سائنس کو ان زبانوں مین ترجمہ کرنا شروع کیا۔ اس کمیٹی نے ہندو کالج کلکتہ کو اس کے چھ برس قائم ہونے کے بعد گرینٹ عطا کی جسکے سبب سے اسکا مفید اور کامیاب ہونا یقینی ہوگیا۔

مونٹ سٹوورٹ الفنسٹن انگریزی تعلیم کو بہت عزیز رکھتے تھے وہ ۱۸۲۰ء مین بمبئی کی پبلک میٹنگ کے پریسیڈنٹ تھے انہون نے انگریزی تعلیم کی ترقی کے لئے ایک سوسائٹی مقرر کی اور اس کے واسطے پچاس ہزار روپیہ کی گرینٹ حاصل کی کہ وہ اس سے کتابین چھپوائے اور بیش قیمت کتابین خریدے۔ سولہ برس تک اس سوسائٹی کے ذریعہ سے دیسی زبانوں کی تعلیم جاری رہی۔ بمبئی مین جو ۱۸۳۲ء مین تعلیم کی بابت تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہان ۱۷۰۵ مکاتب تھے جنمین ۳۳۱۵۳ طلبہ درس پاتے تھے۔

الفنسٹن صاحب نے یہ تجویز کی کہ بمبئی مین ایک کالج نوجوان سویلین اور ہندوستانی افسرون کی تعلیم کے لئے قائم کیا جائے مگر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائرکٹرون نے اس تجویز کو نامنظور کیا۔ بمبئی مین ۱۸۲۴ء مین انگلش اسکول جاری ہوا اور ۱۸۳۴ء مین الفنسٹن کالج کھولا گیا

جو انگریزی تعلیم کے بانی کی یاد دلائیگا - مدراس مین ۱۸۲۸ء مین مشنریون کے چند مدرسے
جاری تھے ان مین گورنمنٹ کچھ امداد نہین کرتی تھی

پاچی آپا ایک ہندو اپنی بہت بڑی جائداد مذہبی کامون کے لئے پن کر گیا - اس جائداد سے بموجب اس کے
وصیت نامہ کے مسٹر نورٹن اڈووکیٹ جنرل مدراس نے ستر اسی لاکھ روپیہ وصول کیا
اور اس روپیہ سے ایک سنٹرل کالج جاری کیا گیا اس جائداد کے اہتمام کے لئے ہندوستانی
ممبرون کا بورڈ مقرر ہوا - پاچی آپا کا کالج اب تک بڑا کامیاب کالج ہے -

سر چارلس ٹریولین کی مساعی جمیلہ سے دلی مین انگلش کالج مقرر ہوا -

ہندوستان مین مکولی صاحب کے آنے سے انگریزی زبان کی تعلیم مین تازہ جان پڑ گئی - انکی
اعانت اور مدد سے لارڈ ولیم بینٹنگ نے رزولیوشن مورخہ ۷ - مارچ ۱۸۳۵ء پاس کیا جسکا
منشا یہہ تھا کہ مدارس مین انگریزی زبان مقدم اور برتر قرار دی جائے - کمیٹی پبلک انسٹرکشن
مین ممبر بڑھائے گئے اور اسکے پریسیڈنٹ مکولی صاحب مقرر ہوئے اور رادھا کانٹ
دیب اور رسوموی دت اور نواب تہور جنگ تین ممبر مقرر ہوئے جو اس زمانہ مین بڑے ممتاز
و سرافراز و معزز شریف تھے -

لارڈ ولیم بینٹنگ کی انگریزی زبان کی تعلیم کی اشاعت پر جو نظر التفات تھی وہ انکے جانشین
لارڈ الین برا کی نہ تھی جو ۱۸۴۲ء مین گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے وہ تو انگریزی زبان کی تعلیم کے
اثر سے بڑے بدظن تھے انہون نے ایک دفعہ ملاقات مین دوارکا ناتھ ٹاگور سے کہا کہ اگر ہندوستان
مین انگریزی زبان کی تعلیم ہو جائے تو ہندوستانی ہم کو تین مہینے سلطنت نہ کرنے دین تو
دوارکا ناتھ ٹاگور نے جواب دیا کہ آپ تین مہینے کہتے ہین مین کہتا ہون کہ تین ہفتے راج نہین
کرنے دین - لارڈ الین برا کے جانشین لارڈ ہارڈنج مقرر ہوئے جو بڑے مدبر و دانشمند تھے
انہون نے بنگال پر مختلف اضلاع مین سو مدارس دیسی زبان کے جاری کر دیئے تاکہ یہ دیسی
زبان کی تعلیم انگریزی زبان تعلیم کی تمہید و بسم اللہ ہو اور ایک بڑا مشہور رزولیوشن پاس کیا
کہ سرکاری ملازمت کے لئے ان ہی مدارس کے طلبہ انتخاب ہوا کرین - مدبران ملکی کے درمیان
اس باب مین بڑے مباحثے رہے کہ ہندوستان مین اشاعت تعلیم دیسی زبانون کی

ذریعہ سے ہو یا انگریزی زبان کے ذریعہ سے آخر کار اسکا فیصلہ سر چارلس وڈ (جو پیچھے لارڈ ہیلی فیکس ہوئے) کے اس مشہور مراسلہ نے کر دیا جو ہندوستان کی تعلیم کی بابت بھیجا تھا۔ انہون نے اس نظام کو مان لیا جسکی بنیاد ہٹنگ و ہارڈنج نے رکھی تھی اس مراسلہ نی دیسی زبان کی ادنے تعلیم سے لیکر انگریزی زبان کی اعلے تعلیم تک کے لئے کل قواعد منضبط کر دئے۔ مراسلہ مذکور مین تحریر تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان مین یونیورسٹیان قائم ہون جو باقاعدہ آزاد تعلیم کی معاون ہون اور ڈگریان (اسناد فضیلت) طلبہ کو عطا کرین جو انکی آرٹ اور سائنس کی لیاقتون کو ثابت کرین اور جو طلبہ امتحانون مین اونر کے ساتھ پاس ہون اونکو اونر کی ڈگریان دین"۔ کونسل آف ایجوکیشن نے اس مراسلہ کے موافق لنڈن یونیورسٹی کے نمونے پر ان کے بننے کی تجویز کی جو اس ملک کے مناسب حال نہین۔ لارڈ کیننگ نے کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی یونی ورسٹیان قائم کین جبین مراسلہ مذکور کے موافق نظام اب تک چلا آتا ہے۔ ہر ضلع مین انگریزی زبان کی تعلیم کے لئے ایک اسکول جاری ہوا دیسی زبانون کے مدارس مین اور لڑکیون کے اسکولون مین گرینٹ ان اڈ (روبیہ کی اعانت سرکاری) ملنے لگا۔ ایک ڈپارٹمنٹ پبلک انشٹرکشن (سرشتہ تعلیم) اور اسکے ساتھ انسپکٹرون کا سٹاف مقرر ہوا۔ غرض کل ملک مین مدرسون کا جال بچھ گیا جس مین دہاتی اسکولون سے لیکر اعلے درجہ کے کالج تک داخل تھے۔ طلبہ کو وظیفے ایسے ملنے لگے جس سے مفلس آدمیون کے لڑکے یونی ورسٹی کے امتحانون مین داخل ہونے لگے۔

۸۳-۱۸۸۲ء مین لارڈ رپن نے ایجوکیشن کمیشن (تعلیم کا کمیشن) اس غرض سے مقرر کیا کہ ۱۸۵۴ء کے مراسلہ لارڈ ہیلی فیکس مین جو سکیم لکھی ہے اسکی تکمیل کی جائے۔ کمیشن نے تمام ملک مین دورہ کیا ہر پروونس مین شہادتین بھی لین اور تعلیم کی اصل حقیقت دریافت کی اور اسکے نقصونکو تبلایا اور ایسی سفارشین کین کہ جنسے اعلے اسکولون اور کالجون مین اپنی مدد کرنے کا اصول وسعت پائے ابتدائی تعلیم کے لئے گورنمنٹ زیادہ توجہ کرے اور مسلمان جو گورنمنٹ کی تعلیم کو ناقص سمجھکر تعلیم سے بے بہرہ رہے اور اور قومین جو تعلیم سے مستفید نہین ہوئین انکے لئے ایسی تجویزین کرین کہ تعلیم سے بہرہ یاب ہونے لگین خاصکر مسلمان۔ کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ یہہ تھا کہ گورنر جنرل

سے کونسل نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس مین ابتدائی تعلیم کی زیادہ تاکید کی کہ وہ اعلے درجہ کی تعلیم کے ساتھ قدم بقدم چلے - خلاصہ یہ ہے کہ کمیشن کی تحقیقات اور گورنمنٹ کے رزولیوشن کا نتیجہ یہ تھا کہ ہندوستانی اپنی تعلیم مین خود زیادہ توجہ کرنے لگے - بڑے بڑے کالج اور بہت سے اسکول انہون نے اپنے روپے سے قائم کئے - مسلمانون نے انگریزی تعلیم سے مستفید ہونا شروع کردیا -

ہندوستان مین لڑکون کی تعلیم کے ساتھ لڑکیون کی تعلیم کا قدم بقدم چلنا اس لئے دشوار ہے کہ یہان انکی شادیان اکثر دس اور چودہ برس کی عمرون کے درمیان ہوجاتی ہین ان کا تعلیم پانا سخت مشکل ہے - اس مشکل کام کے حل کرنے مین ڈرنک واٹر بیتھون ممبر کونسل گورنر جنرل نے بسم اللہ کی کہ کلکتہ مین ایک لڑکیون کا اسکول قائم کیا اور ایک لاکھ روپیہ اپنی گرہ سے اس مین خرچ کیا آج یہ اسکول لڑکیون کا ایسا کالج ہے کہ جس مین لڑکیان تعلیم پاکر یونی ورسٹی مین امتحان دیکر کامیاب ہوتی ہین اور ڈگریان پاتی ہین - یہان کی یونی ورسٹیون نے لندن یونی ورسٹی کا طریقہ عورتون کی ڈگری دینے کا اختیار کیا ہی اب تعلیم کی اس مختصر تاریخ کے لکھنے کے بعد مین یہ تحریر کرتا ہون کہ تعلیم کے باب مین لارڈ کرزن نے کیا کیا نیشنل کونگریس کا تعلیم یافتہ گروہ اصلاح پولس کے رزولیوشن سے برافروختہ خاطر ہورہا تھا کہ اصلاح تعلیم کے رزولیوشن نے اسکی برافروختگی پر روغن ڈالدیا - رزولیوشن جو پولس اور زر مالگزاری اور محصولون سے متعلق تھے وہ تعلیم یافتہ گروہ سے چندان تعلق نہین رکھتے تھے لیکن یہ اصلاح تعلیم کا رزولیوشن خاص انکی ذات سے تعلق رکھتا تھا وہ ہر شہر و قصبہ مین انکو چونکاتا تھا - متوسط درجہ کے تعلیم یافتہ تو نظام موجودہ تعلیم سے فائدہ اٹھانے والے بہت سے ہین اور جو تعلیم کے زینے کی اوپر کی سیڑھی پر چڑھے ہوئے ہین وہ تھوڑے ہین ان کے سوا ہندوستانیون کے جم غفیر ایسا ہے کہ اسنے آزاد تعلیم کو چھوا بھی نہین وہ اپنی قدیمی جہالت و وحشت اور اوہام پرستی مین مبتلا ہے انکو اصلاح تعلیم کے رزولیوشن سے کچھ مطلب و غرض نہین - تعلیم کی ارزانی نے طلبہ مین کسی علم مین تبحر پیدا ہونے نہین دیا مگر ہان گورنمنٹ کی ملازمت کے لئے بڑے بڑے لائق فائق

ملازم پیدا کر دئے۔ ہندوستانی اپنے تمام دماغی قوا کو گورنمنٹ کی ملازمت کی لیاقت پیدا کرنے مین صرف کرتے ہین پس جو لوگ اس ملازمت حاصل کرنے مین کامیاب ہو جاتے ہین تو انکا منورتھا سدھ ہو جاتا ہے تمنا دلی بر آتی ہے اس ملازمت کے کامون کی کثرت کے سبب سے انکو کسی بڑے علم کے بڑہانے کے لئے فرصت نہین ملتی گورنمنٹ کے پاس اسقدر عہدے کہان ہین کہ وہ لایق تعلیم یافتہ آدمیون کو ان پر مقرر کرے اسلئے تعلیم یافتہ آدمی بیکار رہتے ہین انکی تعلیم مین کرمنگ (دماغ مین مضامین کا ٹھوسنا) کا زبون نظام پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے کل قوا ذہنیہ مین سے صرف حافظہ کو کام مین لاتے ہین انکو اپنی بلند ہمتی اور جاہ طلبی وخود بینی کے موافق نوکریان نہین ملتین اس لئے وہ گورنمنٹ سے ناراض ہو جاتے ہین اور گورنمنٹ کے بدگو اور عیب چین وبدسگال ہو جاتے ہین ان مین مایوسی کے غل مچانے کی قابلیت ہوتی ہے مگر کسی مفید کام مین اپنے علم کے لگانے کی قابلیت نہین ہوتی وہ انگریزی زبان کو لکھ اور بول سکتے ہین جسکے سبب وہ بادہوائی اخبار نویس ہو جاتے ہین یا اس سے وکیل ومختار وغیرہ ہو جاتے ہین جنکو روٹی آدھے پیٹ کے لئے ملتی ہے اس سبب سے کاشتکارون کے .... مفلس گروہون مین اس مفلس گروہ کا اور اضافہ ہو گیا انگریزی زبان کے جو اعلے درجہ کے تعلیم یافتہ ہین ان کے پیچھے جاہ طلبی کا مرض استسقا کی طرح لگا ہوا ہے کہ کبھی تشنگی بجھتی نہین وہ دو دعوے کرتے ہین ایک یہ کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہ ہین وہ خیر خواہی یہ ہی کہ وہ اپنے تئین جانتے ہین کہ ہم اپنے ملک کے حالات سے بہ نسبت انگریزون کے زیادہ واقف ہین اس واقفیت کی وجہ سے معاملات ہند کے انتظامات بہ نسبت انگریزون کے اچھی طرح کر سکتے ہین اگر گورنمنٹ ان کو اپنے کامون مین شریک کرتے تو وہ اسکو ایسی نیک تدابیر بتلائین کہ انگلنڈ اور ہند دونو نہال ہو جائین اور برٹش گورنمنٹ کو انڈیا مین پھر کوئی جوکھون اور خوف باقی نہ رہے۔ اگر وہ ہماری صلاح یہ نہ مانینگے تو دیکھ لینگے کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ ہندوستانیون نے اپنے ساتھ کیا کیا ہے جو ہمارے ساتھ کرینگی وہ اپنی سلطنت نہین رکھ سکتی تو ہماری سلطنت کیا رکھ سکیگی اگر اسکے ہاتھ مین

سلطنت کے اختیارات گئے تو وہ اسکا حال بھی اپنی سلطنت کا ساکریگی۔ آپ تو ڈوبے ہین ولے تجھکو بھی لے ڈوبین گے ؎ تو با خویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری۔ بخدا گر واجب آمد ز تو احتراز کردن ٭ یہ کیونکر گورنمنٹ کی سمجھ مین آسکتا ہے کہ ہندوستانی تعلیم یافتہ ہند کے انتظامات ملکی مین ہمارے ساتھ شریک ہوکر اعلے عہدون پر معمور ہوکر انگریزون سے اچھا کام کرین گے۔ وہ انگریزون ہی کے سکھائے پڑھائے ہین ؎ کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد۔ مگر ہنوز جائے استاد خالی۔ اصل جڑ انگریز مین ہندوستانی تعلیم یافتہ انکے شاخ اور پتے ہین شاخ وپتون کو کیونکر تقدیم جڑ پر ہوسکتی ہے۔

دوسرا دعوے انکا یہ ہے کہ ہم اپنے ملک کے محب صادق ہین۔ یہ زبانی ادعا ہے آج تک کوئی انہون نے اپنے ملک کے لئے کام ایسا نہین کیا کہ مفلس آدمی چار آنے سے سوا چار آنے کمانے لگتے یا ان کے واسطے کوئی اور آسایش کا سامان مہیا کیا ہوتا وہ فقط اس محبت ملک کو اپنے عروج اور جاہ طلبی کا بہانہ بناتے ہین اور ٹٹی کی اوجھل مین شکار کھیلتے ہین وہ اپنے وطن کی محبت کی زبانی لن ترانیان مارتے ہین کوئی عملی کام وطن کی بھلائی کا نہین کرتے اس بہانہ سے حکام اعلے تک انکی رسائی ہوتی ہے جسکے سبب سے انکو اپنی لیاقت کے جوہر دکھانے کا اور اسسے فائدہ اوٹھانے کا موقع ملتا ہے۔ وہ انگلنڈ مین جاتے ہین اور سکرٹری آف سیٹٹ اور ارکین سلطنت سے ملاقاتین کرتے ہین اخبارون مین انکی لیاقتون کی شہرت کے دھرے اڑتے ہین اور جب اپنے وطن کو واپس آتے ہین تو سٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے لڑکے انکی سواری کے واسطے گھوڑا بننے کو اور ہزارہا آدمی پھول نچھاور کرنے کو موجود ہوتے ہین۔ اگر کوئی پوچھتا ہے کہ ولایت سے آپ اپنے اہل وطن کے لئے کیا ارمغان لائے تو وہ کچھ کہتے نہین لوگ یہ سمجھتے ہین کہ وہان ہمارے ان بھائی بندون کا معزز ہونا ہمارے لئے بڑا ارمغان عزت ہے۔ بڑے افتخار سے انکی قابلیتون کی تعریف اخبارون مین کی جاتی ہے کہ ولایت مین فلان مجلس مین انہون نے سپیچ دیا۔ گورنمنٹ ان دونو دعوون مین مدعیون کو سچا نہین جانتی۔ پہلے دعوے مین جانتی ہے کہ خود بینی جنھون نے انکو دیوانہ بنا رکھا ہے۔ اور دوسرے دعوی مین شہرت طلبی جاہ جوئی کے نشہ نے بدمست

کر رکھا ہے مگر اس ہڑبنگ چیخ و پکار مین بعض آدمیون کے اپنے پو بارہ ہو جاتے ہین بعض فقرا کے فرقِ ملامتیہ مین داخل ہو جاتے ہین کہ گورنمنٹ سے جتنی دفعہ سزا پاتے ہین یا ان پر لعنت ملامت ہوتی ہے اُسیقدر انکی عزت زیادہ ہو جاتی ہے۔ مرغی کے انڈون کی طرح انگریزی تعلیم کے انڈون سے بھی بہت سے مرغ پیدا ہو گئے ہین۔ اب مین لارڈ کرزن کے سپیچ لکھتا ہون جس سے تعلیم کا حال آئینہ کی طرح روشن ہو جائیگا۔

ایجوکیشنل کانفرنس

ستمبر ۱۹۰۱ء مین شملہ مین لارڈ کرزن نے ایجوکیشنل کونفرنس کو جمع کیا تاکہ ہندوستان کی تعلیم کی ہر فرع کی اصلاح کی تدابیر پر وہ مباحثہ کرے اس مین گورنمنٹ کے اراکین اور انڈیا کے ہر پروونس کے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن اور کالجون کے پرنسپل موجود تھے۔ اس کونفرنس کا اجلاس دو ہفتہ تک ہر روز ہوا جس مین لارڈ کرزن ہر اجلاس مین پریسیڈنٹ تھے اور انہون نے بہت سے رزولیوشن پاس کئے جو ان اصلاحون کی بنیاد تھے جو چار برس مین تجویز ہوئین اس کونفرنس کے روبرو لارڈ کرزن نے اپنے سپیچون مین وہ اصلاحین بیان کین جنکا ہونا وہ چاہتے تھے ان کا نیچے بیان کیا جاتا ہے۔

انڈیا مین جو تعلیم کا نظام بالفعل موجود ہے اسکی تحقیقات کی طرف گورنمنٹ نے توجہ کی ہی مین نے تم کو اس لئے بلایا ہے کہ میری اپنے صلاح و مشورہ دینے سے امداد کرو۔ جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون کسی باب مین مین نے اخفا کی پولیسی کو نہین اختیار کیا تعلیم کے باب مین بھی مین کسی امر کا مخفی رکھنا نہین چاہتا۔ مین کونفرنس کے روبرو ان امور کو بیان کرتا ہون جنکی تحقیقات کرنی مجھے منظور ہی۔ آپ سب صاحب تعلیم کی جزئیات و کلیات سے واقف ہو کر اپنے ساتھ باہر والے آدمیون کو بھی شریک کر لین تاکہ اس مشکل سوال کے حل کرنے مین آسانی ہو اور اس مین بے غرض شہادتین بھی داخل ہو جائین۔ ہم ستر برس سے ایشیائی رعیت کو تعلیم دے رہے ہین اس سے مراد میری یہ نہین ہے کہ اس تعلیم سے پہلے ہندوستان مین کوئی تعلیم نہین تھی مگر اسکا ظرف نہایت

تنگ تھا وہ دنیوی تعلیم سے زیادہ تر دینی تعلیم کا رنگ رکھتی تھی۔ وہ خیالی تھی اور مفید عملیات سے خالی تھی اس مین بالکل سائنٹفک نظام نہ تھا اور وہ خاص مردون کے لئے تھی۔ اب یہ تعلیم غائب ہوگئی ہے اور اس کے قایم مقام وہ تعلیم ہوئی جو مبنی ہے۔ لارڈ مکولی کی یادداشت ۱۸۳۵ء پر اور کورٹ آف ڈائرکٹرز کے مراسلہ مورخہ جولائی ۱۸۵۴ء پر اور کمیشن تعلیم ۱۸۸۲-۸۳ء کی رپورٹ پر اور گورنمنٹ کے رزولیوشنون پر جنمین میرا رزولیوشن اکتوبر ۱۸۹۹ء بھی داخل ہے۔ ان مین انڈیا کی تعلیم انگریزی کی تمام ناقصون کے۔ اولوالعزمیون کے۔ کامون کے پورا ہونے کے۔ غلطیون کے اور امیدون کے نوشتے موجود ہین۔ اب ہم اس منزل پر پہنچ گئے ہین کہ اس نئی صدی مین اسپر نظر ثانی کر کے یہہ فیصلہ کرین کہ آیندہ ہمکو کیا کرنا چاہئے بہت سے زبردست صائب الرای اس اپنے یقین کو چھپانا نہین چاہتے کہ انکی رائے میں تعلیم کا تجربہ غلط اور اسکا نتیجہ منحوس و شامت زدہ ہوا ہے۔ جب ارا سس پر طعن و تشنیع اسپر ہوئے کہ اسنے انڈا دیا جس سے اصلاح دینی پیدا ہوئی تو اسنے کہا کہ مین نے تو مرغی کا انڈا دیا تھا لوتھر نے اسکو سے کر لڑتا ہوا مرغ پیدا کیا۔ مین یقین کرتا ہون کہ یہی حال انگریزی تعلیم کے بہت سے عیب و صواب بینون کا ہے کہ وہ یہہ خیال کرتے ہین کہ انگریزی تعلیم نے دماغ اس وضع کے اور خصلت اس قطع کی پیدا کی جو بے ڈول اور بید ڈھنگے۔ تربیت سے متنفر۔ بے چین و بے صبر بعض صورتون مین یقینی بدخواہ گورنمنٹ ہین مین نے اپنے تئین ہمیشہ اس فرقے سے بچائے رکھا ہے جو سب چیزون کو برا جانتا ہے۔ اب بھی مین اسسے اپنے تئین بچاتا ہون۔ مین ہمدردی ان لوگون کے ساتھ نہین رکھتا جو اپنے ہی ہاتھون کے کئے ہوئے کامون پر غمزدہ ہو کر روتے ہین اور بر کردہ خود پشیمان ہوتے ہین۔ ہمکو تعلیم کے نیک و بد دونو دیکھنے چاہئین۔ میرے نزدیک ان دونو مین آپس مین مقابلہ نہین ہو سکتا غلطیان اور بھول چوک ہوئی ہین جنکی درستی اور اصلاح کے لئے آج ہم بیٹھے ہین۔ کامیابیان بھی ہمکو بہت ہوئی ہین جنکا اندازہ ہم نہین کر سکتے۔ تعلیم نے بے اصل خام خیالیان اور نصف تعلیم یافتہ آدمی بہت پیدا کئے ہین۔ مگر مین یہ یقین واثق رکھتا ہون کہ پون صدی کی انگریزی تعلیم نے ایک جماعت کے عقلی اور اخلاقی پیمانے کو بڑھا دیا ہے مجھے اپنے ملک مین

شرمندہ ہونا پڑے اگر مین یہ خیال کرون کہ ہم اس پیمانے کی اور بڑھانے کی قابلیت نہین رکھتے۔

آج میرا یہ فرض ہے کہ تعلیم کی ضعیف باتون پر بہ نسبت اسکی جوہر ذاتی کے زیادہ تر توجہ دلاؤن یہ بات جب حاصل ہوگی کہ آپ اس بات کو نظر غور سے دیکھین کہ تعلیم مین کہان اور کیونکر غلطیان داخل ہوگئی ہین ان غلطیون مین سے بعض فاش تو سطح کے اوپر پڑی ہوئی نظر آئینگین۔ جیسے یہ کہ ہم نے انگلش نمونون کی غلامانہ تقلید کرکے یہان تعلیم کو شروع کردیا اور اس رنگ مین اب تک ہم ڈوبے ہوئے ہین مثلاً ہم نے یہ خیال کیا کہ انڈیا مین فقط لندن یونیورسٹی کی نقل اتار کر یونیورسٹی بنانے سے ہم وہ سب باتین ہندوستانیون کو سکھادینگے جو یونیورسٹی سکھایا کرتی ہین۔ پچھلے زمانہ مین ہم نے یوروپ کی تعلیم کی چھوٹی چھوٹی باتونکی نقل اُتاری اسکو کافی جانا کہ ہندوستانیون کو انگریزی پڑھانی پہلے اس سے شروع کرادی کہ وہ اپنی زبان سے اچھی طرح واقف ہون۔ پھر اس کے علاوہ ہم نے یہ مان لیا کہ مغربی ذہانت کے لئے جو مضامین علمی مناسب ہین وہی ہندوستانیون کی ذہانت کیلئے موزون ہین اور جیسی کہ انگریزی زبان کی اصطلاحات اور لغات و محاورات کو انگلش لڑکے سمجھتے مین ایسے ہی ہندوستانی پھر اسپر طرہ یہ چڑھایا کہ انگریزی تعلیم ہی کو گورنمنٹ کی ملازمت کا رستہ بنایا اور تعلیم کا معیار امتحانون کو ٹھیرایا۔

مین یہ دیکھ رہا ہون کہ برائی کی اصل یہی ہے جسکے دور کرنے کے لئے مین نے آپ صاحبون کو بلایا ہے اس باب مین کچھ اور زیادہ کہونگا۔

ڈائرکٹر تھرنگ مرحوم جو بڑے معلمون مین سے ایک تھا اسنے ایک دفعہ یہ کہا کہ ایک زندہ سے بذریعہ دوسرے زندہ کے تبرے زندہ کو زندگی منتقل کرنے کا نام تعلیم ہے۔ مین ڈرتے ڈرتے اس بات کو منھ سے نکالتا ہون کہ جو تعلیم کی تعریف اوپر کی ہے اُسے انڈیا مین ہم نے پورے طور پر نہین کیا ہتر زندگی (تعلیم) ہمارے ہاتھون مین تھا ہم نے اس کے زیادہ افشا ہونے کو خاص حدون تک روکا نہین بلکہ اس کے آلات و صورت و تراکیب و اس عطیہ کے پانے والون مین چھان بین نہین کی۔ نہایت مہذب ملکون مین حد سے

زیادہ امتحانات ہوتے ہین جنکا لازمی نتیجہ کرمینگ (محدود وقت مین امتحان مین پاس
ہونے کے لیئے دماغ مین عقلی خوراک کا ٹھونسنا بذریعہ استاد کے یا اپنی محنت کے) ہے
اب وہ عموماً خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انڈیا مین اس کرمینگ کو ہم نے
اتنا بڑھا دیا ہے کہ مین نے کسی ملک مین سوا رچین کے کہین اور اسکو نہین دیکھا ہم
اپنے لڑکون کا امتحان بچپن سے انکے عہد شباب تک لیتے ہین اور ایک پاس
(امتحان مین کامیاب ہونے کی سند) انکے سامنے رکھتے ہین اور انسے کہتے ہین کہ
اس پاس سے بہتر کوئی چیز تمہاری زندگی کے لیئے نہین ہے جب مین سوچتا ہون کہ
ہمارے اسکولون اور کالجون کے ہزارون لڑکے اپنا خون پانی اس لیئے کرتے ہین
کہ ایک بے تعداد امتحانون کے سلسلہ مین انکو اتنے نمبر فیصدی حاصل ہوجائین کہ وہ
پاس ہوجائین تو مجھے یہ تماشا کچھ کم افسوس ناک اس تماشے سے نہین معلوم ہوتا کہ
کوئی تبت مین دیکھتا ہے کہ وہان کے راہب اپنے تپسا کے چرخ کو کل کی طرح ہمیشہ پھراتے
ہین جنہین سے بار بار ایک ہی آوازین نکلتی ہین جو تپسا کرنے والے کے دلمین تھوڑے ہی
معانی لیجاتی ہین مگر وہ انکو یہی سمجھتا ہے کہ وہ اسکی نجات دائمی پر حاوی ہین۔ مین امتحانونکے
نتائج کا بیان اتنا کرنا نہین چاہتا جتنا اس اثر کا جو امتحانون کے فدایون پر ہوتا ہے یہی
انکی اصل تنقیح ہے اگر قومی ذہانت کا ستیاناس ملا کر اچھے منصف یا وکیل یا کلرک پیدا کیئے
تو اس سے کچھ فائدہ نہین حاصل ہوتا۔ کوئی قوم فقط حافظہ کے نشو ونما دینے سے میزان
عقل مین وزنی نہین ہوسکتی۔ حافظہ منجملہ قوا دماغیہ کے ایک قوت ہے مگر وہ کل دماغ نہین
ہے لیکن اسپر بھی ہم اپنے طلبہ سے حافظہ کی اس فن کی کسوٹیون کو کام مین لایا کرین جو
حافظہ کی امداد خاص قواعد اور احکام کے موافق کرتا ہے اور دماغون مین علم ہندسہ و
علوم طبعیہ والجبرا و منطق کے سحر کے لفظون کو یہانتک ٹھونسا کرین کہ کامیاب امتحانون کے بعد
ان مین سیکڑون نہین بلکہ ہزارون راہ ہی مین مرجائین اور جو جیتے رہین وہ بی اے کی
ڈگری کے میدانون مین نمودار ہون۔ معلم اسی اصلی غلطی مین متعلمون کو اپنے ساتھ لے جاتے
ہین اور بجائے اسکے کہ جو طلبہ انکے سپرد ہوتے ہین وہ ان کے صرف عقلی و اخلاقی استعدادونکے

بروے کار ظاہر ہونے پر خیال کرین وہ بالکل طلبہ کے فیصدی پاس ہونے پر اور نتائج امتحان
کی فہرستون پر بالکل مصروف ہوتے ہین - یہی وہ نالی ہے جس سے ہندوستانیونکی
تعلیم کو پہلے اس سے کہ وہ کیچڑ مین لتھڑ ٹھہر رہ کر سوکھ جائے ہم کو نکالنا چاہئے اگر ہم نکال سکین
مین اور سوالات پوچھتا ہون جنکے جوابات مین اپنی مرضی کے موافق بتلانا نہین چاہتا - مین نے
پہلے کہا ہے کہ ہم ستر برس سے ہندوستانیون کو تعلیم کر رہے ہین اگر ہم نے بہت
کام کر لیا ہے تو کیا اس سے وہ ترقی ہوگئی ہے جسکو پہلے سے سوچا تھا اور کیا ہم آگے چل رہے
ہین؟ کل آبادی مین سے ۵ ۴ لاکھ آدمیون کو ہم تعلیم دے رہے ہین تو کیا یہ تناسب مناسب ہے؟
ہم نے آخر سال مین تعلیم مین پبلک فنڈس سے ۱۱۴۰۰۰۰ پونڈ بمقابلہ فیس و عطیات تیرہ لاکھ
۶۰ ہزار پونڈ کے خرچ کئے ہین - کیا یہ گورنمنٹ کی امداد کافی ہے؟ یا اسکا زیادہ ہونا چاہئے
تعلیم کے بارے مین کیا کوئی کلیہ پولیسی گورنمنٹ کی ہے؟ اگر ہے تو کیا وہ مشاہدہ مین آتی ہے
اور کونسا انجن اسکو چلا رہا ہے؟ کیا کوئی کماحقہ نگرانی اس وسیع زور آور انجن کی جو ترقی (رفتار)
پیدا کرتا ہے ہو رہی ہے - یا جب اسکی بھٹی کو پوری خوراک دیدی جائے تو بغیر اسکے کہ اسپر
کوئی اختیار رکھا جائے اسکے پیتے چلتے اور اسکی پسٹن روڈ اوپر نیچے اٹھتی بیٹھتی رہیگی؟
مین کہتا ہون کہ ان سوالون کا جواب جیسا مین چاہتا ہون نہین دے سکتا - چونکہ مجھے
ان مین گمراہی معلوم ہوتی ہے بعض صورتون مین قوت ایسی رائگان گئی ہے کہ جس مین
گورنمنٹ پر بھی الزام لگانے سے باز نہین رہ سکتا - مین مشاہدہ کرتا ہون کہ نظامون مین
آپس مین جنگ پیکار ہے جنکا انصاف اس نظم و نسق مین نہین ہوسکتا جو جدا جدا پروونسون
و خطون کی مقامی حالتون کے موافق ہو - یہ تمنا قابل تعریف سمجھی جاتی تھی کہ ہیڈ کوارٹرس
کی سنٹرلی لی زیشن سے بچین اس لئے ہم نے چھوٹی چھوٹی حکومتین قائم کردین جنکی
صورت قلمرو مین ہفتگانہ سلطنت انگلنڈ کی سی ہوگئی تھی جنکا انتظام آزادانہ تھا یکسان نہ تھا
اسے مجھے عبرانی ججون کا زمانہ یاد آیا کہ بنی اسرائیل مین کوئی بادشاہ نہ تھا - ہر یک آدمی اپنی
مرضی سے وہ کام کرتا تھا جسکو وہ اپنے نزدیک نیک جانتا تھا - ہمارا انتظام تلون مرونت
و ملائمت رکھتا تھا - اسکی آدھی قوت زائل ہوجائیگی اگر وہ مشترک اصول پر یا مشترک مقصد پر

نہ چلایا جائیگا۔ تعلیم کے باب مین گورمنٹ کی مداخلت کتنی ہونی چاہئے اسپر مباحثہ مین پیچھے کرونگا
مگر جو کچھ اوپر بیان کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مین اس بات کے ماننے مین ذرا تامل
نہین کرسکتا کہ تعلیم کی جوابدہی بادشاہی گورمنٹ کے ذمے ہونی چاہئے۔ مین ہندوستان کی
رعایا کی تعلیم کو ایسا ہی سنٹرل گورمنٹ کا فرض جانتا ہون جیسا کہ شہرون کی پولس کے
انتظام کا اور اہل شہر سے محصول لینے کا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ وہ تو اور ماتحتون کے
ہاتھ مین دئے جاسکتے ہین لیکن گورمنٹ اس رعایا کی زندہ خیر خواہی (تعلیم) سے اپنی ذاتی
جوابدہی کو نہین چھوڑ سکتی۔

ان تمہیدون کے بعد مختلف سوالات حل کرنے کے لیے پیش کرتا ہون جنمین سے اول
سوال انڈیا کی یونی ورسٹیون کا ہے۔ انڈیا کی یونی ورسٹیون کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ
نورس ثمر ہین ۱۸۵۴ء کے تعلیمی مراسلہ کے جس مین بڑی وسیع اور فیاضانہ پولیسی اختیار کیگئی
تھی۔ لنڈن یونی ورسٹی کے نمونہ پر کلکتہ اور مدرس اور بمبئی مین اول یونی ورسٹیان قائم
ہوئین۔ پچھلے زمانہ مین اسی نمونہ کے مشابہ کچھ تھوڑا سا فرق رکھتی ہوئی الہ آباد اور لاہور مین
یونی ورسٹیان قائم ہوئین۔ آیندہ زمانہ مین اس فہرست کی توسیع شائد ہو مگر مین بالفعل
تعداد کو بڑھانا نہین چاہتا بلکہ انکی قابلیت پر انی استعداد کو استحکام دینا چاہتا ہون جو شخص
ولایت کی پرانی یونی ورسٹیون کی حقیقت حال سے واقف ہے وہ تعجب سے دیکھیگا کہ یہان
کی یونی ورسٹیون کی حالت وہان کی یونی ورسٹیون کی حالت سے کوئی مناسبت و مشابہت
نہین رکھتی۔ یہان کی اور کیمبرج واوکسفورڈ کی یونی ورسٹیون مین زمین آسمان کا فرق ہے
وہان ان مین سے ہر ایک یونی ورسٹی سے بہت سے کالج متعلق ہین جو پاس پاس ایک ہی
مقام مین ہین۔ ہر کالج اپنے اپنے طلبہ و فیلو و استاد اور اپنے مقامی مکانات رکھتا ہے
یونی ورسٹی کے لکچرون مین سب کالجون کے طلبہ شریک ہوتے ہین۔ ان کالجون پر یونیورسٹی
یہ اختیار رکھتی ہے کہ ان کے امتحانات لے اور ان کے لکچرون کے لئے پروفیسر مقرر کرے
اور ان کے فنڈس اور انتظام پر اپنا عمل دخل رکھے

اب دیکھئے کہ انڈیا کی یونی ورسٹیون کی حالت وہان کی یونیورسٹیون کے حال سے

کیا اختلاف رکھتی ہے - یہان ان سے ایسے کالج متعلق نہین جو ایک مقام مین ہون بلکہ بعض
ان مین سے ایک پروونس مین بھی نہین ہوتے کلکتہ یونی ورسٹی سے متعلق کالج دور
دراز فاصلہ پر سیلون و برہما مین واقع ہین - کالج مین طلبہ کے رہنے کے لئے مکانات نہین
ہوتے وہ کلاسون اور لکچرون کے لئے کمرون اور بے بورٹریون کے مجموعی ہوتے ہین -
یونی ورسٹی ایک ممتحن جماعت ہے جو امتحانات مین سوالات کے کاغذات جوابات لکھنے
کے لئے رکھ دیتی ہے - یونی ورسٹی کے اجزا کالج نہین ہوتے - وہ کالج آپس مین کوئی اتحاد کی
رشتہ مندی نہین رکھتے نہ وہ یونیورسٹی کا فرزندانہ ادب بجالاتے ہین - کالج آپس مین محاسدت
رکھتے ہین اور ایک دوسرے کے رقیب ہوتے ہین - ہر ایک اپنی جداگانہ روش پر چلتے ہین - یہ امر
طنزاً کہا جاتا ہے کہ اس کے لکچرار ان کے استاد نہین ہوتے بلکہ رسد رسان ہوتے ہین کہ
ایک آرٹکل (تجارت کی کوئی چیز) خریدارون کے کلاس (جماعت) پاس پہنچا دیتے ہین - اس
آرٹکل کو ایجوکیشن کہتے ہین - یہ آرٹکل فروش خریدارون کے روپیہ رکھنے کی چوکی کے اوپر نہین
کھڑے ہوتے بلکہ ڈسک کے پیچھے - اس بیان مین مبالغہ ہے مگر اس مین سچ کا بھی ایک
دانہ ہے - اگر اس عمل کو ایجوکیشن کہتے ہین تو وہ اصلی معنی کے اعتبار سے آموزش علم نہین -
وہ ذہن کے بعض رخون کو روشن کرتی ہے مگر وہ گلرخون کی استعداد کو بروے کار ظاہر
نہین ہونے دیتی - سکھانے والی یونیورسٹی اور امتحان لینے والی یونی ورسٹی کے اوصاف
آپس مین متغائر ہوتے ہین اور انکو ہندوستان کا جغرافیہ اور ہندوستانیونکی خصوصیات
زندگی اور زیادہ انکے متغائر ہونے کو مبالغہ سے دکھلاتے ہین - اب سوال یہ ہے کہ کیا
ہم یہ نہین کرسکتے کہ مغربی یونی ورسٹیون کے بعض فوائد اور تاثیرات کو انڈیا کی یونیورسٹیون
مین پہنچا دین ؟ - یہ سچ ہے کہ پورا کام ایک ہی لمحہ مین نہین ہوسکتا کہ ہم ایک قلم کے ڈوبے
مین انڈیا مین کیمبرج اور اوکسفورڈ کی یونی ورسٹیان پیدا کردین - ہنوز یہ ملک اس تجربے کے لئے
تیار نہین - ان کے لئے طلبہ یہان موجود نہین نہ وہ ہندوستان کے مناسب حال ہین -
انکے واسطے فنڈس مہیا نہین ہوسکتے - مگر یہ ممکن ہے کہ ان مزاحمتون کو ہم دور کردین جو انکو
تکمیل کی تحصیل کے درجہ سے باز رکھتی ہین تیس برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ جن اختیارات

قانونی کے دینے سے پرانی یونی ورسٹیون سے انکار کیا گیا تھا وہ انکی چھوٹی بہنون کو دئے گئے وہ پروفیسرون ولکچرارون کو مقرر کر سکتی ہین لیکن کلکتہ اور بمبئی اور مدراس کی یونی ورسٹیون کو یہ قانونی اختیارات نہین دئے گئے۔ یہ سچ ہے کہ کوئی ممانعت اسکی نہین ہے کہ کوئی پروفیسر شپ اور لکچرر شپ پرائیویٹ نہ مقرر کر سکے چنانچہ کلکتہ یونیورسٹی مین ٹاگر لا پروفیسر شپ اور مسٹر گوپال باسو ملک فیلو شپ ہین یہ ایسے عطیات کی مثالین ہین مگر وہ یونی ورسٹی کی بنیادین اس معنی کر نہین ہین کہ انسے یونیورسٹی کو انپر اختیار حاصل ہو گیا ہو اور نہ کسی یونی ورسٹی کے کورس مین انکے لکچرون کی حاضری داخل ہوئی۔ مین اب یہہ نہین کہتا کہ سکھانے والی یونی ورسٹی کے بنانے کے قانونی آسانیان پیدا کی جائین تو انسے فائدہ اٹھایا جائیگا۔ الہ آباد اور لاہور یونی ورسٹیون نے اب تک اس قانونی استحقاق سے جو انکو دیا گیا تھا فائدہ نہین اُٹھایا۔ نہ مین اسوقت یہ کہتا ہون کہ انڈیا مین تعلیم اپنی استعداد بروے کار ظاہر کرنے مین اس حد تک پہنچ گئی ہے جو اسکی اصل ترقی ہو لیکن یہ تصور مین آسکتا ہے کہ کسی وقت مین ایسی نیک ساعت آجائے کہ اس تمنا کو پیدا کر دے کہ اور مقامات کی طرح انڈیا مین بھی یونی ورسٹی کے مدارس اور یونی ورسٹی چیر کے قائم کرنے مین دولتمند و متمول اپنی دولت اور عطیات کو عطا کرین اور آہستہ آہستہ بتدریج ایسی ترقی ہو کہ وہ انڈیا کی یونی ورسٹیان اعلے درجہ پر ایسی پہنچ جائین کہ وہ یونیورسٹی کے لقب کی مستحق ہو جائین اور یونیورسٹی کے کورسون سے باہر اصلی کامون کے لئے انعامات اور سکالرشپون کی بنیادین اسی جانب مائل ہون۔ اگر اس وقت یہ ممکن معلوم ہوا کہ ایجوکیشنل پور (تعلیمی قوت) جو بہت سمتون مین منتشر اور پراگندہ ہو رہی ہے اسکو ہم مرکز اور متحد بنا رہے ہین اور ممتحن نظام سلسل لکچرون کا یونیورسٹی کی بعض متعلقہ کالجون مین کر رہے ہین تو مین خیال کرتا ہون کہ ہم کو جو کرنا چاہیئے وہ کچھ کر رہے ہین کہ ان جنگ جو ذرات مین جو آپس مین لڑ رہے ہین زیادہ تر اتحاد پیدا کر رہے ہین اور اعلے درجہ کی تعلیم مین عمدہ تکمیل کی روح پھونک رہے ہین یہ بات ہے کہ ہماری پیشقدمی ایسی آہستہ و سست ہوگی کہ میری کسی ذاتی راے پر بھروسہ و تکیہ نہین ہو سکتا۔ مین ان

باتون کی طرف اشارہ کرتا ہون کہ مناسب تدابیر کی جائین اور بڑے شہرون کے کالجون مین جو ہوسٹل اور بورڈنگ ہوس ہون انکی خوب نگرانی کی جائے۔ جب تک رسیڈنشل کالج یعنی ایسے کالج جنمین سب طلبہ رہین تیار نہ ہو جائین یہ ہوسٹل اور بورڈنگ ہوس تقریباً ان کے منشاء کو کام دینگے بہت سے باپ ایسے ہین کہ اپنے بیٹون کو کالج کے کورس مین شریک ہونے کے لئے اس سبب سے نہین بھیجتے کہ ان کو یہ خوف ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شہرون کے اندر بود و باش کرکے کون کی مصاحبت اور معاشرت ہوگی جسے انکا اخلاق بگڑ جائیگا۔ جب کالجون کے ساتھ ایسی عمارات بورڈنگ ہوسون اور ہوسٹلون کی بنجائینگی تو پھر باپ کا یہ خوف بہت کم ہو جائیگا اور طالب علم کو بہت جلد فائدہ اپنے ہم راہیون سے حاصل ہونے لگے گا اور اگر بورڈنگ ہوسون کا انتظام اچھا ہوگا تو اسکی زندگی مین روحانی آرام اپنی گرد کی چیزون سے پیدا ہوگا۔ اسواسطے مین کونفرنس کو اس مطلب کی طرف توجہ دلاتا ہون۔

اب مین انڈین یونی ورسٹی کی گورمنٹ کا ذکر کرتا ہون جس سے میری مراد سینیٹ اور سنڈی کیٹ کی ساخت اور ترکیب سے ہے مین اس کہنے سے ذرا نہین جھجکتا ہون کہ اس باب مین اصلی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔ ایجوکیشن جو پیش کی گئی اس کے نیچر کی اور نظام کی جو بنانے کے لئے کیا گیا خطائین ابھی بیان کی گئین جنکے سبب سے یونی ورسیٹون کی کسیقدر ناکامیابی ان کے بنانے والون کی پوری امیدون مین مایوسی پیدا کی۔ ان خطاؤن کے الزام سے اگزیکیوٹو اتھورٹی یعنی سینٹ اور سنڈی کیٹ بری نہین ہوسکتی جب کوئی ان اصول کو معلوم کریگا جسپر یہ حکومت قائم کی گئی تھی اور ان چشمون کو جانے گا جنسے وہ لبریز ہوئی تھی تو اسکو کوئی حیرت اور تعجب کا سبب نہین ہوگا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مختلف سینٹ کی قوت کے مدارج اسطرح متفاوت ہین کہ الہ آباد مین ۸۲ لاہور مین ۱۰۴ اور کلکتہ مین ۱۸۰ مدراس مین ۱۹۷ بمبئی مین ۳۱۰ فیلوز ان مین ہین۔ تعداد مین اس نیر مناسبت کے لئے کوئی کافی معقول وجہ نہین ہے۔ سوا اسکے ان فیلوز کی جماعتین مختلف طرح سے مختلف تناسب سے بنائی گئی ہین کثرت سے ان مین ایسی ہین کہ بہت مشکل سے وہ اٹھتی ہین انکو تکلیف ہوتی ہی اور سب پر یہ تکلیف ہے کہ وہ تعلیم کے شوق و اثر یا علم کے معیار کے موافق نہین مقرر ہوئے بلکہ

ذاتی یا ملازمت کے امتیاز و اعزاز کے سبب ہے - مین یہہ نہین کہتا کہ یہہ کوئی اچھی بات نہین ہے کہ یونی ورسٹی کے فیلوز مین ایسے باہر کے بزرگ و معزز آدمی ہون کہ جن سے یونی ورسٹی کی کارروائیون کو اعزاز و احترام حاصل ہو اور وہ علمی باتون کو اس مقام سے دیکھین جو علمی باتون سے خارج ہین اس مین سب میری راے سے متفق ہون گے لیکن تم مین سے ہر یک یہہ بات جانتا ہے کہ یہہ اصول اپنی حد سے بہت پرے نکل گیا ہے بیسیون فیلوز ایسے مقرر ہوئے ہین کہ وہ کبھی سینٹ کے پاس آنکر بالکل نہین پھٹکتے اور ممکن ہے کہ ایک یا دو دفعہ دس سال مین اس طرح سے وہ آئین کہ کوئی فیلو اپنی پارٹی کے کسی بڑی معاملہ مین مدد کے لئے انکو پکڑ کر لیجائے - فیلو ہونا ایک خطابی اعزاز سمجھا جاتا ہے وہ کوئی تعلیمی انعام نہین سمجھا جاتا - سینٹ مین کثرت سے ایسے فیلوز ہین کہ انکو سکھانے کا علمی تجربہ نہین ہے غالباً وہ تعلیم مین عارضی دلچسپی رکھتے ہین اور اپنر کبھی اعلے درجہ کے آدمی بالاد ست نہین مقرر کئے گئے - عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے مرتب کرنے مین فی نفسہٖ تعلیم کی غرض سے زیادہ تر اور اغراض پر خیال کیا گیا ہے اگر ہم انتخابی فیلوز دیکھین تو اسی طرح کی بوقلمونی انکی تناسب مین ان کے انتخاب کے طریقون مین اور ان کے نتائج مین پائین گے -

بعض صورتون مین سٹی ٹیوٹ (آئین) کے موافق انتخاب ہوتا ہے بہت سی صورتون مین فیلوز فقط عنایت سے منتخب ہوتے ہین انکی تعداد ون مین بتفصیل ذیل جدا گانہ صورتین ہین لاہور مین ۷ مدراس مین ۱۶ ابمبئی مین ۱۸ کلکتہ مین ۲۲ الہ آباد مین ۱۴ بعض صورتون مین سینٹ انتخاب کرتا ہے اور صورتون مین گرے جیواٹیس (یونیورسٹی کے سند یافتہ) بعض اوقات یہ انتخابات موقت یعنی اوقات معینہ پر ہوتے ہین اور اور بیچ مین وقفے دے دیکر - اب اگر سنڈیکیٹ کا امتحان کیجے جو یونی ورسٹیون کا اصلی حکمران فرمانروا ہے تو اسمین بھی اسی طرح کی ہم شکلی نہ پائین گے کہ وہ ایک صورت کا ہے جس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اور بھی زیادہ ناپسندیدہ نتائج پیدا ہوتے ہین الہ آباد اور لاہور مین ان کارپوریشن کے ایکٹون کے موافق سنڈیکیٹس مقرر ہوتے ہین - (ان کارپوریشن اس جماعت کو کہتے ہین جو گورنمنٹ کے حکم سے مقرر کیجائے) پرانی

یونی ورسیٹون مین کوئی سٹی ٹیوسنڈے کیٹون کے مقرر کرنے کا نہین ہے مگر پروونشل کمیٹیان ہین جو اصلی ان جماعتون کی ساخت سے پیدا ہوئی ہین (پروونشل کے معنی اس کمیٹی کے ہین جو خاص کام کے لئے چندروزہ مقرر کی جائے) وہ مقرر کرتی ہین ۔ زیادہ پرانی یونی ورسیٹون مین سنڈی کیٹس کی تعداد ۹ یا ۱۰ آدمیون کی سوا وائس چنسلر کے ہوتی ہے بمبئی مین ۱۴ تعداد ہے کلکتہ مین انکی تعداد کی کوئی شرط سوا اس کے نہین ہے کہ فیکلٹیز انکے مقرر کرنے مین خودمختار ہے جتنی چاہے مقرر کرے مگر ایک اکیلے تعلیم کے افسر کو انپر بالادست مقرر کرے ۔ الہ آباد اور لاہور مین تعداد زیادہ ۱۸ اور ۲۰ ہے انکے واسطے بای لاز (دستورالعمل) کے موافق یہ ضرور ہے کہ ان مین خاص تعداد کے آدمی وہ ہون جو تعلیم کا کام کر رہے ہون ——————— مین نے فیلوز اور ایلکٹڈ (انتخابی) فیلوز اور سینٹ اور سنڈی کیٹ کا نام اوپر لیا ہے مین یہ حجت نہین کرتا کہ سب جگہہ انکی تعداد مین یا تناسب مین ریاضیہ ساوات یکسان ہو ۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ ہر شخص پر اور ہر چیز پر ایک سانچے مین ڈھلنے کے لئے سختی کی جائے اور زور لگایا جائے مگر اس کے برخلاف مین یہ کہتا ہون کہ بالفعل کوئی نظام موجود نہین ہے اور اس عدم موجودگی کی کوئی تائید بھی نہین کر سکتا اور اسکا میلان یہ ہے کہ بہت سے اشتباہ اور مخالفت پیدا کرے جسپر مین نے افسوس کیا ہے ۔ کلکتہ یونی ورسٹی کے آخر کون وو کیشن مین مین نے اپنی سپیچ (تقریر) مین کچھ ہدایات کین ہین ۔ مین یہ سمجھتا ہون کہ انپر اصلاح موقوف ہے ۔ چونکہ ان ہی پر ہمارا مباحثہ مبنی ہے اس لئے مین انکو بالاجمال بیان کرتا ہون کہ ہمارے لئے ان باتون کی چھان بین کرنی ہوگی کہ آیا کثیر التعداد سینٹ کی معتدل تعداد کرنی چاہئے ایا انپر ماہرین تعلیم کی کافی تعداد کارفرما کے آلات رکھنے چاہئین ۔ آیا فیلوشپ کی ایسی عزت ہونی چاہئے کہ وہ ایک مدت کے بعد ختم ہو جائے اور پھر اسکی تجدید ہو سکے آیا اس کے واسطے سینٹ کے جلسہ مین حاضری کا معیار مقرر ہونا ضرور ہے ۔ انتخابی فیلوز کے واسطے ہم کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس معلے وگران بہا استحقاق کو کسی سٹے ٹیوری (قانونی) بنا پر قائم کرنا پسندیدہ ہوگا ۔ اگر ایسا ہو تو انتخاب کرنے والی جماعت کی اور انتخاب ہونیوالے امیدوارون کی کیا لیاقتین اور قابلیتین ہونی چاہئین ۔ اور فیلوشپ کی معاد کیا مقرر ہونی چاہئے ۔

سنڈی کیٹ کے باب مین ہمکو سوچنا چاہیئے کہ آیا ان جماعتون کو جنکے پاس بالفعل سٹے ٹیوٹری قبولیت نہین ہے یعنی کوئی قانون اسکے تسلیم کیئے جانے کا نہین ہے انکو یہ سٹے ٹیوٹری قبولیت دی جائے اور سینیٹ کی طاقت کے متناسب انکی تعداد واجب کیا ہونی چاہیئے انکی خاص خدمات کیا مقرر ہونی چاہیئن کہ وہ بجالائین وہ کونسی چال چلین جن سے یہ تحقیق ہو جائے کہ یہ موثر اور کار پرواز کمیٹیان ہین جنکے ہاتھ مین عملاً یونی ورسٹی کی گورنمنٹ ہے اور وہ مناسب تعداد ماہرین تعلیم کی رکھتی ہین جو انکو اس منزل مقصود کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو سب تعلیم دوست اپنے خیال مین رکھتے ہین -

یہہ سب سوالات بڑے ضروری اور بکار آمد ہین - مین ان مین سے ایک پر بھی اپنی خود رائی سے نکلا نہ بات کہنے کی جرأت نہین کرونگا - لیکن یہ وقت مجھے ایسا اچھا مل گیا ہے کہ جیسا مین مستند ومعتمد اسے سے مشورہ لے سکتا ہون ایسے ہی جمہور کے ان خیالات کا امتحان کر سکتا ہون جو آجکل مروج ہین - مین خیال کرتا ہون کہ ان دونو باتون سے ایسی اصلاح کر سکون گا جو مقبول انام ہوگی - یہہ ہماری کوششین اس لئے ہونگین کہ تعلیم جو بیڈول اور کھوکھلی ہو رہی ہے انتظام اور باقاعدگی داخل کرین اور آیندہ کے لئے اسکے واسطے ایک کل تیار کرین جو زیادہ سائینٹفک اور موثر و کار پرواز ہو -

یونی ورسٹی کی ساخت کی ترقیان میدان تحقیقات کے تھوڑے حصہ کو گھیرتی ہین وہ تو فقط انتظام کے آلات ہین انکا خیال خواہ نخواہ اس فطرتی تبدیلی پر لیجاتا ہے کہ جس نظام کے موافق وہ انتظام کر رہے ہین انکا مطالعہ کیا جائے - مین اس کونفرنس کے سامنے یہ سوالات پیش کرتا ہون کہ یونی ورسٹی کا معیار جسکا قائم رکھنا اسکا کام ہے وہ کتنی اونچا ہے یا ناحق نیچا ہے؟ وہ ایسے راستہ پر چل رہا ہے کہ جس سے وہ اعلے ہو یا اسکا میلان الٹا چلنے پر ہے؟ انٹرنس امتحانات کے واقعات اصلی کیا ہین؟ اور بی - اے اور ایف اے کے امتحانون کے واقعات اصلی کیا ہین؟ یہ سوالات ایسے ہین کہ انکا علم مجھے اتنا نہین کہ کوئی بات یقینی کہہ سکون مگر جو واقعات اصلی مجھے معلوم ہوئے ہین انہون نے میرے دل مین شبہات پیدا کیئے ہین - ملک کے مختلف حصون مین شہادت ایسی مختلف ہی

کہ جس سے عام یہہ نقشہ بنتا ہی کہ محل خوف ہے - مجھے دریافت ہوا ہے کہ سال گذشتہ مین مدراس مین ۳۰۰۰، طلبہ نے انٹرنس کا امتحان دیا جنکو انکے ماسٹرون نے یہہ سرٹیفکٹ دیدیا تھا کہ وہ آگے تعلیم پانے کی لیاقت رکھتے ہین جنمین سے چار پانچوین حصے فیل ہوئے مین یہہ پوچھتا ہون کہ فائیل کورسز کی کیا قیمت رکھی گئی تھی - مجھے دریافت ہوا کہ کلکتہ یونی ورسٹی مین ۶۱۳۴ طلبہ نے یونیورسٹی کا امتحان دیا جنمین سے ۳۳۰۷ یعنی ۵۴ فیصدی پاس ہوئے اور فرسٹ آرٹ کا امتحان ۳۷۲۲ نے دیا تھا کہ ان مین سے ۱۲۰۸ پاس ہوئے یعنی ۳۲ فیصدی - بی - اے کا امتحان ۱۹۸۰ نے دیا جنمین سے ۳۷۰ پاس ہوئے یعنی ۱۹ فیصدی - سرسری طور پر یہہ کہا جاتا ہے کہ طلبہ جو یونی ورسٹی کورس ختم کرنے کی تمنا رکھتے ہین ان مین سے آخر کار ۱۷ مین سے ایک کو ڈگری ملتی ہے اور اور اس کورس کے حقیقت مین چلنے مین ۹ مین سے ایک کو - بس جب ایسے امتحانات کے نتیجے پیدا ہون تو میرے دل مین اس نظام کے موثر ہونے مین اور اس کے عیارون مین بعض شبہات پیدا ہوتے ہین - بعض آدمی یہ استدلال کرینگے کہ امتحانات سخت ہوتے ہین جسکے سبب سے اتنے طلبہ فیل ہوتے ہین تو مین استفسار کرتا ہون کہ کیا پہلے کی منزلین آسان نہین ہین -

مین جانتا ہون کہ یہ بات عام پسند نہین ہے کہ امتحان کا معیار بڑھا دیا جائے ہر طالب علم یہ چاہتا ہے کہ مین آگے بڑھون ہر کالج کی یہہ آرزو ہوتی ہے کہ جتنے زیادہ طلبہ بھیجے ممکن ہین انکو امتحان مین بھیجے - ہر معلم کی اپنی ذاتی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے طلبہ کو آگے بڑھائے - جو کالج ایک کار عظیم اور بلندی پر چڑھنے کے لئے بلند ہمتی کر رہے ہین انکی یہ ہمت شکستہ کریجائے یہانتک ہم سب ان باتون کو قبول کرتے ہین - جب مین معزز اخبارون مین پڑھتا ہون کہ یہ کوئی بات نہین کہ امتحان کا معیار اونچا یا نیچا ہے تو میرا پیٹ اپھر جاتا ہے - جب مین ملکہ معظمہ کی وفات کے بعد انکی یادگار بنانے پر متوجہ ہوا تو مجھ سے یہ درخواست کی گئی کہ انکی بڑی یادگار یہی ہے کہ امتحان کا معیار بالکل کم کردیا جائے - دوسرے روز مین نے اسکی دلیل یہ پڑھی کہ چونکہ کیمبرج یا اوکسفورڈ کے کم درجہ کے کالجون مین

میٹری کیولیشن (کالج کے داخلہ کا امتحان) کا معیار گھٹا ہوا ہے تو یہ کوئی بات نہین ہوگی کہ یہان بھی وہ گھٹا دیا جائے۔ ان دونو صورتون مین کوئی بعید تشبیہ بھی نہین۔ انگلنڈ مین ایک انڈر گرے جیوٹ ان امتحانون مین اس لئے پاس نہین کرتا کہ اسکو پبلک سروس (سرکاری نوکری) کی سند حاصل ہو وہ کالج مین بہت سی صورتون مین ان علمی درجون کے حاصل کرنے کی نسبت جنکا تتبع کرنا اس سے مطلوب ہوتا ہے زیادہ تر اس لئے جاتا ہے کہ وہان اسپر اخلاق اور صحبت کے اثر پیدا ہون جو یونی ورسٹی کے اندر رہنے کے نتیجے ہین یہ سب باتین بالکل اس ملک مین بے نام و نشان ہین۔

اس باب مین ہم کو ذلیل اور خود غرضی کے مقامون پر استادہ ہوکر نہ دیکھنا چاہئیے بلکہ تعلیم کے وسیع اور اعلے مقاصد کو مدنظر رکھنا چاہئیے۔ جس نظام کے معیارون مین تنزل کا خوف لگا ہوا اسپر جلد یا دیر کر زوال آ جاتا ہے ہم یہہ نہین چاہتے ہین کہ کالجونکے دروازے بند کردین یا انکے طلبہ کی تعداد گھٹا دین ہم تو انکی استعداد پیش نظر رکھنی چاہتے نہ تعداد۔ کیا یہہ کوئی سخت اندیشہ ہے جس سے مقابلہ کرنا اسطرح کہان تک پسندیدہ ہوگا کہ اسکول کورسون (کتب خواندگی) کو بڑھا دین یا انٹرنس کے امتحان دینے والونکی عمر کی ایک حد معین کردین یا پاس ہونے کے نمبرون کو بڑھا دین یہ باتین ہین جنپر مین تمہاری رائے جاننی چاہتا ہون لیکن ہماری رائے بنلنے کا قاعدہ یا محک اور پبلک کی وضع اس حالتین بیجا یا نہ خود غرضی اور خود مطلبی نہ ہو بلکہ بالکل تعلیم کی بہتری اور ہماری رعایا کی آیندہ نسلونکی ترقی ہو۔

یونی ورسٹی کی اصلاح کے متعلق سوالات عظیمہ ہین جنسے مین تم کو مطلع کرونگا لیکن ان کے سوا اور سوالات بھی ہین جو کچھ کم بکار آمد نہین جنکے بیان کرنے کے لئے مجھے اتنی فرصت ہے کہ بالاجمال انکا بیان کردون مین نے بیان کیا ہے کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ امتحانون کے معیارون کو بڑھا دین تو اسکی برابر کیا ہمارا فرض یہہ نہین ہے کہ کالجون کے الفلی ایشن یعنی یونی ورسٹیون سے متعلق کرنے کا معیار بڑھا دیا جاسکے؟ مین نے مختلف یونیورسٹیونکی نظامون کے طریقون کا امتحان کیا تو ان مین سے دو کو بھی یکسان نہ پایا اور بعض صورتون مین تو

اس کے اندر بڑی بے اعتنائی نے دخل پایا ہے - مین یہہ خیال کرتا ہون کہ ہمکو یونیورسٹی
کے ساتھ کالجون کے متعلق ہونے کے قبول کرنے مین بڑی توجہ اور غور کرنی چاہیے
اور ان کے ابتدائی معیار کے غور و پرداخت مین تحریکون کا محرک ہونا چاہیے - پھر جب
مین ڈگریون کے مسئلہ پر توجہ کرتا ہون تو سال گذشتہ مین مجھے اپنی یادداشت مین
لکھنے سے کچھ حیرت ہوتی ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ مین یہہ تجویز پیش
ہوئی اگر ان کے ڈگری یافتہ ممبرون مین سے کوئی فوجداری کے جرم کا مجرم قرار پائے
تو وہ خارج کیا جائے تو وہ نامنظور ہوئی مین یقین کرتا ہون کہ جس یونیورسٹی کا سینٹ
ایسا فیصلہ کرے وہ ملامت کا مستحق ہے اب مین پھر ایک دفعہ پوچھتا ہون کہ کیا اعلے
معیار مقرر کرنا ہمارا مقدم سنجیدہ فرض نہین ہے ؟
معیارون کا مرتفع کرنے کے مطلب کا ماحصل یہہ ہوگا کہ بالفعل جو معیار موجود ہین وہ سب
ایک سے متماثل ہو جائین - یہ بات پسندیدہ نہین معلوم ہوتی ایک یونیورسٹی کی ڈگری کا
پاس و لحاظ زیادہ کیا جائے اور دوسری یونیورسٹی کی ڈگری کا کم - کیا یہ ممکن ہے کہ یونیورسٹی
کی ڈگریان سب قدر و قیمت مین یکسان برابر ہو جائین ؟ کیا یہ ممکن ہے کہ مختلف یونیورسٹیون
کے ممتحنون کے سٹافون کے درمیان آپس مین مبادلہ ہو جاتے ؟
اب سوال ٹیکسٹ بکس اور کورسز آف سٹڈی یعنی کتب درسیہ کا ہے - دو سال گذرے
کہ پرائمری (ابتدائی) اور سکنڈری (وسطی) کے اسکولون کی کتب خواندگی کے دیکھنے سے
مجھے معلوم ہوا کہ مختلف صوبون مین بالکل ان مین ذرا سا بھی اتفاق نہین ہے - ہر یک صوبہ بیرا
اسکے اندر کتب درسیہ جدا جدا ہین - بعض مقامات مین لوکل گورنمنٹون نے اپنے ان خاص
کامون سے بالکل دست بردار کی ہے اور ایجوکیشنل کمیشن کے افضل اصول سے لاعلمی
اختیار کی ہے فروری ۱۹۰۰ء مین ہم نے رزولیوشن پاس کرکے ان غلطیون کے درست
کرنے مین کوشش کی - اس کے برابر کالجون کی ٹیکسٹ بکس کا مسئلہ عظیم الشان ہے جو امتحان
طلب ہے مین دیکھتا ہون کہ اس باب مین پبلک اوپی نین (جمہوری رائے) بڑا احساس
رکھتی ہے اور ہمیشہ اسکا میلان یہہ ہوتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کی بدنیتی پر اسکو محمول کرتی ہے

جو میرے نزدیک بالکل معقول ہے - یہہ بات گورنمنٹ پر کھلی ہوئی ہے وہ سب طرف
دیکھ کر بورڈ آف سٹڈی سے جو ٹیکسٹ بکس اور کورسز آف سٹڈے مقرر کرتا ہی
کہے کہ اگر وہ گورنمنٹ کی مداخلت سے بدد ماغ ہتا ہی کہ کوئی انوکھی چیز عجیب ہے - یقینی ہم
سب کو معلوم ہے کہ سکھانے کی کامیابی دو چیزون پر موقوف ہے ایک سکھانے والون
کی لیاقت پر دوسرے اُس چیز کی صفت پر جو سکھائی جائے - یہ کہنا اس ملک کی ایجوکیشن
(تعلیم) کی جوابدہی گورنمنٹ کے ذمے ہے مگر اسکو یہ آزادی نہین ہے کہ وہ ایک لفظ بھی
اس چیز کے باب مین بول سکے جو سکھائی جاتی ہے یہ بات ایسی ہے جو مجھے منطق کے خلاف
اور لغو و بیہودہ معلوم دینی ہے جو خیالات ہم اس باب مین رکھتے تھے وہ رزولیوشن
مین صاف صاف بیان کردئے گئے ہین جنکا مین نے حوالہ دیا ہے مین یہان انکی نقل کرتا ہون
گورنمنٹ انڈیا یہ نہین قبول کرتی کہ اپنے تئین اس جوابدہی و ذمہ داری سے بری کردے
جو اسکی غرض اور حقوق سے متعلق ہین اگر وہ مخازن سٹیٹ سے خاص اسکولون
کی مدد کرتی ہے تو وہ اپنے اس حق کو فروگذاشت نہین کرسکتی کہ ان کے لیۓ جو
کورس آف سٹڈی (کتب خواندگی) تشخیص کی جائین اُنمین وہ اپنی آواز بلند نہ کرے
اب مین نے یونی ورسٹی ایجوکیشن (تعلیم) کے مضمون کو ختم کیا - تمہارے اختیارات
و مشورے چاہئین کہ مجھے اس قابل بنادین کہ مین اپنے بہت سے شبہات کو جو مین نے
یہان بیان کئے ہین دور کرسکون - دروازہ کے باہر شاید ان خیالات پر ان کی
خوش نصیبی سے نکتہ چینی ہو تو اُس سے ہم مستفید ہونگے - اگر اس باب مین ایسا کام کرنا
کہ کل پر حاوی و محیط ہو پسندیدہ ہو تو مین اور زیادہ سوچنے کے لئے یہ امر ظاہر کرتا ہون
کہ کیا یہہ بہتر نہین ہوگا کہ ابتدائی تحقیقات ان مرکزی مقامات مین کی جائے جہان
تعلیم کا اثر ہوا ہے انمین ان لوگون کو جو تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہین موقع ملیگا کہ
وہ ہمپر مہربانی اپنے خیالات کے بیان کرنے سے کرینگے۔

اب مین سکنڈری (وسطی) تعلیم کے مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہون جو اپنے خط و
خال دل آسا زیادہ اپنے دو ہمشیرہ مضامین ادنے اور اعلے تعلیم سے رکھتا ہے اسکا

بڑا سبب یہ ہے کہ انگریزی پڑہنے کی تعلیم کی خواہش بڑھتی جاتی ہے اور اسکے لئے اسکول جاری کئے جاتے ہین تاکہ اسکی تحصیل ہو اور انکی فیس سے آمدنی بڑھائی جاتی ہے اس تعلیم کے فروغ سے بہت سی باتین متعلق ہین جنپر مین چاہتا ہون کہ آپ متوجہ ہون لیکن انمین سے صرف دو ہی ایسی ہین کہ جنکا بیان کرنا یہان مجھے ضرور ہے۔

ان مین سے اول وہ درجہ ہے جسپر گورنمنٹ کی وہ پولیسی چل رہی ہے جو ۸۳-۱۸۸۲ء کے ایجوکیشن کمیشن اور گورنمنٹ کے رزولیوشنون نے قایم کی ہے یعنی تعلیم کے باب مین حتی الوسع ممکن وسائل سے لوگون کی اپنی جد و جہد کی ہمت بڑھائی جائے۔ اور گورنمنٹ سکنڈری اسکولون کے براہ راست انتظام سے بہ تدریج دست کش ہوتی جائے۔ یہ مسئلہ مجھے بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ درحالیکہ اس مین شبہ نہین ہوسکتا کہ اس پولیسی کے جو اصول قرار پائے ہین وہ صحیح ہین اور اس حالت مین ترقی کرنا ہمارا عین مقصود ہے مگر سکنڈری ایجوکیشن کی ابتک حالت بہت سے حصون مین ایسی نہین ہے کہ وہ اپنے ہی پاؤن کے بل سے آپ ایستادہ ہوسکے۔ بے شک گورنمنٹ کے محدود تعداد کے اچھے انتظام کے اسکولون کا ہونا امدادی اسکولون مین اعلے معیار کو سنبھالے رکھتا ہے انکا نہ ہونا غالباً سکنڈری ایجوکیشن کی استعداد مین بڑی کمی کردیگا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ان دونو کی استعدادون کا ساتھ ساتھ ظاہر ہونا کچھ وقت تک غالباً قابل پسند ہوگا۔ لیکن گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس باب مین بڑی احتیاط کرے کہ اسکی درسگاہین نمونے ہون نہ رقیب مقابلہ کرنے والے۔

دوسرا مسئلہ یہہ ہے کہ ہائی اسکولون کی اوپر کی جماعتون کی تفریق کی پولیسی جسکی ایجوکیشن کمیشن نے سفارش کی تھی وہ کہان تک جاری ہوئی اور اسکے نتایج کیا ظہور مین آئے اس سفارش کا مقصد یہہ تھا کہ ان نوجوانون کے لئے جو یونیورسٹی کے امتحانون مین آگے چلنا نہین چاہتے بلکہ وہ اپنا روزگار تجارتی یعنی غیر علمی بنانا چاہتے ہین انکی تعلیم کے واسطے ایک علمی کورس تیار کیا جائے۔ اس باب مین بحیثیت مجموعی بہت آہستہ ترقی ہوئی اور وہ ملک کے مختلف حصون مین مختلف طرح کی

ہوئی اسکے واسطے مزاحمتین بہت سی موجود نہین - ہندوستان مین متوسط درجہ کے
آدمی علے العموم علمی تعلیم کے خواستگار نہین وہ علمی تعلیم کے بڑے قدرشناس ہین اسکی
تجارتی قیمت بہت لگاتے ہین - بس خواندگی جو اس مطلب کے لئے منضبط و منتظم کی گئی
تھی وہ کسی وسعت کے ساتھ کامیاب نہین ہوئی کیونکہ اس سے کچھ حاصل نہین ہوتا
تھا یہہ خواندگی زیادہ تر خود اختیاری تھی اور کافی علمی نہ تھی اور اس مین کسی بڑے درجہ کا
انتظام ٹکنیکل یا تجارتی تعلیم کا نہ تھا مین توقع کرتا ہون کہ اگر ہم لڑکون کے لئے جو اس جانب کو
اختیار کرتے ہین جسکو مین انگلش تمثیل کے موافق زمانہ حال کی جانب کہتا ہون خواہ وہ
اسکول چھوڑنے پر ملازمت کے لئے ٹکنیکل کورسنہ تعلیم کی آسانی کے ساتھ جاری
رکھنے کے لئے ہو اسباب تعلیم مہیا کرین تو ان کے لئے آیندہ بہتری ہوگی - لیکن اس مین بہت
کچھ بات تعلیم یافتہ جماعتون کے طریقہ پر بھی موقوف ہے کہ وہ پبلک کو اسطرف راغب کرین
ابتدائی تعلیم جسکو مین سمجھتا ہون کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جمہور انام کو دیسی زبان مین تعلیم
دی جائے یہہ غور و تامل کے لئے بڑا معرکہ آرا میدان پیش کرتا ہے - مین اُن لوگون مین سے
ہون جو یہہ خیال کرتے ہین کہ گورنمنٹ نے اس باب مین اپنا فرض پورا نہین ادا کیا جب سے
ہندوستانیون کی زبانون پر اور انکی کتب درسیہ پر کولی کی فصاحت و بلاغت کے
ٹھنڈے سانسون نے اثر کیا ہے تو ہندوستانیونکی تعلیم اپنی زبانون مین پژمردہ
اور افسردہ ہوگئی ہے مین اسکو غلطی خیال کرتا ہون اور اس کے لئے دو براہین متین
رکھتا ہون اول یہہ کہ دیسی زبانین اس بڑے ملک کی زندہ زبانین ہین انگریزی زبان
تھوڑے آدمیون کے لئے علم اور ترقی کا ذریعہ ہوسکتی ہے لیکن عام آدمیون کے لئے
وہ اجنبی و غیر زبان ہے جسکو وہ بولتے نہین اور سنتے بھی ہین تو شاذ و نادر - اگرچہ
دیسی زبانون مین علمی نمونے نہین ہین مگر ہم سب جانتے ہین کہ یہان کی قدیمی زبانونمین
مشہور خزانے علوم ادبیہ اور فنون کے ہین - زمانہ حال کے اسرار علمی مین یہہ قابلیت ہے
کہ وہ ایسے محاورون اور لغات مین بیان ہوسکتی ہین جنکو یہان کے لاکھون آدمی سمجھ سکتے
ہین جو انگریزی زبان کے اصطلاحات و خیالات کو سوا اسکے نہین جانتے کہ وہ جہل آداد ین

ہین میری دوسری دلیل اسے بھی زیادہ وسیع استعمال کے لئے ہے۔ ہندوستان مین کس چیز سے زیادہ خوف ہے؟ ہر عنوان وہم پرستی وفتنہ انگیزی اور ارتکاب جرائم کے کونسے ماخذ و مبدء ہین؟ اہل زراعت کے گروہا گروہ مین ناخوشی اور مصیبت زدگی کا کیا سبب ہے؟ ان سب باتون کا سبب جہالت ہے اس جہالت کے دور کرنیکا تریاق کیا ہے؟ علم۔ جس نسبت سے ہم عوام الناس کو علم سکھاتے جائینگے اتنا ہی انکو خوش کرتے جائینگے۔ وہ پولیٹک (سیاسیہ) جماعت کے مفید ممبر بنتے جائینگے۔

عوام الناس کی تعلیم کے حقوق کے لئے زور سے تحریک کرنے مین یہ غلط فہمی واقع ہوتی ہے جسکے خلاف مین اپنی راے ظاہر کرتا ہون کہ ابتدائی تعلیم کا حامی ہونا اعلے تعلیم کا کم قدر کرنا نہین ہے۔ عام اخبار نویسون کا شیوہ اس خردہ گیری کا ہوگیا ہے کہ ایک تعلیم کے پسند کرنے کے معانی کو دوسری تعلیم ناپسند کرنیکے معانی مانتے ہین۔ مین اس بات کے رفع کرنے کے لئے کہتا ہون۔ ابتدائی تعلیم اور اعلے تعلیم دونو متساوی توجہ کرنیکو اور انکی خبر لینے کو گورنمنٹ اپنا فرض جانے اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا کہ اس سبب سے کہ ہم ایک تعلیم کی مدد کرکے دوسری تعلیم کو بھوکا مارتے ہین یہ امر واقعی ہے کہ انگلش تعلیم مین ہم بہت آگے بڑھ گئے اور دیسی زبانون کی تعلیم مین جسکے پانے کے مستحق لاکھون آدمی تھے ہم ایک مقام پر ساکت کھڑے رہے۔

خود رعایا نے جو مزاحمتین پیش کین انسے ابتدائی تعلیم کو بڑی لڑائی کرنی پڑی جب مقیاس معاشرت مین وہ بلند ہوتے ہین تو وہ یہہ چاہتے ہین کہ ان کے لڑکے انگریزی پڑھین اس میلان کے زمیندار اعانت کرتے ہین اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونی سپیلٹی بھی پنڈولم (گھڑی کا لنگر) پیچھے کھینچنے مین بہت کم کوشش کرتے ہین۔ ہم کو دریافت ہوا ہے کہ بعض اضلاع مین پرائمری ایجوکیشن (ابتدائی تعلیم) ایک مقام پر کھڑی ہوئی ہے اور بعض مین وہ بہت آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ اصل سوال روپے کے وسائل کے باب مین ہے اگر یہہ وسائل بہم پہونچ جائین تو مین شبہ نہین کرتا کہ لوکل گورنمنٹین بڑی فیاضانہ پولیسی اس تعلیم کے باب مین اختیار کرین مین اپنی طرف سے اس کہنے پر جرأت کرتا ہون کہ اگر ہمارے پاس خزانے ہون جسکی مجھے امید ہے،

کہ اچھے موسمون کے دور آنے سے ہم کو وہ مدت گذرنے سے پہلے حاصل ہونگے تو سب سے اول گورنمنٹ کی بخشش پر عام تعلیم کا استحقاق ہوگا کہ وہ اپنے روپے کو اس مین خرچ کرے۔ یہ انصاف کی بات نہین ہے کہ چار دہات مین ایک مدرسہ ہو اور دہات مدارس سے محروم رہین اور کل آبادی مین سے تیس لاکھ لڑکون سے زیادہ مدارس مین نہ پڑہین یعنی وہ لڑکے جنکی عمر مدارس مین پڑھنے کی ہے پانچوین حصہ سے بھی کچھ کم پڑہین۔ مین اس کہنے مین بھی صاف نہین ہون کہ ہم اس سے زیادہ نہین کرسکتے کہ ماتحت عہدون کے واسطے جنہین اول شرط رعایا کی زبان سے خوب واقف ہونے کی ضروری ہے دیسی زبانون مین اعلے درجہ مین پاس ہونے کی شرط لگا دین۔ میرے مضمون کے اس فرع کے ماتحت جو سوالات ہین جیسے کہ کنڈر گارٹن کے قواعد تعلیم کا استعمال یعنی اسباق اشیا کی تعلیم۔ دستکاری کا سکھانا۔ سائنٹفک اصول کی عملی تعلیم جنکے ماتحت زراعت کے پیشے جیومٹری کل ڈرائنگ یعنی ہندسی نقشہ کشی کے آسان آسان سبق پڑھانا۔ سکھانے اور معائنہ کے لئے سٹافون کا کافی ہونا ان سب کو مین اپنے غور کرنے کے لئے امانت رکھونگا اور اب ٹکنیکل ایجوکیشن کی طرف متوجہ ہونگا۔

ٹکنیکل ایجوکیشن کا محاورہ ہندوستان مین بھی یوروپ کی طرح مختلف المعانی ہے۔ دنیا کے دونو حصون مین بہت سے آدمی جو اس محاورے کو استعمال کرتے ہین اس کے معانی کا صاف تصور ذہن مین نہین رکھتے اسکے معانی کے باب مین ایسی گڑبڑ ہے کہ برطانیہ کے وزیر اعظم نے فرمایا کہ ٹکنیکل ایجوکیشن کے معنی بہہ ذہنون مین سمائے ہوئے ہین کہ وہ ملک کے دوبارہ جنم لینے کے ہین۔ یہان ٹکنیکل ایجوکیشن کے معانی یہ بیان کئے جاتے ہین کہ اس ملک کی مردہ صنعت و حرفت زندہ کرنے کے اور انکی تجارت کے واسطے نئے بازارون کے دریافت کرنے کے اور پرانی صنعتون اور حرفتون کے دوبارہ بحال کرنے کے اور اہل زراعت کو فراغت دینے کے اور زمین کے مخفی مخازن کو بر روے کار ظاہر کرنے کے اور علمی کورسون اور پیشون کی پیروی پر اپنے نوجوانون کے چلنے کی اور روکنے کے اور اکونومی کے سوال حل کرنے کے علے العموم ست جگ کے دوبارہ پیدا کرنے کی ہین

یہان کے لوگون کے دلون پر بڑے اثر جرمنی کی فتوح سے اور نو جوان جاپان کی مہمات سے پیدا ہوتے ہین۔ گورنمنٹ انڈیا بھی اس اندیشناک غرض کی دھار مین گرفتار ہوئی ہے مگر اسکا خیال غیر محقق ہے ڈوم پروشا مین اتنے خزان رسیدہ گنجان پتے پریشان نہین ہوئے جتنے گورنمنٹ کے تنگ سوراخون مین رزولیوشن بھرے گئے ہین جنمین نہایت

وسیع و بے عیب مقولے نہایت فصیح و بلیغ نفیس زبان مین درج ہوئے ہین۔ تھوڑی ترقی بالاضافہ جہانتک حاصل ہوئی اس مین کوئی بات تعجب دلانے والی نہین ہے اور جہان علم سیال حالت مین ہوتا ہے وہان کوئی عمل منجمد یا مستحکم نہین ہو سکتا۔ اور جہان ہر خواب دیکھنے والا یہ توقع کرتا ہے کہ میرے خواب کی تعبیر پوری ہوگی وہان کامیابی کی نسبت مایوسی زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہین نکلنا چاہئے کہ کیا ابھی تک کچھ ہوا نہین اور آئیندہ زیادہ نہ ہوگا یا بہت سے آدمی بیہودہ تحریر و تقریر کر رہے ہین وہ راہ راست پر کچھ بھی نہین ہین اول مجھے حال کے مباحثہ کے لئے صاف صاف بیان کرنے دیجئے کہ ٹکنیکل ایجوکیشن سے میری کیا مراد ہے اور کیا مراد نہین ہے۔ علمی تعلیم سے میری مراد یہ ہے کہ ایک نوجوان یا ایک آدمی کسی دستکاری و کاریگری و پیشہ و حرفہ کے قابل بنا دیا جائے اس ٹکنیکل ایجوکیشن مین زیادہ بڑھی ہوئی اعلے درجہ کی پھرتی و تیزی داخل نہین کرتا جسکو سائینٹفک ری سرچ (تفتیش) کہتے ہین جسمین اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ استعدادین اور قوائے ذہنیہ سائینٹفک تجربون مین کام آتے ہین اور نہ اس مین ہندوستانی صنعتون اور کاریگریون کی تربیتون کو داخل کرتا ہون۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جسمین مین بڑی تیز دلچسپی رکھتا ہون لیکن یہ مسئلہ ایسا ہے کہ تجارتی صورت رکھتا ہے جو اس طرح سے حل ہو سکتا ہے کہ اس مین پرائیویٹ عالی حوصلگی اور سرمایہ لگایا جائے اور ہندوستانی عملون کی مسلمہ و روایتی اصول کی پیروی زیادہ تر بہ نسبت اسکے کی جائے کہ وہ گورنمنٹ کالجون اور اسکولون کی تعلیم سے حاصل کئے جائین مین نے پہلے ذکر کیا ہے کہ پرائمری اور سکنڈری اسکولون مین لڑکون کی علمی تعلیم کس طرح ہوتی ہے مین اسکی طرف رجوع نہین کرتا وہ ٹکنیکل تعلیم کے معنی تنگ کرکے استعمال کئے بتلا دئے

ہین اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ اب تک ہم نے اس باب مین کیا کیا ہے اور بالفعل اسمین کہان تک جد و جہد بڑھانے کی یا اصلاح کی ضرورت ہے - اس صنعت کی درسگاہین جنکی بنا گورنمنٹ نے رکھی ہے یا انہین امداد دی ہے دو نوع کی ہین -

(۱) ٹکنیکل کالج اور اسکول (۲) انڈسٹریل اسکول - اول کی بنا رکھنے کا مقصد بے واسطہ یہ ہے کہ ہنرمند کارگرون کو خاص پروفیشنون و آرٹس یا ٹریڈس مین تعلیم دین - انہین انجینرنگ (فن تعمیر) اور اگریکلچرل (زراعت) و ویٹرنیٹری (مویشی کے علاج و پرورش) کالجز اور آرٹس اسکول داخل ہین - ان ہین سے بعض ایسے ہین جیسے کہ رڑکی اور شب پور کالجز اور پونہ مین کالج آف سائینس - وکٹوریا جوبلی انسٹی ٹیوٹ ان ہین سے طلبہ نہایت عمدہ لیاقت کے پبلک سروس (سرکاری ملازمت) کے لئے یا پروفیشنل کامون کے لئے تیار ہوتے ہین بہت سے ارٹس اسکولون نے ہندوستان کی پرانی صنعتون اور نقاشی کو زندہ کیا ہے - میرے خیال مین انکے طلبہ جب اپنی خواندگی کی پوری تحصیل کر چکتے ہین تو وہ صناع بنا پسند نہین کرتے - اب تک ان مین کوئی بڑا صناع یا فن عمارت کا ماہر نہین ہوا زراعت کے کالج مین طلبہ کم کامیاب ہوئے ہین انکے طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس (ملازمت سرکاری) کی نردبان کی سیڑھیان بناتے ہین اور ردی نیو اور سیٹلمنٹ (مالی و بندوبست) سرشتون مین ملازم ہو جاتے ہین - یہہ ملک باوجودیکہ اہل زراعت سے بھرا پڑا ہے پھر بھی انکی دستگیری موروثی زمینداروں کی جماعت نے بہت ہی کم کی ہے - مجھے اس کل میدان کے چپہ چپہ کے امتحان کرنے سے یہہ ضرور نہین معلوم ہوا کہ اس قسم کی تعلیم کی درسگاہون مین جنکا مین ذکر کر رہا ہون اصلاح کی تحریک کی ضرورت ہے بے شک اس مین ایک خاص خوف ہے کہ ہم بڑی فراخ حوصلگی کے ساتھ انہین کوئی سکیم جاری کرین ہم کو فقط ہزارون کے لئے تعلیم کا سرانجام کرنا نہین ہے بلکہ لاکھون کے لئے جنکے حال پر مہربانی کم کیگئی ہے اب مین انڈسٹریل اسکول کا بیان کرتا ہون جو بالفعل موجود ہین اور آیندہ پست سطح مین پیدا ہونے چاہئین - مین انکا نام معمولی مڈل کلاس ٹکنیکل اسکول رکھتا ہون - آپ جانتے ہین کہ یہہ کام سر اڈورڈ بک صاحب کو سپرد کیا گیا تھا جنھون نے اپنی زندگی اس کام کے لئے

وقف گردی ہے کہ وہ اس ملک کی ٹکنیکل تعلیم کی اشاعت کے خیالات گورنمنٹ کے دل مین پیدا کرین انکی رپورٹ جو آپ پاس ابھی آئی ہے وہ اس مباحثہ کے لئے مفید عمل بنلائیگی اس مین شک نہین کہ ہمارے سامنے اصلاح کی ایک ہری بھری پھولی پھلی کھیتی موجود ہے ایسے اسکول ملک کے مختلف حصون مین جاری کیے گئے ہین ٹکنیکل ایجوکیشن کے لئے یہ ایک معمولی بات ہے کہ اس سے پہلے اسکولون مین کچھ علمی تعلیم ہونی چاہئے جسکا مین نے بیان کیا کہ پرائمری اور سکنڈری اسکولون مین اس کے جاری کرنے پر آپ کو توجہ کرنی چاہئے۔ جب انڈسٹریل سکول مین طلبہ آتے ہین تو تم کو یہہ خیال کرنا چاہئے کہ ہم اسکو عالم بنانا چاہتے ہین یا صناع دو باتون کا ایک وقت مین حاصل ہونا ناممکن ہے ظاہر ہے کہ آپ کا مقصد یہی ہوگا کہ ہم اسکو صناع بنائین تو تم کو اُسے ایسی تعلیم دینی ہوگی جو نہ اعلے ہو نہ ادنے ہو جسسے وہ صناع بنے اگر اسکو تعلیم اعلے ہوگی تو وہ دستکاری کی محنت سے ناراض ہوگا اور اگر ادنے ہوگی تو وہ نکما کاریگر ہوگا۔ جب تم اسکو سکھاکر کاریگر بنانا چاہتے ہو تو اب کام سکھاؤ کہ وہ اسکول چھوڑنے کے بعد اسکے کرنے سے اپنی روٹی کما لے سر اڈورڈ بک کہتا ہے کہ ہمارے انڈسٹریل اسکول جو بالفعل موجود ہین ان مین زیادہ تر بڑہئی کا اور لہار کا کام لڑکون کو سکھایا جاتا ہے انکی نیت مین کبھی یہ نہین ہوتا کہ وہ بڑہئی یا لہار بنین اس غلط فہمی کے لئے کوئی عذر نہین ہوسکتا۔ یہی کیفیت ارٹس اسکولون کی ہے جنمین بڑی محنت سے ایک لڑکے کو کندہ کرنے کے یا کمہار کے یا سنگ تراشی یا بعض اور کام سکھائے جاتے ہین جب اسکو ڈپلومہ مل جاتا ہے تو جو صنعت اسنے سیکھی تھی اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی نوکری چھوٹی موٹی کرلیتا ہے اگر لڑکون کے لئے اصلی ٹکنیکل ایجوکیشن کا دروازہ کھولا جائے تو وہ زیادہ تر پسندیدہ اور اچھے کامون کے اصول پر قائم ہونا چاہئے۔ بقول ایک شاعر کے کہ انسان کی زندگی کا کل وہ حصہ جو تعلیم کے لئے ہوتا ہے وہ اصلی اور سچی زندگی ہے مین پسند کرتا ہون کہ ان انڈسٹریل اسکولون مین لڑکون کی زندگی کا آغاز کرون اور دیکھون کہ کتنا ہم انکو بہتر بنا سکتے ہین۔ اول ہمکو ان کے لئے عام اسکولون کا انتظام کرنا چاہئے اور انکی خواندگیون کو بجائے

محفوظ کرنے کے جدا رکھنا چاہئے پھر اسکو کسی ایسے علی مقام مین بھیجنا چاہئے جہان وہ ایک آرٹ یا انڈسٹری کو چیڑ پھاڑ کرکے نہ سیکھین جسکی وہ پروا نہین کرتے بلکہ وہان وہ پروفیشنل کاریگر ہونے کی تعلیم پائین - آخر مین یہہ کہتا ہون کہ ہم اس کام مین معاون ہونے کے لئے ہندوستانیون کو مدعو کرین اسلئے کہ اسکولون کے قائم کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہوگا اگر ان مین طلبہ نہین آئین گے اور اچھے کاریگرون کی صنعت کاری کے سکھانے سے کچھ سود نہین ہوگا اگر انکے لئے روزینہ وہان میسر نہین ہوگا جہان وہ کام سیکھتے ہین - اگر ہم ان راہون پر چلین گے تو مجھے یقین ہے کہ ہم کوئی اصلی کام کرین گے اگرچہ وہ اس ملک کی ٹکنیکل ایجوکیشن مین کوئی بڑا بہادرانہ کام نہ ہوگا مین امید کرتا ہون کہ ان باقیماندہ پانچ مضامین پر ہمکو توجہ کرنے کی فرصت حاصل ہے اول ان مین سے ٹرنینگ کالج یا اسکول اور انسے نیچے نورمل اسکول ہین جنکی موجودہ حالت پر اور انکی اعانت و مدد کرنے پر توجہ کرنی ضرور ہے - کوئی شخص اس مین مناقشہ نہین کریگا کہ ہندوستان کی تعلیم کے لئے انکا ہونا ضرور ہے - مین بے تامل دو گزارشین کرتا ہون -

اول یہ کہ جیسا مدرس ہوگا ایسا ہی اسکا مدرسہ ہوگا اور ایسے ہی اس مدرسہ کے طالب العلم ہون گے مین اس مضمون کو اور زیادہ بلند کرتا ہون کہ جیسا ٹرینینگ اسکول کا ہیڈ ماسٹر ہوگا ایسا ہی اسکے مدرسہ سے معلمون کا سٹاف برآمد ہوگا دوسری بات یہہ ہے کہ کسی ملک مین اچھی تعلیم نہین ہوسکتی جسمین معلم اچھی تربیت اور تعلیم یافتہ نہ ہون - مجھے ہندوستان مین دورہ کرنے مین ایسا اتفاق نہین ہوا کہ ان درسگاہون کو معائنہ کرتا جنمین معلم تیار ہوتے ہین اس لئے مین انکی نسبت سردست کچھ نہین کہہ سکتا - مین خیال کرتا ہون کہ ان کی تعداد کچھ کم نہین ہے البتہ انکی استعداد اور کام مین ترقی کے لئے بہت گنجائش ہے - انکی تعداد بڑھانے کی پولیسی ہم کو اختیار نہین کرنی چاہئے بلکہ انکا سٹیٹس (مرتبہ) بڑھانا چاہئے - یہان بھی اور سب جگہ سٹیٹس بڑھانے سے مراد یہ ہے کہ معلمون کی تنخواہین بڑھائی جائین مین لوکل گورنمنٹون کو اس باب مین سفارش کرنے کے اندر ذرا تامل نہین کرون گا اور مین خیال کرتا ہون کہ وہ اسپر معترض نہین ہونگین اور اپنے فنڈس کو اس مین خرچ کرکے فائدہ اٹھائینگین -

دوسرا مضمون یہہ ہے کہ ایجوکیشنل سروس کے لیئے اعلے عہدہ دارون کا تقرر کس طرح سے ہو اور انکی ایجوکیشنل علم کا معیار کیا ہونا چاہیے اور اس کے مستقل کرنے کے واسطے یہان کی زبانون کا علم انکو کتنا آنا چاہیئے - کیا ہم ان کامون کو نہایت درستی سے ٹھیک کرتے ہین؟ تیسرا مضمون عظیم تعلیم نسوان ہے مدرسون مین پڑھنے والی لڑکیون کی تعداد ان کے پسنڈی رہنے کو بتاتی ہے مسٹر کوٹن صاحب نے تعلیم کی آخر پنجسالہ رپورٹ کے رویو مین لکھا ہے کہ انڈیا کے نظام تعلیم پر یہ بڑا دھبہ ہے - سال گذشتہ مین سب قسم کے مدارس مین ۴۲۵۰۰۰ لڑکیان پڑھتی تھین جنمین سے ایک تہائی وہ مدراس مین تھین جہان ہندوستانی اور یوریشین عیسائیون کی آبادی معمول سے زیادہ ہے - مین نے بتلایا ہے کہ مدرسے مین پڑھنے والے لڑکون کی تعداد معتدل ہے مگر لڑکے دس پڑہتے ہین تو لڑکی ایک پڑھتی ہے - عورتون کی آبادی مین ان لڑکیون مین سے جنکی عمر مدرسہ مین پڑھنے کے لایق ہے ۲ ½ فیصدی پڑھتی ہین - سال گذشتہ مین ان کے پرائمری اور سکنڈری اسکولون مین تمام پبلک فنڈس (جنسے فیس وچندہ وعطیات خارج ہین) سے گیارہ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اور اس کے مقابلہ مین لڑکون مین اسی لاکھ روپے خرچ ہوئے ہین - اس ملک مین بعض عیوب و نقص ایسے ہین کہ جنکے سبب سے لڑکیان تعلیم سے محروم رہتی ہین - لڑکیون کا تعلیم پانا یہان کی رعایا کی روایات اور مراسم و عادات اور تعصبات کے برخلاف ہی ہندوستانیون کی مراسم خصوصاً کم عمری مین لڑکیون کا بیاہ کرنا اور عورتون مین آپس مین تعلیم کا معیوب جاننا جس سے وہ نوکری کرکے روپیہ پیدا کرسکین لڑکیون کی تعلیم کے حق مین مضر ہین جہان تک لڑکیونکی تعلیم عمل مین آئی ہے وہ رذیل قومون سے مخصوص ہے انکی لڑکیان تین روپیہ مہینے کے لالچ سے پرائمری اسکول مین پڑھنے آجاتی ہین - شرفا اپنی لڑکیون کو مدرسہ مین نہین بھیجتے - وہ اپنے گھر مین زنانہ کے اندر انکو سکھانے پڑھانے کو پسند کرتے ہین ہندوستان مین ان مزاحمتون کے ہونے کے سبب سے لڑکیون کی تعلیم کے باب مین یہہ توقع کرنی فضول ہے کہ اس مین جلد جلد فتندین لگائی جائیں لیکن مین یہہ خیال کرتا ہون کہ اس تعلیم کو ہم نشوونما اسطرح دے سکتے ہین کہ انکے واسطے

معلمات کو پیدا کرین اور اسکے ساتھ ہی بعض مدرسون کی اعانت کر کے انکو بطور نمونون کے بنائین۔ چوتھا مضمون مدارس مین اخلاق درست کرنے کا ہے۔ اسوقت میرے دل مین یہ خیال نہین ہے کہ مذہبی تعلیم کا ضرور ذکر کرون۔ میرے دل مین یہ یقین واثق ہے کہ نوعمرونکی تعلیم کے نتایج جو مقصود و مطلوب ہون وہ جب تک نہین حاصل ہو سکتے کہ تعلیم کی بنا مذہب پر نہ رکھی جائے۔ یہ بات میرے دل پر نقش کالحجر ہے کہ گورنمنٹ سکولون مین مذہب کی تعلیم ہم کو نہین اختیار کرنی چاہئے۔ لیکن اخلاق سکھانے کا مسئلہ ایسا ہے کہ اسپر گورنمنٹ نے اپنی بہت توجہ کی ہے مگر اس مسئلہ کا حل ہونا اخلاق کی پہلی کتاب یا کتاب خواندگی مین نہین پاتا جیسا کہ ایجوکیشنل کمیشن نے بتلایا ہے۔ طلبہ جیسے کہ اقلیدس کو دماغ مین ٹھوس کر بھر لیتے ہین ایسی ہی علم اخلاق کو دماغ مین ٹھوس کر بھر لینے کے لئے کوئی امر مانع و مزاحم نہین ہے۔ مجھے اس امر کا یقین نہین ہے کہ محاسن اخلاق کے اوامر کو یہان کے آدمیونکے دل اسی طرح گرفت کر لین کہ جیسے ہمارے دل گرفت کرتے ہین نیک و بد کا خیال برابر دونون مشرق و مغرب رکھتے ہین مگر اس کے بیان کرنے کی طرز دونو مختلف رکھتے ہین عیسائیون و مسلمانون و ہندوؤن کی مذہبی تعلیم کی ہمسکہ نگرانی کرنی چاہئے اور جن پرائیویٹ مدارس مین ان کے عقائد کے مسائل سکھائے جاتے ہین انہین گورنمنٹ کو گرینٹ ان ایڈ کی امداد کرنی چاہئے۔ اخلاق کی تعلیم کی درستی ان تین طریقون سے بخوبی ہو سکتی ہے کہ نہایت احتیاط سے معلم انتخاب کئے جائین اور کتب درسیہ کے انتخاب مین احتیاط کی جائے جو اپنی مثال اور احکام سے صحیح و حق اخلاق پیدا کرین اور بورڈنگ ہوس مین نیک تربیت دی جائے ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ کتابین جتنا کام کر سکتی ہین ان سے بہت زیادہ کام معلم کر سکتے ہین۔

میرا پانچوان آخر مطلب یہ ہے کہ مین انڈیا مین ڈائرکٹر جنرل ایجوکیشن کا نیا عہدہ مقرر کرنا چاہتا ہون۔ اس باب مین مین اپنی رائین ایسی دونگا جو اسکے لئے سزاوار ہین۔ اس مقدمہ کی سمجھنے کے لئے ضرور ہے کہ اول ہم موجودہ نظام اور اس کے نتایج سے واقف ہون فی الحال ایجوکیشن ہوم ڈپارٹمنٹ کے ماتحت ہے جو کامون کے بوجھ کے نیچے بہت

دبا ہوا ہے۔ جب ہمارے سامنے ایجوکیشن کے معاملات عظیمہ فیصلہ کے لئے پیش ہوتے ہین تو کوئی ماہر ایجوکیشن ہمارا ہادی خود نہین ہوتا نہ اس کام کا سیکھا ہوا کوئی سٹاف حاضر ہوتا ہے۔ پہلی مثلون مین جو نسخجات موجود ہوتے ہین ان ہی کو دیکھ بھال کر الٹا چلنا پڑتا ہے۔ گورنمنٹ کے جتنے سررشتے وصیغے سائنس اور علوم سے متعلق ہین جیسے کہ سینے ٹیری اور ہائی جین (حفظان صحت وصفائی) جنگلات۔ معدنیات۔ گھوڑون کی پرورش۔ اکس پلوڈر (بارود سے اڑانا) ہین ان مین گورنمنٹ پاس ان علوم کے ماہرین صلاح دینے والے موجود ہین لیکن تعلیم کے لئے جو ان سب مین زیادہ دقیق اور عظیم الشان ہے کوئی صلاح کار موجود نہین۔ ہم ان افسرون کی رایون پر اعتماد کرتے ہین جو جلد جلد بدلتے رہتے ہین اور جنکو اپنی ساری عمر مین تعلیم کے باب مین تجربہ حاصل کرنے کا موقع نہین ملا۔ ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ ضروری نظام ڈس سنٹرلیزیشن کی پیروی کرنی لازمی اور مناسب ہے جس سے ہمکو بہت تھوڑا یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ پروونسون مین کیا ہو رہا ہے۔ پانچوین سال ایک جنبل مین آتا ہے اور گورنمنٹ انڈیا کی تعلیم کی پنجسالہ رپورٹ پر ریویو لکھتا ہے اور ان باتون کو منکشف کرتا ہے جنہین سے ہم کسی کو نہین جانتے اور وہ جن قصورون ونقصون کو بتاتا ہے انکی جھٹ پٹ ہم ترمیم واصلاح کر دیتے ہین۔ یہ نظام بے نظم ان برسون مین کیونکر اور کسطرح زندہ رہا اسکا تشخیص کرنا میرے ذہن سے گذر جاتا ہے۔ اب جو اسکا حال معلوم ہوگیا ہے مین یہہ نہین چاہتا کہ کوئی امپیریل (شاہی) ڈپارٹمنٹ قائم کرون یا کوئی ممبر یا منسٹر کونسل کا ایجوکیشن کے لئے مقرر کرون کہ وہ یونیورسٹیون کو اپنا ایک ڈپارٹمنٹ بنائے یا کالجون اور اسکولون کو پابزنجیر کردے اور اس کے ہاتھون مین اپنے دفتر والون کی ہتکڑیان ڈالدے۔ بلکہ مین یہہ چاہتا ہون کہ یہہ ڈائرکٹر گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرس مین گورنمنٹ کو غلطیون کے کرنے سے باز رکھے اور ہماری مدد کرے کہ وہ اصول ومقصد ہم حاصل کرین جنکے سبب سے ہم آوارہ اس طرح سے نہ ہون جیسی شکستہ جہاز کا ایک پارہ سمندر پر ہوتا ہے۔ مین یہ ایک اور بات کہتا ہون کہ اس افسر کا مقرر ہونا جو ماہر اور گرم کوش ہوگا وہ لوکل گورنمنٹون کی بہت امداد کریگا اسکی وسیع نگرانی تنگی کے اور شیخی اور نمائشی کامون کی

نقصان کو روکیگی - جب ہندوستان کی تعلیم کے اصول ہادی : رہنمائی کی حراست مین ہونگے
تو وہ اس پریشان خیال پولیسی کے اور کامون کی برائیون کے مزاحم و مانع ہونگے جو انتظام مین
بغیر کسی اصلاح کے پراگندگی و حیرانی مین لاتے ہین یہ لوکل گورنمنٹون کے نام احکام
نہین جاری کریگا بلکہ وہ اسکے ساتھ مراسلت و خط و کتابت کریگا - اسکی خاص خدمت
عظیم یہہ ہوگی کہ وہ گورنمنٹ انڈیا کو صلاح و مشورہ دے -
مین نے انڈیا کے ایجوکیشن کے کل میدان کو دکھا دیا اور دیکھ لیا اب اگر آپ کو زیادہ تر دیر
کے لئے ٹھیراؤن تو مجھے یہ شبہ پیدا ہوگا کہ اس تھوڑی دیر مین اس مطلب عظیم کے حق
مین انصاف نہین کیا - یہہ مضامین مین نے تمام بیرونی پبلک کی مخاطبت مین بہ نسبت
تمہارے زیادہ تر کہے ہین - مجھے بھروسہ ہے کہ جس آزادی سے مین بیان کرنے مین مصروف
ہوا ہون وہ غلطی سے غیر محل پر نہین رکھی جائیگی - یہ ممکن ہے کہ ایجوکیشن کی جو اصلاح پیش
کی جائے اسکو کسی جماعت کی اپنی خود مطلبی اور خویشتن پروری یا کسی فرقہ کا تعصب تباہ کرے
گورنمنٹ اپنی دیانتمندی اور ایمانداری سے جس مین کوئی چون و چرا نہین ہو سکتی اور اسکے
عین مقصد مین کوئی مناقشہ نہین پیدا ہو سکتا - انڈیا مین تعلیم کی بنیاد نہایت مستحکم
اور سنگین رکھنی چاہتی ہے - اگر تمام پارٹیان (فرقے) اور آدمی ہماری امداد مین دلچسپی
رکھینگے تو مین جانونگا کہ میری تمنا دلی پوری ہوئی اس حالت مین اس کام کا انجام
ہونا گورنمنٹ کے احکام سے نہین سمجھا جائیگا بلکہ مقبولیت انام سے ہم مین سے ہر شخص
اپنے دل مین ان تنقیحات کی مقدار رکھے اور یہ یاد رکھے کہ ہم شمار دالون سے نہین
کھیل رہے ہین بلکہ آیندہ نسلون کی زندگی کی نبض شناسی کر رہے ہین - سپیچ ختم ہوا
لارڈ کرزن کی اس تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کی موجودہ پولیسی تعلیم کو پسند
نہین کرتے تھے وہ یہہ جانتے تھے کہ اس مین ایسے قصور اور عیب ہین کہ انکی اصلاح ضرور
ہونی چاہیئے - اس کام کو انہون نے شتابی و جلدی نہین کیا بلکہ بہت سوچ سمجھکر - ایک
تعلیم کا کمیشن مقرر کیا جسنے بعد تحقیق و تدقیق کے اپنی رپورٹ پیش کی ارباب کمیشن اصلاح کے
باب مین متفق الرائے نہین تھے - اسپر بڑے مباحثے ہوئے بعد قیل و قال کے اصلاحین تجویز

ہوئین اور انکا عمل مین لانا ضروری ٹھہرا وہ خود لارڈ کرزن کی اس تقریر سے جو ذیل مین لکھی جاتی ہے بخوبی عیان ہوگا اس کے بعد ان اعتراضون کو مع جوابون کے لکھون گا جو انکی اصلاحات تعلیم پر ہوئے ہین ۔

ایجوکیشنل کونفرنس شملہ

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو وائسراے نے ڈائرکٹران پبلک انسٹرکشن کی کونفرنس کی مخاطبت مین یہہ تقریر کی جس مین انہون نے اپنے عہد کی پولیسی کو مجتمع صورت مین دکھایا ۔ یہ تقریر ایک لازمی ضمیمہ وتتمہ تقریر مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۰۱ء کا ہے جو ہم نے اوپر لکھی ہے ۔

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ شرشتہ تعلیم کے ڈائرکٹرون نے اپنے جلسہ مین شریک ہونے کے لئے مجھے مدعو کیا تا کہ مجھے ان سے الوداعی کلمات کہنے کا موقع ملے اور مسٹر اوریج نے اپنے رفقا کی یہہ میری دعوت مجھ سے ایسی خوبی سے ظاہر کی کہ مین انکار نہ کرسکا ۔ انہون نے کہا کہ مین ڈائرکٹرون کی طرف سے التماس کرتا ہون اور ڈائرکٹرس کل اپنے سروس (سررشتہ تعلیم) کی طرف سے جسکے وہ ممبر ہین التماس کرتے ہین لبس مین انکی دعوت قبول کرکے اس جلسہ مین شریک ہونے کو آیا ہون ۔ میری حیثیت اسوقت ایسی ہے جیسے کہ کوئی جنرل میدان کارزار سے رخصت ہونے کو ہو اور اپنے ہتھیار کھولکر خانہ نشین ہونے کے لئے مستعد ہو اور اپنے ماتحت افسران جنگی کو آخری نصیحت کے کلمات کہتا ہو ۔ کیونکہ درحقیقت گذشتہ سات برسون مین جو بڑا کام ہمارے روبرو پیش ہو رہا ہے وہ ان معرکون کے مشابہ ہے جنمین لڑائیون کا سلسلہ جاری رہا ہو جن مین ہم سب مجتمع اور یکجان ہوکر اپنے مخالف سے لڑتے رہے ہون ۔ گو اب مین میدان کارزار سے کنارہ کش ہوا جاتا ہون مگر مجھے امید ہے کہ آپ سب صاحبان گرمجوشی اور استقلال سے معرکہ آرا رہین گے اور جیسی فتوحات ہمین نصیب ہوتی رہی ہین ایسی ہی آپ آیندہ ناموری کے ساتھ نئے نئے میدان جیت کر اپنے علم فتح وظفر بلند کرین گے ۔ مین تمہارے مطلب کی چند باتین کہتا ہون کہ تعلیم کی نہ ابتدا ہے نہ وسط نہ انتہا ۔ ہم سب ایک تھیلی کے بٹے ہین جو میری خطا ہے وہ سب کی

خطاب ہے - جب مین ہندوستان مین آیا اور مجھے یہان کے محکمون کے حالات پر علم
حاصل ہوا تو میرے دل کی آنکھ مین اصلاح تعلیم کی جھلک پڑی مین نے تجدید نظم و نسق
ہند کے پروگریم مین اسکو اعلے مقام پر جگہہ دینے کا مستحق جانا (یعنی بہ نسبت اور محکمونکی
اصلاحون کے محکمہ تعلیم کی اصلاح کو سب سے زیادہ ضروری جانا) مین نے یہہ خیال
ان وجوہ سے کیا اول ہر جگہہ تعلیم جانفزا نردبان ہے جسپر آدمی اور قومین بلندی پر
چڑھتی ہین پھر انڈیا جیسے ملک مین جو بالفعل ایسی حالت مین ہے کہ اسکی استعدادین
بروے کار آشکار ہوتی جاتی ہین شاید سب سے زیادہ ضرورت اس مین
اشاعت تعلیم کی ہے اسواسطے کہ یہان تعلیم کی ضرورت نہین کہ وہ ابتدائی آلہ
تربیت و تہذیب یا خزانہ علم ہے بلکہ وہ کاروبار کی کنجی ہے اور قومی پیشقدمی اور بہبودی
کی شرط ہے اور صرف یہی سنگین قدمچہ یہان کے آدمیون کے ہر گروہ کے مدارج
اعلے پر پہنچنے کا ہے - عقلی ضرورت کی نسبت زیادہ سوشیل (تمدنی) پولٹکل (سیاسی)
کی ضرورت ہے صرف اس سے ہم توقع کرتے ہین کہ ان باتون کو سرانجام دیگی کہ یہانکی
شہری باشندے اپنی روزی کمانے کے لایق بن جاینگے سرکاری ملازمت
کے لئے تربیت پا جائینگے اور ملک کے اقتصادی اور صناعی مخازن کو کام مین لانے
کے قابل ہو جائینگے اور اپنے اوپر آپ حکومت کرنی سیکھتے جائینگے جو انکو اب دیگئی ہے
اور آیندہ اور زیادہ اتنی دی جائیگی جتنی وہ اس کے مستحق ہوتے جائینگے اور اپنی
قومی خصلت کو صحیح اصول پر قائم کرینگے - انڈیا مین جس شخص نے تعلیم کے مقصد کو خوب
سمجھ لیا تو وہ اپنے ہمراہیون کی نسبت سب سے زیادہ کل چیزون کی تہ مین پہنچ گیا
اور جو شخص ہمکو تعلیم کا صحیح نسخہ لکھدے وہی سلطنت کا طبیب حاذق ہے ایک اور وجہ
ہے جسکے سبب سے ہندوستان کی تعلیم کی جوابدہی برٹش گورنمنٹ کے ذمے ہے
ہمارے یہان آنے سے اخلاقی اور تمدنی حالت پستی سے بلندی پر اٹھی ہے اور یہہ
پستی سے بلندی پر اٹھنا مغربی تعلیم کی علامت اور نتیجہ ہے - مذہب کے لحاظ سے
گورمنٹ نے یہہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ کسی مذہب کی صورت پر قیام نہین رکھتی مگر سب

مذہبون پر سوچ بچار کرتی رہتی ہے۔ ہم نے بہت غور و تامل کے بعد مذہب کو پولٹکل سے جدا رکھا ہے اگرچہ ہمارا اپنا ایک چرچ یا کئی چرچ ہین مگر مذہب اور سلطنت کو جدا جدا رکھنا ہماری پولیسی ہے۔ اس وجہ سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ علم اخلاق کو قوم سے یا اسکی سوسائٹی سے جدا کر کے بالائے طاق رکھ دیا ہے یا رکھنا چاہتے ہین گو اسکی بنا تمکما نہ مذہب پر نہین ہے اگر وہ نہ ہو تو پھر اخلاق کی بیخ کنی ہو جائے جسکے بغیر ہر زمانہ مین قوم دیر سویر تباہ ہو جاتی ہے دنیاوی مستند کتابون اور دینی مقدس کتابون مین اخلاق کی تعلیم یکسان موجود ہے۔ تواریخ مین بزرگون کے اقوال ہین اساتذہ کی امثال ہین۔ استادون اور شاگردون کے باہمی ملاپ جلاپ ہین۔ جماعت کے کمرون کی تربیت مین۔ طالب علمون کے باہمی رشک ہین۔ یہہ سب باتین ہندوستان کی تعلیم کے نظام مین بجائے پیغمبرون کی پیشینگوئیون اور کلام الٰہی کے داخل ہین۔ ہمین ان ہی سے امید ہے کہ ہندوستانیون کو ہم پاک باطن و نیک نیت بنائینگے۔ اگر ہم یہ خیال کرین کہ اخلاق کو ہماری تعلیم بلند نہین کریگی تو ہم مین سے کسیکو اس کے لئے تگ و دو نہین کرنی چاہئے لیکن ہندوستان مین تعلیم ہی اخلاق کے بلند کرنے کی نردبان ہے اس لئے سٹیٹ کا سب سے اول فرض اسکی خبرگیری کرنی ہے۔

سٹیٹ اس تعلیم کے بار گران کے ایک حصہ کو پرائیویٹ اور مشنریون کی جد و جہد کے حوالہ کرسکتی ہے لیکن اسے اپنے ذمے سے بالکل دور نہین پھینک سکتی۔ جب تک انڈیا مین ہماری گورنمنٹ جیسی وہ ہے رہیگی ہمارا یہ فرض ہوگا کہ تعلیم کے کامون پر اپنا اختیار رکھین اور اس سے اپنا تعلق رکھین اسکے خرچون کا بڑا حصہ بہم پہنچا کر ضروری نمونے اسکے دکھلائین اور اس کے لینے مین لگے رہین جب مین نے سوچا تو تھوڑی تحقیقات سے تعلیم مین معلوم ہوا کہ دال مین کچھ کالا کالا ہے۔ ہندوستان مین برسون سے تعلیم گدلی و مکدر ہو رہی ہے ہیڈ کوارٹرس مین (یعنی صدر مقام گورنر جنرل مع کونسل مین) کوئی اسکی نگرانی نہین کرتا کوئی اسکی علامتون کا مشاہدہ نہین کرتا یہانتک جن آدمیون نے اپنی زندگی تعلیم کے لئے وقف کی تھی وہ دل شکستہ اور مایوس ہو گئے۔ اس مایوسی کی وجہ

یہہ نہ تھی کہ لوگون نے بڑی ایثار نفسی اور جد وجہد نہین کی تھی اور اس کار عظیم مین اپنے تئین محو وقف نہین کیا تھا اور وہ تعلیم کے حقوق سے بے پروا تھے - مین یقین کرتا ہون کہ انڈیا مین ہر قسم کی جماعت کو تعلیم کا شوق ہے - نا امیدی کی یہہ وجہ نہ تھی کہ یہان دیدہ و دانستہ تعلیم مین غفلت کی جاتی تھی لیکن اس مین بڑی افسوسناک بدنظمی تھی اور اس کے اصل اصول بے سر و پا تھے - اسلئے تعلیم مین ڈھیلاپن ہونے سے اسکے معیار کم قدر ہوگئے تھے -
اس بات کی ضرورت تھی کہ اس مین از سر نو روح پہونکنے کی تحریک کی جائے نہ یہی وجوہ تھین کہ مین نے جان گزا گرمجوشی سے تعلیم کی اصلاح مین اپنے تئین مستغرق کیا مین ان خطرون کو جانتا تھا جو پیش آئین گے - کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جسکا خوف تھا وہ نہ واقع ہوا ہو - مین واقف تھا کہ کیا ہم پر طعن و تشنیع ہونگے اور ہمپر کیا تہمتین لگائی جائینگین جب ہم متبذل تعلیم کو بلند اُٹھاتے تھے تو ہمپر یہہ الزام لگایا جاتا تھا کہ ہم طلبہ کے آنے کے لئے تعلیم کے دروازے بند کرنا چاہتے ہین جب ہم اپنا فرض یہ جانتے تھے کہ تعلیم پر گورنمنٹ کا مناسب اختیار ہو تو یہہ تہمت لوگون نے دھری کہ ہم گورنمنٹ کے اختیارات اور تسلط کو ناحق بڑھاتے ہین اور ایسی ہی بہت سے بے اصل الزامات لگائے گئے یہ مقصد مجھے اس جوکھون کا سزاوار معلوم ہوتا تھا - لیکن ہم خیال اور شریک ہوکر کام کرنے والے بھی تھے جو بالکل تیار اور شوقین اس جھگڑے مین ہمارے ساتھ شریک ہونے کے لئے موجود ہوگئے -
اب صرف قواعد کا مرتب کرنا اور عمل درآمد کا طریق مقرر کرنا اور آگے بڑھنا باقی رہگیا ہے - اول دو سال مین ہم نے زمین کی پیمایش کی اور ان کے دشوار مقامات کو جہان مقابلہ کے لئے بڑا زور تھا دریافت کیا پھر اپنا کام شروع کیا -
ستمبر ۱۹۰۱ء مین شملہ مین کونفرنس کو جمع کیا جسپر چار سال اب گذرتے ہین وہ اصول اصلی ہم کا پہلا کام تھا جو لوگ اس کونفرنس کے اصل مقاصد اور اسکی خدمات سے واقفیت نہین رکھتے وہ اسپر الزام لگاتے ہین کہ وہ سٹار چیمبر کی طرح ایک مخفی مجلس تھی جو تاریک اور منحوس سازش کے لئے جمع ہوئی تھی - اس مجلس مین تم مین سے بعض شریک تھے آپ کو معلوم ہے کہ اس خاص الزام مین کسقدر سچ ہے - مجھے اس کہنے مین ذرا

تامل نہین ہے کہ انڈین گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرس مین کبھی اس کانفرنس سے بڑھکر
کوئی کانفرنس نہایت آزاد اپنے خصائل مین اور زیادہ بے ریا اپنے مقاصد مین اور
نتائج مین زیادہ دور اندیش اور کارکن نہین جمع ہوئے اس مجلس کے لئے دانشمند
ماہرین عہدہ دارون اور غیر عہدہ دارون کی جماعت جمع ہوئی تھی تاکہ وہ گورنمنٹ کو غلطیون سے
روکیگے اور مجھے یقین دلائے کہ ہم راہ مستقیم پر چل رہے ہین - ہمارا پروگرم میری مطبوعہ تقریر مین
مندرج تھا جس کے موافق مین نے اس جلسہ کا افتتاح کیا تھا - ہم نے تعلیمی کامون کے میدان
کے کسی کونے گوشہ کو تفحص اور تحقیق و تجسس سے خالی نہین رکھا اور ہم نے صاف صاف سب اصولونکو
توضیح و تشریح کے ساتھ رزولیوشن مورخہ مارچ ۱۹۰۴ء مین شائع کردیا - جو برسون تک گورنمنٹ
کی پولیسی کے رہنما و ہادی ہونگے - ڈائرکٹر جنرل آف ایجوکیشن مسٹر اورنج مقرر ہوئے جنکی
بے ریا محنت و گرم کوشی اور درایت سے ثابت ہوا کہ یہہ تقرر بجا تھا - اس کے بعد ۱۹۰۲ء مین
یونی ورسٹی کمیشن مقرر ہوا جسمین ہمارے دوست سر طامس ریلی صدر انجمن مقرر ہوئے -
اسکے بعد ۱۹۰۳-۴ء مین یونی ورسٹی کا قانون نافذ ہوا جسکی مابعد مین خاموشی سے دیکھکر
کہتا ہون کہ مجھے اسکا افسوس نہین ہے کہ ایک ہنگامہ جنگ اور طوفان برپا ہو مجھے یقین
واثق ہے کہ اس نے ہند کی اعلے تعلیم مین نئی جان ڈال دی - آخر کو وہ جامع رزولیوشن
پاس ہوا جسکا ذکر مین نے کیا ہے وہ پولیسی (دلپذیر اصلاح تعلیم) بر ہمارا عملدرآمد چلا رہا ہے
جسکو شملہ کونفرنس نے تجویز کیا تھا اور کل تعلیمی معاملات ان ہی تدابیر کے موافق فیصل ہوئے
ہین اور اب سب صوبون کے سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر یہان باہم صلاح و مشورہ کے لئے
اور بالمقابل یہ جانچنے کے لئے جمع ہوئے ہین کہ یہہ دیکھین کہ کیا اور کسقدر کامیابیان
حاصل ہوچکی ہین اور آیندہ کے لئے تازہ تجاویز پر بحث کرین - اس مہم عظیم کی زمین کے
بڑے نشانات بھی تھے جنپر ہم مدت سے کام مین لگائے گئے تھے اب یہہ گھڑی آگئی ہے
کہ بعض وسعت کے ساتھ اس کے نتیجون کا ہم شمار کرین کہ تعلیم کے کامون کی کیا حالت
تھی جسکی اصلاح کرنی پڑی؟ مین اسکو مختصر کرکے بیان کرتا ہون کہ پرائمری یا الیمنٹری ابتدائی
تعلیم جمہور کی اولاد کی دیسی زبانون مین ان اعداد سے جو رزولیوشن مین بیان کیے گئے ہین

معلوم ہوتی ہے کہ نہایت انحطاط کی حالت مین تھی۔ انڈیا کے پانچ دہات مین چار دہات
مدارس سے خالی تھے اور چار ہندوستانی لڑکون مین سے تین بغیر تعلیم پانے کے بڑھ رہے
تھے اور چالیس لڑکیون مین سے ایک لڑکی کسی قسم کے اسکول مین جاتی تھی۔ ہندوستان بڑا
وسیع ملک ہے اس مین آبادی کثرت سے ہے اس مین قومین مختلف خصلتون کی رہتی ہین
اسکی موجودہ حالت ترقی کی ایسی ہے کہ اعداد مذکور بہ نسبت کسی مغربی ملک کے خوفناک کم ہین
مگر وہ اس توضیح کے لئے بڑی بکار آمد ہین کہ گو زمانہ گذشتہ مین کوششین غیر مکتفی نہین
کی گئین مگر پھر بھی ایک وسیع میدان فتح کرنے کے لئے ہنوز باقی ہے۔ ہم نے یہ مانا کہ ابتدائی
تعلیم اس کشمکش مین تھی کہ اسکے اصلی مقاصد اور کورسون کے باب مین رائون کا اختلاف تھا
اور ہر جگہہ اسکے خرچون کے لئے فنڈس کی کمی اسکو ضعیف کرتی تھی سکنڈری ایجوکیشن مین
ہم نے یہہ پایا کہ مدارس جنمین نالایق نا تربیت یافتہ وکم استعداد مدرس تھے مگر وہ اچھے
مانے جاتے تھے۔ وہ شاگردون کو مردہ تعلیم دیتے ہین جن کے سرون پر امتحانون کا بوجہ
لدا رہتا تھا جو مدرسہ کے گھنٹون مین نوخیز نسل کے دماغی قوار کو ضعیف اور جسمانی طاقتون کو
نفتیہ کرتا تھا۔ علاوہ اسکے سکنڈری اسکولون کی گھٹیا تعلیم کالجون کی بڑھیا تعلیم پر اور
یونی ورسٹی کی کل تعلیم پر جسکی وہ اصل بنا اور مبدء ہے اپنا پر تو ڈالکر مضر اثر کرتی ہے۔
یہہ ہم نے دیکھا ہے کہ ان اسکولون کے واسطے اکثر مکانات خراب ہین جنمین طلبہ کے لئے
بورڈنگ کا یعنے رہنے سہنے کھانے پینے کا سامان نہین دیسی زبانین ہی صرف ایک آلہ
اشاعت کا جمہور انام کے لئے سوا تھوڑے سے آدمیون کے ہے ان زبانون کی
طرف سے غفلت کی گئی ہے اور انگریزی پڑہنے کے لئے انکا پڑھنا ذلیل سمجھا گیا اور
بہت سی صورتون مین انکی بجائے گھٹیا انگریزی سکھائی گئی جسکی قیمت تاجرانہ ملنے کی زیادہ
امید تھی جو لوگ انگریزی سیکھنے کے اہل ہون انکو ہر طرح سے انگریزی سکھانی چاہیے
لیکن وہ دیسی زبانون پر مبنی استحکام کے ساتھ ہو اس لئے کہ کوئی شخص غیر زبان کو مفید
طور پر کبھی استعمال نہین کرسکتا جو اپنی زبان کو نہین جانتا۔ اعلے درجہ کی تعلیم کا حال سب سے
بدتر تھا۔ تعلیم کے کورسے کاغذ پر جو آدمی چاہے نقش ونگار لکھ لے مگر جو کاغذ پہلے ہی

سب طرح کے بُرے بھلے نقش و نگار سے بھرا ہوا ہو اور زیادہ تر اس مین بُرے ہی نقش ہون انکو مٹا کر کیونکر کوئی اچھے نقش لکھ سکتا ہے۔ ہم نے یونیورسٹی کے بعض الحلی ایڈڈ کالجون مین دیکھا ہے کہ ان مین تعلیم اور علم کا معیار بہت ہی گھٹیا ہے ان مین معلم کم تنخواہ کے اور کم استعداد کے ہوتے ہین۔ طلبہ ایسی مکانون مین بہت سے جمع ہوتے ہین جنمین صفائی اور صحت کا سامان نہین ہوتا — ان مین فیس اس غرض سے کم کی جاتی ہے کہ مقابلہ کے تجارتی نفعون کی برائی بڑھے۔ ان مین غلط اصول پر انتظام ہوتا ہے۔ آخر کو جب یونیورسٹی کی تحقیقات کی نوبت آئی تو معلوم ہوا کہ کتب درسیہ اور ان مین امتحانون کا نظام ایسا ہی کہ وہ استعداد کو گھٹیا بناتے ہین اور طلبہ کے ہجوم کو بڑھاتے ہین اور طلبہ ایک لکچر روم سے دوسرے لکچر روم مین اور ایک امتحان سے دوسرے امتحان مین بھیڑون کی طرح بھیجے جاتے ہین کتب درسیہ کا انتخاب بری طرح ہوتا ہے اور ڈگریان تجارت کے روپیہ کی طمع سے حال کی جاتی ہین۔ سینٹ کے ممبر بہت تعداد کے منتخب کئے جاتے ہین جنمین اور قابلیتین دیکھی جاتی ہین مگر تعلیم کی لیاقت پر نظر نہین ہوتی سنڈی کیٹ بغیر کسی قانونی اختیار کے چنا جاتا ہے وہ بڑا انتظام کام کرنے کا ہوتا ہے مگر اسکی کوشش غلط ہوتی ہے جسپر مثل خبیث روح کے کرمینگ کا دیو ہیکل خبیث جن ادھر اُدھر پھرتا ہے (کرمینگ کے معنی پہلے ہی بیان ہو چکے ہین (یعنی وہ نظام طلبہ مین طوطے کی طرح ازبر یاد کرنے کا مادہ پیدا کر دیتا ہے) البتہ اس تصویر مین بعض خط و خال اچھے بھی ہین لیکن ہم کو خوبیون کی تحریک کرنے سے زیادہ تر خرابیان دور کرنی چاہئین طبیب کی طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ مریض کے جسم کے اعضاء علیل پر بجائے صحیح اعضا کے تشخیص کرین۔ تاریخ مین لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب اورنگ نشین سلطنت ہوا تو اسنے اپنے قدیمی معلم کو بر سر دربار جھڑکا کہ تو نے مجھے شہنشاہی کی جوابدہیون کے لئے تعلیم نہین کی اور میری نوجوانی کے اوقات عزیز کو فضول اور بے سود بے انتہا الفاظ سکھانے مین ضائع کیا بس بعینہ یہی خطا ہمکو انڈیا کی تعلیم کے ہر رخ مین امتحان کرنے سے معلوم ہوئی ہے۔ ہر جگہہ الفاظ کے مطالعہ پر توجہ کی جاتی ہے انکے معانی اور خیالات سے کچھ غرض نہین طلبہ مغز اور گری کو پھینک دیتے ہین اور چھلکون کو کھا لیتے ہین۔

ہربرٹ سپنسر کی تصنیفات مین سے مجھے ایک فقرہ یاد ہے جسمین وہ بیان کرتا ہے کہ
تعلیم کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہمین کامل طور پر زندگی بسر کرنے کے قابل بنا دے شاید اس تصور
ذہنی تک رسائی ان لوگون مین کثرت سے نہین ہوئی جنکی تعلیم کرنے کی اس ملک مین ہم
کوشش کرتے ہین۔ مگر تعلیم جس لیکھ پر پڑ گئی ہے مجھے شبہ ہے کہ اگر اس مین یورپین
تعلیم کو ہندوستان مین جسطرح ہم چلا رہے ہین............ تو وہ بدقسمتی سی
محض جسمانی معانی کے اعتبار سے معاش کے لئے سچ سچ بالکل تیار کرتی ہے لیکن ہمین
اصل روحانی زندگی و عقلی خصائل کی دھندلی سی جھلک بھی شاذونادر نظر آتی ہے۔
البتہ یہہ تمام برائیون کے میلان دفعتہً درست نہین ہو سکتے۔ اگر ہم یہہ کہین کہ انڈیا
کی تعلیم کی اصلاح کردی تو وہ ایک جھوٹی شیخی پوچ اور لغویات ہوگی یہ سلسلہ تعلیم مین مصلحین
کی نہ کل اور نہ پرسون بلکہ ہمیشہ ضرورت رہیگی۔ تعلیم کی اصلاح کی تکمیل نہین ہوسکتی وہ کبھی آگے
بڑھتی کبھی ایک جگہ ٹھیری رہتی کبھی پیچھے ہٹتی ہے۔ ہمارا مدعا اگر ہم بھی ترقی کی سڑک پر چند
میلون کے پتھر لگا دین تو ہم جانین گے کہ ہم نے کچھ کام اسکے لئے کیا ہے۔ شاید اپنے
جانشینون کے لئے آگے چلنے کا رستہ بتایا ہے۔ اب مین بتلانا چاہتا ہون کہ ہماری
اصلاحات تعلیم کیا اثر پذیر ہوئین۔ پرائمری یعنی ابتدائی تعلیم کے لئے ہمین معلوم ہوا کہ اسکی
ترقی کے معانی یہہ ہین کہ روپیہ اسکے لئے بہم پہنچایا جائے اس کے واسطے ہم نے یہ قرار
دیا ہے کہ اسکے بڑے بڑے اخراجات ہر پروونس اپنے محاصل ملکی سے اٹھائے۔ اور
اسکی مزیدی تحریک کے لئے ۳۵ لاکھ روپیہ سالانہ مستمراً بطور امداد کے خزانہ شہنشاہی سے
مرحمت ہوا کریگا یہ ابتدائی اصلی مقام انکے آگے بڑھنے کا ہوگا جسمین کبھی تساہل نہ واقع
ہوگا۔ شروع مین تعمیر عمارات مین زیادہ روپیہ خرچ ہوگا اور پھر ان کے درست رکھنے مین
ایسے ہزارون نئے مدرسون کے دروازے کھلے جاتے ہین اور چند ہی سال مین
انکے عمدہ نتائج دیکھنے مین آئین گے۔ مدرسون کے مکانات کے لئے ہم نے تاکید کی
ہے کہ وہ خوب ہوادار بنائے جائین اور ان کے مکانات جو تنگ و تاریک ہین اور
انمین بچے پہلے پڑھتے تھے وہ مسمار کئے جائین ایسے ہی ٹریننگ سکول ایسے مدرسے

جنھین معلمون کو تعلیم کرنا سکھایا جاتا ہے معلمون کے لئے ہر جانب مین بڑھتے جاتے ہین
ہم نے خوب توضیح کے ساتھ بتلا دیا ہے کہ ابتدائی مدارس مین کن اشیا کے سبق طلبہ کو
سکھائے جائین اور انکی کتب درسیہ اور زراعت پیشہ جماعتون کے لئے خواندگی
کے نصاب کیا ہونے چاہئین - ہم نے جہان معلمون کی تنخواہین کم تھین انکو بڑھا دیا
ہے اور ہم انکو یہہ سکھاتے ہین کہ یہہ انکا فرض ہے کہ وہ اپنے قوار دماغیہ کی تربیت
کرین اور انکو الفاظ و محاورات کے حفظ اور کنٹھ کرانے پر مجبور نہ کرین جنکے معانی وہ
بچے نہین جانتے - عنقریب اس تدبیر کا نتیجہ بہت نیک نمایان ہوگا کہ طلبہ کی استعدادین
بروے کار ظاہر ہونگین - انڈیا مین اسکی طرف سے غفلت کی جاتی ہے اور اسکی
بجائے اعلے تعلیم کے نمائشی نتائج کی طرف بہت زور سے توجہ کی جاتی ہے - اعلے
اور ادنے تعلیمین دونو برابر ضروری ہین لیکن انڈیا کی سوسائٹی کی عمارت کی تعمیر مین
ابتدائی تعلیم بمنزلہ بنیاد کے اور اعلے تعلیم بمنزلہ منڈیر کے ہے - ہمارے ذمے دونو کی
جوابدہی ہے ہم کو اس مین یہہ بڑی احتیاط کرنی چاہئے کہ غریب اور بے زبان مفلسونکی
جم غفیر کے فوائد اور نفع کو بھول نہ جائین اور تھوڑی سی جماعت کے اغراض کے حامی
بن جائین جو ہم سے زیادہ آپ اپنی حمایت کر سکتی ہے اور زیادہ خوش حال ہے -
سکنڈری ایجوکیشن (متوسط تعلیم) مین یہی نقص و عیوب زیادتی کے ساتھ ہین اور انکے
دور کرنے کے یہی علاج ہین جو اوپر بیان ہوئے - ہم کو تین ضرورتین ہین اول زیادہ معلمونکی
ہے دوم ان معلمون کی جو اپنے کام کرنے کے لئے سب طرح سے لائق ہون - سوم
انسپکٹرون کی - ہم نے جو ہر مقام مین انسپکٹرون کی تعداد کو بڑھا دیا ہے وہ قابل یاد
رکھنے کے ہے اس کے بعد خواندگی کے نصاب کی اصلاح اور عمارات کی درستی ہی
یہہ تمام ضرورتین بالاجمال اس فرض مین مجتمع ہین جو ہم نے اپنے ذمے لیا ہے کہ جسے
وہ سچے معیار معلوم ہوتے ہین اب ان اسکولون کے خالص علمی رخون سے گذر کر انکے
کمرشل (تجارتی) و انڈسٹریل (حرفتی) استعدادون کے بروے کار ظاہر ہونے کی طرف
متوجہ ہوتے ہین اس لئے کہ ان مین ہزارون لڑکے ہین جو اپنی تعلیم مین یہ پیش نظر رکھتے ہین